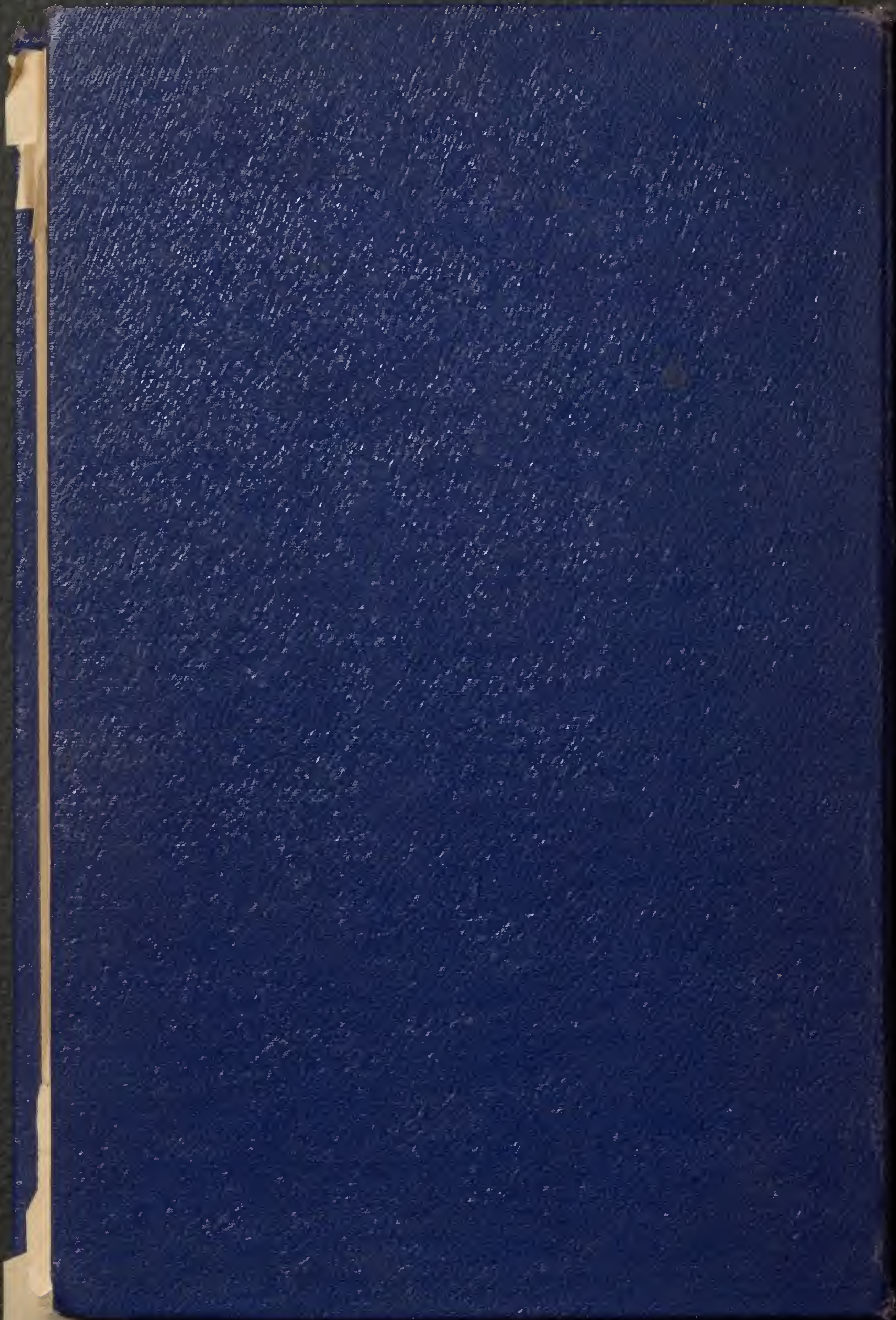



McGill University
Library

اَلحُسَینُ مِنّیِ وَاَنَا مِنَ الحُسَینِ

الحمد للہ علی احسانہ کہ دریں اوان سعادت اقتران مجموعۂ تضمین وسلام در مناقب و مصائب جناب معصومین علیہم السلام کہ سن اختتامش از موسومش زاد سبیل آخرت پیدا است

چمنستان شہادت ۱۳۱۵ھ

۷۸۶

زاد سبیل آخرت

سنہ ۱۳۱۵ھ

از نتائج افکار بلاغت شعار قدوۃ الابرار امیر والاتبار سردار ذوالاقتدار قمر دیار واسمار عدل گستر سلامت آفرین شیر قیصر خان بہادر نقاوۂ دودمان مرتضوی سید اولاد حسین صاحب رضوی سی آئی ای

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں حسن وخوبی چھپی

اطلاع ۔ اِس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اِس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُنین بعض کتب فقہ وغیرہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت
کتب فقہ وغیرہ اُردو	
دیوان نوحہ جات حیدر مع مناجات جلد اول مصنفہ آغا حیدر علی بیگ	۴ر
براہین غم۔ جلد اول مصنفہ سید مرزا صاحب متخلص بہ تعشق جسمین رباعیات و مراثی ہین مطبوعہ غیر۔	عہ ر
کلیات مراثی۔ و رباعیات و سلام از مرزا سلامت علی متخلص بہ دبیر کامل دو جلد مین۔	عہ ۱۱ر
(جلد اول) جلی قلم و مصرعہ کاغذ سفید	عہ ر

نام کتاب	قیمت
کلیات مراثی۔ جلد دوم متوسط قلم سہ مصرعہ۔	۱۱ر
کلیات مراثی۔ و رباعیات و سلام از میر ببر علی صاحب متخلص بہ انیس کامل چار جلد مین۔	سے ۶ر
(جلد اول) کاغذ حنائی۔	عہ ر
(جلد دوم) کاغذ سفید و حنائی۔	۱۵ر
(جلد سوم) کاغذ سفید۔	۱۱ر
(جلد چہارم) کاغذ سفید۔	۱۲ر
احکام الائمہ۔ از حاجی حسن علی۔	۴ر

اَلحُسَینُ مِنّی وَاَنَا مِنَ الحُسَینِ

الحمد للہ علیٰ احسانہ کہ درین اوان سعادت اقتران مجموعۂ تصنیف و سلام در مناقب و مصائب جناب معصومین علیہم السلام کہ سن اختتامش از سوسش زادِ سبیل آخرت پیداست

چمنستان شہادت ۱۳۱۲

۷۸۶

زادِ سبیلِ آخرت

سنہ ۱۳۱۵ھ

از نتائج افکار بلاغت شعار قدوۃ الابرار امیر الاتبار سردار ذو الاقتدار فخر دیار و امصار عدل گستر سلطنت آفرین شیر قیصر خان بہادر نقاوۂ دودمان مرتضوی سید اولاد حسین صاحب رضوی

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں حسن و خوبی چھپی



بسم الله الرحمن الرحیم

سپاس و حمد بیقیاس مر داورے را سزد که پیروان جادهٔ تسلیم و رضارا به خلعت صبر و شکیبائی مخلع نموده - و جان نثاران مسلک رنج و بلارا بخطاب و بشر الصابرین مخاطب فرموده - تعالی الله شانهٗ - و درود نا محدود بر سید المرسلین و خاتم النبیین که جناب اقدس باری ذات والا صفات او را باعث تکوین هیجده هزار عالم گردانید - و آن امام الانبیا برائے شفاعت ما گنهگاران قرة العینین خود را فدیهٔ رب العالمین ساخته پیروان آل عبارا از نار جهنم رهانید - و صلهٔ این موهبت عظمی هیچ از کسے نخواسته الا گریستن صلو علیه و آله - صلوة متواتره و سلام متکاثره علی اخیه و وصیه و خلیفته و ابن عمه غالب علی کل غالب علی ابن ابی طالب علیه السلام و بر آل اطهار آن سید ابرار و او صیاء آن پیشوائے اخیار باد

الی یوم التناد- پس ازین بندہ گنہگار راجی مغفرت رب غفار حقیر کونین اولاد حسین رضوی المشہدی المتخلص بہ مداح ابن المرحوم والمغفور سید ثابت علی مرحوم ڈپٹی مجسٹریٹ ساکن قصبہ بہرسر راج بھرت پور بہ خدمت رہروان طریقۂ جناب سید خیر الانام و پیروان ائمہ الطاہرین علیہم السلام وعزاداران مظلوم کربلا و ماتمیان جناب خامس آل عبا علیہ التحیۃ والثنا عرض می نماید که عمدہ ترین اعمال بعد صوم وصلوۃ محبت آل رسول الثقلین وعزادارے جناب حسنین علیہم السلام ست و بر این مقال حدیث من بکی او ابکی علی الحسین وجبت لہ الجنۃ دال ست- لاریب گریہ در مصائب خاصگان رب الارباب دلیل محبت ست وسامان گریہ وبکا خواندن وذکر روایات مصیبت- از ابتدائے سن شعور اکثر اوقات حقیر بمطالعہ کتب مصائب ومراثی صرف میگردید وروایات علو مدارج مداحان وذاکران سرکار جناب سید ابرار میدید- یکایک جوشے در طبیعتم پیدا شد کہ خود را نیز در صف نعال ذاکرین ومداحان ائمہ طاہرین علیہم السلام داخل کردہ توشۂ آخرت بدست آرم پس ابتدا بہ تحریر سلام وتضمین غم آگین نمودم حتی کہ مقدار آنہا معتد بہ شد مگر بہ اوراق پریشان جابجا پراگندہ وبی ترتیب حتی کہ وقت ضرورت دستیابی ہم مشکل تر بود- پس نظر برین پریشانی اوراق لخت جگر نور بصر سعید زمن سید آل حسن اطال اللہ عمرہ ازمن اجازتے برائے یکجا کردن این ذخیرۂ عقبیٰ خواست وبہ ترتیب آن پرداخت بہ اعانت

دیگر اعزا و احباب علی الخصوص سید باسط علی صاحب و سید اعجاز حسین صاحب و ذاکرین جناب خامس آل عبا میر عباس علی صاحب و شیخ رضا حسین صاحب و نور چشم سید آل حسنین صانہ اللہ عن کل شین کہ ایشان کوششے بلیغ نمودہ شریک ثواب شدند۔ و نیز بسا حضرات و اعزا و احباب بکمال قدر دانی و محبت کہ اسمائے مبارک شان از ضمیمۂ این کتاب ظاہر ست تبر سبیل تقریظ و قطعات تاریخ باعث تحریک طبع شدند پس امتثالاً لامر حقیر این مجموعہ را بتاریخی نام فرد غمکدہ و زاد سبیل آخرت موسوم کردہ بخدمت بابرکت مومنین و عزاداران ائمہ طاہرین علیہم السلام ہدیہ می آرد۔ رجا کہ بر سہو و نسیانم قلم عفو کشند و این ذرۂ بے مقدار را بدعای خیر یاد فرمایند۔

قطعہ تاریخ تصنیف از مصنف

چون مرتب گشت از مداح عاصی این بیاض
فکر او چون کرد بہر سال گفتمش ہاتفے

تا بود در روز محشر توشۂ بہر مغفرت
ہست سال ہجریش زاد سبیل آخرت





بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

۱	سرکار ذوالجلال ہی سرکار مصطفی	سب انبیا ہیں لمعۂ انوار مصطفی
۲	اللہ ری قدر و منزلت صاحب براق	روح الامین ہیں غاشیہ بردار مصطفی
۳	محروم کوئی آکے وہاں سے پھرا نہیں	حاجت روائے خلق ہی دربار مصطفی
۴	خدام روضہ رتبہ میں رضوان سے ہیں سوا	افضل ملائکہ سے ہیں زوار مصطفی
۵	واللیل اذا سجی کی ہی تفسیر زلف پاک	محراب کعبہ ابروے خمدار مصطفی
۶	میں ہوں مدینہ علم کا حیدر ہی اسکا در	لاریب یہ خبر ہی ز اخبار مصطفی
۷	یارو حسین مجھ سے ہی اور میں حسین سے	ثابت ہی بارہا تھی یہ گفتار مصطفی
۸	امت نے خوب قدر حسین غریب کی	آزار جسکا صاف تھا آزار مصطفی
۹	نذر رسول گوہر اشک عزا کرو	ہدیہ یہی ہی قابل سرکار مصطفی

دشت بلا مین باغیون نے ظلم و جور سے	۱۰	بے آب خشک ہو گیا گلزار مصطفیٰ
ہین واقف رموز خدا جسطرح رسول	۱۱	حیدر یونہین ہین محرم اسرار مصطفیٰ
ہم کیون نہ روئین ماتم سبط رسول مین	۱۲	خونبار جب ہون چشم گہربار مصطفیٰ
پانی دیا نہ لخت دل فاطمہ کو آہ	۱۳	امت نے کی یہ دعوت دلدار مصطفیٰ
کہتے تھے مصطفیٰ مین تصدق حسینؑ پر	۱۴	اسنے اٹھایا بار گرانبار مصطفیٰ
امت کے واسطے کیا نور نظر فدا	۱۵	کس مرتبہ ہی بخشش و ایثار مصطفیٰ
سنکر تباہی حرم سبط مصطفیٰ	۱۶	مغموم کس طرح نہ ہون غمخوار مصطفیٰ
اکبر سے بانو کہتی تھی واری تمھارے بعد	۱۷	دیکھینگے کس کو طالب دیدار مصطفیٰ
کرتے ہین سیر خلد کی عباس بھی یونہین	۱۸	طیار جس طرح سے علمدار مصطفیٰ
جیسا ستایا امت بدخو نے شاہ کو	۱۹	ایسا کبھی ستاتے نہ اغیار مصطفیٰ
روئینگے جو حسینؑ پہ انکا ہو ئین شفیع	۲۰	اہل عزا سے ہی یہی اقرار مصطفیٰ
	۲۱	مداح مجھکو خواہش ظل ہما نہین بس ہی ملے جو سایہ دیوار مصطفیٰ

کب سلامی لکھ سکون مین عز و شان مرتضیٰ	۱	جب خدائے مصطفیٰ ہون رتبہ دان مرتضیٰ
نائب خیر الوری ہی واقف اسرار غیب	۲	ہی کلید رمز حق گویا زبان مرتضیٰ
پیروی حیدر کی ہی بیشک صراط مستقیم	۳	ای خوشا قسمت تمھاری پیروان مرتضیٰ
روضہ پر نور شیر حق کا اللہ رے شرف	۴	بوسہ گاہ عرشیان ہی آستان مرتضیٰ

سروسان ہر قمریون کا نعرۂ گوگو بلند	۵	کٹ گیا جس روز سے سروِ روانِ مرتضیٰ
تا بہ چہلم رات دن لاش شہ مظلوم پر	۶	شیر کے نعرو نہین تھی آہ و فغانِ مرتضیٰ
عرش کو تھا زلزلہ گا و زمین تھراتی تھی	۷	گھوڑے سے جس دم گرا روحِ روانِ مرتضیٰ
حملہ در بیخوف فوج کین ہوئی شبیر پر	۸	بے نشان جب ہو گیا رنگین نشانِ مرتضیٰ
قبر جد پر رو کے زینب نے کہا یا مصطفےٰ	۹	کاٹ ڈالا باغیون نے بوستانِ مرتضیٰ
کہتے تھے ہنس ہنس کے کوفی آج ہمکو عید ہی	۱۰	سر برہنہ قید مین ہین دخترانِ مرتضیٰ
بھر کے کوزے بر لب کوثر یہ غلمان کہتے تھے	۱۱	کربلا کے پیاسے ہین سب میہمانِ مرتضیٰ
فوج اعدا خوف سے سب درہم و برہم ہوئی	۱۲	زمین پہ ہو نچا جس گھڑی نام و نشانِ مرتضیٰ
زینب و کلثوم ہون بلوہ مین جس دم سر کھلے	۱۳	خاک کیون سر پر نہ ڈالین دوستانِ مرتضیٰ
قلب پر ماہ مبین کے ہر اسی ماتم کا داغ	۱۴	خاک آلودہ خون سے بھرے سب مہوشانِ مرتضیٰ
نوحہ کرتی خلد سے میدان مین آئی بتول	۱۵	بیفلکِ کس جا ہے تو ای جانِ جانِ مرتضیٰ
حشر کا دن تھا مدینہ مین کہ جب داخل ہوا	۱۶	کاروان سالار بن وہ کاروانِ مرتضیٰ
ساقیِ کوثر تو ہوئے ذات شیر کبریا	۱۷	ہے غضب پانی کو ترسین دلبرانِ مرتضیٰ
مدح حیدر سے نہین مداح ہے رطب اللسان	۱۷	سدرہ پر روح الامین ہے مدح خوانِ مرتضیٰ

۱۸ حشر مین مداح حب و بغض کا پائینگے پھل
دوستانِ مرتضیٰ و دشمنانِ مرتضیٰ

سلام اُس پہ جو سر دے کے سربلند ہوا	۱	چڑھا جو نیزے پہ سر مرتبہ دوچند ہوا

سلامی نیزے پہ جب شہ کا سر بلند ہوا	۲	حرم مین شیون و ماتم کا غل دوچند ہوا
خدا نے کر دیا راہب کو صاحب اولاد	۳	حسین کا جو ہین دست دعا بلند ہوا
ہزارون دیکھین وو اسیکرون پہ چھپے نسخے	۴	ہمین تو صرۂ خاک شفا پسند ہوا
اٹھاتے لاش کو شہ کس طرح کہ تیغون سے	۵	جدا جدا تن قاسم کا بند بند ہوا
اٹھیگا حشر مین لاریب وہی خندان رو	۶	غم حسین مین دل جسکا دردمند ہوا
لکھا یزید کو حاکم نے یہ مدینہ سے	۷	مطیع ہونا ترا شہ کو ناپسند ہوا
فلک یہ ظلم نہین ہی تو کہتے ہین اسے کیا	۸	رسول زادیون پر آب نہر بند ہوا
لکھا ہی خون شہ دین مین ٹوٹکر فی الفور	۹	روانہ سمت مدینہ کے اک پرند ہوا
کیئے ہزار نصائح عمر کو سرور نے	۱۰	شقی کو ایک بھی لیکن نہ سودمند ہوا
حر آیا لشکر حق مین تو پوچھا زینب نے	قن ۱۱	یہ کون جھک کے در شہ پہ سربلند ہوا
کہا یہ شہ نے وہی حر ہی جس نے روکا تھا	۱۲	پھر آج فضل خدا سے وہ ارجمند ہوا
ہوئی جو آمد عباس صف شکن مشہور	۱۳	عدو کا خوف سے لرزہ مین بند بند ہوا
ستم کو پوچھا جو زینب نے کیا ہوا مولا	۱۴	کہا امام نے اب باب صلح بند ہوا
بنائے دین کی ثبات و قیام کی خاطر	۱۵	سر اپنا دینا ہی شبیر کو پسند ہوا
ندا یہ تھی سر شہ کی کہ بے نیاز ہی شکر	۱۶	نثار راہ مین تیری نیازمند ہوا
حرم مین غلغلۂ نالہ و فغان اٹھا	۱۷	نمود خالی جو شبیر کا سمند ہوا
ازل سے آج تلک دل مین غور کر مداح	۱۸	

	جو خاکسار ہوا وہی سربلند ہوا	
سلام لکھ غم شہ مین وہ لاجواب نیا	۱	کہ جس سے دودِ جگر کا اُٹھے سحاب نیا
لحد مین ہو نہ سلامی کو اضطراب نیا	۲	مکان ہو کا ہے وہ یا ابوتراب نیا
یزید تخت نشین اور قید بنت امیر	۳	محبو دیکھو زمانے کا انقلاب نیا
حنا و وسمہ کہان تھا بروز عاشورہ	۴	امام عصر نے خون سے کیا خضاب نیا
کہا عمر سے یہ حُر نے کہ ہوگا قابل دید	ق ۵	مرا ثواب نیا اور ترا عذاب نیا
تو یہ سمجھ لے مین بہکانے مین نہ آؤنگا	۶	دکھا نہ دولتِ دنیا کا تو سراب نیا
مین صاف کہتا ہون شہ پر کیا جو پانی بند	۷	یہ حکم تیرا ہے ای خانمان خراب نیا
یہ عید قتل شہ دین تھی اہل کوفہ کو	۸	لباس پہنے تھا ہر ایک شیخ و شاب نیا
جو دیکھتا تھا سر شہ کو رو کے کہتا تھا	۹	بلند بر سر نیزہ ہے آفتاب نیا
جو آیا حر تو یہ زینب نے پوچھا سرور سے	۱۰	یہ کون آ کے ہوا آج بہرہ یاب نیا
جو پوچھا ہند نے نام و نسب تو بولے حرم	۱۱	غریب و بیکس و قیدی ہے اب خطاب نیا
عجیب حال سے دربار مین حرم پہونچے	۱۲	سرون کے بالون سے چہرون پہ تھا نقاب نیا
کیا حسین نے رخصت کہن بہن سے طلب	۱۳	لباس لائین جو زینب جگر کباب نیا
کہا یہ نانی سے صغرا نے صبح عاشورہ	ق ۱۴	نظر پڑا ہے مجھے سونے مین ایک خواب نیا
کنار نہر مین پیاسے تمام خویش و عزیز	۱۵	ہے اس سے دل کو قلق اور پیچ و تاب نیا
کہا سکینہ نے خلقت ہے نہر سے سیراب	۱۶	عجیب ہے کس لیے ہم پر ہے قحط آب نیا

تمام لشکر اعدا کو ہو گیا سکتا	۱۷	جو دیکھا شہ کے برادر کا رعب و داب نیا
پسر سے مثین کر کر یہ کہتی تھی بانو	۱۸	ملاؤ خاک مین واری نہ یہ شباب نیا

۱۹
یقین ہی حشر مین مداح شہ کے صدقے سے
ملیگا قصر جنان تجھکو بے حساب نیا

ای سلامی جبتلک تو ذاکر مولا نہ تھا	۱	مرتبہ معراج کا منبر پہ یون پایا نہ تھا
ای سلامی شہ سا کوئی بیکس و تنہا نہ تھا	۲	بھانجے باقی نہ تھے بھائی نہ تھا بیٹا نہ تھا
شہ کو گھوڑے پر چڑھایا زینب بیکس نے ہائے	۳	تھام لیتا جو رکاب شہ کوئی اتنا نہ تھا
سایۂ نور خدا تھی احمد مرسل کی ذات	۴	اسلیے دنیا مین جسم پاک کا سایہ نہ تھا
ہاتھ سے حبل المتین دین کو چھوڑا اسطرح	۵	گویا اکملت لکم حکم خدا آیا نہ تھا
کیون نہ عاقل پیروی مرتضی کرتے قبول	۶	یہ وہ رستہ ہی کہ جسمین تا ابد کھٹکا نہ تھا
معذرت کی حر نے جب روکا تھا مین نے راہ کو	۷	اسطرح پیش آئینگے اعدا یہ مین سمجھا نہ تھا
بولی زینب کیون اٹھائے نہر سے مولا خیام	ق	مہر مین کیا فاطمہ زہرا کے یہ دریا نہ تھا
شہ نے فرمایا یہ کلمہ گو ہین سب جد کے مرے	۹	اپنی راحت کے لیے انسے مجھے لڑنا نہ تھا
خوب ثابت ہی کہ قبل از قتل شاہ کربلا	۱۰	خون کے اشکون سے چرخ نیلگون رویا نہ تھا
تھا مقدر ریگ صحرا سے ہو لاشہ کا حنوط	۱۱	اسلیے کافور جنت شاہ کا حصہ نہ تھا
ہاتھ جب سرور کے کاٹے لاش سے آئی ندا	۱۲	بیوفا جمال مین اتنا تجھے سمجھا نہ تھا
باد کر دیتی عدو کو نیست مثل قوم عاد	۱۳	پر شہ مظلوم کو منظور یہ حاشا نہ تھا

۱۴	تڑپے مثل ماہی بے آب اطفال حسین	حیف ہی ای ابر کیون اُس روز تو برسا نہ تھا
۱۵	تھے مدد کیواسطے جن و ملائک فوج فوج	بیکس و بے یار ابن فاطمہ زہرا نہ تھا
۱۶	کہتے تھے اعدا سے شہ سبط نبی ہون ظالمو	حشر مین پھر یہ نہ کہنا ہم نے پہچانا نہ تھا
۱۷	لیکیا زینبین پکڑ کر نہر پر معصومون کو	رحم دل مین حارث بیدرد کے اصلا نہ تھا
۱۸	ایکدن وہ تھا کہ جسم زیب شہ تھا رخت خلد	ایکدن یہ تھا کہ لاشہ کو کفن پیدا نہ تھا
۱۹	شہ کو مسلم نے لکھا کوفہ سے یون وقت اخیر	کوفیونکو اسقدر بد عہد مین سمجھا نہ تھا
۲۰	چاہتے گر شاہ تو خیمہ مین آکے بہتی نہر	حکم سے شپیر کے باہر کوئی دریا نہ تھا
۲۱	جیسے تڑپے پانی کو اطفال ابن بوتراب	کوئی ترسا بھی کبھی پانی کو یون ترسا نہ تھا
۲۲	کہتی تھی قوم اسد جبتک نہ شہ مدفون ہوے	کون سی شب تھی کہ جسمین شیر کا نعرہ نہ تھا
۲۳	کوفیو شامی جو تھے مقتول سب گاڑے گئے	سید بیکس کا کوئی گاڑنے والا نہ تھا
۲۴ ق	لاش اصغر کو دکھا کر کہتے تھے اعدا سے شاہ	ناقۂ صالح سے کم ہرگز مرا بچہ نہ تھا
۲۵	تیر سے بیشیر کو مارا عبث ای ظالمو	صاف کہدیتے اگر پانی تمھین دینا نہ تھا
۲۶	دیکھتے تھے مرتبے کو اپنے انصار حسین	کربلا سے تا بہ جنت ایک بھی پردہ نہ تھا
۲۷	صبر پر شپیر کے کہتے تھے یون جن و ملک	تھا بہت ایوب بھی صابر مگر ایسا نہ تھا
۲۸	اسطرح دربار مین ظالم کے آئے اہلبیت	چادرین سر پر نہ تھین برقع نہ تھا پردہ نہ تھا
۲۹	دیکھکر سر زانوے سرور پہ یہ حُر نے کہا	اوج وہ مجھکو ملا جتنا مرا رتبہ نہ تھا
۳۰	شمر نے مارا طمانچہ جب یتیم شہ کو ہائے	کانپا یون عرش بریں جیسا کبھی کانپا نہ تھا

۲۱	کہتے تھے اہل وطن مجمع تھا لاکھوں کا وہان	دوست آل مصطفےٰ کا اُنمین کوئی کیا نہ تھا
۲۲	بولے عابد اک فقط حُر تھا وہ صدقے ہو گیا	اور کوئی ایسا نہ تھا جو خون کا پیاسا نہ تھا
۲۳	دوش پر عباس کے مشک و علم کو دیکھکر	بولے شہ یہ مرتبہ جعفر نے بھی پایا نہ تھا
۲۴	آتی ہی ہندی مدینہ کے تماشہ کو چلو	کون گھر تھا شام مین جسمین کہ یہ چرچا نہ تھا
۲۵ ق	دیکے مرنے کی رضا اکبر کو بولے شاہ دین	اِس سے بہتر پاس میرے اور کوئی فدیہ نہ تھا
۲۶	ہو اگر مقبول تو بندہ نوازی ہی تری	سب کرم تیرا ہی یارب حوصلہ میرا نہ تھا
۲۷	شہ کے ماتمدار ہنس ہنسکر کہینگے روز حشر	آج روئیگا وہی جو شاہ پر رویا نہ تھا

۲۸
رہگئے تھے جتنے سرور پر تصدق کے لیے
ایک بھی مداح اُن مین طالب دنیا نہ تھا

۱	روتے محب ہین کھولے ہوے سر جدا جدا	ماتم ہی شہ کا مجرئی گھر گھر جدا جدا
۲	باطن مین ایک نور ہین ناطق حدیث ہی	ظاہر مین گو ہین احمد و حیدر جدا جدا
۳	گھوڑے سے جبکہ راکب دوش نبی گرا	بارہ شقی بڑھے لیے خنجر جدا جدا
۴	صغرا یہ کہتی تھی شب عاشور خواب مین	دیکھے ہین خواب مین مہ و اختر جدا جدا
۵	بصرہ سے شہر کوفہ سے موصل سے شام سے	بھیجے یزید نحس نے لشکر جدا جدا
۶	بولا عمر سے حُر تو یزیدی حسینی مین	ہی میرا تیرا آج سے رہبر جدا جدا
۷	یان امتیاز اہل دول چاہین جو کرین	ہونگے نہ وان فقیر و تونگر جدا جدا
۸	زینب نے بیٹون سے کہا جاتے ہو تم مین ساتھ	پر لڑنا فوج شام سے ہو کر جدا جدا

ہے

۹ آمد ہی کربلا کے جو پیاسون کی خلد مین — حورون نے بھر کے رکھے ہین ساغر جدا جدا

۱۰ اکبر سے مان نے یون شب عاشور کو کہا — پھرتے ہو مجھ سے کیون مرے دلبر جدا جدا

۱۱ انصار جو ہوے تھے تصدق حسینؑ پر — روئے ہر اک کی لاش پہ سرور جدا جدا

۱۲ دیکھا جو نور چہرۂ اکبر کا فوج نے — پڑھنے لگے درود ستمگر جدا جدا

۱۳ مداح اپنی حفظ شفاعت کے واسطے
ہین جو شنین اکبر و اصغر جدا جدا

۱ مجرئی کہتے تھے صغرا کس گھڑی جانا ہوا — پھر نہ گھر مین قبلۂ حاجات کا آنا ہوا

۲ برکت شپیر یہ ہے اور وہ شومی یزید — دشت مین بستی ہوئی اور شہر ویرانہ ہوا

۳ کہتی تھی بانو فراق اصغر بے شیر مین — تم گئے ایسی گھڑی گھر مین نہ پھر آنا ہوا

۴ مشک دانتون سے سنبھالی اُس گھڑی عباس نے — ٹکڑے تیغ ظلم سے جسدم ہر اک شانہ ہوا

۵ سر کھلا زینبؑ کا جب سوئے مدینہ کی ندا — یہ سلوک امت کا ہمسے آج ای نانا ہوا

۶ قاسم رزق جہان تھا باپ جسکا ای فلک — تین دن تک بند اُسپر آب اور دانا ہوا

۷ نام روشن حشر تک اپنا وہ بیشک کر گیا — کربلا مین جو چراغ دین کا پروانہ ہوا

۸ ہو گیا جب جانؑ و دل سے شاہ کے اوپر فدا — رونق بزم غزا تب حر کا افسانہ ہوا

۹ رونق آغوش زہرا دھوپ مین تھا ای فلک — واسطے سفاک کے تیار خسخانہ ہوا

۱۰ پایا مرقد لاشۂ شپیر نے اُسوقت آہ — شام سے جب عابد بیمار کا آنا ہوا

۱۱ ہے ارادہ قصد پھر اپنا نہ ہوگا سوے ہند

روضۂ شبیر پر مداح گرجسا ہوا

مجرئی کعبہ مین جسدم ہوے حیدر پیدا	۱	غل ہوا علم نبوت کا ہوا در پیدا
ہوتا پیدا نہ اگر نور رسول الثقلین	۲	مہر ہوتا نہ قمر ہوتا نہ اختر پیدا
تہنیت کے لیے ہفتاد ہزار آئے ملک	۳	گھر مین حیدر کے ہوے جسگھڑی سرور پیدا
جبکہ منظور ہوا حق کو ظہور عالم	۴	پہلے ہر شی سے کیا نور پیمبر پیدا
ٹوٹی لڑنے مین جو صمصام شہ قلعہ شکن	۵	حکم خالق سے ہوئی تیغ دو پیکر پیدا
کہا عباس نے ہون شامیو مین اسکا پسر	۶	واسطے جسکے ہوئی تیغ دو پیکر پیدا
اشک ریزان ہو جو نیسان عزائے شہ مین	۷	تا ابد بطن صدف سے ہو نہ گوہر پیدا
دیکھکر صورت زینب کو نبی نے یہ کہا	۸	ہوئی غمخوار گھرانے کی یہ دختر پیدا
جبکہ پیدا ہوے عباس تو سرور نے کہا	۹	بھائی میرا یہ ہوا ثانی جعفر پیدا
دیکھنا معجزہ سبط رسول عربی	۱۰	جسم مس کرنے سے فطرس کے ہوے پر پیدا
حجت حق سے نہین رہتی ہو دنیا خالی	۱۱	ایک کے بعد ہوا دوسرا رہبر پیدا
قائم آل عبا ہین یہی کہتے تھے حسن	۱۲	جب ہوا خالق ہین ہمنام پیمبر پیدا
لوگ آتے تھے پیمبر کی زیارت کے لیے	۱۳	گھر مین شبیر کے جبکہ ہوے اکبر پیدا
تیر جب پیاس مین گردن پہ لگا اصغر کے	۱۴	حشر کا شور تھا اسدم لب کوثر پیدا
قدرت حق ہی کہ وقاص کا ہو سعد پسر	۱۵	سعد کا ہووے پسر خلق سے بدتر پیدا
سامنے تخت ستمگار کے آئے جو حرم	۱۶	ہو گیا محفل سفاک مین محشر پیدا

جیسی پیدا انہوئی خلق مین زینب سی بہن	۱۷	نہ ہوا ویسا ہی سرور سا برادر پیدا
جیسے دنیا مین ہوئی زینب و شاہ مظلوم	۱۸	ایسے ہوئینگے بہن اور نہ برادر پیدا
کہتے تھے شاہ مجھے وعدہ وفائی ہی ضرور	۱۹	نذر خالق کو ہوا ہی یہ مرا سر پیدا
لاش پر بھائی کے سرور نے کہا رو رو کر	۲۰	با وفا تجھسا نہ ہو ویگا برادر پیدا
غلغلہ تھا زہق الباطل جاء الحق کا	۲۱	جب ہوا اگیارھوان فرزند پیمبر پیدا
وقت رخصت کہا شبیر سے یہ زینب نے	۲۲	کاشکے ہوتی نہ دنیا مین یہ خواہر پیدا
بخشش امت عاصی کا نہ ہوتا سامان	۲۳	خلق مین ہوتین نہ گر فاطمہ اطہر پیدا
خلق مین جیسے ہوئی حیدر و زہرا بخدا	۲۴	ایسی بی بی نہ ہوئی اور نہ شوہر پیدا
واسطے فاطمہ کے ہوتا نہ کُف حق ہی گواہ	۲۵	ہوتے دنیا مین نہ گر حیدر صفدر پیدا
حشر مین سایہ عزاداروں پہ کرنیکے لیے	۲۶	ہو ویگی فاطمہ معصومہ کی چادر پیدا

۲۷	ہمنوا طوطی سدرہ کا ہی مداح علی طائر فکر نے ایسے کیے شہپر پیدا	

مجرئی جو ماتم آل عبا کرتا رہا	۱	حق یہ ہی وہ حق محبت کا ادا کرتا رہا
جو غم شبیر مین آہ و بکا کرتا رہا	۲	حق یہ ہی وہ حق محبت کا ادا کرتا رہا
جو ثنائے بادشاہ کربلا کرتا رہا	۳	حق یہ ہی وہ حق محبت کا ادا کرتا رہا
مجرئی جب حشر مین پوچھینگے کیا کرتا رہا	۴	مین کہونگا ماتم آل عبا کرتا رہا
حال سرور اور قاتل کا ہی قابل غور کے	۵	یہ دعا کرتے رہے اور وہ جفا کرتا رہا

٦	رخصت عباس کا لکھا ہے راوی نے یہ حال	شہ ابا کرتے رہے وہ التجا کرتا رہا
٧	دیر تک حُر اور ابن سعد مین تھی گفتگو	وہ تو سمجھاتا رہا اور یہ ابا کرتا رہا
٨	گو دوہائی حق کی سب اہل حرم دیتے رہے	لشکر سفاک لیکن سب بے روا کرتا رہا
٩	بوند پانی کی لعینون نے نہ دی شبیر کو	گو سوال آب وہ بحر سخا کرتا رہا
١٠	کیا شقاوت تھی نہ آیا ایک مرتد راہ پر	آخری دم تک ہدایت رہنما کرتا رہا
١١	شاہ بیکس گو کہ فرماتے تھے تحسین مرحبا	دست بستہ حُر مگر عذرِ خطا کرتا رہا
١٢	دن کو ہوتا تھا کبھی فاقہ تو گاہے رات کو	اِس قدر ایثار شاہِ کربلا کرتا رہا
١٣	جبتلک باقی رہے خویش و عزیزان حسین	باری باری ایک اِک سر کو فدا کرتا رہا
١٤	حیف ہے لیکن نہ نکلا کوئی ناصر بعد ظہر	گو کہ ہلمن ناصر بیکس ندا کرتا رہا
١٥	ظلم عابد پر ہزارون اشقیا کرتے رہے	پر زبان سے وہ سدا شکرِ خدا کرتا رہا
١٦	مومنو سوچو تو کیا تھا حوصلہ شبیر کا	تھی قضا سر پر مگر سجدہ ادا کرتا رہا
١٧	جبتلک مدفون نہ لاشہ شاہ بیکس کا ہوا	لاش پر اک شیر راتون کو بکا کرتا رہا
١٨	سینہ و سر پیٹتے اپنا رہے اہل وطن	قاصد صغرا بیان کربلا کرتا رہا
١٩	کیا قسی القلب تھا شمر ستمگر الامان	فاطمہ چلایا کی یہ سر جدا کرتا رہا
٢٠	حیف ہے تھا دانہ پانی بند اُسکی آل پر	جو مدد بیکس یتیمون کی سدا کرتا رہا
٢١	ایک کی تو لاش لائے دوسرے کو دی رضا	ظہر تک بس یہ ہی سبط مصطفےٰ کرتا رہا
٢٢	حشر کے دن بالیقین بشاش و خوش ہووےگا وہ	جو یہان پر ماتم شاہِ ہدا کرتا رہا

شہ کو خبر آقا نہ عباس دلاور نے کہا	۲۳	پاس شہ کا اسقدر وہ باوفا کرتا رہا
زینب دلگیر نے ہرگز نہ دی رنگی رضا	۲۴	التجا کیا کیا شبیہ مصطفے کرتا رہا
رحم مسلم کے نہ بچون پر کیا حارث نے ہا	۲۵	التجا کرتی رہی وہ یہ جفا کرتا رہا
حیف ہی اُسکے حرم ہون خانہ زندان مین قید	۲۶	رحم تھا کر جو اسیرون کو رہا کرتا رہا
سم سے نو اور تیغ سے معصوم دو مارے گئے	۲۷	ہر گھڑی تازہ ستم چرخ دوتا کرتا رہا
ایسے فاسق کی بھلا کیا کرتے بیعت وہ شاہ دین	۲۸	نا روا کو جو لعین ہر دم روا کرتا رہا
آیا کہنے مین نہ اُسکے دلبر ام البنین	۲۹	گو بہت سے مکر شمر پر دغا کرتا رہا
بارِ الٰہا ہی یہ تیری ہی رحیمی کا سبب	۳۰	مین خطا کرتا رہا اور تو عطا کرتا رہا
ماتم شبیر دنیا مین ازل سے ہی بپا	۳۱	جو نبی گذرا وہ گریہ اور بکا کرتا رہا
قوت بازوے سرور داخل دریا ہوا	۳۲	دور سے ہان ہان گروہِ اشقیا کرتا رہا
قید خانہ سے گئے جب ہند حاکم سے کہا	۳۳	مکر مجھ سے آجتک تو بیجا کرتا رہا
رہگئے تنہا پیمبر جبکہ جنگ بدر مین	۳۴	دشمنون کو دور شیر کبریا کرتا رہا
سب مہینون سے مقدم اِس مہینہ کو کیا	۳۵	یہ زمانہ عزت ماہ عزا کرتا رہا
راہب ناشاد کو بیٹے عطا ہوتے رہے	۳۶	فاطمہ کا لاڈلا جبتک دعا کرتا رہا
کاتب اعمال لکھتے ہی رہے اعمال خیر	۳۷	ذکر سرور مین رقم مین مرثیہ کرتا رہا
ہو سکی قربانیِ دلبر نہ آنکھین کھولکر	ق ۳۸	گو خلیل اللہ دل مین حوصلہ کرتا رہا
حوصلہ یہ تھا شہ دین کا مگر اے مومنو	۳۹	شکر یہ کرتے رہے اکبر قضا کرتا رہا

آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھا کربلا کے پیاسون نے	۴۰	نذر اُنکو خضر گو آب بقا کرتا رہا
روک لی عباس نے جبتک نہ تیغ خونفشان	۴۱	الامان ہر دم گروہِ اشقیا کرتا رہا
حشر کے دن دیکھیگا لاریب اپنا وہ عروج	۴۲	جو در شبیر پر قد کو دوتا کرتا رہا

۴۳

حشر مین مداح ہی جاگیر اُسکی باغ خلد
جو بیاشہ کی یہان بزم عزا کرتا رہا

امام انبیا ختم رسالت رہنما پایا	۱	خدا کا شکر ہے ہمنے مصطفے سا پیشوا پایا
جناب آمنہ کہتی ہین جب پیدا ہوئے حضرت	۲	ہراک سو گھر مین مین نے جلوۂ نور خدا پایا
بہت سے مرغ رنگین پر نظر آئے مجھے ہر سو	۳	مبارکباد کا جنکی زبان پر چہچہا پایا
ہی کیا غم کشتی امت کو پھر طوفان محشر کا	۴	حبیب کبریا سا باخدا جب ناخدا پایا
فقط اک آنکھ کا پردہ رہا تھا درمیان باقی	۵	حجاب قدس مین جا پائی قرب کبریا پایا
مسیحائی ملی عیسی کو برکت سے اُسی دم کے	۶	اُنھین کی دستگیری تھی جو موسی نے عصا پایا
ہمیشہ چتر کے بدلے تھا سر پر ابر کا سایہ	۷	کسی نے اور بھی یہ سایۂ لطف خدا پایا
گرے سب لات و عزی منھ کے بل طاقون سے کعبہ کے	۸	تعال اللہ کہا حضرت نے رعب حق نما پایا
سر گردون مہ کامل ہوا یکدست دو ٹکڑے	۹	جو انگشتِ شہادت کا اشارا ایک ذرا پایا
خلیل و آدم و موسی و عیسی سب نبی گذرے	۱۰	کسی نے بھی خطاب شافع روز جزا پایا
گئے نعلین پہنے عرش پر معراج کی شب کو	۱۱	یہ کس نے پایۂ اعزاز حضرت کے سوا پایا
بتاؤ امت عاصی کو کیا مشکل رہی باقی	۱۲	نبی سا شافع اور حیدر سا جب مشکل کشا پایا

۱۳	ملے مداح کو محشر مین شاہا سایہ دامن کا یہان گر سایۂ بال ہما پایا تو کیا پایا	

ای سلامی شاہ کا گردن کٹانا دیکھنا	۱	اور نہ جز شکر خدا لب کا ہلانا دیکھنا
جب کھلا زینب کا سر سوئے مدینہ کی ندا	۲	ظلم امت کا نیا یہ ہم پہ نانا دیکھنا
کہتے تھے زینب سے سرور جائیو جب تم وطن	۳	نیل بازو کے نہ صغرا کو دکھانا دیکھنا
شمر سے کہتے تھے شہ سر کاٹ لے راضی ہون مین	۴	سر کھلے لیکن نہ زینب کو پھرانا دیکھنا
مان نے قاسم سے کہا جاتے تو ہو میدان کو تم	۵	پر نہ خون مین بھرنا یہ جوڑا شہانہ دیکھنا
جور کی اپنے قسم ہی تجکو ای چرخ دوتا	۶	حلق اصغر دیکھنا اور تیر کھانا دیکھنا
کر کے منھ سوئے نجف رو رو کے زینب نے کہا	۷	ظلم کی رسی مین بابا میرا شانہ دیکھنا
عرض کی صغرا نے اب تو رہتی ہون مجبوریان	۸	پر نہ مجکو بھولنا بابا بلانا دیکھنا
کہتی تھی بانو سے صغرا جب تلک پہونچون مین	۹	دودھ اصغر کا نہ کوخہ مین بڑھانا دیکھنا

۱۰	حشر مین مداح ذکر شاہ بیکس کا صلا حضرت زہرا کا خالق سے دلانا دیکھنا	

مجرئی ہون مین شاہ کے در کا	۱	رتبہ کیا میرے آگے قیصر کا
خوف برزخ کا ہی نہ محشر کا	۲	فضل گر ہم پہ ہی پیمبر کا
ہوگا دامان فاطمہ سر پر	۳	خوف کیا آفتاب محشر کا
ہونگے تحت لوا سے خیرورا	۴	خوف کیا آفتاب محشر کا

علی ہر وقت خدمتِ حیدر	۵	کیا ہی بخت رسا تھا قنبر کا
کہا اکبر نے اُس کا پوتا ہون	۶	در اکھاڑا تھا جس نے خیبر کا
زلزلہ فوج اشقیا مین ہوا	۷	حال ابتر جو دیکھا اشتر کا
شاہد زورِ دستِ حیدر ہی	۸	حال روح الامین کے پر کا
بنگیا دشت وادیِ ایمن	۹	نور پھیلا یہ روے اکبر کا
دھویا اک لخت نامۂ عصیان	۱۰	ہی یہ احسان دیدۂ تر کا
رات دن ابتداے فطرت سے	۱۱	منتظر ہون اخیر رہبر کا
فرق ازرق کا ہوگیا ٹکڑے	۱۲	کام آیا نہ خود خودسر کا
حر کہان زانوے حسین کہان	۱۳	یہ کرشمہ تھا سب مقدر کا
ہوئی مغرب سے مہر کو رجعت	۱۴	رتبہ یہ پیش حق تھا حیدر کا
خادم مرتضی تو ہین قنبر	۱۵	دل سے مین ہون غلام قنبر کا
کیا ہی ثابت قدم تھے شہ کے رفیق	۱۶	پانون پیچھے نہ ایک کا سرکا
عرش پر ہی علی کی جو تصویر	۱۷	رُخ ہی اُس سمت مہر انور کا
روضۂ شاہ مین جگہ پائی	۱۸	بخت یاور ہوا جو پتھر کا
فرق ازرق پہ تیغ قاسم سے	۱۹	تھا پتا خود کا نہ مغفر کا
ہمکو خاک ابوتراب ہی بس	۲۰	فرش ہم کیا کرین مشجر کا
عنبرین دشت ہوگیا سارا	۲۱	جب پڑا عکس زلف اکبر کا

شان میں آیا آیۂ تطہیر	۲۲	مرتبہ تھا یہ آل اطہر کا
حر نہ بہکا عمرو کے کہنے سے	۲۳	نہ چلا کچھ فسون فسون گر کا
آگے نان جوین حیدر کے	۲۴	مرتبہ کچھ نہیں مزعفر کا
رہے بیزار مال و زر سے مدام	۲۵	تھا طریقہ یہی ابوذر کا
پڑتا تھا جس جگہ علی کا قدم	۲۶	موم ہوتا تھا جرم پتھر کا
قبر حیدر پہ روشنی کرنا	۲۷	کام ہر روز مہر انور کا
اشک شبنم سے رات بھر رونا	۲۸	کام ہر شب ہی چشم اختر کا
ہوتا کس طرح سایۂ احمد	۲۹	جسم اطہر تھا سایہ داور کا
ٹکڑے ہوتے تھے دو برابر کے	۳۰	معجزہ تھا یہ ضرب حیدر کا
فوج کفار ہو گئی درہم	۳۱	بیٹا آیا جو رن میں صفدر کا
بولے عباس ہوں میں اسکا پسر	۳۲	کلہ چیرا تھا جس نے اژدر کا
زور بازو پہ اسکے شاہد ہے	۳۳	باب خیبر کا بند بربر کا
ہے عدالت پہ اسکے ایک گواہ	۳۴	فیصلہ باز اور کبوتر کا
حیف کی جا ہے آجتک نہ ہوا	۳۵	وصل سرور کے جسم اور سر کا
بولی زینب ہوے شہید امام	۳۶	گھوڑا جب خالی آیا سرور کا
ہووے پامال لاشۂ شبیر	۳۷	حکم جس دم ہوا ستمگر کا
شیر آکر ہوا محافظ لاشش	۳۸	پھر گیا منہ تمام لشکر کا

۳۹	دیکھکر چوب بید اور لب شاہ	رنگ بدلا علی کی دختر کا
۴۰	کہا حاکم سے ڈر خدا کے شقی	یاد کر عرصہ روز محشر کا
۴۱	ایسے سن مین ہوے شہید افسوس	دودھ بڑھنے نہ پایا اصغر کا
۴۲	ہر گھڑی تھا زبان پہ سورہ کہف	معجزہ تھا یہ شاہ کے سر کا
۴۳	ہوا اہل حرم مین حشر بپا	لاشہ آیا جو ابن شبر کا
۴۴	پھری بلوہ مین بے نوا زینب	یہ تتمہ تھا شہ کے محضر کا
۴۵	فاش ہوجاتا پردۂ امت	سر نہ کھلتا جو شہ کی خواہر کا
۴۶	حیف اُس خیمہ مین در آئے عدو	تھا فلک کو بھی پاس جس گھر کا
۴۷	تھی قیامت مدینہ مین برپا	قاصد آیا جو شہ کی دختر کا
۴۸	مین نکیرین کا یہ دونگا جواب	نام کیا پوچھتے ہو رہبر کا
۴۹	دیکھو میرے سرہانے ہی یہ کون	شیر حق کا وصی پیمبر کا
۵۰	روز عاشورہ دوپہر جو ڈھلی	خاتمہ ہوگیا بہتر کا
۵۱	دوپہر ڈھلتے ہی ہزار افسوس	خاتمہ ہوگیا بہتر کا
۵۲	ہوتا دانہ نہ اک زمین سے عیان	قطرہ گرتا جو خون اصغر کا
۵۳	کھا کے غش اونٹ سے گری زینب	لاشہ دیکھا جو شاہ بے سر کا
۵۴	کہا حر نے عمرو سے ای ظالم	رمز کا جو یا ہی تو مین کوثر کا
۵۵	تو سمجھتا ہی کیا اُسے محتاج	جو کہ مالک ہی بحر کا بر کا

تاجنان کچھ نہین جہان کھٹکا	۵۶	راستہ ہی وہ میرے رہبر کا
اہل بیت نبی کا تو ہی عدو	۵۷	اور مین خانہ زاد حیدر کا
شاہ کہتے تھے سوچ تو ای شمر	۵۸	ارے مین کون ہون پیمبر کا
آب دریا کی کیا اُسے پروا	۵۹	جو کہ مالک ہو حوض کوثر کا
ہوئی برپا نہ کیون قیامت ہائے	۶۰	سر کھلا جب کہ بنت حیدر کا
پہلے سرور پہ تم فدا ہونا	۶۱	حکم بیٹون کو تھا یہ مادر کا
فوج روبہ مین پڑ گئی ہلچل	۶۲	آیا رن مین جو شیر حیدر کا
پائی سقائی بازوے شہ نے	۶۳	مرتبہ یہ کہان تھا جعفر کا
معرکہ یاد آگیا سب کو	۶۴	روز عاشور جنگ خیبر کا
ہند اپنے محل مین تھی بیچین	۶۵	نوحہ سُن سُن کے شہ کی دختر کا
کردیے بیٹے بھائی پر صدقے	۶۶	حوصلہ تھا یہ شہ کی خواہر کا
روک لی شہ نے ذوالفقار علی	۶۷	دھیان آیا جو شرط محضر کا
جو پھرا در سے آل اطہر کے	۶۸	ہوگیا بالیقین وہ دردر کا
پسر سعد ناری حُر نوری	۶۹	لکھا مٹتا نہین مقدر کا
ہی طواف حرم سے افزون تر	۷۰	طوف شہ کے ضریح اطہر کا
کہتے تھے شاہ میرا خشک گلا	۷۱	ہی طلبگار آب خنجر کا
زندہ جبوقت تک رہے سجاد	۷۲	نہ تھما اشک دیدۂ تر کا

۷۳ دیکھکر قدر اشک اہل عزا — گھٹ گیا رتبہ آب گوہر کا
۷۴ روئی زینب نہ بھیّوں کے غم مین — پاس اتنا کیا برادر کا
۷۵ پیچھے اونٹون پہ سر کھلے تھے حرم — آگے سر نیزہ پر تھا سرور کا
۷۶ بعد مرنیکے کاٹے دست حسینؑ — ظلم تازہ تھا یہ ستمگر کا
۷۷ رو رو کہتی تھی رات دن زینب — ہائے سہرہ نہ دیکھا اکبر کا
۷۸ ظہر کے بعد ہائے واویلا — کوئی حامی رہا نہ سرور کا
ق ۷۹ کہا جبریل سے یہ سرور نے — سایہ سر پر جو دیکھا شہپر کا
۸۰ آپ کے لطف کا نہیں یہ وقت — امتحان ہی حسین مضطر کا
۸۱ آپ تشریف سدرہ پر لیجائیں — کافی سایہ ہی ذات داور کا
۸۲ رحم آیا نہ کچھ یتیمون پر — قلب حارث بنا تھا پتھر کا
۸۳ کبھی خیمہ مین گاہ تھی در پر — حال تھا یہ سکینہ مضطر کا
۸۴ ہی یہ خون حسین کی تاثیر — سرخ رخ ہی جو چرخ اخضر کا
ق ۸۵ برکت ذکر آل احمد سے — اوج تو دیکھو میرے منبر کا
۸۶ پست ہی اسکے ایک پایہ سے — تخت بلقیس اور سکندر کا
۸۷ گئی فریادی جس گھڑی زینب — روضہ ہلنے لگا پیمبر کا
۸۸ تھا یہ نوحہ حسین قتل ہوے — کوئی وارث رہا نہ اس گھر کا
۸۹ نہ کیا پاس آپ کا نانا — کاٹا امت نے سر برادر کا

پیش کرتی ہون مین وہ عمامہ	۹۰	خون حسین بھرا ہی سرور کا
کرکے مجھکو تباہ ای مولا	۹۱	پورا مقصد ہوا ستمگر کا
ہی روایت بروز عاشورہ	۹۲	شیر روتا ہی ایک پتھر کا
آنا صغرا کے گھر یہ خونین تر	۹۳	حال مشہور ہی کبوتر کا
دی اجازت نہ شہ نے لڑنیکی	۹۴	شکر آیا جو رن مین زعفر کا
کہا زینب نے مین ہون ننگے سر	۹۵	لاشہ شب کو اٹھا تھا مادر کا
بام پر ایک روز تھی زینب	ق ۹۶	گوشہ سر کا جو سر کی چادر کا
نکلا ہرگز نہ چرخ پر خورشید	۹۷	پاس تھا یہ علی کی دختر کا
۹۸	ہوا مداح سبط پیغمبر اوج دیکھے کوئی اس احقر کا	

ای سلامی عشرۂ ماہ عزا جاتا رہا	۱	غم رہا پر موسم آہ و بکا جاتا رہا
کتنے تھے اہل مدینہ سن کے حال قتل شاہ	۲	بے پدر بچون کا جو تھا آسرا جاتا رہا
کی نہ حرمت کچھ بھی آل مصطفی کی حیف آہ	۳	ظالمون کے دل سے پاس مصطفی جاتا رہا
سلسلہ تھا خیمہ سے رن تک یہ تا قتل امام	۴	ایک کے بعد اک جری بہر وغا جاتا رہا
حیف ہی پر بعد قتل اکبر گلگون قبا	۵	شاہ تنہا رہ گئے یہ سلسلہ جاتا رہا
مر گئے جب قاسم و عباس و اکبر سے شاد	۶	سچ تو یہ ہی زیست کا اپنے مزا جاتا رہا
چار بیٹے سامنے جو رنگ جب زمین ہو کے	۷	ازرق شامی کا سارا حوصلہ جاتا رہا

۸	حال قتل سرور دین سُنکے یہ بولا یزید	آج میری سلطنت کا دغدغہ جاتا رہا
۹	لاش پر عباس کی کہتے تھے یہ سلطانِ دین	زور بازو کا مرے یا مرتضیٰ جاتا رہا
۱۰	سامنے زہرا و احمد کے کیا سرور کو قتل	شمر کے دل سے یہ خوفِ کبریا جاتا رہا
۱۱	ہو کے نادم مر گرا قدمون پہ جب شہ نے کہا	فاطمہ خوشنود ہین پہلا گلا جاتا رہا
۱۲	سُنکے قتل سید مظلوم و بیکس کی خبر	کہتی تھی صغرا مرا شوق شفا جاتا رہا
۱۳	لکھتا ہی راوی نہ جبتک شاہ دین بے خون ہوے	عرش پر ہر شب کو نعرہ شیر کا جاتا رہا
۱۴	حیف ہی مداح کیون تم اب تلک بیٹھے رہے	قافلہ ہر روز سوے کربلا جاتا رہا

۱	بیتاب ہوا مجرئی دل شاہ زمن کا	غربت مین خیال آیا جو یاران وطن کا
۲	ہی وردِ زبان نام حسین اور حسن کا	حقدار سلامی ہو نمین جنت کے چمن کا
۳	مداح سلامی ہو نمین اُس تشنہ دہن کا	مختار کیا حق نے جسے نہر لبن کا
۴	مختار ہی جو مجرئی جنت کے چمن کا	مداح یہ ناچیز ہی اُس شاہ زمن کا
۵	ممنون ازل سے ہو نمین اِسوجہ حسن کا	مداح ہوا بادشہ قلعہ شکن کا
۶	مرقد مین مرے پھر گئے فوراً ہی فرشتے	اشکون سے جو تر پایا ہر اک تار کفن کا
۷	لب بند فصیحان عرب کے ہوے یکلخت	بلبل جو چہکنے لگا زہرا کے چمن کا
۸	غش ہو کے گری جھولے پہ بے شیر کے بانو	مُنھ خشک نظر آیا جو اُس غنچہ دہن کا
۹	ہاتھون سے لپیٹے ہوے تھی دامن قآ	کُبرا کو نہ تھا شرم سے یارا جو سخن کا

۱۰	داخل جو ہوے کرب و بلا مین کہا شہ نے	اب سامنا ہر دن ہی نئے رنج و محن کا
۱۱	پایا سر سلطان زمن خون مین سب تر	سرپوش سکینہ نے اُٹھایا جو لگن کا
۱۲	جس وقت سنا رن مین کہ مارے گئے نوشاہ	فق ہو گیا مُنہ حجلہ مین قاسم کی دولھن کا
۱۳	بھائی پہ تصدق کیے کس شوق سے بیٹے	یہ حوصلہ تھا سید بیکس کی بہن کا
۱۴	روضہ مین پیمبر کے قیامت ہوئی برپا	زینب نے دکھایا جو وہان داغ رسن کا
۱۵	جب قید مصیبت سے پھر چھوٹکے سجاد	تب وصل ہوا شاہ زمن کے سر و تن کا
۱۶	مرنے پہ جدا لاشہ سرور کے ہوے ہاتھ	یہ ظلم نیا دیکھا اس چرخ کہن کا
۱۷	پوشاک جنان جسکے لیے خلد سے آئی	افسوس وہی شاہ تھا محتاج کفن کا
۱۸	شہ لا نہ سکے لاشہ تو شاہ حرم مین	پرزرے تھا جراحت سے جو ہر عضو بدن کا
۱۹	شہ نے کہا مقتل کی زمین ہی یہی بیشک	شبدیز رکا جب کہ شہنشاہ زمن کا
۲۰	سویا نہ شب قتل ذرا شام کا لشکر	یہ رعب تھا دو لاکھ پہ ہفتاد و دو تن کا
۲۱	سرور نے کہا لاشہ اکبر پہ کہ اُٹھو	خط لایا ہی قاصد تری مشتاق بہن کا
۲۲	سو سکتا نہ تھا گھر مین کوئی بعد پیمبر	اِس طرح بپا شور تھا زہرا کے محن کا

۲۳
مداح ہی یہ اوج کے الطاف کا ثمرہ
ہی اوج پہ پایہ جو مرے لطف سخن کا

۱	مرقد ہی زمین پر جو شہ قلعہ شکن کا	اِس واسطے سر خم ہی ادھر چرخ کہن کا
۲	مشتاق ہی دل طوف درِ شاہ زمن کا	کیون بلبل شیدا کو نہو عشق چمن کا

ضد کی جو پیمبر سے حسین ابن علی نے	۳	اللہ نے خود بھیجدیا بچہ ہرن کا
دیکھے جو بہا اشک غم سبط نبی کے	۴	نظرون مین رہا رتبہ نہ کچھ درِ عدن کا
ثابت ہی کہ دو چیزون کا حیدر کو رہا شوق ق	۵	اک نان جوین دوسرا پوشاک حسن کا
زلف علی اکبر کو مین تشبیہ دون کس سے	۶	ہی مین خطا گر کہون نافہ ہی ختن کا
اکبر سے یہ ہنگام سفر کہتی تھی صغرا	ق ۷	مین صدقے خیال آپ رکھین چھوٹی بہن کا
تم کوفہ سے آکر مجھے لے جائیو بھیا	۸	گر قصد کرین دیر مین شپیر وطن کا
عبد اللہ عباس نے شہ سے کہا مولا	۹	کوفہ سے تو بہتر ہی کرو قصد یمن کا
مرنے پہ شہ دین کے موالی ہوئے تیار	۱۰	گردون پہ نموجب ہوا سورج کی کرن کا
تم سارے عزیزون سے فدا ہو جیو پہلے	۱۱	ارشاد تھا بیٹون کو یہ سرور کی بہن کا
شہ کہتے تھے پہلے نہ فدا ہون علی اکبرؑ	۱۲	ہرگز نہین یہ طور مروت کے چلن کا
سرور کو عمل کرنا وصیت پہ تھا ورنہ	۱۳	کیا وقت تھا وان شادی فرزند حسنؑ کا
لکھا ہی پس از قتل شہ بیکس و تنہا	۱۴	سفاکون نے سب لوٹ لیا رخت بدن کا
اس مرتبہ تاراج کیا اہل حرم کو	۱۵	رنڈسالہ بچا ہاے نہ اک شب کی دولہن کا
جب بید سے وا شاہ کے ظالم نے کیے لب	ق ۱۶	منہ سرخ ہوا طیش سے حضرت کی بہن کا
جھنجھلا کے کہا دور چھڑی کر ابھی لب سے	۱۷	ورنہ نہ پتا ہوگا ترا نی سر و تن کا
کرتی ہون شکایت ترے ظلمون کی خدا سے	۱۸	ہی غیظ مرا غصہ شہ قلعہ شکن کا
یہ سنتے ہی دہشت سے تو غش ہو گیا ظالم	۱۹	نزدیک حرم آگیا سر شاہ زمن کا

کچھ کہ نہین سکتی تہی وہ وطن شرم سے لیکن	۲۰	تہا سے ہوئے دہن تہی دختری ابن حسن کا
زہرا کی ردا مانگ کے کفنایا بہن کو	۲۱	طالب ہوا سجاد نہ حاکم سے کفن کا
یون گھیرے تہی ہفتاد و دو تن کو سپہ شام	۲۲	ہوتا ہی اثر چاند پہ جس طرح گہن کا
مین کیا کہون جو آل نبی مین ہوا کہرام	۲۳	جب ذکر کیا شاہ نے ملبوس کہن کا
زینب سے کہا ہند نے تم بنت علی ہو	۲۴	چھپتا ہی کہین طور بھی زہرا کے چلن کا
ثابت ہی کہ سجاد نہ پی سکتے تھے پانی	۲۵	دھیان آتا تہا جب بادشہ تشنہ دہن کا

۲۶ مداح تمنا ہی یہی روز ازل سے
پیوند ہون مین خاک در شاہ زمن کا

جز ید اللہ مین یون ہاتھ مین دامان کسکا	۱	ہوے ممنون جہان بندہ احسان کسکا
اشک ماتم کا خریدار خدا تیرا جہان	۲	اب بتا رتبہ ہی برتر ز غلطان کسکا
روح زہرا نے کہا شمر سے یہ رو رو کر	۳	تو گلا کاٹتا ہی سوچ بد ایمان کسکا
شہ نے فرمایا سکینہ سے نہ رو کہ ہم کو	۴	حکم تقدیر مین ہی زور مری جان کسکا
ڈیوڑھی پر دیکھتا جو فاطمہ کو پوچھتا تھا	۵	راستہ دیکھتی ہو شمشیر و حیران کسکا
کہا شبیر نے پانی جو نہین دیتے ہو	۶	ہی خطاوار کہو اصغر نادان کسکا
ماتم شاہ مین لاریب ہی خون اسکا جگر	۷	ورنہ رکھتا ہی الم لعل بدخشان کسکا
پوچھا زعفر نے یہ ہمراہ ہوتی مقتل مین	۸	مجھکو بتلاؤ علم ہی یہ گلستان کسکا
کہا نصرانیہ نے دیکھ کے لاش اصغر کی	۹	یا خدا خاک پہ ہی یہ مہ تابان کسکا

۱۰	گر ہین ملک عزادار و نکے یہ باغ جنان	پھر کہو حصہ ہی یہ روضۂ رضوان کسکا
۱۱	شہ نے فرمایا تعجب ہی کیا پانی بند	سوچو تو کوخیمہ مین پیاسا ہون مہمان کسکا
۱۲	پیاسے تھے شہ نہ پیا گھوڑے نے بھی آب فرات	پاس اسدرجہ بھلا کرتے ہین حیوان کسکا
۱۳	سچ بتا ہم کو فلک قبر چمنستان نبی	خشک سب ہو گیا بے آب گلستان کسکا
۱۴	بڑھ گیا خانۂ کعبہ سے بھی جسکا رتبہ	جز حسینؑ ابن علی اور ہی ایوان کسکا
۱۵	کہا عباس نے اعدا سے مخاطب ہوکر	جانتے ہو کہ مین ہون شیر نیستان کسکا
۱۶	فخر سے کہتے ہین اکثر یہی جبریل امین	کسکا دربان ہون مین اور طفل دبستان کسکا
۱۷	جب برآمد ہوے اکبر تو کہا اعدا نے	نکلا خیمہ سے یہ اک مہر درخشان کسکا
۱۸	غم سرور مین نہین روتی جو سوتی ہے زمین	پھر یہ ہی زیر زمین دیدۂ گریان کسکا

۱۹
ہوکے مداح ترا عقدہ کشائی کے لیے
پکڑون دامن مین بھلا یا شہ مردان کسکا

۱	جسطرح ہمتا سے ذات مصطفی ممکن نہ تھا	مجرئی صابر کوئی شبیر سا ممکن نہ تھا
۲	حکم احمد سے علی شیر سب بلوائے گئے	باب خیبر توڑنا آنکے سوا ممکن نہ تھا
۳	ہاتھ کھولے دیو کے حکم نبی سے آپنے	ورنہ ہونا اس عقدہ کا وا ممکن نہ تھا
۴	پنجتنؑ کو حضرت آدم نہ گر لاتے شفیع	حق یہ ہی انکا حصول مدعا ممکن نہ تھا
۵	کام تھا واللہ یہ شیر خدا کا مومنو	فرش احمد پر جو سوتا دوسرا ممکن نہ تھا
	عالم ارواح مین ہوتے نہ گر ہادی علیؑ	روح کو دیتا جواب کبریا ممکن نہ تھا

۷	شہ ہین تنہا روضۂ احمد پہ کردیتی خبر	تجھ سے کیا اتنا بھی ای بادِ صبا ممکن نہ تھا
۸	پردۂ امت اگر ہوتا نہ منظور نظر	چھین لیتا کوئی زینب کی ردا ممکن نہ تھا
۹	شہ کا پانی مانگنا اتمام حجت تھا فقط	مالک تسنیم کرتا التجا ممکن نہ تھا
۱۰	کربلا مین ہوتے اُسدم گر شہ دلدل سوار	کاٹ لیتا شمر سرور کا گلا ممکن نہ تھا
۱۱	گر نہ کرتے صبر زین العابدین مثل حسینؑ	خیمون مین در آتی فوج اشقیا ممکن نہ تھا
۱۲	صبر جو شہ نے کیا دشتِ بلا مین مومنو	حضرت ایوب سے بھی مطلقاً ممکن نہ تھا
۱۳	کس طرح عباس پھر جاتے بھلا شبیر سے	کعبہ سے برگشتہ ہو قبلہ نما ممکن نہ تھا
۱۴	جاتے کیونکر چھوڑ کر شبیر کو یار و رفیق	وعدۂ روز ازل کا توڑنا ممکن نہ تھا
۱۵	لاش پر اکبر کے شہ بولے رضینا بالقضا	جز حسین ابن علی یہ حوصلہ ممکن نہ تھا
۱۶	سر کٹانا گھر لٹانا اور پھر اِس شان سے	جز تمھارے یا شہید کربلا ممکن نہ تھا
۱۷	پانی چلو سے گرا کر شہ نے اعدا سے کہا	چاہتا گر مین تو پینا کچھ بھی نا ممکن نہ تھا
۱۸	پر مجھے عباس کی تشنہ دہانی یاد ہے	بھولتا کیونکر کہ جسکا بھولنا ممکن نہ تھا
۱۹	اُمت احمد نے جو شہ پر کیے جور و ستم	دوسرے فرقونسے یہ طرز جفا ممکن نہ تھا
۲۰	کہتے ہین ایوب رو کر یا حسین ابن علی	صبر یہ تو مجھ سے بھی روحی فدا ممکن نہ تھا
۲۱	تھی سنانی شاہ بیکس کی سنانی اُسکو آہ	ورنہ قاصد سے بیان ماجرا ممکن نہ تھا

۲۲
گر توجہ اوج کی ہوتی نہ اُس مداح پر
یون کلام باصفا طبع رسا ممکن نہ تھا

ای مجرئی کرتی تھی بیان بانوے دلگیر		صغرا کو لکھوں کیا
حلق شہ مضطر پہ چلی ظلم کی شمشیر	۱	صغرا کو لکھوں کیا
دن بیاہ کے قاسم سو جنگاہ سدھارے		اکبر گئے مارے
اور اصغر معصوم کی گردن پہ لگا تیر	۲	صغرا کو لکھوں کیا
زینب کے بھی بیٹوں نے دیا داغ جدائی		جان اپنی گنوائی
انصار بھی مر ور گئے ہوے سب تہ شمشیر	۳	صغرا کو لکھوں کیا
عباس نے بھی صدقے کیے بیٹے برادر		شبیر کے اوپر
بیدست ہی خود نہر پہ وہ عاشق شبیر	۴	صغرا کو لکھوں کیا
اکبر کو جو لکھا ہی مین کس طرح دکھاؤں لا		کیا اسکو سناؤن
ریتی پہ پڑا سوتا ہی وہ فدیہ شبیر	۵	صغرا کو لکھوں کیا
گہ لاشۂ اکبر پہ گیے آکے یہ نالے		ای گیسوون والے
آغشتہ بخون خاک پہ ہی زلف گرہ گیر	۶	صغرا کو لکھوں کیا
شہ کے تن بے سر پہ وہ رکھکر خط بیمار		با حالت ناچار
ہر دم یہی رو رو کے غرض کرتی تھی تقریر	۷	صغرا کو لکھوں کیا
وارث موے گھر لٹ گیا بلوہ مین ہوے رن		بے مقنعہ و چادر
ہی عابد بیمار کے بھی پانون مین زنجیر	۸	صغرا کو لکھوں کیا
اک روز وہ تھا لائے تھے گھر مین مجھے شبیر		با عزت و توقیر

یا آج مین بلوہ مین ہون باحالت تغیر	٩	صغرا کو لکھون کیا	
سب قید مین ہین اہل حرم کھولے ہوے سر		بے مقنعہ و چادر	
کی ظالمون نے آل پیمبر کی یہ تحقیر	١٠	صغرا کو لکھون کیا	
زینب سے کبھی کہتی تھی باگریہ و زاری		دُکھ درد کی ماری	
بتلاو مجھے تم شہ مظلوم کی ہمشیر	١١	صغرا کو لکھون کیا	
مداح کیا قاصد ناچار کو رخصت		یہ کہہ کے بہ رقت	
احوال مرا کچھ نہین اب قابل تحریر	١٢	صغرا کو لکھون کیا	

بحری کہتے تھے شہ نذر خدا سر دونگا	١	ایک سر کیا مرا فدیہ مین بہتّر دونگا
بھانجے بھائی پسر خویش و عزیز و انصار	٢	جتنے ہمراہ ہین اِن سب کو فدا کر دونگا
پردہ امت کا رہے حشر کے دن اُس کے لیے	٣	مین سر زینب و کلثوم کی چادر دونگا
گر خوشی خالق اکبر کی ہو اِسمین واللہ	٤	نذر خلاق جہان مین علی اصغر دونگا
آئی اُس وقت یہ آواز خداے دوجہان	٥	یہ صلہ تجکو مین اے سبط پیمبر دونگا
تم جو سر دوگے مجھے نذر تو اے ابن علی	٦	اوج معراج ترے سر کو سنان پر دونگا
حشر تو ہونے دے پھر دیکھیو اے جان رسول	٧	تجکو اُس روز مین مختاری محشر دونگا
جسکو تو چاہیو جو دیجیو مختار ہے تو	٨	تیرے ہی قبضہ مین مین جنت و کوثر دونگا
تیرے ماتم مین مرے عاشق و شیدا شبیر	٩	رخت کعبہ کا ابد تک مین سیہ کر دونگا
تعزیہ دارون کو تیرے جگر ختم رسول	١٠	ایک آنسو کے عوض خانہ گوہر دونگا

قبر کو تیرے عزاداروں کے اے ابن علی	۱۱	باغ جنت کی فضا تا دم محشر دونگا
جو زیارت کو تری آئیگا عصیان اُسکے	۱۲	اپنی عزت کی قسم ہے مین بحل کر دونگا
حشر کے روز صلہ تیری عزاداری کا	۱۳	جو صلے سے بھی عزاداروں کے باہر دونگا
راہ مین روضہ کے تیرے جو مرینگے زائر	۱۴	سو زیارت کا ثواب اُنکو مقرر دونگا
اور کیا کیا کہوں اے عاشق شیدا شبیر	۱۵	جو جو تو مانگیگا لاریب سراسر دونگا
حر کی تھی عرض شہا رد کا تھا مین نے تم کو	۱۶	سب سے اب پہلے مین جان ترے قدم پر دونگا
پیاسوں کو کرب و بلا کی یہ تھی حیدر کی صدا	۱۷	آؤ مین ساغر کوثر تمہین بھر بھر دونگا
شاہ فرماتے تھے عباس سے سب ہے منظور	۱۸	پر نہ مرنے کی رضا جان برادر دونگا
کہتے تھے حضرت عباس کہ سر ہے کیا چیز	۱۹	نذر شہ دونگا پسر اور برادر دونگا
شاہ فرماتے تھے جو چاہو کرو ظلم و ستم	۲۰	مین دعا امت جد کو نہ خنجر دونگا

۲۱
ہوگا سر عرش پہ اُس روز مرا اے مداح
اُسکو جس دن در شبیر پہ مین دھر دونگا

خلق مین جب قائم آل عبا پیدا ہوا	۱	ہر طرف سے نعرۂ صل علی پیدا ہوا
نیمۂ شعبان کی شب ہے افضل شبہائے قدر	۲	ہے اسی شب مین یہ نور کبریا پیدا ہوا
جب ہوے پیدا ہوئی آواز ناقوسوں کی بند	۳	بتکدوں مین کافروں کے زلزلہ پیدا ہوا
سب شیاطین ڈر سے جا کر کوہ و دریا مین چھپے	۴	جبکہ جاء الحق کا ہر سو غلغلہ پیدا ہوا
چرخ چارم پر یہ خوش ہو ہو کے کہتے تھے مسیح	۵	منتظر جسکا تھا مین وہ مقتدا پیدا ہوا

۶ دیکھ یاہم تہنیت کہتے تھے یہ حور و ملک | نور چشم مصطفیٰ و مرتضیٰ پیدا ہوا

۷ ہوگیا پرنور عالم جسکے نور پاک سے | آج وہ بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ پیدا ہوا

۸ مطلع دیوان عالم ہے رسول حق کی ذات | مقطع اُس دیوان کا یہ باب الہدا پیدا ہوا

۹ ہے قیام عرصۂ عالم اُسی کی ذات سے | قائم آل جناب مصطفیٰ پیدا ہوا

۱۰ کہتی ہین حضرت حکیمہ تھے نہ کچھ آثار حمل | رہ گئی حیران مین جب یہ با خدا پیدا ہوا

۱۱ دیکھکر حیرت مین مجھکو بولے یہ مجھسے حسن | آپ کو کیون اے پھوپھی یہ وسوسہ پیدا ہوا

۱۲ کیا نہین آگاہی تمکو آمنہ کے حال سے | بطن سے جنکے رسول کبریا پیدا ہوا

۱۳ دیتے تھے کاہن خبر پر کچھ نہ تھے آثار حمل | اُس گھڑی تک جس گھڑی خیر الورا پیدا ہوا

۱۴ پرتو انوار پیغمبر ہے ذات اوصیا | کیا عجب جو اسطرح یہ دلربا پیدا ہوا

۱۵ ہے رقم پہلے جھکا سر سجدۂ معبود کو | بطن مادر سے جو ہین وہ پیشوا پیدا ہوا

۱۶ خاتم ختم امامت کا نشان تھا کتف پر | جس گھڑی وہ ہادی ہر دوسرا پیدا ہوا

۱۷ دی امام عسکری کو یہ حکیمہ نے خبر | ہو مبارک صاحب تاج ولوا پیدا ہوا

۱۸ کہتی ہین نرجس مین ضو سے چہرے کے غش کر گئی | ہوتے ہی پیدا یہ پہلا معجزہ پیدا ہوا

۱۹ جب حسن گودی مین لیکر نکلے اُس دلبند کو | ہر طرف سے نعرۂ روحی فدا پیدا ہوا

۲۰ مقتدی ہوونگے عیسیٰ جب کریگا یہ ظہور | ایسا عالی قدر ایسا ذو العلا پیدا ہوا

۲۱ عالمان دین کا جو غیبت مین ہوئیگا معین | ایسا ہادی حق نما در رہنما پیدا ہوا

۲۲ بعد ذات پاک احمد چار دہ معصوم ہین | یہ ابو القاسم محمد دوسرا پیدا ہوا

۲۳	تا قیامت جسکا سکہ ہوگا جاری دہر مین	ایسا حاکم ایسا شاہ دوسرا پیدا ہوا
۲۴	جو کہ لیگا دشمنان دین سے پورا انتقام	جانشین وہ سید مظلوم کا پیدا ہوا
۲۵	فیض جسکا ہوگا ظاہر گو وہ خود ظاہر نہو	عرصۂ عالم مین ایسا رہنما پیدا ہوا
۲۶	ہی حدیث مصطفی مین جو سفینہ کا بیان	یہ امام عصر اُسکا ناخدا پیدا ہوا
۲۷	جد ہین ختم الانبیا ان پر امامت ہی تمام	ہی بجا کہنا کہ ختم الاوصیا پیدا ہوا
۲۸	اوصیا مین ہی محمدؐ کی صفات انبیا	خضر آلِ مصطفی یہ با صفا پیدا ہوا
۲۹	یا امام عصر جلدی اب تو فرماؤ ظہور	ہی محبون کے دلون مین ولولا پیدا ہوا
۳۰	حل مشکل کی تجھے مداح ہی ناحق کو فکر لے امام عصر وہ مشکلکشا پیدا ہوا	

(ردیف ب)

۱	کیا سلامی افضل و اعلیٰ ہی شان بوتراب	حامل وحی خدا ہی پاسبان بوتراب
۲	سب زمینوں سے نہ کیون ہو ذی شرف ارض النجف	سجدہ گاہ عرشیان ہی آستان بوتراب
۳	دوش پر ختم رسل کے جب ہوئے ان پا مرتضیٰ	عرش سے بالا نہو پھر کیون مکان بوتراب
۴	جب مکان مرتضیٰ ثابت ہوا بالائے عرش	کونسی اب جا ہی پھر آسمان بوتراب
۵	منقبت پڑھتا ہی اسدم مدح خوانِ شیر حق	اب ہمہ تن گوش ہون سب دوستان بوتراب
۶	سایۂ نور خدا ہی ذات ختم المرسلین	شبہ ذات مصطفی ہی جسم و جان بوتراب
۷	حکم حق حکم نبی حکم نبی حکم علی	ہی کلید راز حق گویا زبان بوتراب

۸ سر سے مشغول شبانی دشت مین ہون آ کے شیر — حکم اُنکو دین اگر یہ گلہ بان بوتراب
۹ سوے تھے جس شب کو صدر مصطفےٰ کے فرش پر — روح اور میکال تھے دو پاسبان بوتراب
۱۰ ہاتھ مین تھا آپ کے خیبر کا در مثلِ سپر — قوت اللہ تھی تاب و توان بوتراب
۱۱ کرتے تھے خود فاقہ پر فاقہ امیر المومنین — پر نہین رہتے تھے بھوکے میہمان بوتراب
۱۲ کیا کوئی سمجھے علی کے مرتبون کو مومنو — جب خدا و مصطفےٰ ہون تہ دان بوتراب
۱۳ قاسم رزق جہان ہین حق کیجانب سے حضور — سب اُدیم ارض ہی یہ ایک خوان بوتراب
۱۴ ایک ناوک جسکو مارا راہی دوزخ ہوا — بیخطا تھے بیگمان تیر کمان بوتراب
۱۵ فرق کچھ چھوٹے بڑون مین اُس اگھرانے کے نہین — ایک قدرت رکھتے ہین طفل و جوان بوتراب
۱۶ اے زہے قسمت تمھاری ساکنِ کوے نجف — ہر گھڑی پیش نظر ہی بوستان بوتراب
۱۷ ناز یہ جتنا کرین زیبا ہی اُنکو بالیقین — منزلت رکھتے ہین ایسی زائران بوتراب
۱۸ کیا مقدر ہی کہ استقبال کرتے ہین ملک — جب پہونچتے ہین نجف مین طالبان بوتراب
۱۹ گو ہین مخدوم ملائک خادمانِ شیر حق — خادم زوار ہین پر خادمان بوتراب
۲۰ خیبر و خندق شب ہجرت حنین و جنگ بدر — معرکے یہ تھے براے امتحان بوتراب
۲۱ نام ہی قرآن مین جسکا صراط المستقیم — راہ وہ حیدر کی ہی اے پیروان بوتراب
۲۲ حب حیدر کا صلہ ہی کوثر و باغ جنان — قابل قہر خدا ہین دشمنان بوتراب
ق ۲۳ حج آخر سے پھرے جس وقت ختم المرسلین — آیہ بلغ ہوا نازل بہ شان بوتراب
۲۴ جا کے ممبر پر ہوے رطب اللسان یون مصطفےٰ — قبضۂ قدرت مین ہی جسکے کہ جان بوتراب

حلم یہ دیتا ہی مجھکو کر دون مین اظہار سب	۲۵	مثل ہارون کے ہی جو جو قدر و شان بوتراب
یعنے مین مولا ہون جنکا اُنکا مولی ہی علی	۲۶	گوش دل سے سن لین اِسکو ہمرہان بوتراب
اِسپہ واجب ہی عمل ہم سب کو رکھنا دلسے یاد	۲۷	بعد میرے جب ملے تمکو زمان بوتراب
۲۸	جسطرح مداح ہی تو منقبت خوان علی طوطی سدرہ یون ہی ہی مدح خوان بوتراب	

طفلی مین خلد کا تھا جسے پیرہن نصیب	۱	مرنے پہ تھا نہ اُسکو سلامی کفن نصیب
پہنے ہون جسنے عید مین حلے بہشت کے	۲	کیا قہر ہی نہوا اُسے گور و کفن نصیب
کِس وقت آہ نکلے تھے سرور مدینہ سے	۳	آنا ہوا نہ پھر اُنھین سوے وطن نصیب
اکبر ہوے تو شاہ کو خواہر نے دی خبر	۴	بیٹا ہوا شبیہ رسول زمن نصیب
رکھتے تھے پانون دوش رسول کریم پر	۵	رکھتے تھے کیا بلند شہ بت شکن نصیب
شہ نے کہا سکینہ کو پہلے پلائیو	۶	پانی جو میرے بعد ہو تم کو بہن نصیب
عاشق تھی جیسی بھائی کی زینب جگر فگار	۷	ہوگی کسی نہ بھائی کو ایسی بہن نصیب
بولی یہ ہند دیکھ کے کبرا کو ہی غضب	۸	رنڈ سالہ بھی ہوا نہ تجھے ای دلھن نصیب
کہتی تھی بنت فاطمہ جب سے سنبھالا ہوش	۹ ق	کیا کیا ہوے نہین مجھے رنج و محن نصیب
نانا کو روئے فاطمہ کو اور باپ کو	۱۰	اِسپر ہوا یہ داغ حسین و حسن نصیب
عابد نے طوق ظلم پہنکر کہا کہ شکر	۱۱	دادا کا آج مجکو ہوا ہی چلن نصیب
شبیر مین یہ کہتی تھی مرے مہمان ہون شاہ دین	۱۲	ہوگا یہ کس گھڑی مجھے چرخ کہن نصیب

۱۳	کیا انقلاب دہر ہی سر بیٹو موسنو	بازوے بنت فاطمہ کو ہو رسن نصیب
ق ۱۴	عباس کہتے تھے مین الٹ دون صفین ابھی	ہی مجکو قوت شہ خیبر شکن نصیب
۱۵	اعدا مین کتنے فوج ہی کیا اور عمر ہی کیسا	گر ہو اجازت شہ تشنہ دہن نصیب
۱۶	مداح کب پہونچتے ہین روضہ پہ شاہ کے	بلبل کو دیکھین ہوتا ہی کس دن چمن نصیب

۱	کیون نہ سب انجم سے ہو رتبہ مین برتر آفتاب	مجرئی ہی خادم درگاہ حیدر آفتاب
مطلع ثانی ۲	تھا چراغ صبح سے اس روز کمتر آفتاب	کربلا مین جمع تھے جس دن بہتر آفتاب
۳	شاہ نے عباس سے فرمایا ہون تیار سب	ہو برآمد جس گھڑی جان برادر آفتاب
۴	شہ نے فرمایا سمجھ لینا کہ مین بے سر ہوا	جب گہن مین دیکھنا آجاے خواہر آفتاب
۵	بعد قتل شہ یہ تھی شب کو سکینہ کی دعا	اب نہ پھر دنیا مین دیکھے شہ کی دختر آفتاب
۶	شہ نے فرمایا نہ زوال ظہر آہی قریب	آیا جب بالاے زین سر سے کہا برآفتاب
۷	قبۂ حیدر تلک بیشک پہونچنا ہی محال	دو ہی کیا پیدا کرے گر لاکھ شہپر آفتاب
۸	صبح کو شہ قتل ہونگے شب کو کہتے تھے حرم	یا الٰہی اب نہ نکلے تا بہ محشر آفتاب
۹	کہتے ہین گرمی تھی ایسی روز قتل شاہ دین	گرم ہوگا جسطرح سے روز محشر آفتاب
۱۰	ایسے تھے تاریک گھر مین قید اطفال حسین	چاند آتا تھا نظر شب بھر نہ دن بھر آفتاب
۱۱	رعب سے انصار شہ کے تھرتھرایا جسطرح	برج سے خیمہ کے نکلے جب بہتر آفتاب
۱۲	لکھا ہی چادر جو سر کی زینب معصومہ کی	دو گھڑی چمکا نہ مشرق سے نکلکر آفتاب

سید مظلوم سا صابر کوئی گذرا نہین	۱۳	دیکھ لے روز ازل سے اپنا دفتر آفتاب
روضۂ شاہِ نجف سے ملگیا اِسکا پتا	۱۴	روشنی کرنیکو وان رہتا ہی شب بھر آفتاب
برج بارہ اور بارہ ہین ہمارے رہنما	۱۵	یہ تو بارہ ہین قمر ذات پیمبر آفتاب
خیمۂ آل پیمبر دیکھے ہین جلتے ہوے	۱۶	سوز غم سے کیون نہ ہوئے رشک مجمر آفتاب
ہی یقیناً آسمان پر جبکہ تصویر علی	۱۷	رخ کرے سوے زمین سیدھا تو کیونکر آفتاب
دل مین اُسکے ہی بلاشک ماتم سرور کا داغ	۱۸	اور کچھ دھبہ نہین جرم قمر پر آفتاب
اب تلک جاتی نہین اُسکے بدن کی تھرتھری	۱۹	ڈر گیا ہی دیکھکر تیغ دو پیکر آفتاب
تا نماز عصر سے فارغ ہون مولا وقت پر	۲۰	دیکھو مغرب سے پھرا اللہ اکبر آفتاب
یون در حیدر پہ خادم کہتے ہین ہر صبح گاہ	۲۱	ہی در دولت پہ حاضر بندہ پرور آفتاب
کرتے گر شاہ زمان واللہ ذرہ بھی عتاب	۲۲	خاک کر دیتا جلا کر سارا لشکر آفتاب
روز عاشورہ اگر پاتا اجازت شاہ کی	۲۳	چتر زر اپنا لگاتا اسن کے سر پر آفتاب

سایۂ دامان زہرا ہی اِنھین مداح بس
مومنون کا کیا کریگا روز محشر آفتاب

(ردیف پ)

ہی مجرئی کا دردشہ قل کفی ہین آپ	۱	یا مرتضی علی مرے حاجت روا ہین آپ
ہین اک نور احمد و حیدر خدا گواہ	۲	شمس الضحی رسول ہین بدر الدجی ہین آپ
برتر نہ ہو رسولون سے کیون ذات مصطفے	۳	لاریب فیہ باعث ارض و سما ہین آپ

کہتا تھا حر کہ ہون تو خطا وار مین بہت	۴	پر بخشدیجیے صاحب جود و سخا ہین آپ
کہتا تھا شمر نحس ہین کرتا ہون گرچہ قتل	۵	پر جانتا ہون سبط نبی بیخطا ہین آپ
عباس نے یہ عرض کی مولا ہی آرزو	۶	ہین آپ پر فدا ہون کہ حق پر فدا ہین آپ
سوے نجف ندا تھی یہ زینب کی یا علی	۷	بازو کو میرے کھولیے مشکلکشا ہین آپ
صغرا نے لکھا شہ کو مریض فراق ہون	۸	جلد آئیے کہ میرے مرض کی دوا ہین آپ
عباس رن کو جب چلے فرمایا شاہ نے	۹	غصہ نہ آئے دلبر خیبر کشا ہین آپ
عابد سے شاہ نے کہا یہ وقت الوداع	۱۰	کشتی آل پاک کے اب ناخدا ہین آپ
سر رکھ کے ہند بولی یہ زینب کے پانون پر	ق ۱۱	نور نگاہ حضرت خیر النسا ہین آپ
حضرت کا عز و جاہ ہی عالم پہ آشکار	۱۲	کیا نقص ہی جو آج اسیر بلا ہین آپ
نعلین پہنے جو گئے عرش عظیم پر	۱۳	اُنکے نواسے بنت شہ ہل اتی ہین آپ
سرور سے آکے زعفر جن نے یہ عرض کی	ق ۱۴	صد حیف آج بیکس و بے آشنا ہین آپ
لشکر غلام لایا ہی صدقے کے واسطے	۱۵	اذن وغا عطا ہو کہ حاجت روا ہین آپ
مایوس در سے آپ کے کوئی پھرا نہین	۱۶	ابر کرم ہین قلزم فیض سخا ہین آپ
حضرت نے جب نہ مانا تو زعفر نے عرض کی	۱۷	مجبور ہون کہ تابع حکم قضا ہین آپ
پاس ادب سے ہوتا ہون ان قدمون سے مین دور	۱۸	واقف مرے خلوص سے شاہ ہدا ہین آپ
محشر کے روز یاد رہے حاضری مری	۱۹	مختار کارخانہ رب علا ہین آپ
۲۰	مداح کو شہا نہین کچھ خوف حشر کا	

سبط نبی ہین شافع روز جزا ہین آپ

(ردیف ت)

۱	گھیرے رہے جو شہ کو ستمگر تمام رات	مجرائی سجدہ مین رہے سرور تمام رات
۲	سوئی سلامی شہ کی نہ دختر تمام رات	ڈھونڈھا کی زانوے شہ بے پر تمام رات
۳	شب خون کا تھا جو خوف خیام امام پر	پھرتے رہے حسین کے یاور تمام رات
۴	بھائی کے پاس جاتی تھی گہ اپنے خیمہ مین	مضطر تھی ایسی زینب مضطر تمام رات
۵	کل پہلے جان ماموں پہ تم کیجیو فدا	سمجھایا کی یہ بیٹون کو مادر تمام رات
۶	دو دن سے دودھ تھا نہ جو بے شیر کو ملا	بیتاب جھولے مین رہا اصغر تمام رات
۷	کہتی تھی بانو بیٹے سے آرام کچھ کرو	سوئے نہین ہوا ہی علی اکبر تمام رات
۸	کل صبح صدقے سر قدم شاہ پر کرون	کہتا رہا یہ شہ کا برادر تمام رات
۹	یارب پناہ دے مرے بھائی کو قتل سے	تھی ملتجی یہ شاہ کی خواہر تمام رات
۱۰	مصروف گریہ خوف سے تھے خیمہ مین حرم	وان جشن مین تھی فوج ستمگر تمام رات
۱۱	دل مین سما گیا تھا جو کچھ خوف کبریا	سویا نہ ڈر سے حرِ دلاور تمام رات
۱۲	آیا نہ کوئی خیمہ کی خندق کے آس پاس	گونجا کیے علی کے غضنفر تمام رات
۱۳	خیمہ مین یان تو روتے رہے شاہ کے حرم	مرقد مین نعرہ زن ہے حیدر تمام رات
۱۴	پیاسا جو کربلا مین تھا لشکر حسین کا	حورون کا نوحہ تھا لب کوثر تمام رات
۱۵	باہر تھے صرف سجدۂ معبود سب رفیق	کاٹی حرم نے خیمہ مین رو کر تمام رات

۱۶	ہر ایک کہتا تھا کہ فدا پہلے ہونگا مین	جھگڑا کیے یہ شاہ کے یاور تمام رات
۱۷	معلوم تھا کہ صبح یہ ہو جائیگا شہید	مان دیکھتی رہی رخ اکبر تمام رات
۱۸	مداح مقتل شہ مظلوم کی زمین	جھاڑا کین آپ بنت پیمبر تمام رات

(ردیف ث)

۱	مجرئی کہتے تھے شہ مجھکو ستاتے ہو عبث	ظالمون فاطمہ زہرا کو رولاتے ہو عبث
۲	راکب دوش پیمبر ہون مجھے جانتے ہو	خاک پر گھوڑے سے کیون مجھکو گراتے ہو عبث
۳	قتل سے میرے نہ زر پاؤگے نہ جاہ و حشم	غافلو دولت ایمان کو لٹاتے ہو عبث
۴	جانتے ہو مجھے ہون شمع مزار احمد	صرصر ظلم سے کیون مجھکو بجھاتے ہو عبث
۵	جب گرے گھوڑے سے سرور تو یہ فرماتے تھے	چور ہون تیغوں سے کیون تیر لگاتے ہو عبث
۶ ق	شمر کہتا تھا یہ سرور سے مخاطب ہوکر	ہم نہین سنتے ہین یہ کسکو سناتے ہو عبث
۷	کس لیے بیعت حاکم سے ہے اتنا انکار	تھوڑی سی بات پہ یہ صدمے اٹھاتے ہو عبث
۸	شہ نے فرمایا یہ بیعت کرون ممکن ہی نہین	ذکر اس بات کا پھر بیچ مین لاتے ہو عبث
۹ ق	کہتی تھی زینب غمدیدہ علی اکبر سے	مین نہین ماننے کی مجھکو مناتے ہو عبث
۱۰	کب یہ ممکن ہے کہ مین تمسے کہون نیکو جاؤ	ہاتھ کیون جوڑتے ہو سر کو جھکاتے ہو عبث
۱۱	پانی جب پایا تو کہتی تھی سکینہ روکر	بے چچا مین نہین پینے کی پلاتے ہو عبث
۱۲	کہتی تھی بنت علی ظالمون سے سوچو تو	مسند ختم رسل ہے یہ جلاتے ہو عبث

۱۲ ق	زانوے شہ پہ دیکھ کے سر کہتا تھا یہ جسر	اصد اکبر ایسا مرا مرتبہ ہی آج
۱۳	زانوے پاک ابن علی میرا تکیہ ہی	رومال زہرا میرے گلے سے بندھا ہی آج
۱۴	حورین کھڑی ہین سامنے ساغر لیے ہوے	قصر جنان مین میرا وہ بستر لگا ہی آج
۱۵	چرچہ ہی کو بہ کو یہی ہر سمت شام مین	دربار مین حسینون کا داخلا ہی آج
۱۶	حکم خدا سے ہوگی منادی بروز حشر	ناجی ہی وہ علی کے جو زیر لوا ہی آج
۱۷	کیا گردش زمانہ ہی دیکھو تو مومنو	صد حیف قید دختر مشکلکشا ہی آج
۱۸	زینب کا تھا یہ نوحہ نہین ایک بھی رفیق	بے یار ابن بادشہ لافتا ہی آج
۱۹	امت کو میرے نانا کی تو بخشدے کریم	خنجر کے نیچے شہ کی یہ حق سے دعا ہی آج
۲۰	لاریب ہنستی ہوئیگی کل حشر مین وہ چشم	ماتم مین جو حسین کے صاحب عزا ہی آج
۲۱	مداح کا تمھارے شہنشاہ کربلا جو مدعا تھا پہلے وہی مدعا ہی آج	

۱	ہی خاص جسکے سر کیلیے ہل اتی کا تاج	نعلین اسکی کیون نہ ہون شاہ و گدا کا تاج
۲	خیبر مین سرفرازی حیدر یہ حق نے کی	جبریل لائے انکے لیے لافتا کا تاج
۳	مثل رسول پاک مبرا ہو جسکی ذات	زیبا اسیکے فرق پہ ہی مصطفے کا تاج
۴	جنت مین ڈھونڈھ ڈھونڈھ کے لیجائینگے ملک	جنکے سرون پہ ہوگا علی کے ولا کا تاج
۵	کیون سر سے اپنے پھینکین نہ مندیل جبرئیل	مسجد مین تر ہو خون سے جب مرتضی کا تاج
۶	کہتے تھے شاہ اسکا نواسہ ہون ظالمو	نعلین جسکی ہین سر عرش علی کا تاج

روز الست دیکھ کے شستہ رکھین و حلین سب	۷	جب شہ نے سر پہ رکھ لیا رنج و بلا کا تاج
لکھا ہی بعد قتل شہ آسمان سریر	۸	خولی نے لوٹا خامس آل عبا کا تاج
شان رسول پھر گئی لشکر کی آنکھو مین	۹	جسکا جو رن مین اکبر گلگون قبا کا تاج
بہکانے شمر آیا تو عباس نے کہا	۱۰	ظالم تو آج پہنے ہی مکر و دغا کا تاج
نعلین شاہ تاج ہین عباس کے لیے	۱۱	مین چاہتا نہین جو ہو بال ہما کا تاج
کہتے تھے شاہ شامیو کچھ تو کرو ادب	۱۲	یہ سر پہ ہے سکے دیکھو ہی خیر الورا کا تاج
غش آیا انبیا کو فلک تھرتھرا گئے	۱۳	جس دم گرا زمین پہ وہ عرش علی کا تاج
کہتا تھا حر عمر سے کہ خلعت ہی تیرا وب	۱۴	یا سایۂ حسین مین لطف خدا کا تاج
شہ کہتے تھے وہ بیعت سفاک کیا کرے	۱۵	جد جسکا انبیا کا پدر اوصیا کا تاج
پاکر خبر شہادت سرور کی خلد مین	۱۶	سر سے گرا زمین پہ خیر النسا کا تاج
سر نذر حق کیا جو شہ مشرقین نے	۱۷	حق نے دیا شفاعت روز جزا کا تاج
کبرا کا تھا بیان کہ ای چرخ روز عقد	۱۸	سر سے مرے اٹھا لیا مجھ بے ردا کا تاج

۱۹	مداح بس ہی خاک در ابن بوتراب درکار تخت جم ہی نہ چین و خطا کا تاج	

ردیف چ

مجرائی ہیچ ہی یہ ہوس کیمیا ہی ہیچ	۱	جز آرزوے خاک در مرتضی ہی ہیچ
اشک عزاے سید بیکس کے سامنے	۲	دیکھو بہ چشم غور در بے بہا ہی ہیچ

۳ انصار شاہ کہتے تھے بعد آپ کے تنہا — دنیا ہی ہیچ راحت دار فنا ہی ہیچ

۴ تھی عرض شاہ حق سے کہ میری نگاہ مین — جو کچھ ہی تو ہی اور ترے ماسوا ہی ہیچ

۵ کہتا تھا ابن سعد سے حر میرے سامنے — دنیا کا عز و جاہ ترا بے حیا ہی ہیچ

۶ صغرا نے لکھا شربت دیدار کے سوا — میرے مرض کو یا ابتا ہر دوا ہی ہیچ

۷ کہتے ہین خضر یون صفت خاک پاک مین — خاک شفا کے سامنے آب بقا ہی ہیچ

۸ رو رو کے شاہ کہتے تھے اکبر کی لاش پر — جینا تمھارے بعد مرے مہ لقا ہی ہیچ

۹ صوم و صلات و عمرہ و حج و زکات و ورع — بے حب آل پاک رسول خدا ہی ہیچ

۱۰ بہکانے شمر آیا تو عباس نے کہا — تقریر تیری بانی جور و جفا ہی ہیچ

۱۱ مال و منال و سلطنت میر شام بھی — پیش غلام خامس آل عبا ہی ہیچ

مداح کے عقیدہ مین تاثیر ہر عمل
بے آپ کی ولا کے شہ کربلا ہی ہیچ

۱ مجرئی یون شاہ کی تصویر کھینچ — حلق اقدس پر خط شمشیر کھینچ

۲ بوالہوس خاک شفا ہوتے ہوئے — تو نہ بار منت اکسیر کھینچ

۳ سبزی و سرخی حنا سے بے قلم — یون شبیہ شبر و شبیر کھینچ

۴ ایک مین سبزی ہو سرخی ایک مین — یون شبیہ شبر و شبیر کھینچ

۵ تھی شب عاشور حر کی التجا — حق کی جانب مالک تقدیر کھینچ

۶ کھینچ یون تصویر عباس و علم — مشک کھینچ اور اسکے اوپر تیر کھینچ

یاد کرکے زاری اہل حرم	٧	تو بھی ای دل نالۂ شب گیر کھینچ
کہتے تھے رہ گیر یہ سجاد سے		خار تو تلوون سے ای دلگیر کھینچ
بولی زینب دختر زہرا ہون مین	٩	میری چادر کو نہ ای بے پیر کھینچ
شمر سے بالی سکینہ نے کہا	١٠	ورنہ میرے ظالم بے پیر تیغ کھینچ
کہتے تھے حضرت مین کُنبے کا نہین	١١	میرے دامن کو نہ ای ہمشیر کھینچ
راہ مین عابد سے کہتے تھے عدو	١٢	جلد جلد اونٹون کو ای دلگیر کھینچ
بولی بانو غش مین ہی عابد مرا	١٣	شمر بستر سے نہ بے تقصیر کھینچ
از برائے انتقام خون شاہ	١۴	قائم آل عبا شمشیر کھینچ
١۵	روضۂ شہ کی طرف مداح کو ای دعائے صبح کی تاثیر کھینچ	

ردیف ح

ہزارون کھائے زمین چرخ آسمان کی طرح	١	ملیگا ایک نہ صابر شہ زمان کی طرح
خدا کی راہ مین کس شوق سے کیے قربان	٢	جنھین حسین نے پالا تھا بر مین جان کی طرح
خیام شاہ مین درانہ آئے اہل جفا	٣	جہان پہ رہتے تھے جبریل پاسبان کی طرح
حرم تھے اونٹون پہ بے مقنعہ و ردا اسوار	۴	مہار تھامے تھے سجاد ساربان کی طرح
گئے فرات پہ لیکن پیا نہ قطرۂ آب	۵	غیور رہوگا نہ سقائے تشنگان کی طرح
ملی پناہ نہ اصغر کو تیر ظلم سے	٦	چھپایا گوشہ مین گو شاہ نے کمان کی طرح

حسین کہتے تھے دورِ جہان مین آج تلک ۷ لٹا نہ باغ کوئی ہرے بوستان کی طرح
جو لڑنے ماہ بنی ہاشم آیا میدان مین ۸ سیاہ شام کی بدلی پھٹی کتان کی طرح
کہا یہ حر نے دم نزع شہ سے ای مولا ۹ ق یہ کون روتا ہے پہلو مین میری مان کی طرح
جواب مین کہا شہ نے یہ روتی ہین زہرا ۱۰ عزیز رکھتی ہین تجھکو وہ میری جان کی طرح
جو کربلا مین موا ہے وہ زندۂ جاوید ۱۱ حیات ملتی ہے وان تا ابد جنان کی طرح
چڑھے جو پشت پیمبر پہ عید کو شبیر ۱۲ تھے گیسوان نبی ہاتھ مین عنان کی طرح
لپٹ کے لاشۂ اکبر سے غش ہوے مولا ۱۳ تڑپتا پایا جو مذبوح نیم جان کی طرح
علی حبیب کو جسوقت رخصت میدان ۱۴ وہ آئے معرکۂ جنگ مین جوان کی طرح
کہا یہ شمر سے عباس نے کہ ای مردود ۱۵ ق ترا یہ کلمہ جگر پر لگا سنان کی طرح
مین چھوڑون واسطے دنیا کے ساتھ اُس شہ کا ۱۶ عزیز رکھتا ہے جو مجھکو اپنی جان کی طرح

۱۷ ہمین تمازتِ محشر کا خوف کیا مداح
ردا بتول کی ہوئیگی سائبان کی طرح

مجرائی کیا ہے گریہ نہین ہے ستم صریح ۱ زندان شام مین ہین نبی کے حرم صریح
پردہ سے شاہ نے دیا سائل کو جب دیا ۲ احسان کرتے ہین کہین اہل کرم صریح
بیعت نہین مین کرونگا فاسق کی بالیقین ۳ فرماتے تھے عمر سے یہ شاہِ امم صریح
کہتے تھے شاہ تم پہ ولا جسکی فرض ہے ۴ مصداق اُسکا شاہ سو جو ہین ہم صریح
حر نے کہا یہ بھائی سے چل جلد شہ کے پاس ۵ جنت نثار ہے مین امام امم صریح

رافضی رضائے حق پہ رہے سید امام	۶	کیا کیا دیے عدو نے نہ رنج و الم صریح
بالی سکینہ کہتی تھی اب کون اُٹھائیگا	۷	مثل حسین یہ مرے ناز و نعم صریح
کہتا تھا شمر وعدۂ عقبیٰ پہ چھوڑے کون	۸	اِسکو جو آج ملتا ہی جاہ و حشم صریح
کیا قہر ہی کہ پردہ مین سفیان کی ہو آل	۹	اور دربدر پھرین حرم محترم صریح
کیسا غضب ہی کاٹ گیا شمر حلق شاہ	۱۰	آیا کیے نظر اُسے خیر الامم صریح
سجاد بیگناہ ہی سنتا تھا اِسکو کون	۱۱	زنجیر کا یہ نعرہ تھا گو ہی قدم صریح
افسوس پیاسے رہگئے بچے امام کے	۱۲	اور موجین مارتا رہا دریا بہم صریح
۱۳	مداح جو جو آل نبی پر ہوے ستم عاجز ہی اُسکے لکھنے سے میرا قلم صریح	

(ردیف خ)

کیون مجرئی پہ ہو نہ طعام اور آب تلخ	۱	جب شہ سوال آب کا پائین جواب تلخ
صغرا نے لکھا شاہ کو فرقت مین آپکی	۲	ہی زندگی مجھے شہ گردون جناب تلخ
یاد آئے جبکہ تشنگی شاہ تشنہ لب	۳	کیونکر نہ مومنین پہ ہو شہد ناب تلخ
اِس مرتبہ ہین سوختہ دل غم مین مومنین	۴	ہین اشک اِنکے جیسے کہ اشکِ کباب تلخ
مُنہ ڈالا اسپِ شہ نے نہ آبِ فرات مین	۵	بے شہ کے پانی پینے کو سمجھا دواب تلخ
کہتا تھا حر عمر سے کہ شہ کے سوال پر	۶ ق	تیرا جواب مین نے سنا نا صواب تلخ
آگاہ ہو کہ دولتِ دنیا دو روزہ ہی	۷	سب نعمتین یہ ہوینگی روز حساب تلخ

مین جاتا ہون حسین کیجانب کو شک نہین	۸	مجھکو گوارا ہوگا نہ ہرگز عذاب تلخ
عباس بولے شمر سے مین آؤن اُس طرف	۹	کیا گفتگو ہی تیری یہ خانہ خراب تلخ
اکبر سے بانو کہتی تھی خواہش ہی مرنے کی	۱۰	ہان واری کیون ہی آپکو ایسا شباب تلخ
کہتا تھا شمر رات کو روئین نہ اہلبیت	۱۱	نوحہ سے اِنکے ہوتا ہی جاکم کا خواب تلخ
سر جب کھلا تو کہتی تھے رو رو کے یون حرم	۱۲	اک لمحہ زندگی ہی ہمین بے نقاب تلخ

۱۳ مداح پیروی علی مین ہین فائدے
ظاہر مین گو یہ ہوئے مثال گلاب تلخ

ردیف دال

اللہ کا دربار ہی دربار محمدؐ	۱	جبریل ہی اک خادم سرکار محمدؐ
جو حکم پیمبر ہی وہی حکم خدا ہی	۲	جو وحی خدا ہی وہی گفتار محمدؐ
جسطرح سے واقف تھے نبی راز خدا سے	۳	تھے شیر خدا واقف اسرار محمدؐ
یوسف کے تو دیدار کا عالم تھا طلبگار	۴	یوسف تھے مگر طالب دیدار محمدؐ
واللیل کی تفسیر ہی گیسوے معنبر	۵	والشمس کا مقصود ہی رخسار محمدؐ
بسم اللہ قرآن ہی جبین شہ لولاک	۶	محراب حرم ابروے خمدار محمدؐ
ہین بوسہ گہ حور وملک آپکی نعلین	۷	اور تاج سر عرش ہی دستار محمدؐ
ذات آپکی ہی مطلع انوار الٰہی	۸	ہین سارے نبی لمعہ انوار محمدؐ
فرزند کو اپنے کیا امت پہ تصدق	۹	اہی صل علی بخشش و ایثار محمدؐ

۱۰ سوئے شب ہجرت کو علی فرش نبی پر / یہ عاشق جانباز ہی غمخوار محمد

۱۱ کیون لشکر اسلام ظفریاب نہوتا / منصور من اللہ تھے انصار محمد

۱۲ جبریل جلودار نبی تھے شب معراج / میکال تھے اک غاشیہ بردار محمد

۱۳ کیون وجد مین آئین نہ محبان سن کے تری نظم
مداح ہی تو بلبل گلزار محمد

۱ ہوتا نہین اس چرخ کا مجرائی ستم بند / زندان مین ہوئے شیر الٰہی کے حرم بند

۲ ای جور فلک بند کیا پانی تو شہ پر / اور بھر حسن تونے کیا کوزہ مین سم بند

۳ ثابت ہی کہ شربت دیا قاتل کو علی نے / دشمن پہ بھی انکا نہ ہوا دست کرم بند

۴ انصار و عزیزان شہ دین تھے بہتر / اور فوج عدو جمع اودھر لاکھ قلم بند

۵ کہتی تھی سکینہ کہ گلا کھول دو بھائی / رسی سے گلا چھلتا ہی اور ہوتا ہی دم بند

۶ اکبر نے کہا نہر سے اٹھینگے جو خیمے / پانی ابھی کر دینگے عدو شاہ امم بند

۷ ان اشکون سے دھو جاتے ہین سب نامۂ عصیان / رونا نہ ہوا اس بزم مین ای دیدۂ نم بند

۸ رنج والم وارمحن سب ہین دو روزہ / پر حشر تلک ہوگا نہ شبیر کا غم بند

۹ ہین شیر خدا نعرہ کنان کنج لحد مین / زندان مین ہوے جیسے غزالان حرم بند

۱۰ فریاد تھی زینب کی مدد کیجیے بابا / اس خانۂ تاریک مین کب تک ہین ہم بند

۱۱ مداح ندا حشر مین دیگا یہ منادی
حیدر کے محبون پہ نہین باغ ارم بند

۱	سالک مسلکِ تسلیم و رضا ہی عابد	مجرئی قید ہی پر عقدہ کشا ہی عابد
۲	طوق گردن مین ہی اور پاؤن مین دوہری زنجیر	شکر ہی لب پہ یہ راضی برضا ہی عابد
۳	کہا زینب نے یہ حاکم سے نہ کر قتل اِسے	لنگرِ زورقِ امت بہ خدا ہی عابد
۴	گو کہ تکلیف بہت دیتے ہین ظالم اُسکو	پھر بھی اُنکے لیے مصروف دعا ہی عابد
۵	راہ مین کوچہ مین دربار مین اور زندان مین	غل ہی زنجیر کا بے جرم و خطا ہی عابد
۶	کہا قاصد نے یہ صغرا سے ہوا کنبہ شہید	ساتھ عترت کے گرفتار بلا ہی عابد
۷، ق	کرکے منہ سوے نجف کہتی تھی روکر بانو	یا علی سخت مصیبت مین پھنسا ہی عابد
۸	جلد پوتے کی کرو عقدہ کشائی مولا	تپ سے رنجور ہی محتاج دوا ہی عابد
۹	کہتی تھی بنت علی ظالمون خالق سے ڈرو	کانٹے ہین راہ مین اور برہنہ پا ہی عابد
۱۰	آدم و نوح سے یعقوب سے اور یوسف سے	رونے والون مین غرض سب سے سوا ہی عابد
۱۱	جو زیارت کو گیا آپ کے اُسنے دیکھا	عید کے روز بھی مصروف بکا ہی عابد
۱۲ ق	کرکے عابد کو وصیت یہ کہا سرور نے	اب مرے بعد امام دوسرا ہی عابد
۱۳	حکم جو اِسکا ہی وہ حکم خدا ہی بیشک	واقفِ رازِ رسولِ دوسرا ہی عابد
۱۴	باپ ہی آٹھ امامون کا بحکم خالق	مخزن و کانِ امامت بہ خدا ہی عابد
۱۵	بارھوین ماہ محرم کو بہ حکم خشام	شل غم کشتۂ الماس دغا ہی عابد
۱۶	حجر اسود ہوا جسکے لیے گویا مداح	وہ امام دو جہان راہ نما ہی عابد

اے آنکه فرق او به در مرتضیٰ رسید	۱	آن را کلاه فخر بر اوج سما رسید
هر گه سوار دوش نبی شد سوار رخش	۲	اول بپاے بوسیٔ سرور قضا رسید
در ماتم حسین گریبان کنید چاک	۳	عریان کنید فرق که ماه عزا رسید
باد خزان دریغ دران موسم بهار	۴	در گلشن جناب رسول خدا رسید
در شهر شام جمع تماشائیان شدند	۵	چون سر برهنه دختر خیر النسا رسید
غلطان بخاک یافت رفیقان شاه را	۶	چون قاصد مریضه به کرب و بلا رسید
سوے پدر بدید همان لحظه داد جان	۷	بر گردن صغیر چو تیر قضا رسید
از اسپ چون جدا شده فرزند مرتضیٰ	۸	خنجر گرفته شمر لعین بر قفا رسید
مسلم بگفت عرض بکن پیش شاه دین	۹	از اهل کوفه انچه بمن ای صبا رسید
از فرط لطف شاه به آغوش خود گرفت	۱۰	وانگه که دست بسته حر باوفا رسید
از دست شامیان جفا پیشه بد شعار	۱۱	بینند دوستان که به سرور چها رسید
از غم فتاده زلزله در قبر فاطمه	۱۲	از قید چون رها شده زین العبا رسید

۱۳
مداح را چه غم بود از روز رستخیز
هر گه بظل دامن مشکلکشا رسید

ردیف ذال

بعد سرور جو ہوے آل پیمبر ماخوذ	۱	مجرئی کیا لکھوں جسطرح تھے مضطر ماخوذ
لاش شہ سے کہاں زینب نے کرے کیونکر دفن	۲	فوج سفاک مین مولا ہی یہ خواہر ماخوذ

۳	انقلاب ایسا زمانے مین ہوا تھا نہ کبھی	فوج روباہ مین ہی دختر حیدر ماخوذ
۴	کہتا تھا حاکم ظلم سب مجھے چین آتا نہین	رات بھر نیند او زاد ستیے ہین رو کر ماخوذ
۵	کہتے تھے شامی نہین دیکھے کبھی ایسے اسیر	قید مین رہتے تھے گو پہلے بھی اکثر ماخوذ
۶	آئے اعجاز سے مقتل مین پے دفن حسین	گو کہ زندان مین تھے عابد مضطر ماخوذ
ق	کر کے منہ سوے نجف کہتی تھی رو کر زینب	آپکا کنبہ ہی یا حیدر صفدر ماخوذ
۸	مشکل آسان کرو آکے ید اللہ ہو تم	قید سے تمنے تو چھڑوائے ہین اکثر ماخوذ
۹	حکم حاکم نے دیا لائیو دربار مین بعد	سر کھلے پہلے پھرین شہر مین در در ماخوذ
۱۰	مومنو صبر یہ تھا حصہ اولاد رسول	جھک گئے سجدہ کو زنجیر پہنکر ماخوذ
۱۱	بیبیان سر کھلے تھین اونٹون کے اوپر اسوار	ساربان اونٹون کا تھا عابد بے پر ماخوذ
۱۲	کون دیتا تھا بھلا لاشۂ بے سر کو آہ	مان گرفتار پھوپھی قید برادر ماخوذ
۱۳	تازیانون کے ستم تھے تو کبھی سیلی کے	چین پاتے تھے نہ جلادون سے دم بھر ماخوذ
۱۴	کہتی تھی خانۂ زندان مین یہ رو کر بانو	دیکھیے چھوٹتے ہین قید سے کیونکر ماخوذ
۱۵	لاش اکبر پہ کہا بانو نے چادر بھی نہین	کس طرح تمکو کفن دے کہ ہی مادر ماخوذ
۱۶	معرکہ حشر کا اُسدن تھا مدینہ مین عیان	جب سُنا کوفہ مین ہین آل پیمبر ماخوذ
۱۷	دیکھتا تھا جو وہی پیٹ کے سر کہتا تھا	حیف اک تازہ دو وطن بھی ہی کھلے سر ماخوذ
۱۸	دیکھکر بچون کو اور بیٹون کو کہتے تھے سب	آج ہی دیکھے ہین ہمنے یہ دو اختر ماخوذ

خوف عقبیٰ نہین مداح کسی کے دل مین

فکر دنیا مین ہین یون شاہ و قلندر ہا خود		
کیا ہو نان خشک حیدر سے لذیذ	۱	ہی سلامی جو ز عفر سے لذیذ
آرد جو پھانک کر بولے علی	۲	یہ تو ہی قند مکرر سے لذیذ
کہتے ہین راوی طعام سیہان	۳	تھا طعام خاص شبر سے لذیذ
جسکو تھا اقرار حب مرتضےٰ	۴	ہی وہ پانی حکم داور سے لذیذ
شہ نے چوسی تھی زبان مصطفےٰ	۵	جو تھی بیشک شہد و شکر سے لذیذ
کہتے تھے انصار آب تیغ تیز	۶	ہمکو ہی یہ شیر مادر سے لذیذ
حر یہ بولا آب دریا ای عمر	۷	سچ بتا ہی آب کوثر سے لذیذ
خوان سرور کا مجھے نان و نمک	۸	ہی ترے حلوائے خوشتر سے لذیذ
کہتے تھے حیدر کہ ہمکو نان جو	۹	ہی طعام خوان قیصر سے لذیذ
آب پیکان پی کے اصغر نے کہا	۱۰	ہی یہ مجھکو شیر مادر سے لذیذ
کہتے تھے شامی کہ شہ کی گفتگو	۱۱	ہی بلا شک شیر و شکر سے لذیذ
شہ نے فرمایا کہ راہ حق مین پیاس	۱۲	ہی مجھے آب مقطر سے لذیذ
۱۳	سچ یہ ہی مداح کوئی اور ذکر کب ہو ذکر مدح حیدر سے لذیذ	
	(ردیف ر)	
صبر کس درجہ کیا تھا سختیِ کفار پر	۱	ختم ہی حق رسالت احمد مختار پر

جو فرق جو فرق اگر ہوسے سب افضل رسل و رسول	۲	خیر ظاہر ہو گئی جب فرقۂ اشرار پر
کیون نہوتا لشکر اسلام ہر جا فتحیاب	۳	سایۂ فضل خدا تھا آپ کے انصار پر
رحمۃ للعالمین ہی کون حضرت کے سوا	۴	جو کرے لطف و کرم امت کے حال زار پر
سر کٹایا گھر لٹایا کر دیے بیٹے فدا	۵	تھے حسین ابن علی ثابت قدم اقرار پر
فرق جو تھا احمد و موسیٰ مین بین دیکھ لو	۶	انکو لینے گھر پہ آئے وہ گئے کہسار پر
اسقدر نزدیکی حضرت تھی منظور خدا	۷	یان ادب تھا اور وان اصرار تھا اصرار پر

نی بھروسہ ہی عمل کا اور نہین کچھ کار خیر
تکیہ ہی مداح کا مولا تری سرکار پر

کسکے مداح ہون ہم ذاکر سرور ہوکر	۱	جائین کس در پہ گدا اے در حیدر ہوکر
خلد ملنے کے لیے حب علیؑ ہی درکار	۲	قصر جنت مین نہین پائینگے قیصر ہوکر
اللہ اللہ خوشا اوج ثناخوان حسینؑ	۳	زیر پا تخت سلیمان کا ہی ممبر ہوکر
دیکھکر قدر در اشک عزاے شبیر	۴	آب نیسان کو پشیمانی ہی گوہر ہوکر
بولی حاکم سے یہ زینب ہی غلط تیرا خیال	۵	مین ڈرون حیدر کرار کی دختر ہوکر
پسر سعد سے شہ بولے ہی اصرار عبث	۶	پیرو غول ہون مین خلق کا رہبر ہوکر
وعدہ اک خالق اکبر سے تھا اک شبر سے	۷	کیا مولا نے وفا دونون کو بے سر ہوکر
کہتے تھے جن و ملک اسمین ہی کچھ رمز خدا	۸	شہ جو ہین تشنہ دہن مالک کوثر ہوکر
بیٹیان صاحب تطہیر کی ای پیر فلک	۹	پھرین بازارون مین بے مقنعہ و چادر ہوکر

کہا اکبر سے یہ بانو نے کرو تم انصاف	۱۰	دون رضا مرنیکی مین آپ کو مادر ہو کر
جب چڑھا سینۂ شبیر پہ شمر سفاک	۱۱	نکلے خیمہ سے حرم ششدر و مضطر ہو کر
تیر سہ شعبہ جو گردن پہ لگا اصغر کے	۱۲	رہ گئے سبط نبی صدمہ سے ششدر ہو کر
دیکے شپر نے سر تاج شفاعت پایا	۱۳	لی سرداری محشر انہیں بے سر ہو کر
شہ نے زعفر سے کہا سوچ یہ کب ممکن ہی	۱۴	مین مددلون خلف ساقی کوثر ہو کر
ڈر ہی کیا حشر کا سرور کے عزاداروں کو	۱۵	شاہ بخشائینگے خود شافع محشر ہو کر
سر شہ ہاتھوں پہ اور دوش پہ لاش اصغر	۱۶	حشر مین فاطمہ یون آئینگی مضطر ہو کر
شمر عباس سے کہتا تھا تعجب ہی مجھے	۱۷	آپ سقائی کرین ثانی جعفر ہو کر
آپ یاں آئیں تو موجود ہین سب جاہ و حشم	۱۸	جان دیتے ہین عبث جانب سرور ہو کر
ہی یہاں خلعت و جاگیر و حکومت حاصل	۱۹	واں کفن تک بھی نہین ملنے کا بے سر ہو کر
کہا عباس نے للکار کے چپ ای مردود	۲۰	تیری یہ بات لگی سینہ پہ نشتر ہو کر
مین پھروں سبط رسول دوسرا بد خو سے	۲۱	چھوڑ دون حیدر صفدر کو مین قنبر ہو کر
حشر کے روز بہت اسکو ندامت ہوگی	۲۲	مدح حیدر نہ لکھی جس نے سخنور ہو کر
دیکے فدیہ علی اکبر کو ہوے شاہ خلیل	۲۳	خود ذبیح رہ خالق ہوے بے سر ہو کر

۲۴	آرزو ایک یہ باقی ہی فقط ای مداح در سرور پہ رہوں خادم سرور ہو کر	

	سلامی سر پے تسلیم خم کر	۱	مودب ہو کے حال شہ رقم کر	

۲	سلامی سر کو آنکھوں کو قدم کر	سفر سوے درِ شاہِ امم کر
۳	سلامی مدحت حیدر رقم کر	نہ وصف جام کرنے ذکر جم کر
۴ ق	روکا خنجر گلے پہ بولے سرور	قفا سے سر مرا ظالم قلم کر
۵	ارے یہ بوسہ گاہ احمدی ہی	خدا سے ڈر نہ ای اظلم ستم کر
۶	اگر ہی زشتیِ اعمال دھونا	غم سرور مین ہر دم چشم نم کر
۷	جو چاہے سرخرو محشر مین اُٹھنا	سیہ پوشی مین تقلید حرم کر
۸	کہا زینب سے لے چادر نہ ای شمر	سوا اِسکے جو تو چاہے ستم کر
۹ ق	کہا مسلم کے بیٹوں نے کہ حارث	ہمین تو بیچ لے زلفین قلم کر
۱۰	نہ کر تو قتل ہمکو ای جفاکار	یتیمی پر ہماری یہ کرم کر
۱۱	کہا خولی سے زینب نے یہ رو کر	ستم بچون پہ ای سفاک کم کر
۱۲	کہا حر نے ہی دل پژمردہ مولا	مجھے سرسبز ای ابرِ کرم کر
۱۳	اگر منظور ہی خوشنودی حق	ہر اک دم سرور بیکس کا غم کر
۱۴	ہدایت کی بہت سی شہ نے انکو	جو آئے سامنے کفار جم کر
۱۵	جو آیا لوٹنے کو بولی زینب	عمر کچھ حرمت اہل حرم کر
۱۶	اگر دنیا مین جنت دیکھتے ہو	طواف روضۂ شاہ امم کر

۱۷	دعا مداح کی ہی یہ خدایا عزاداروں کا گھر باغِ ارم کر	

ردیف ز

انپر سلام جنکو نہ تھی شہ سے جان عزیز	١	زہرا کے لال سے نہ کیا خانمان عزیز
رکھتے تھے انکو جان سے شہ انس و جان عزیز	٢	جنکو ہوئی نہ سرورِ عالم سے جان عزیز
حر کہتا تھا عمر سے کہ او نحس ابن سعد	٣	رے تجکو اور ہی مجھے باغ جنان عزیز
زینب نے عرض کی مرے بیٹونکو مے دو	٤	رکھتے ہین آپ گر مجھے شاہ زمان عزیز
کہتے تھے شاہ راہ مین خالق کے لاکلام	٥	اکبر نہ پیارا مجکو ہے نہ بے زبان عزیز
نسبت نہین خلیل کو سرور سے بیگمان	٦	تھی اُنکے پاس فدیہ کو اتنی کہان عزیز
سجاد بولے مسلک حق پر جو چلتے ہین	٧	زنجیر انکو پیاری ہے طوق گران عزیز
درد ادیا نہ کوفیون نے شہ کو جام آب	٨	کہتے ہین میزبان کو ہے میہمان عزیز
کہتے تھے شاہ بہر رضا مندی خدا	٩	لخت جگر سے ہے مجھے زخم سنان عزیز
گر دیکھ پاتے روے شبیہ رسول حق	١٠	یوسف کو اتنا رکھتے نہ کنعانیان عزیز
ناوک فگن سے بولا عمر جلد کر شہید	١١	شبیر کو زیادہ ہے یہ بے زبان عزیز
مشکل تھی رستگاری ہماری بروز حشر	١٢	گر جان اپنی کرتے شہ انس و جان عزیز
خدمت تھی جبرئیل کو جھولا جھولانیکی	١٣	اتنے تھے حق کو سرور تشنہ دہان عزیز
کیا صبر تھا کہ کرتے تھے شہ شکر کبریا	١٤	گر کر زمین پہ ہوتا تھا جسم طپان عزیز
انصار شاہ کہتے تھے الحق حسین سے	١٥	اولاد ہے نہ پیاری نہ روح روان عزیز
کہتی تھی روح فاطمہ بزم حسین مین	١٦	مثل عزیز مجھکو ہے ہر نوحہ خوان عزیز

بستے ہین جو جوار رواق امام مین	۱۷	کوثر کی اُنکو چاہ نہ باغ جنان عزیز
مداح ہی یہ برکت ذکر شہ زمن جو سامعین کو ہی ترا طرز بیان عزیز	۱۸	

مجرائی کیون نہ ہم کرین آہ و بکا ہنوز	۱	پیش نظر ہی معرکۂ کربلا ہنوز
روتے ہین رات دن غم سرور مین انبیا	۲	مرقد مین نعرہ زن ہین رسول خدا ہنوز
سر پر ہی فاطمہ کے ابھی چادر سیاہ	۳	بدلا نہین بتول نی رخت عزا ہنوز
ہی روضۂ علی مین تو ماتم حسینؑ کا	۴	غمگین ہین نوح و آدم و شیر خدا ہنوز
ہی خانۂ خدا ابھی عزاخانہ حسین	۵	کالا لباس کعبہ کا ہی بر ملا ہنوز
روضہ مین شہ کے فاطمہ کے رونیکی صدا	۶	سنتے ہین خادمان شہ کربلا ہنوز
روتا ہی ابر تشنگی شاہ تشنہ پر	۷	اِس غم سے ہی زمین کو بھی زلزلہ ہنوز
زینب جو بے ردا پھری بازار شام مین	۸	اِس غم سے سر کو کھولے ہین خیر النسا ہنوز
ہی ہی حسین کشتۂ بیداد اشقیا	۹	دشت و جبل سے ہی یہی ہر دم صدا ہنوز
کہتی تھی لاش شاہ کرے کون ہم کو دفن	۱۰	زندان شام مین ہی مرا دلربا ہنوز
غش فاطمہ کو آگیا قاصد کو دیکھکر	۱۱	کہنے بھی کچھ نہ پایا تھا وہ ماجرا ہنوز
صغرا کا تھا بیان کہ محرم بھی آگیا	۱۲	گھر کو پھرے نہ بادشہ دوسرا ہنوز
صغرا نے لکھا پانچ مہینے گذر گئے	ق ۱۳	جاری رہی مریض کی مولا دوا ہنوز
شب کو نہ نیند آتی ہی نہ دن کو چین ہی	۱۴	بے آب کے نہین ہی امید شفا ہنوز

آپ آؤ یا بلاؤ مجھے یا شہ زمن	۱۵	ہی آپ سے کنیز کی یہ التجا ہنوز
کہتی تھی بانو دیر ہوئی یا شہ زمن	۱۶	رن سے پھرا نہ اکبر گلگون قبا ہنوز
حُر سے کہا امام نے دعوت مین کیا کرون	۱۷	بچہ ہین تین دن سے مرے بےغذا ہنوز
قاسم کو راست آئی نہ مہندی جو بیاہ کی	۱۸	دل میرا خون ہی کہتا ہی برگ حنا ہنوز
مقبول زیر قبۂ شبیر ہی دعا	۱۹	ہی زائرون پہ شہ کے یہ لطف و عطا ہنوز
حق نے دیا ہی تربت سرور کو یہ اثر	۲۰	جس سے مریض پاتے ہین بالکل شفا ہنوز
۲۱	پاکر معین آپ سا یا شاہ حیف ہی مداح کو ملا نہ دُرِ مدعا ہنوز	

ردیف س

چل اى سلامى روضۂ شاہِ زمن کے پاس	۱	لازم ہی آشیانۂ بلبل چمن کے پاس
کیا لیکے جائین نذر کو ہم پنجتن کے پاس	۲	جز مدح اور کچھ نہین اہلِ سخن کے پاس
تشبیہ لکھی یہ لب و دندان شاہ کی	۳	درِ عدن جڑے ہین عقیق یمن کے پاس
خالق نے بھیجے حُلۂ جنت بروز عید	۴	پوشاکِ نو نہ تھی جو حسین و حسن کے پاس
ہٹ کی جو شہ نے بچۂ آہو کے واسطے	۵ق	حکم خدا یہ پہونچا ختن مین ہرن کے پاس
رونے نہ پائے دلبر زہرا شتاب جا	۶	بچہ کو اپنے لیکے رسول زمن کے پاس
آکر فشار پاس سے مومن کے ہٹ گیا	۷	دیکھے جو تُرسے خاک شفا کے کفن کے پاس
بیٹون کو پیش کرکے یہ زینب نے عرض کی	۸	صدقہ کو اور کچھ نہین بھیا بہن کے پاس

حوروں نے وشت قتل کے پیاسون کے واسطے	۹	بھر بھر کے جام رکھے تھے نہر لبن کے پاس
کس پیار سے سکینہ نے دامن پکڑ لیا	۱۰	آئی جو نیگ مانگنے ابن حسن کے پاس
خویش و رفیق کہتے تھے ہین خالی ہاتھ ہم	۱۱	اک نقد جان ہی صدقے کو سبز دوہن کے پاس
عاشور کی تھا شب سے یہ حُر جری کا قول	۱۲ ق	جاؤنگا کل مین دلبر خیبر شکن کے پاس
ناجی وہی ہین جو کہ ہین پیرو حسین کے	۱۳	مفتاح باب خلد ہی تشنہ دہن کے پاس
خیمہ مین اک قیامت کبرا ہوئی بپا	۱۴	رخصت کو دولہا جس گھڑی آیا دولہن کے پاس
کیا معجزہ ہی بند تھی آواز ناوے نے	۱۵	پہونچے حرم یزید کی جب انجمن کے پاس
دیکھا سکینہ نے جو سر شاہ طشت مین	۱۶	مُنھ رکھکے منھ پہ ہوگئی بیحس لگن کے پاس
کیا صبر تھا کہ دیکھتے ہی سجدہ کو جھکی	۱۷	شہ لائے لاش بیٹون کی جسدم بہن کے پاس
کہتی تھی بانو اتنی تو اکبر کی ہوتی عمر	۱۸	سہرہ جو دیکھ لیتی مین چاہ ذقن کے پاس
اہل مدینہ لینے گئے سر کو پیٹتے	۱۹	پہونچا حرم کا قافلہ جسدم وطن کے پاس
اک تیر مارا ظالم بیدین نے ہونٹ پر	۲۰	پانی نہ لانے پائے تھے مولا دہن کے پاس
اک شور آہ و نالہ تھا ہر سو مدینہ مین	۲۱	زینب جو آئی قبر رسول زمن کے پاس
مضطر لحد مین سید مسموم ہو گئے	۲۲	کبرا گئی جو قبر جناب حسن کے پاس
محضر پہ قتل شہ کے کیے سب نے دستخط	۲۳	آئے جو لیکے روح امین پنجتن کے پاس
مشکیزہ لیکے پہونچے جو عباس نہر پر	۲۴	ڈر سے نہ کوئی آتا تھا اُس صف شکن کے پاس
کیا عشق تھا کہ ہر گھڑی عباس باوفا	۲۵	رہتے تھے مثل سایہ امام زمن کے پاس

۲۶	زینب کا تھا یہ قول میں ہوں شہ سے مطمئن	عباس جبتلک ہی شہ بیوطن کے پاس
۲۷	کیا کیا ہوے ستم نہ محمد کی آل پر	پر حرف شکوہ آنے نہ پایا دہن کے پاس
۲۸	پہچانا فاطمہ نے نہ ماں کو نہ بہنوں کو	آئے حرم جو فاطمۂ خستہ تن کے پاس
۲۹	مارا جو تیر گردن اصغر پہ بے خطا	مجمع تھا اہل شام کا ناوک فگن کے پاس
۳۰	قاصد جو آیا لاشۂ اکبر سے بولے شاہ	جاتے نہیں ہیں لینے کو بیٹا بہن کے پاس
۳۱	لکھا ہے روز قتل سے تا روز دفن شاہ	آتا تھا شیر لاش شہ خستہ تن کے پاس
۳۲	مداح کو نصیب ہو طوف ضریح پاک پہونچے یہ عرضداشت شہ ذوالمنن کے پاس	

ردیف ش

۱	گاڑی گئی نہ سبط رسول زمن کی لاش	مجرائی بیکفن رہی تشنہ دہن کی لاش
۲	تھا بیچ میں تو لاشۂ سلطان بحر و بر	تھیں گرد و پیش شاہ کے ستر دو تن کی لاش
۳	زینب کا تھا یہ نوحہ شب و روز قید میں	یا بوتراب خاک پہ ہے بیوطن کی لاش
۴	جز لاش ہائے یاور و انصار شاہ دین	دفنائی اہل شام نے ہر پرفتن کی لاش
۵	ریتی پہ بانو غش ہوئی سر پیٹ پیٹ کر	دیکھی جو زمین اصغر غنچہ دہن کی لاش
۶	سایہ کنان تھے لاش پہ سرور کی سب طیور	تھی دھوپ میں جو دلبر خیبر شکن کی لاش
۷	عباس کو تھی شرم جو پانی نہ لانے سے	لائے نہ شاہ خیمہ میں اس صف شکن کی لاش
۸	بیووں میں اک قیامت کبریٰ ہوئی بپا	آئی جو گھر میں اکبر گل پیرہن کی لاش

تھا وقت دفن نوحہ یہ کبرا کا لاش پر	۹	ہے ہے اُٹھائی تمنے نہ دولھا دُلھن کی لاش
پامال ایسے ہوگئے تھے شہ نہ لاسکے	۱۰	خیمہ میں آن سے قاسم ابن حسن کی لاش
دستِ جناب فاطمہ اُس دم ہوے بلند	۱۱	مرقد میں جب اُتاری شہ بیکفن کی لاش
۱۲	مداح اربعین کو عابد نے دفن کی آکر ہر ایک کشتۂ رنج و محن کی لاش	

ردیف ص

مجرائی شاہ کے لیے رنج و بلا تھے خاص	۱	اور رنج کو ازل سے شہ کربلا تھے خاص
تھے خدمت حسین مین گو اور بھی ملک	۲	پر لوریو نہ حامل وحی خدا تھے خاص
بھیجے خدا نے گو کہ عموماً بہت نبی	۳	خاتم کے مرتبہ کو مگر مصطفٰے تھے خاص
عمار اور بوذر و سلمان فارسی	۴	یہ یاوران حضرت مشکلکشا تھے خاص
ممکن تھا کس سے کرتا جو خیبر کے در کو وا	۵	اس کام کے لیے شہ خیبر کشا تھے خاص
اکبر کا تھا رجز مری دادی تھی فاطمہ	۶	دادا ہمارے بادشہ لافتا تھے خاص
آتا تھا شیر جو کہ شہ دین کی لاش پر	۷	ثابت ہوا ہے یہ کہ وہ شیر خدا تھے خاص
سرور کا صبر دیکھ کے ایوب کہتے تھے	۸	اس مرتبہ کو آپ ہی روحی فدا تھے خاص
بچپن رفیق و یار تھے اور سترہ عزیز	۹	اتنے ہی جان نثار شہ کربلا تھے خاص
ثابت ہے جتنے شاہ نے مارے تھے اہل شام	۱۰	اُتنے ہی زخم جسم امام ہدا تھے خاص
آئے تھے یون تو شاہ کے ہمراہ سیکڑون	۱۱	عاشور کو جو رہ گئے وہ باوفا تھے خاص

۱۲	اکملت دینکم جو ہی ارشاد کبریا	مقصود اسکا بادشہ ہل اتی تھے خاص
۱۳	شش ماہہ بچہ ہو ہدف تیر اے فلک	پوشیدہ تجھ مین کب سے یہ جور و جفا تھے خاص
۱۴	روتے تھے شاہ دین کو حرم یون تو روز و شب	سجاد صرف گریہ و آہ و بکا تھے خاص
۱۵	حر بھائی اور ایک پسر اور اک غلام	لاکھون مین اتنے شیفتۂ کبریا تھے خاص
۱۶	کہتے ہین آنسو دھوئینگے اب زشتی عمل	ہم انتظار مین ترے ماہ عزا تھے خاص
۱۷	پہلے نثار سب سے ہون میرے ہی دلربا	زینب کے ورد کلمے یہ صبح و مسا تھے خاص
۱۸	اظہار کرچکا ہی یہ مداح بارہا	جو جو کہ یا امام مرے مدعا تھے خاص

ردیف ض

۱	سرور کی جو غرض ہو وہ تقدیر کی غرض	مجرائی کیا غرض ہی شبیر کی غرض
۲	عکس رخ علی و پیمبر نے بخشا نور	جب مہر و ماہ کو ہوئی تنویر کی غرض
۳	بیٹون کو پیش کرکے یہ زینب نے عرض کی	صدقہ قبول ہو یہ ہی ہمشیر کی غرض
۴	سجاد بیگناہ ہی سن لے تمام خلق	الحق یہی تھی نالۂ زنجیر کی غرض
۵	آل نبی کا نام نہ رہجائے دہر مین	دل سے یہی تھی حاکم بے پیر کی غرض
۶	رہجائے حق نہ درہم و برہم ہو دین حق	بیعت نہ کرنے سے تھی یہ شبیر کی غرض
۷	بچہ کو تیر مارا ستمگر نے بے خطا	ظاہر نہونے پائی تھی بے شیر کی غرض
۸	شہ پر نثار کرتے جو پھر ہمکو ملتی جان	تھی کشتگان نیزہ و شمشیر کی غرض

گھوڑا رکا تو شہ نے کہا ہو یہین مقام	۹	تھی یان تلک ہی آنے سے شبیر کی غرض
شہ بولے بیکفن رہو نہین بے نقاب تم	۱۰	زینب ازل سے ہی یہی تقدیر کی غرض
"	مداح کوفیون نے کیے بے ردا حرم کیا خوب سمجھے آیہ تطہیر کی غرض	
رکھتے ہین کیمیا سے نہ اکسیر سے غرض	۱	ہی ہمکو خاک مرقد شبیر سے غرض
نظرون سے اُنکے باغ جنان ہی گرا ہوا	۲	جنکو ہی روضۂ شہ دلگیر سے غرض
سب پر شرف ہو آل محمد کا آشکار	۳	تھی یہ نزول آیہ تطہیر سے غرض
آدم نے نام پنجتن پاک ضم کیے	۴	منظور تھی دعا مین جو تاثیر سے غرض
آپ آئین یا بلائین مجھے شاہ اپنے پاس	۵	ظاہر تھی فاطمہ کی یہ تحریر سے غرض
عباس بولے شمر سے سمجھا مین اے شقی	۶ ق	جو کچھ ہی اس گھڑی تری تزویر سے غرض
کیون چھوڑے دامن شہ بیکس وہ ہاتھ سے	۷	ہووے نہ جسکو دولت و جاگیر سے غرض
بس ہی مجھے غلامی ابن ابو تراب	۸	دنیاے زشت کی نہین توقیر سے غرض
کہتے تھے شامی ہمکو کسی سے نہین ہی جنگ	۹	اپنی تو ہی فقط سر شبیر سے غرض
کہتا تھا ابن سعد سے حُر آرزو مری	۱۰ ق	باغ جنان ہی اور تجھے جاگیر سے غرض
سُن اے یزیدی کہتا ہون تجھ سے مین صاف صاف	۱۱	مجھکو نہین ہی حاکم بے پیر سے غرض
کوفہ مین بے ردا انھین پھروایا دربدر	۱۲	ظالم کی تھی جو بیبون کی تحقیر سے غرض
۱۳	مداح یاؤن رتبہ زداری حسین	

بس اِس سے بڑھ کے کچھ نہین توقیر سے غرض

ردیف ط

بھرئی فاطمہ سنے پایا جو شبیر کا خط	۱	چوم کر آنکھون پہ رکھا شہ دلگیر کا خط
طالب بیعت حاکم ہوا سرور سے ولید	۲	پایا سفاک نے جب حاکم بے پیر کا خط
کہتے ہین گردن سجاد مین تا وقت اخیر	۳	شل قمری تھا عیان طوق گلوگیر کا خط
آپ یان آئین تو بیعت کو ہین ہم سب تیار	۴	کوفیون نے یہ لکھا شاہ کو تزویر کا خط
گھر مین اکدم کا ٹھہرنا ہوا دشوار اُسے	۵	جب مسیب کو ملا حضرت شبیر کا خط
ہوین دکھلاتی تھین صغرا کو وطن مین روکر	۶	شانون پر رسی کا اور پانون پہ زنجیر کا خط
شاہ فرماتے تھے زینب سے کرو صبر بہن	۷	مٹ نہین سکتا ہی خواہر مری تقدیر کا خط
کہتے تھے دل مین نبی کسکو فضیلت دون مین	۸	خوب جب دیکھ چکے شبر و شبیر کا خط
شہ نے قاتل سے کہا ذبح قفا سے مجھے کر	۹	حلق پر میرے نہین پڑنیکا شمشیر کا خط
رکھکے خط فاطمہ کا لاش علی اکبر پر	۱۰	شاہ کہتے تھے پڑھو آیا ہی ہمشیر کا خط
لاولد راہب خستہ کو ملے سات پسر	۱۱	خواہش شہ پہ بدل ہوگیا تقدیر کا خط
۱۲	شہ کی مداحی کے صدقے مین یقیناً مداح ہاتھ آئیگا ترے خلد کی جاگیر کا خط	

ردیف ظ

نہ آب مین ہی سلامی نہ وہ طعام مین حظ	۱	جو مومنین کو ہی ماتم امام مین حظ

یہ وقت نزع کہا حر نے کہ نہین سکتا	۲	ملا جو خدمت شپیر تشنہ کام مین حظ
عزیزو آمد ماہ عزا جو ہی نزدیک	۳	ہی مومنین کو کیا کیا نہ اہتمام مین حظ
غضب ہی قتل سے سبط رسول اکرم کے	۴	عجب طرح کا ہی اک اک کو فوج شام مین حظ
شہید کہتے ہین جو تشنگی مین پایا مزا	۵	نہین ہی ہمکو وہ نہر لبن کے جام مین حظ
ہر ایک لحظہ ہی پیش نظر ضریح علی	۶	یہ مومنین کو ہی وادی السلام مین حظ
حسین کہتے تھے رکھتا ہون حشر پر موقوف	۷	نہین ہی آج کے دن کچھ بھی انتقام مین حظ
بیان عابد مضطر کو سنکے بولا یزید	۸	علی کے مثل ہی بیمار کے کلام مین حظ
کہا یہ شمر سے زینب نے ای لعین تجھکو	۹	ملیگا کیا ہمین لیجا کے ازدحام مین حظ
وہ پانون تخت سلیمان پہ بھی نہین رکھتے	۱۰	ملا قعود مین ہی جنکو اور قیام مین حظ
جو پا برہنہ تھے عابد تو راہ کوفہ مین	۱۱	تھا پا بوس سے خارونکو گام گام مین حظ
جو مجھ سے پوچھو تو مداح وہ جنان مین کہان	۱۲	جو مومنون کو ہی قرب شہ انام مین حظ

ردیف ع

مجرائی گو نہین ابھی ماہ عزا شروع	۱	پر ہر طرف ہی نالہ آہ و بکا شروع
ذاکر کرے جو ذکر شہ کربلا شروع	۲	لازم ہی مومنین کرین آہ و بکا شروع
ممبر پہ جب ہو مدحت آل عبا شروع	۳	واجب ہی سامعین کرین صل علی شروع
عاشور کو ہوے ہین اگرچہ شہید آپ	۴	شعبان سے تھا ظلم کا پر سلسلہ شروع

اُس دن تھا نور پنجتن پاک پیش حق	۵	ارض و سما کی کبھی نہ ہوئی تھی بنا شروع
پیدا ہوے ہین جب سے یہ خاصان کبریا	۶	تیرا ستم تب ہی سے ہی چرخ دوتا شروع
مس کرنے سے حسین کے فطرس کو پر ملے	۷	حضرت کی ہی شروع سے لطف و عطا شروع
مجلس مین بیٹھتے ہین ملک سر کو کھولکر	۸	ہوتا ہی جبکہ ذکر شہ کربلا شروع
اعدا نے آکے نہر سے خیمے اٹھا دیے	۹	تاریخ دوسری سے ہوئی یہ جفا شروع
زہرا کرینگی سایۂ دامن محبون پر	۱۰	جسوقت ہوگی گرمی روزِ جزا شروع
کہتے تھے شامی درہم و برہم ابھی ہو فوج	۱۱	سلطان تشنہ لب جو کرین بد دعا شروع
ممبر پہ جا کے پھینکا عمامہ کو خاک پر	۱۲	پھر نامہ بر نے شہ کا کیا ماجرا شروع
کی ابتدا قبول مین روح حسین نے	۱۳	خالق نے کی جو قسمت رنج و بلا شروع
کہتے تھے شاہ جنگ کو یان سے کوئی نہ جائے	۱۴	جبتک کرین لڑائی نہ اہل جفا شروع
رخصت کو رن کی پہلے بڑھے شہ کے بھانجے	۱۵	لشکر مین شہ کے جب ہوئی رن کی رضا شروع
اکبر سے بانو کہتی تھی رن کا کرو نہ قصد	۱۶	میٹھا برس ہی تمکو ابھی دلربا شروع
اک تیر پھینک کر یہ کہا ابن سعد نے	۱۷	کرتا ہون شہ سے جنگ کا مین سلسلہ شروع
بعد از نماز عصر دیا شمر نے یہ حکم	۱۸	ہو پائمالی شہدا برملا شروع
عباس نے کی عرض جو حکم حضور ہو	۱۹	ادنی غلام شہ کرے جاکر وغا شروع

۲۰
مداح اشک دھوینگے سب زشتی عمل
ہوگا حساب تیرا جو روزِ جزا شروع

ردیف غ

مجرائی کیون نہ پھٹ گے گرا آسمان دریغ	۱	جسدم گرا زمین پہ امام زمان دریغ
اہل حرم مین شور قیامت ہوا بپا	۲	لائے لعین جو باندھنے کو ریسمان دریغ
پانی ملا تو یاد مین اصغر کی بولی مان	۳	پاؤن تمھین کہان کے مر تشنہ دہان دریغ
مقتل مین لاش کی سم اسپان سے پائمال	۴	اعدا کو تھا نہ پاس شہ انس و جان دریغ
اکبر کی لاش پر تھے یہ بنت علی کے بین	۵	ناشاد و نامراد مرے نوجوان دریغ
حالت حرم کی دیکھ کے بازار شام مین	۶	کہتے تھے سرکو پیٹ کے پیر و جوان دریغ
اصغر کو تیر مارا جو ظالم نے بے خطا	۷	چلائے فرط حزن سے تیر و کمان دریغ
تنہا جو آئے رن مین سلیمان کربلا	۸	جلاد لاکھون پہونچے لیے برچھیان دریغ
ہر سمت تھا مدینہ مین اک شور واحسین	۹	پہونچا وہان جو لوٹا ہوا کاروان دریغ
نے شب کو تھا چراغ نہ کچھ دن مین روشنی	۱۰	زندان تیرہ مین تھین نبی زادیان دریغ
نوحہ تھا فاطمہ کا یہ مقتل مین روز و شب	۱۱	کیا لوٹا باغیون نے مرا بوستان دریغ
سجاد بولے غم نہین کچھ اپنی قید کا	۱۲	پر بے ردا ہین فاطمہ کی بیٹیان دریغ
یہ رسم ہے کہان کی بتائے کوئی مجھے	۱۳	پانی ملے نہ اسکو جو ہو میہمان دریغ
کیون چرخ ضرب بید ہوا اُن سوکھے ہونٹون تک	۱۴	جو حمد مین خدا کے ہین دُرفشان دریغ

۱۵
جو شاہ اک فقیر کو دے اونٹون کی قطار
مداح اُسکا پوتا ہے ساربان دریغ

ردیف

ردیف ف

ہین وہی مرتبۂ آل عبا سے واقف	۱	مجرئی جو کہ ہین احکام خدا سے واقف
لاکہ تکلیف ہو راحت وہ سمجھتے ہین اسئے	۲	جو کہ ہین مرحلۂ صبر و رضا سے واقف
حُر نے فرمایا بن سعد سے ای خانہ خراب	۳ ق	کیا نہین تو پسر شیر خدا سے واقف
جد نبی باپ علی فاطمہ مان ہی اُسکی	۴	بھائی اُسکا ہی حسن راز خدا سے واقف
ایسے ذیجاہ سے تو جان کے لڑتا ہی عبث	۵	کیا نہین فاطمہ کے تیر دعا سے واقف
مین نہین لڑنے کا سرور سے کہے دیتا ہون	۶	ہو نہین دلبند شہ قلعہ کشا سے واقف
کیون نہ روئین غم سرور مین سدا صورت ابر	۷	جو کہ سجاد کی ہین آہ و بکا سے واقف
ہین نبی اور علی واقف ذات احدی	۸	ہین خدا اور نبی شیر خدا سے واقف
ارض کعبہ کو ہوا غبطہ شرف پر اُسکے	۹	جب ہوے منزلت کرب و بلا سے واقف
شمر بہکانے کو آیا تو یہ بولے عباس	۱۰ ق	دور ہو ہین ترے مکر و دغا سے واقف
تجھکو معلوم ہو کیا مرتبۂ ابن علی	۱۱	اُس سے واقف ہی وہی جو ہی خدا سے واقف
چھوڑ دے دامن شبیر ہی ایسا عباس	۱۲	تو نہین قاعدۂ مہر و وفا سے واقف
حر سے شہ نے کہا کیا تیری مدارات کرون	۱۳	تین دن سے نہین ہین آب و غذا سے واقف
حکم حر کو دیا حاکم نے کہ روکے وہ راہ	۱۴	جب ہو آمد شاہ شہدا سے واقف
جب چلے مرنے کو سرور تو کہا عابد سے	۱۵	آ کہ کر دین تمہین اسرار خدا سے واقف
کس طرح روکتی قاسم کو دلہن جاتے وقت	۱۶	جانتے سب ہین جو ہین طرز حیا سے واقف

اُنکی نظروں مین نہین آبروئے آبِ بقا	۱۷	جو کہ ہین مرتبۂ خاکِ شفا سے واقف
دل لگاتے نہین وہ دارِ فنا مین اپنا	۱۸	جو کہ ہین کجروی چرخِ دوتا سے واقف
کہا ازرق سے یہ قاسم نے کہ تو اے مردود	ق ۱۹	ہے مرے باپ سے دادا سے چچا سے واقف
مجھے کم سن نہ سمجھ سامنے آ میرے شقی	۲۰	ابھی ہو جائیگا تو زورِ خدا سے واقف
روئے ہین ماتم سرور مین رسولانِ سلف	۲۱	جب ہوے معرکۂ کرب و بلا سے واقف

۲۲	بخشدے واسطے حسنین کے اے ربِ غفور تو ہی مداح کے ہر جرم و خطا سے واقف

ردیف ق

وصف جو مجرئی ہین شاہِ زمان کے لائق	۱	ہین وہ اللہ و پیمبر کے بیان کے لائق
مین کہان اور کہان وصفِ حسین ابنِ علی	۲	دعوی مدح نہین میری زبان کے لائق
ہو جو آغوش مین زہرا و پیمبر کی پلا	۳	اُسکا سر نیزۂ خولی کی سنان کے لائق
کہتا تھا حُر مین کہان اور کہان یہ اعزاز	۴	جو کبھی تھا نہ مرے وہم و گمان کے لائق
چھوڑا جب جاہ و حشم طبل و علم دولت و زر	۵	تب ہوا حُر جری سیرِ جنان کے لائق
جو کیا حرملہ نے اصغرِ بے شیر سے وائے	۶	تھی مدارات یہی تشنہ دہان کے لائق
جز رضا جوئی حق اور نہ کچھ تھا مقصود	۷	جو کیا تھا یہ شہنشاہِ زمان کے لائق
ہو ریاضت سے پیمبر کی جو سرسبزِ چمن	۸	حیف ہے ہوسے وہ یون جورِ خزان کے لائق
رو کے کہتی تھی سکینہ کہ لبون پر دم ہے	۹	پانی لا دے کوئی مجھ سوختہ جان کے لائق

قاصد فاطمہ نے آکے وطن مین یہ کہا	۱۰	حالت شہ نہین واسد بیان کے لائق
اسطرح سخت مصیبت مین پھنسے تھے شبیر	۱۱	جو کہ تکلیف نہ تھی وہم وگمان کے لائق
سر کھلے بلوہ مین دردر پھری بنت حیدر	۱۲	کیون فلک اُسکے یہ تھا غرت وشان کے لائق
حیف ہی لاشئہ قاسم ہو سمون سے پامال	۱۳	سینہ اکبر کا ہو ظالم کے سنان کے لائق
کہا زینب نے کہ ورجسم بہت ہی بیمار	۱۴	حلق سجاد نہین طوق گران کے لائق

ہی ترا فضل جو مداح بھی ہوئے زائر
مین نے مانا کہ نہین ہی یہ وہان کے لائق

ردیف ک

سلامی چل در شاہ زمان تک	۱	وہی ہی راستہ سیدھا جنان تک
سلامی کر بکا اس غم مین یان تک	۲	صدا نوحہ کی جاءے آسمان تک
کہا انصار نے ای سبط احمد	۳	نہین پیاری ترے قدمون سے جان تک
نہین جائز کسی ماتم مین نوحہ	۴	روا ہی پر غم شہ مین فغان تک
رجز شہ کا تھا مین اُسکا ہون دلبند	۵	گیا جو اپنے گھر سے لامکان تک
عدو اُس گھر مین درانہ در آئے	۶	ملک پہونچے نہ جسکے آستان تک
ہوا پانی کا ایسا قحط سر پر	۷	رہا دور روز پیاسا بیزبان تک
ہر اک سے پوچھتی تھی یہ سکینہ	۸	چچا لے آئے ہین پانی کہان تک
نہ آیا حرملہ کے دل مین کچھ رحم	۹	یہ کیا کرتا ہی چلائی کمسان تک

۱۰	جب آئے سامنے لشکر کے مولا	جھکے شہ کی سلامی کو نشان تک
۱۱	ستایا کسقدر اعدا نے لیکن	دعاے بد نہ لائے شہ زبان تک
۱۲	دیا اک قطرہ پانی کا نہ افسوس	دکھائی بیزبان نے گو زبان تک
۱۳	سکینہ قید مین روتی تھی ایسی	نہ سو سکتے تھے شب بھر پاسبان تک
۱۴	کہا سرور نے ہم ایسے ہین محتاج	رہا پیاسا ہمارا میہمان تک
۱۵	کہا حر نے بحل ہو ویگی تقصیر	پہونچ جاؤنگا جب مین قدردان تک
۱۶	قدم پر رکھدیا مولی کے سر کو	جو پہونچے شاہ حر نیم جان تک
۱۷	کہا حر نے ملا وہ رتبہ مجھکو	نہ پہونچا تھا جہان میرا گمان تک
۱۸	عدو نے یان تلک لوٹا حرم کو	سکینہ کی نہ چھوڑین بالیان تک
۱۹	وصیت شہ نے کی عابد سے رو کر	پہن لینا جو لائین بیڑیان تک
۲۰	پڑی یون فرق پر ازرق کی شمشیر	کہ مغفر کاٹکر پہونچی میان تک
۲۱	گرے گھوڑے سے جسدم شاہ بیکس	گئی آواز ماتم آسمان تک
۲۲	ہوے پامال رن مین ایسے قاسم	ہوے تھے ٹکڑے ٹکڑے استخوان تک
۲۳	کہا شہ نے سکینہ سے نہ رونا	اگر ظالم لگائین سیلیان تک
۲۴	حرم کے اسقدر جکڑے تھے بازو	کہ خونین تر ہوے تھے ریسمان تک
۲۵	جو تھے بے خانمان آل پیمبر	پرندون نے بھی چھوڑے آشیان تک
۲۶	شہا مداح کو بلوا لو جلدی	

تو قف ای مرے مولا کہان تک

ردیف گ

نیلا ہو کس طرح سے نہ چرخ دوتا کا رنگ	۱	ہی یہ لباس ماتم آل عبا کا رنگ
بہر حسن جنان مین ہی قصر زمردی	۲	ہی لال قصر بادشہ کربلا کا رنگ
سرور ہوے جو قتل تو گہنایا آفتاب	۳	تاریک و تیرہ ہو گیا اُسدم ہوا کا رنگ
لکھا ہی روز قتل امام فلک اساس	۴	تھا مقتل حسین مین بالکل حنا کا رنگ
حسنین کا ہی ظاہر و باطن مین اُسکو عشق	۵	توام ہی سبز و سرخ اسی سے حنا کا رنگ
حر آکے داخل صف اسلام ہو گیا	۶	بدلا جو دیکھا صبح کو فوج جفا کا رنگ
عباس حملہ ور ہوے جس وقت فوج پر	۷	رعب جری سے فق ہوا اہل خطا کا رنگ
جو دیکھتا تھا ہیبت عباس کہتا تھا	۸	بس تھا یہی شجاعت شیر خدا کا رنگ
سمجھی یہ ام سلمہ ہوے قتل شاہ دین	۹	شیشہ مین سرخ پایا جو خاک شفا کا رنگ
قاسم کے ہاتھ خون بھرے دکھلا کے بولی ہان	۱۰	ناشاد و نامراد کی دیکھو حنا کا رنگ
بہکانے آیا شمر جو عباس کے قرین	۱۱ ق	غصہ سے سرخ ہو گیا اُس باوفا کا رنگ
فرمایا دور ہو مرے آگے سے او شقی	۱۲	جمنے کا یان نہین ترے مکر و دغا کا رنگ
دیکھا جو غیظ دلبر ضرغام کبریا	۱۳	دہشت سے زرد ہو گیا اُس بیحیا کا رنگ
عاشور کو یہ کہتی تھی نانی سے فاطمہ	۱۴	بدلا ہی آج کس لیے ارض و سما کا رنگ
عاشور کو تھی تابش خورشید اسقدر	۱۵	تانبے کی طرح سرخ تھا دشت بلا کا رنگ

اکبر نے بانو سے کہا زخمی نہین ہون مین	١٦	ہی خون غم سے سرخ یہ میری قبا کا رنگ
اب مین نثار گیسو اکبر کے سامنے	١٧	کافور شرم سے ہوا مشک خطا کا رنگ
تاثیر ہی یہ ماتم شاہ شہید کی	١٨	کالا ہی رخت خانۂ رب علا کا رنگ
بھائی کے لب پہ دیکھ کے چوب یزید کو	١٩	غصہ سے بدلا بنت شہ لافتا کا رنگ
تاثیر زہر کی ہوئی آخر کو اس قدر	٢٠	لکھا ہی سبز ہوگیا سب مجتبی کا رنگ
قربان سہم ناوک اکبر کہ جنگ مین	٢١	پران مثال تیر تھا اہل خطا کا رنگ
پیدا افق سے صبح شہادت ہوئی جو مین	٢٢	فرط قلق سے فق ہوا آل عبا کا رنگ

٢٣	مداح خاک پاک کے رتبون کے سامنے جمتا نہین ہی نظرو مین آب بقا کا رنگ	

ردیف لام

مجرائی تھا جس شاہ کا بستر پہ جبریل	١	خون مین اُسی سرور کے ہوا تر پر جبریل
خاصان خدا ظل خدا ہین ہین ہمیشہ	٢	تھا سایہ فگن لاشۂ شہ پر پر جبریل
یہ مرتبہ آل محمد تھا جہان مین	٣	ہر روز تھا جاروب کش در پہ جبریل
دیکھا شہ بیکس کو جو تیرون سے مشبک	٤	خود اپنے بدن پر ہوے نشتر پر جبریل
یہ محو تھے شہ بولے کہ سایہ نہین در کا	٥	پہونچا جو قریب سر سرور پہ جبریل
اُس خیمہ مین در آئے لعین حیف ہی بےخوف	٦	جس جا تھا نہ اُڑکر کبھی پہونچا پر جبریل
کیا خوف تھا فی الفور سمٹ جاتے تھے در سے	٧	جب دیکھتے تھے تیغ دو پیکر پر جبریل

۸	خورشید قیامت سے بچا لینے کو مداح ہو ویگا عزاداروں کے سر پر پر جبرئیل	

یہ ظلم سلامی نہین تحریر کے قابل	۱	اصغر کا گلا اور ہدف تیر کے قابل
اللہ نے گھر اپنے ہی حیدر کو اُتارا	۲	پایا نہ مکان جب کوئی توقیر کے قابل
جب واسطۂ آلِ نبی ہو گیا شامل	۳	فی الفور دعا ہو گئی تاثیر کے قابل
سردارِ جوانانِ جنان خاصۂ داور	۴	القاب یہ ہین شبر و شبیر کے قابل
نورِ رخِ سبطین کا گر عکس نہ پڑتا	۵	قرصین فلک ہوتے نہ تنویر کے قابل
ضم دوستی آلِ عبا کو کیا اُس مین	۶	جب طینت مومن ہوئی تخمیر کے قابل
صغرا نے لکھا شربت دیدار عزیزان	۷	مولا یہ دوا ہے مری تبخیر کے قابل
پانی دیا دو روز نہ فرزند نبی کو	۸	کیا یہ ہی مدارات تھی شبیر کے قابل
کیون گوہر غلطان سے نہ بہتر ہون دُرِ اشک	۹	موتی ہین یہ نذر شہ دلگیر کے قابل
فخریہ یہ کہتی تھی زمین کرب و بلا کی	۱۰ ق	ہے زر سے یہ دعوی مرا تحریر کے قابل
آغوش سے زہرا کے جو ہم رتبہ نہوتے	۱۱	کرتا نہ خدا مرقد شبیر کے قابل
حُر کہتا تھا سر صدقے کرون شہ کے قدم پر	۱۲	ہے نذر یہی حضرت شبیر کے قابل
قاصد نے کہا آ کے مدینہ مین یہ سب سے	۱۳	حال شہ بیکس نہین تقریر کے قابل
بچون کے گھر گئے پہ یہ فرماتی تھین بانو	۱۴	اے شمر یہ حاشا نہین تعزیر کے قابل
انصاف کر اے جور فلک اپنے ہی دلمین	۱۵	تھا شہ کا گلا شمر کی شمشیر کے قابل

۱۶	تھا عقدہ کشا خلق مین جسکا جد امجد	ہو اُسکا گلا طوق گلوگیر کے قابل
۱۷ ق	لاریب ہی ثابت نہین شک اِسمین کسی کو	تھے آلِ عبا خلق مین توقیر کے قابل
۱۸	پر حیف ہی اعدا نے پس از قتل شہ دین	کس مرتبہ سمجھا اُنھین تحقیر کے قابل
۱۹	ای کرب و بلا تیری یہ توقیر نہوتی	ہوتی نہ اگر مدفن شبیر کے قابل
۲۰	شہ سوے فلک دیکھ کے کہتے تھے دریغا	ششماہہ تھا کب ناوک بے پیر کے قابل
۲۱	زینب پھری بے مقنعہ و چادر سر بازار	ہرگز یہ نہ تھا شاہ کی ہمشیر کے قابل
۲۲	سجاد کی وہ سوجی ہوئی بیڑیان ای چرخ	کس طرح ہوئین ظلم کی زنجیر کے قابل
۲۳	کیا مرحمت شاہ شہیدان ہی مین قربان	مداح ہی فردوس کی جاگیر کے قابل

ردیف میم

۱	ای مجرئی جو روضۂ سرور پہ جائین ہم	گل کی طرح نہ جامے مین پھولے سمائین ہم
۲	جائین جو کربلا کو تو پھر کر نہ آئین ہم	مجرائی کر رہے ہین یہ حق سے دعائین ہم
۳	کرتے ہین رات دن یہ خدا سے دعائین ہم	بہر طواف روضۂ شبیر جائین ہم
۴	مرقد کا جب چراغ ہو داغ غم حسین	کیون لو نہ شمع مرتضوی سے لگائین ہم
۵	انصار شاہ کہتے تھے ہین زندگی سے سیر	ہی آرزو کہ برچھیان سینہ پہ کھائین ہم
۶	کہتے تھے یون ملک کہ ہمین فخر کی ہی جا	اہل عزا کے فرش کو گر پر بچھائین ہم
۷	سب گھر نثار کر دیا امت کے واسطے	یا شاہ کربلا ترے قربان جائین ہم

اصغر چلے جو رن کو تو ڈیوڑھی پہ بولی ماں	۸	لو آؤ واری آخری لے لین بلائین ہم
کہتے تھے شامی ہوئیگا روشن ہمارا نام	۹	شمع مزار بنت نبی گر بجھائین ہم
کہتے تھے شاہ کو فیو تنہا نہ جاننا	۱۰	آئین ابھی ملک جو مدد کو بلائین ہم
کہتا تھا شمر حکم اگر دے امیر شام	۱۱	کعبہ گرائین اور کلیسا بنائین ہم
مان نے کہا ہی مرینگی اکبر تمھین خوشی	۱۲	دل چاہتا ہی پیارے کو دولھا بنائین ہم
اکبر نے کی یہ عرض کہ شادی ہی بس یہی	۱۳	شہ پر فدا ہون خون مین اپنے نہائین ہم
عباس نے یہ عرض کی جو حکم ہو حضور	۱۴	دریا سے پانی بھر سکینہ لے آئین ہم
کہتے تھے کوفی باندھی ہی اس بات پر کمر	۱۵	مرقد مین آج بنت نبی کو رلائین ہم
حاکم کو لکھا عرضی مین یہ ابن سعد نے	۱۶	اہل حرم کو شام مین کسوقت لائین ہم
حر نے کہا یہ بھائی سے اب قصد ہی یہی	۱۷	شہ پر نثار ہو کے خطا بخشوائین ہم
کہتے تھے اہل شام یہ ہی آرزوے دل	۱۸	اہل حرم کو سر کھلے در در پھرائین ہم
آئی جو حاضری کہا زینب نے حیف ہی	۱۹	ہوسکے شہید بھائی ہون اور کھانا کھائین ہم
زینب سر حسین سے کہتی تھی یا امام	۲۰ ق	مروا ہے کس طرح سر دربار جائین ہم
غیرت کا ہی مقام خدا سے دعا کرو	۲۱	پھٹ جائے اب زمین تو اسمین سمائین ہم
زینب دعائین دیتی تھی اکبر کو ہر گھڑی	۲۲ ق	خالق وہ دن کرے تمھین دولھا بنائین ہم
کہتے تھے وہ یہ ہی خط تقدیر مین لکھا	۲۳	ناشاد و نامراد زمانے سے جائین ہم
عابد سے یون حرم نے کہا بعد دفن شاہ	۲۴	شرم آتی ہی مدینہ کو کس منھ سے جائین ہم

۲۵	مداح کی ہی عرض مدد کیجیے شہا جز تیرے لیکے جائین کہان التجائین ہم

۱	لے زاد راہ کہ وقت سفر نہین معلوم	تو آج زندہ ہی کل کی خبر نہین معلوم
۲	اِس اشک غم کی تجھے کیا خبر نہین معلوم	یہ ہونگے حشر مین رشک گہر نہین معلوم
۳	یہ دل سے کہتی تھی صغرا مین خط کہان بھیجون	یہان سے شاہ سدھارے کدھر نہین معلوم
۴	یہ شب کو کہتی تھی مسلم کی بیٹی جائین کدھر	نصیب ہو کہ نہ ہو راہبر نہین معلوم
۵	تلاش لاشۂ اکبر مین کہتے تھے سرور	کہان گرے مجھے جان پدر نہین معلوم
۶	کہا یہ حُر نے تو لڑتا ہی سبط احمد سے	حسین کا تجھے رتبہ عمر نہین معلوم
۷	کہا یہ حُر نے تو لڑتا ہی سبط احمد سے	حسین کون ہی تجکو عمر نہین معلوم (عمر ابن سعد ۱۲)
۸	بتول کہتی تھی میرے بھرے ہوے گھر کو	یہ کسکی لگ گئی ہی ہی نظر نہین معلوم
۹	ہلال فاطمہ رن مین گرا تعجب ہی	گرے نہ کس لیے شمس و قمر نہین معلوم
۱۰	کہا بتول نے کاٹے مرے چمن کے نہال	عدو کو ظلم کا ثمرہ مگر نہین معلوم
۱۱	عزیز و مالک تطہیر ہوئین ننگے سر	کسی کو حال قضا و قدر نہین معلوم
۱۲	سکینہ کہتی تھی زندان ہی ایسا تیرہ و تار	کب آہ ہوتی ہی شام و سحر نہین معلوم
۱۳	جو دیکھا نیزے پہ قاسم کا سر تو بولی ہند	کہان ہی اِسکی دُلھن نوحہ گر نہین معلوم
۱۴	چھپا جو نظرون سے مہتاب فاطمہ زہرا	نہان نہ کیون ہوے شمس و قمر نہین معلوم
۱۵	عدو سے کہتی تھی فضہ لگاؤ آگ نہ تم	یہ نار یوہی پیمبر کا گھر نہین معلوم

۱۶	پناہ غیر سے کیون چاہے شاہ کا مداح اپسے وصی پیمبر کا در نہین معلوم

۱	وصفِ شہ انام کرین کس زبان سے ہم	مضمون وحی لائین سلامی کہان سے ہم
۲	حُر نے کہا یہ بھائی سے چلتے ہی دیکھنا	لیتے ہین باغ خلد شہ انس و جان سے ہم
۳	دکھلا کے بیزبان کو اعدا سے بولے شاہؑ	صرف سوال آب ہین اسکی زبان سے ہم
۴	کہتے تھے کوفی آب و غذا ملنا ہی محال	دعوت کرینگے شاہ کی تیغ و سنان سے ہم
۵	انصار شاہ کہتے تھے اے سرورِ زمان	حاضر ہین صدقے ہونیکو سب مال و جان سے ہم
۶	زینب کے بیٹون نے کہا مادر سے شاد و شادؔ	لائے رضاے جنگ امام زمان سے ہم
۷	انصار بولے شہ نے جو گھر جانے کو کہا	اُٹھینگے تا بہ حشر نہ اس آستان سے ہم
۸	جب روئین سر کو پیٹ کے مرقد مین فاطمہ	خاموش کسطرح رہین آہ و فغان سے ہم
۹	وقت وداع شاہ نے حسرت سے یہ کہا	صد حیف چھوٹے قبر رسول زمان سے ہم
۱۰	کہتے تھے شاہ حر کی مدارات کچھ نہ کی	شرمندہ حیف آج رہے میہمان سے ہم

۱۱	مداح صحن مرقد شہ مین ملے جو جا بدلین نہ اُسکو تختۂ باغ جنان سے ہم

۱	اُٹھینگے حشر تک بھی نہ اس آستان سے ہم	رکھتے ہین عشق سرورِ کون و مکان سے ہم
۲	ہون تاکہ خاکروب در پاک مصطفےٰ	ہجرت کا قصد رکھتے ہین ہندوستان سے ہم
۳	افضل ہو جب ہر ایک سے ذات رسول حق	تشبیہ کے لیے کسے لائین کہان سے ہم

۴	قرآن مین جسکا وصف لکھے خود خدائے پاک	سوچو تو مدح اُسکی کرین کس زبان سے ہم
۵	ہر وقت نذر ذات محمدؐ کرو درود	کرتے ہین التماس یہ پیر و جوان سے ہم
۶	محبوب اور حبیب مین در پردہ تھا جو راز	عاجز ہی عقل شرح کرین کس زبان سے ہم
۷	جب ہی شفیع ذات محمد تو شک نہین	محروم رہنے کے نہین باغ جنان سے ہم
۸	دے ایک جام بادۂ عشق رسول حق	کچھ اور چاہتے نہین پیر مغان سے ہم
۹	مجموعۂ حدوث و قدم ہی نبی کی ذات	تحقیق کر چکے ہین ہر ایک نکتہ دان سے ہم
۱۰	ہی آل مصطفے بہ خدا کشتی نجات	کہتے ہین یہ حدیث شہ انس و جان سے ہم
۱۱	حاصل ہو ہمکو طوف ضریح شہ نجف	ہین ملتجی یہ خالق ہر دو جہان سے ہم
۱۲	مداح جائے فخر ہی مدح رسول مین ہین ہم صفیر طوطی سدرہ مکان سے ہم	

ردیف نون

۱	یہ مانگتا ہون خدا سے دعا محرم مین	کہ دیکھون قبر شہ کربلا محرم مین
۲	سلامی کیون نہ کرین ہم بکا محرم مین	ہوئی ہی سرور دین پر جفا محرم مین
۳	ہوے جو وارد کرب و بلا محرم مین	سلامی شاہ پہ نرغہ ہوا محرم مین
۴	عزیز و فیض ہی یہ ابن شاہ مردان کا	کہ محو ہوتے ہین جرم و خطا محرم مین
۵	جنان کو رشک ہی ہر لحظہ و شست بار یہ پر	نبی کے پھولون سے ایسا بسا محرم مین
۶	اِسی مہینہ مین پیاسے حسین قتل ہوے	نہ کس طرح سے ہو جوشش بکا محرم مین

۷	ثبوت ہوتا ہو باجون سے اہل ماتم کے	ہو بزم ماتم شہ جا بجا محرم مین
۸	بنا وہ دشت بلا رشک وادی ایمن	ہوے حسین جو رونق فزا محرم مین
۹	وہ سب ہین مورد الطاف فاطمہ زہرا	جو رکھتے شاہ کا ہین تعزیہ محرم مین
۱۰	تباہ دشت بلا مین ہوئی رسول کی آل	ستون کعبۂ ایمان گرا محرم مین
۱۱	اسیر رنج و تعب ہو رسول کا کنبہ	نہ ذکر عیش و طرب ہو دلا محرم مین
۱۲	اسی الم مین طپان ہو ہمیشہ مہر مبین	کہ شہ کا خیمہ اطہر جلا محرم مین
۱۳	غضب ہو تخت خلافت پہ ہو یزید شقی	اسیر ظلم ہو آل عبا محرم مین
۱۴	اگرچہ واجب عینی ہو شہ کا غم ہر ماہ	مگر یہ خاص ہو فصل بکا محرم مین
۱۵	اگرچہ ماہ محرم مین تھی غزا ممنوع	لڑے حسین سے اہل جفا محرم مین
۱۶	سیاہ پوش ہو ہر وقت خانۂ داور	سیاہ چاہیے رخت عزا محرم مین
۱۷	نبی کی قبر مطہر پہ حشر تھا برپا	کبوتر آیا جو خون سے بھرا محرم مین
۱۸	کہا یہ صغرا نے دو عیدین ہوگئین ثانی	یقین ہو آئین امام ہدا محرم مین
۱۹	عزاے شہ مین جو آنکھون سے ٹپکا قطرۂ اشک	بنا وہ رشک دُرِ بے بہا محرم مین
۲۰	غضب ہو قتل ہوے شہ ہوے اسیر حرم	گلا امام زمان کا بندھا محرم مین
۲۱	غم حسین مین تو رات دن تھے روتے حرم	مگر زیادہ تھی آہ و بکا محرم مین
۲۲	نہ سر کھلے رہین کیون غم مین عاشقان حسین	برہنہ سر ہین رسول خدا محرم مین
۲۳	یہ بین کرتی تھی ہر وقت زینب غمگین	سفر حسین کا پورا ہوا محرم مین

۲۴ نہ پٹین کس لیے سر پیردان آل عبا — لٹی حسین کی دولت سرا محرم مین

۲۵ جگر خراش مجبون کو ہے یہ نشتر غم — چلے تھے کانٹون پہ زین العبا محرم مین

۲۶ بدلنا پہلو بھی بیمار کو ہوا مشکل — یہ ضعف فاطمہ صغرا بڑھا محرم مین

۲۷ مجبور رہتی نہ باقی جو ذات عابد کی — ضرور ہوتی قیامت بپا محرم مین

۲۸ الٰہی ہوے یہ مداح زایر شہ دین
ضریح تھام سکے ہے یہ دعا محرم مین

۱ احمد کی سلامی کی سند پائے ہوے ہین — پر زشتی اعمال سے شرمائے ہوے ہین

۲ پاکر در جنت پہ کہیگا ہمین رضوان — آنے دو یہ شبیر کے بھجوائے ہوے ہین

۳ افسوس ہے بن پانی کے میدان بلا مین — پھول احمد مختار کے مرجھائے ہوے ہین

۴ فضہ نے کہا بانو سے آتے نہین سرور — اصغر جو ہوے قتل تو شرمائے ہوے ہین

۵ بانو سے کہا شاہ نے زندہ تو ہین اکبر — پر زخم سنان سینہ پہ وہ کھائے ہوے ہین

۶ حر نے کہا آنے کے نہین راہ پہ ظالم — یہ شمر سے ابلیس کے بہکائے ہوے ہین

۷ بیٹون کو فدا کرنے کو جو لائی ہے زینب — گردن شہ دین شرم سے نہوڑائے ہوے ہین

۸ منظور اعانت نہین کرتے شہ بیکس — امداد کو گو جن و ملک آئے ہوے ہین

۹ بلوہ مین جو سر پر ہے نہین مقنع و چادر — چہرون پہ حرم بالون کو بکھرائے ہوے ہین

۱۰ زندان مین ملے ہند کو یون اہل حرم ہاے — چادر نہین سر زانو پہ نہوڑائے ہوے ہین

۱۱ بانو نے کہا خیر ہو اکبر کی خدایا — کیون سبط نبی اس گھڑی گھبرائے ہوے ہین

انصار شہ بیکس و بے یار کے رن مین	۱۲ ق	چہرے تپش مہر سے سونلائے ہوئے ہین
مُنھ خشک ہی گو پیاس سے پر شکر ہی لب پر	۱۳	اور بہر دعا ہاتھ وہ پھیلائے ہوئے ہین
کہتے ہین عطا ہمکو شہادت کا ہو خلعت	۱۴	گھر سے اسی دولت کے لیئے آئے ہوئے ہین

۱۵
مداح عزادارون کی جاگیر ہی جنت
داغ غم سرور کی سند پائے ہوئے ہین

مُنھ اے سلامی کعبۂ دین سے پھرائے کون	۱	یعنے در حسین پہ جاکر پھر آئے کون
رو کر سکینہ کہتی تھی نیند آئے کس طرح	۲	بابا نہین ہین چھاتی پہ مجھکو سلائے کون
حُر نے کہا عمر سے شہ دین سے کر کے جنگ	۳	کعبہ گرائے کون کلیسا بنائے کون
گرتا تھا جو رفیق اُٹھا لاتے تھے حسین	۴	کوئی نہین ہی لاشۂ سرور اُٹھائے کون
کہتی تھی بانو روٹھے ہین رخصت نہ ملنے پر	۵	نازک مزاج ہین علی اکبر منائے کون
کہتی تھی مان سکینہ سے ہردم نہ ہٹ کرو	۶	بابا نہین ہین ناز تمہارے اُٹھائے کون
کہتے تھے شہ بہن سے نہ کٹواؤن گر مین سر	۷	امت کو نانا جان کی پھر بخشوائے کون
حاجت روائے خلق ہی حلال مشکلات	۸	حیدر کے در سے اُٹھکے کسی در پہ جائے کون
جاہا بہت مٹائین نشان ضریح پاک	۹	حافظ خدا ہو جسکا اُسے پھر مٹائے کون
رو کر سکینہ کہتی تھی مارے گئے چچا	۱۰	مجھ بے نصیب پیاسی کو پانی پلائے کون
سنکر خبر حسین کی کہتے تھے ہاشمی	۱۱	صغرا کو جاکے یہ خبر غم سنائے کون
رو کر حرم یہ کہتے تھے زندان مین صبح و شام	۱۲	وارث نہین ہی قید سے ہمکو چھڑائے کون

۱۳	چرچا تھا فوج شام مین اکبر ہوئے جو قتل	اب دیکھیے حسین کیجانب سے آئے کون
۱۴	شہ نے کہا مین قتل ہون زینب ہو تم اسیر	قسمت مین یہ ازل سے ہی اسکو مٹائے کون
۱۵	صغرا کو لکھا بانو نے مارے گئے امام	ہم سب ہین قید اب تمھین واں سے بلائے کون
۱۶	تنہا رہے حسین تو کہتے تھے یون حرم	کوئی نہین ہی صدقے کو اب رن مین جائے کون
۱۷	کرتے ہین دفن مردونکو اپنے تو اہل شام	عابد ہین قید مرقد سرور بنائے کون
۱۸	کہتی تھی بنت فاطمہ مجمع ہی شام کا	بھائی نہین ہین اسگھڑی چادر اڑھائے کون
۱۹	جبتک کہ مولا آپ نہ فرمائین اسکو یاد	مداح کو بھلا ترے در پر بلائے کون

۱	کیونکر نہ ہو حبیب حبیب خدا حسن	ہے ای سلامی لخت دل فاطمہ حسن
۲	سبط رسول ابن شہ لافتا حسن	ہادی حسن امام حسن رہنما حسن
۳	سبطین نیرین رسالت پناہ ہین	بدر الدجیٰ حسین ہی شمس الضحیٰ حسن
۴	ستر ہزار آئے ملک بہر تہنیت	دنیا مین جسگھڑی ہوئے رونق فزا حسن
۵	لکھا ہی راویون نے کہ از فرق تا قدم	تھے ہم شبیہ حضرت خیر الورا حسن
۶	محضر شہادت شہ بیکس کا دیکھکر	کہتے تھے ای حسین ہو تجھپر فدا حسن
۷	اخلاق مین سخا مین مروت مین حلم مین	تھے پیرو جناب رسول خدا حسن
۸	شہر نبی مین شور قیامت تھا چار سو	جسدن ہوئے تھے کشتۂ زہر دغا حسن
۹	کیجو عزیز جان نہ اپنی حسین سے	قاسم کو لکھ گئے تھے یہ وقت قضا حسن

تسپیر کو عطا کیے سب راز کبریا	۱۰	ہونے لگے جو راہی ملک بقا حسن
قاسم کا یہ رجز تھا کہ اُسکا پسر ہون مین	۱۱ ق	جو تھے ہژبر بیشۂ شیر خدا حسن
جد ہین مرے نبی و علی جدہ فاطمہ	۱۲	عم وہ ہین جنپہ کرتے ہین مجھکو فدا حسن
تحسین حسین کرتے تھے قاسم کی رزم پر	۱۳	باغ ارم سے کہتے تھے صد مرحبا حسن
روتے ہین بیکسی برادر پہ رات دن	۱۴	ہین خلد مین حسین کے صاحب عزا حسن
عباس کہتے تھے ہین غلام حسین ہون	۱۵	بھائی تھے شہ کے صاحب جود و سخا حسن
ممکن تھا کوئی زخم لگتا حسین کو	۱۶	ہوتے جو روز معرکۂ کربلا حسن
بیتاب ہو نچے خلد سے بھائی کی لاش پر	۱۷	سُنکر شہادتِ شہ گلگون قبا حسن
زینب ندا یہ دیتی تھی بیکس حسین ہے	۱۸	آئین مدد کو آپ ہی یا مجتبیٰ حسن
اُف بھی کیا نہ آپنے امت کے جور پر	۱۹	تھے سالک طریقۂ راہِ رضا حسن
مہمان کے واسطے تو طعام لذیذ تھے	۲۰	نان جوین پہ کرتے تھے خود اکتفا حسن
کہتے ہین ہر اِسکو یہ ہی عجز و انکسار	۲۱	حج کے لیے پیادہ گئے بارہا حسن
اہل ولا بلا کو بلا اُنکے واسطے	۲۲	رنج و بلا مین ہوتے نہ کیون مبتلا حسن

۲۳	دیکھے یہ اپنی آنکھون سے جا کر ضریح پاک مداح کی قبول ہو یہ التجا حسن

مجرئی کہتے تھے شہ بیکس و بے یار ہون مین	۱	نرغۂ لشکر اعدا مین گرفتار ہون مین
کہا عابد نے نبھاؤ نہ مجھے طوق گران	۲	ظالمو دیکھتے ہو صاحب آزار ہون مین

سر کے منھ سوے مدینہ یہ کہا زینب نے	۳	سر کھلے بلوہ مین نانا سر بازار ہون مین
حر نے حضرت سے یہ کی عرض بصد عجز و نیاز	۴ ق	سرورا جنس شہادت کا خریدار ہون مین
پہلے سب سے مجھے سر کرنے دو قدمونپہ نثار	۵	جسنے روکا تھا تمھین وہی گنہگار ہون مین
عرض عباس نے کی رن کی اجازت ہو مجھے	۶	طالب مرتبۂ جعفر طیار ہون مین
آیا زعفر جو کمک کے لیے مولا نے کہا	۷ ق	ای برادر خلف حیدر کرار ہون مین
مجھکو محتاج مدد کا نہ سمجھنا ہرگز	۸	مصلحت حق کی ہی جو بیکس و ناچار ہون مین
شہ نے دی لاشۂ عباس کو رو کر یہ ندا	۹	تھام لو آکے مرا ہاتھ تو اسوار ہون مین
شمر کو حلق سے شبیر کے آئی یہ ندا	۱۰	کر ادب بوسہ گہ احمد مختار ہون مین
شہ نے اصغر کو دکھا کر یہ کہا اعدا سے	۱۱	واسطے بچہ کے پانی کا طلبگار ہون مین
حشر کے روز مین سیراب کرونگا تم کو	۱۲	ظالمو کوثر و تسنیم کا مختار ہون مین
سر شہ سے کہا زینب نے کہ بھیا دیکھو	۱۳	ساتھ سر کے ترے حاضر سر دربار ہون مین
ہر گھڑی ورد تھا عباس علی کے یہ کلام	۱۴	ایک ادنی سا غلام شہ ابرار ہون مین
لاش شہ سے کہا عابد نے کرون کیونکر دفن	۱۵	طوق و زنجیر و سلاسل مین گرفتار ہون مین
لکھا صغرا نے یہ اکبر کو کہ آؤ جلدی	۱۶	وعدہ کو پورا کرو طالب دیدار ہون مین
پوچھا عابد سے کسی نے تو دیا رو کے جواب	۱۷	اس لٹے قافلہ کا قافلہ سالار ہون مین
۱۸	اپنے مداح کی لو جلد خبر یا شبیر آجکل سرور دین مورد افکار ہون مین	

۱ برتر نہ کیون ہو عرش سے جاے ابو الحسن ۔ جب دوش مصطفے پہ ہون پاے ابو الحسن

۲ شیر خدا امام ہُدا صِہر (داماد ۱۲) مصطفے ۔ یہ مرتبے ہین کسکے وراے ابو الحسن

۳ جس لہجہ مین نبی نے کی خالق سے گفتگو ۔ کہتے ہین صاف تھی وہ صداے ابو الحسن

۴ خیبر کا در اُٹھایا تھا جسوقت آپ نے ۔ جبریل کے پرون پہ تھے پاے ابو الحسن

۵ ہادی ہوے تھے عالم انوار مین خضور ۔ روح الامین ہین زلہ رباے ابو الحسن

۶ رتبہ شناس حیدر کرار بالیقین ۔ ذات نبی ہی اور خداے ابو الحسن

۷ نعمت تھی دو جہان کی مہمان کے واسطے ۔ نان جوین فقط تھی غذاے ابو الحسن

۸ شاہد ہی زور مر تفضوی پر تو لا فتے ۔ ثابت ہی ہل اتی سے عطاے ابو الحسن

۹ خیبر مین فوج حق کو تھا ہر وقت انتشار ۔ تشریف جبتلک کہ نہ لاے ابو الحسن

۱۰ کوئی عمل بھی کام نہ آئیگا روز حشر ۔ کامل اگر نہین ہی ولاے ابو الحسن

۱۱ بیخوف آپ سوئے پیمبر کے فرش پر ۔ کیا قلب مطمئن تھا فداے ابو الحسن

۱۲ دو ٹکڑے چاند کے ہوے حکم رسول سے ۔ مہر مبین پھرا ہی براے ابو الحسن

۱۳ پایا نبی سے آپ نے دامادی کا شرف ۔ شمشیر حق نے بھیجی براے ابو الحسن

۱۴ روشن ہین نور حیدر صفدر سے دو جہان ۔ ہی مہر و ماہ مین بھی ضیاے ابو الحسن

۱۵ پیرو ہین جو علی کے دلا اسمین شک نہین ۔ محشر مین ہونگے تحت لواے ابو الحسن

۱۶ حیدر کی منقبت مین ہو جب عقل کل کو عجز ۔ ممکن ہی کب بشر سے ثناے ابو الحسن

۱۷ روز ازل سے خانہ داور مین آجتک ۔ پیدا ہوا ہی کون سواے ابو الحسن

حسنین کو فدا کیا امت پہ آپ نے	۱۸	امت کی لاکھ جان فدائے ابوالحسن
گنج مزار ہوگیا روشن مثال خلد	۱۹	مومن کی جبکہ قبر مین آئے ابوالحسن
من کنت جب حدیث پیمبر ہی آشکار	۲۰	واجب ہی ہر بشر پہ ولائے ابوالحسن
۲۱	اِکدم مین ساری مشکلین آسان ہوگئین مداح کی مدد کو جو آئے ابوالحسن	

خود خدا ہو جب ثنا خوان امیرالمومنین	۱	کب بشر سے ہو بیان شان امیرالمومنین
سجدہ عالم ہی سب زلہ ربائے خوان فیض	۲	یہ ادیم عرض ہی خوان امیرالمومنین
خود رہے فاقہ سے لیکن سیر سائل کو کیا	۳	واہ کیا ہمت تھی قربان امیرالمومنین
آپ سوئے جب شب ہجرت نبی کے فرش پر	۴	دو فرشتے تھے نگہبان امیرالمومنین
حکم حق حکم نبی حکم نبی حکم علی	۵	واجب الاذعان ہی فرمان امیرالمومنین
روز فتح مکہ رکھے دوش احمد پر قدم	۶	عرش سے بھی بڑھ گئی شان امیرالمومنین
آدم و ایوب و نوح و لوط کی امداد کی	۷	سب یہ ہین ممنون احسان امیرالمومنین
کیون نہ ہو ہم پایۂ عرش برین حیدر کا گھر	۸	عقل اول جب ہو دربان امیرالمومنین
کب سلیمان کو ہوے حاصل یہ سب عز و شرف	۹	رتبہ رکھتے ہین جو سلمان امیرالمومنین
ہوگیا اک وار مین دو ٹکڑے مرحب سا شقی	۱۰	جب پڑی شمشیر بران امیرالمومنین
جسکا ادنی سا ہی طالب علم جبریل امین	۱۱	ہی بلاشک وہ دبستان امیرالمومنین
دیکھ لینا حشر مین ہوئیگا بالائے صراط	۱۲	ہاتھ اپنا اور دامان امیرالمومنین

۱۳	تو کہان اور رتبہ مداحِ حیدر کہان یہ بھی ہے مداح فیضان امیر المومنین

ہم ثناے ذات پاک مصطفےٰ کہنے کو ہین	۱	عرش پر روح الامین صل علیٰ کہنے کو ہین
ہم سلام مدح شاہِ کربلا کہنے کو ہین	۲	سامعین مشتاق ہین صل علیٰ کہنے کو ہین
رتبہ مین دیکھو تو قرآن و حمائل ایک ہین	۳	اکبر و اصغر فقط چھوٹا بڑا کہنے کو ہین
شہ نے جاکر سامنے لشکر کے اعدا سے کہا	۴ق	کچھ نصائح تم سے اے اہل جفا کہنے کو ہین
پھر عمل کرنے نہ کرنے کا ہے تمکو اختیار	۵	جو ہمارا کام ہے ہم برملا کہنے کو ہین
ناخداے کشتی امت ہے مہدی زمان	۶	یون تو دنیا مین بہت سے ناخدا کہنے کو ہین
شاہ نے حُر سے کہا کچھ ایک مین ہی خوش نہین	۷	مرحبا صد مرحبا خیر الورا کہنے کو ہین
دی ندا فضہ نے اے عون و محمد گھر مین آؤ	۸	دونون سے کچھ بات بنت مرتضیٰ کہنے کو ہین
شہ برآمد ہون تو فوراً رخصت جنگاہ لین	۹	در پہ حاضر سب رفیق و اقربا کہنے کو ہین
دیکھکر نور جمالِ پاک ہم شکل نبی	۱۰	سب ستمگر اک زبان صل علیٰ کہنے کو ہین
کام جو حر سے ہوا واللہ مشکل تھا بہت	۱۱	یون زبانی تو سبھی روحی فدا کہنے کو ہین
حر کو ابن سعد نے بہکایا ڈرتا ہے عبث	۱۲ق	خوف محشر گرمی روز جزا کہنے کو ہین
سنکے حر بولا مین سمجھا تو نے ہے جو کچھ کہا	۱۳	مین بھی کہتا ہون جو مجھکو مشفقا کہنے کو ہین
دوست صادق ہے وہی جو کردے عیبونکی خبر	۱۴	یہ ہزارون گرد تیرے جی بجا کہنے کو ہین
کہتا ہون مین واسطے دنیا کے عقبیٰ کو نہ چھوڑ	۱۵	راحتین سب یان کی ہیچون و چرا کہنے کو ہین

بعد مرنیکے ہی حالت سبکی یکسان دیکھ لے	۱۶	دو ہی دن کے واسطے شاہ و گدا کہنے کو ہین
پیروی شبیر کی بیشک ہی راہِ مستقیم	۱۷	غول ہین جز شاہ کے جو رہنما کہنے کو ہین
مین چلا شہ کی طرف تجھکو ہی اپنا اختیار	۱۸	اب نہین کچھ باتین اسکے ماسوا کہنے کو ہین
غور سے دیکھو تھین بنت فاطمہ شہ پر فدا	۱۹	یون تو بہنین بھائیون پر سب فدا کہنے کو ہین
شہ نے زینب سے کہا عابد کو لے آؤ شتاب	۲۰	مجھکو انسے جو ہین اسرار خدا کہنے کو ہین
کہتے تھے اہل حرم حق ہی ہمارا پردہ پوش	۲۱	آج گو بلوہ مین ہم سب بے ردا کہنے کو ہین
قبر احمد پر کہا زینب نے آئے لُٹکے ہم	۲۲	تم سے امت کے گلے یا مصطفے کہنے کو ہین
کہتے تھے سرور کہ دونین کیا دعاے بد انھین	۲۳	امت خیر الورا یہ بے حیا کہنے کو ہین
عرض کی عباس سے اکبر نے چلیے خیمہ مین	۲۴	آپ سے کچھ خاص آل عبا کہنے کو ہین
بولی زینب شہ سے شرماتے ہین عرض حال مین	۲۵ ق	راز کچھ دل کے یہ میرے دلربا کہنے کو ہین
شہ نے فرمایا مین سمجھا کیون نہین کہتین بہن	۲۶	داغ دینے کے لیے بہر رضا کہنے کو ہین
شہ نے زعفر سے کہا سب گئے خویش و رفیق	۲۷	اک فقط ہم ہی رضینا بالقضا کہنے کو ہین
ہی سخا حیدر صفدر پہ شاہد ہل اتی	۲۸	یون ہزارون صاحب جود و سخا کہنے کو ہین
دیکھکر میدان مین صبر و شکر شاہ کربلا	۲۹	حضرت ایوب بھی روحی فدا کہنے کو ہین
استغاثہ سنکے شہ کا جمع ہین حور و ملک	۳۰	ہم بھی حاضر ہین مدد کو انبیا کہنے کو ہین
حاجت تحسین عالم پھر ہو کیا مداح کو	۳۱	جب جناب پنجتن صد مرحبا کہنے کو ہین
زشتیِ اعمال کا کیا خوف ہو مداح کو	۳۲	

اتنی جب شافع روز جزا سے کہنے کو ہین

۱	پانی بن جب نخل بستان پیمبر خشک ہون	بحر ئی بطن صدف مین کیون گوہر خشک ہون
۲	کہتی تھی حارث کی زوجہ رحم تو کرتا نہین	ہاتھ تیرے دونون ای ظالم ستمگر خشک ہون
۳	دیکے خاتم شہ نے فرمایا کہ رکھنا منہ مین تم	تشنگی سے لب بہت جسوقت اکبر خشک ہون
۴	عرض تھی حر کی اُٹھے سیراب اُسدن یہ غلام	حشر کے دن جب وہان اہل محشر خشک ہون
۵	رو یہانتک دیدہ گریان تو بزم شاہ مین	تیلیان تیھرائین آنکھین مثل تیھر خشک ہون
۶	ساقی کوثر کا کنبہ تین دن پیاسا رہا	ہی بجا اس غم سے گر دریا سراسر خشک ہون
۷	حیف ای چرخ کہن سیراب ہون سب ام و دد	تین دن کی پیاس سے لبہائے اصغر خشک ہون
۸	کہتی تھی بالی سکینہ ہو نہین ایسی بدنصیب	سامنے آتے ہی میرے جام کوثر خشک ہون
۹	خنجر قاتل رُکے کیونکر نہ ستر مرتبہ	تین دن سے جب گلو و حلق سرور خشک ہون
۱۰	سر ٹپک کر کہتی تھی ساحل سے نہر علقمہ	میرے ہوتے حیف ہی ریحان حیدر خشک ہون
۱۱	ایک قطرہ تک نہ برسا عشرہ کو زیر فلک	وا دریغا یون سحاب بحر اخضر خشک ہون
۱۲	کہتے تھے خواہر سے شہ تقدیر ربانی ہی یہ	فاطمہ زہرا کے سب سرو و صنوبر خشک ہون
۱۳	کہتی تھی اکبر سے بانو دیکھون کن آنکھون سے مین	گل سے رخسارہ ترے میرے گل تر خشک ہون
۱۴	دودھ کی دھارون سے زہرا کی رہین سیراب جو	حیف ہی بے آب وہ لبہائے اطہر خشک ہون
۱۵	کہتی تھی زینب جنھون نے کاٹا باغ فاطمہ	ہاتھ اُن سفاکون کے دادار داور خشک ہون
۱۶	کہتا تھا اسپ شہ دین پانی مین کیونکر پیون	جبکہ مولا آپ کے لبہائے اطہر خشک ہون

۱۷	آنکھوں سے جاری رہے مداح یا تک بحر اشک حشر کے دن تک نہ تیرے دیدۂ تر خشک ہوں	
اسلام ای نورِ عین رحمۃ للعالمین	۱	السلام ای حافظِ اسلام و ہم شرع مبین
صاحب یوفون بالنذر آمدہ در شان تو	۲	می سزد بر فرق تو تاج فبشر صابرین
سر فدا کردی نداد ی دست در دست یزید	۳	ماند از ذاتِ تو قائم خسروا انبیا دین
مادرت خیر النساجدت رسول کبریا	۴	عم تو جعفر ابت الحق امیر المومنین
ای زہے عز و وقارت خسروِ گردون جناب	۵	فخر دار و خدمتِ تو حضرتِ روح الامین
گر نبودی مولد او مدفنت شاہ انام	۶	زندۂ جاوید کے بُد عیسی گردون نشین
پیش صبرت صبر ایوبی نیاید در شمار	۷	قوت بازوے تو ظاہر ز حرب اہل کین
گر نبودی ذات پاکِ جدِ تو ای دین مآب	۸	آسمان گشتی ہویدا نی ہوا و نہ زمین
ذات تو ذاتِ رسول حق بود بے ریب و شک	۹	مثل جدت بالیقین ہستی شفیع المذنبین
ای خوشا عز و وقارت مرکبت در روز عید	۱۰	باشد از لطف و کرم سردار جملہ مرسلین
کرد واجب کبریا جنت براو لاریب فیہ	۱۱	ہر کہ باشد در غم تو مضطر و اندوہگین
صابر و شاکر نہ شد پیدا بہ مثلت تاکنون	۱۲	ہست شاہد دعویم را ذاتِ رب العالمین
ہر کہ باشد در غمت محزون و ہم سینہ فگار	۱۳	داخل جنت شود بیخوف در روز شمار
	ردیف واو	
منظور جب ہوا یہ خدائے کبار کو	۱	بھیجے جہان میں سید و الا تبار کو

فرش زمردین کے بچھانیکے واسطے	۲	احکام ہونچے ابرکو بادبہار کو
آیا جوہین قریب زمانہ ظہور کا	۳	پہونچا یہ حکم روح ذوی الاقتدار کو
مسکن پہ آمنہ کے ابھی جاتو بیدرنگ	۴	ہان جوق جوق لیکے ملک کی قطار کو
وقت ظہور شاہ عرب فخر انبیا	۵	حورین ہون آمنہ کے یمین ویسار کو
الدم مین گھر وہ رشک بہشت برین بنا	۶	دیکھو وقار سید عالی وقار کو
اللہ ری آمد آمد سلطان مشرقین	۷	رضوان لائے ہین طبق گل نثار کو
لکھا ہی جس گھڑی ہوا اُس نور کا ظہور	۸	لائے بجادہ سجدۂ پروردگار کو
اور کی دعا یہ امت عاصی کے واسطے	۹	یارب تو بخش اِنکے صغار وکبار کو
نور قدم نے کردیا روشن مثال مہر	۱۰	دنیائے دون کی اُس شب تاریک تار کو
پھیلا جو عکس نور رخ سید البشر	۱۱	دعوائے طور ہوگیا ہر کوہسار کو
تیرا ہی حوصلہ تھا یہ اے رحمت خدا	۱۲	خوش ہوکے جو اُٹھا لیا امت کے بار کو
۱۳	مداح جبتلک کہ نہ دیکھون ضریح پاک چین آئے کس طرح سے دل بیقرار کو	

جوش دل کرتے ہین اے مجرئی اظہار آنسو	۱	رونق بزم عزا کے ہین مددگار آنسو
مجرئی کیون نہون رشک در شہوار آنسو	۲	جبکہ ہون قابل نذر شہ ابرار آنسو
واہ رے لطف وکرم ہوگیا فرمان نجات	۳	ابھی پہونچے بھی نہ تھے تا سر رخسار آنسو
حشر مین ہونگے دہ سبکے رفیق نمین شمار	۴	آج جو کرتے ہین نذر شہ ابرار آنسو

٥ لاکھ شعلے ہون جہنم کے تو کیا باک ہمین — سب کو اک دم مین بجھا دینگے یہ دو چار آنسو
٦ مال و زر کی نہین سرکار حسینی مین قدر — نذر شبیر کر اے چشم گہربار آنسو
٧ شہ کے سر پر کیے یون زینب مغموم نے بین — گر پڑے آنکھون سے سب کے سر دربار آنسو
٨ فاطمہ کہتی ہین سرور کے عزاداروں سے — در شہوار سے بہتر ہین یہ سو بار آنسو
٩ زشتیان نامۂ اعمال کی دھو جائینگی سب — مومنو جاینگے ہرگز نہین بیکار آنسو
١٠ جسنے بیٹے کیے ہم لوگونکی بخشش کو فدا — ہم دریغ اُس سے کرین حیف ہی دو چار آنسو
١١ شہ نے زینب سے کہا ہوتا ہے صدمہ دل پر — نہ بہا آنکھون سے اے خواہر غمخوار آنسو
١٢ جب کوئی جاتا تھا سرور پہ فدا ہونیکو — چشم مولا سے ٹپک پڑتے تھے ہر بار آنسو
١٣ سامنے لاتے تھے پینے کے لیے جب پانی — ضبط کر سکتے نہ تھے عابد بیمار آنسو
١٤ قلزم رحمت حق جوش کریگا بیشک — حشر مین لائینگے ہدیہ جو گنہگار آنسو
١٥ حکم ہے فاطمہ کا حور ونکو شیشون مین بھرو — گرنے پائے کوئی باہر نہ خبردار آنسو
١٦ رو دیا حاکم جو ندامت سے تو بولی یہ ہند — ہین بناوٹ کے تری آنکھو نہین مکار آنسو
١٧ مرہم زخم حسین ابن علی ہوتے ہین اشک — نذر پھر کیون نہ کرین شاہ کے غمخوار آنسو
١٨ دیکھکر مرقد بے شیر کو شبیر نے خشک — چشم نمناک سے برسا دیے اکبار آنسو
١٩ شہ نے صغرا سے کہا جلد بلا لونگا تجھے — اب نہ آنکھون سے بہا اے مری دلدار آنسو
٢٠ حشر مین ہوگی ندا قصر جنان کے بدلے — مول لیتے ہین یہان احمد مختار آنسو
٢١ کشت اعمال ہو سر سبز سراسر مداح

آج برسادے اگر دیدۂ خونبار آنسو

۱ تھی کل بنا جو مجلسِ ماتم کی رات کو — تھی کیا بہار جوشِ غم و ہم کی رات کو
۲ شبیر کو بلا کے حسن نے کیا وصی — تاثیر جب زیادہ ہوئی سم کی رات کو
۳ دامانِ کوہ و دشت ہوا آنسوؤں سے تر — رقت ہوئی یہ دیدۂ شبنم کی رات کو
۴ کیا شوقِ وصل و وعدہ وفائی تھا شاہ کو — جھپکی نہ آنکھ قبلۂ عالم کی رات کو
۵ پھرتی تھی خیمہ خیمہ عزیزوں کو دیکھتی — حالت عجب تھی زینبِ پر غم کی رات کو
۶ شبیر بانٹتے تھے ادھر کوثر و جنان — تقسیم واں تھی خلعت و درہم کی رات کو
۷ قولِ نبی اسد ہے کہ تا دفنِ شاہِ دین — آواز آئی گریۂ ضیغم کی رات کو
۸ ق تھا حکم پاسبانوں کو یہ ابنِ سعد کا — ہوتی رہے خبر مجھے ہر دم کی رات کو
۹ اندیشہ آہوانِ حرم سے ہے یہ مجھے — تدبیر یہ کریں نہ کہیں رم کی رات کو
۱۰ رونے نہ پائیں خانۂ زنداں میں اہلبیت — تاکید تھی یہ حاکمِ اظلم کی رات کو

11 بخشا ہے رتبہ حق نے شبِ قدر سے زیادہ
مداحِ شہ کی مجلس و ماتم کی رات کو

۱ عقلِ اول سے سلامی ہے تعلم مجھکو — بخشا مداحی نے انداز تکلم مجھکو
۲ مجرئی شہ کا ہوں پہچان لو سب تم مجھکو — اپنی آنکھوں پہ جگہ دیتے ہیں مردم مجھکو
۳ سب ہے یہ عز و شرف شہ کی ثنا خوانی سے — ورنہ ناچیز ہوں میں جانتے ہو تم مجھکو
۴ سو سوالوں کا نکیرین کے ہے ایک جواب — ہے درِ بابِ مدینہ سے تعلم مجھکو

۵ بوترابی ہون مرا خاک نجف بستر ہی ۔ چاہیے مسند سنجاب نہ قاقم مجھکو
۶ سنکے تقریر کو زینب کی کہا حاکم نے ۔ آج یاد آگیا حیدر کا تکلم مجھکو
۷ شاہ فرماتے تھے ای کوفیو سوچو تو ذرا ۔ سبط احمد ہون ستاتے ہو عبث تم مجھکو
۸ فاطمہ کہتی تھی کیون آئے نہ لینے اکبر ۔ رات دن گھیرے ہی نانی یہ توہم مجھکو
۹ قول عابد تھا نہیں ضعف سے اُٹھا جاتا ۔ بیڑیان کھینچ کے کیون کہتے ہو قم قم مجھکو
۱۰ حر سے شہ نے کہا کیا تیری مدارات کرون ۔ پانی ملتا ہی نہ یان دانہ گندم مجھکو
۱۱ سر شہ سے کہا زینب نے کہ شرم آتی ہی ۔ سر کھلے دیکھینگے دربار مین مردم مجھکو
۱۲ کہا صغرا نے نہ خط بھیجا نہ بلوایا مجھے ۔ ہی تعجب کہ شہا بھول گئے تم مجھکو
۱۳ قول زینب تھا نہ جبدن ہوے ان سے سر حسین ۔ اُسدن اللہ زمانے سے کرے گم مجھکو
۱۴ کہا زہرانی نے دربار مین یہ حاکم سے ۔ تیرے اسلام پہ آتا ہی تبسم مجھکو
۱۵ بین کرتی تھی یہی ہاتھون کو ملکر کبرا ۔ راس آئی نہ حنا بندی ہفتم مجھکو
۱۶ شہ کو قاسم نے صدا دی کہ خبر لو جلدی ۔ گھوڑے پامال کنان اب ہین تہ سم مجھکو
۱۷ کہتی تھی فاطمہ صغرا کہ خدا خیر کرے ۔ خون مین ڈوبے نظر آتے ہین انجم مجھکو
۱۸ ناخدا کشتی امت کی ہی آل احمد ۔ نہ تو شک اسمین ہی مجھکو نہ توہم مجھکو
۱۹ ق حر سے بولا پسر سعد کہ ای حر جری ۔ نظر آتا ہی تو کل رات سے گم سم مجھکو
۲۰ دیکھنا حق نمک سے نہ تجاوز کرنا ۔ اتنا کہدینا ہی از راہ ترحم مجھکو
۲۱ حر غازی نے کہا غصہ سے او خانہ خراب ۔ شاق گذرا ہی ترا اگلا تحکم مجھکو

رہ کون مین ساقی کوثر کے پسر سر دریا	۲۲	ناپسندیدہ ہی یہ جور و تظلم مجھکو
تجھکو ہر رے کی طلب اور مجھے جنت کی ہوس	۲۳	غضب حق تجھے مطلوب ترحم مجھکو
میرا اور ساتھ ترا آج سے ہوسکتا نہین	۲۴	لشکر شام سے تو جان لے اب گم مجھکو
جاتا ہون شہ کیطرف کہتا ہون لشکر سے ترے	۲۵	روک سکتے ہو تو سب روک لو اب تم مجھکو
نار ہی ساتھ ترے رہنے مین اور شہ کیطرف	۲۶	تا ابد خلد کا ہی عیش و تنعم مجھکو

۲۷

کشتی نوح تولاے علی ہی مداح
یم محشر کا نہین خوف تلاطم مجھکو

سلام

مجرا اُسے جو کہتا تھا خواہر نہ آئیو	۱	زندہ مین جبتلک رہون باہر نہ آئیو
حکم امیر شام تھا یہ ابن سعد کو	۲	شبیر کا بغیر لیے سر نہ آئیو
صغرا نے ماں سے عرض کی رہتی ہو نہین یہان	۳	کبرا کا دان پہ بیاہ رچا کر نہ آئیو
کہتی تھی ماں شبیہ پیمبر سے میری جان	۴	امت پہ بلے فدا ہوے اکبر نہ آئیو
بہکانے شمر آیا تو عباس نے کہا	۵	پھر یہ پیام لے کے ستمگر نہ آئیو
زینب کے بیٹون نے کہا مقتول ہم ہون جب	۶	رن مین ہمارے لاشہ پہ مادر نہ آئیو
اصغر چلے جو رن کو لگی کہنے رو کے ماں	۷	پانی کے بدلے خون نہین نہا کر نہ آئیو
اصغر کو لیکے شہ جو چلے بانو نے کہا	۸	دولت یہ میری شاہ لٹا کر نہ آئیو
اعدا یہ شہ سے کہتے تھے پانی نہ دینگے ہم	۹	دریا کی سمت سبط پیمبر نہ آئیو

۱۰ بھائی سے شاہ نے کہا سر کی مرے قسم — غصہ مین وقت جنگ برادر نہ آئیو
۱۱ زینب سے شاہ کہتے تھے جب تھے زمین زیر تیغ — بہر خدا تم اُس گھڑی در پر نہ آئیو
۱۲ پہونچا دے کربلا تجھے مداح گر نصیب — روضہ سے شہ کے ہند مین پھر کر نہ آئیو

ردیف ہ

۱ افضل ہے رسولون مین سلیمان مدینہ — ہے عرش معلی سے فزون شان مدینہ
۲ اُٹھ جائے مدینہ سے جو سلطان مدینہ — سر پیٹین نہ کیون حجرئی سکان مدینہ
۳ صغرا نے کہا شاہ سے جلد آئیے بابا — سنسان ہین بے آپکے ایوان مدینہ
۴ تھا اہل مدینہ کا یہ نوحہ دم رخصت — شہ جاتے نہین جاتی ہے یہ جان مدینہ
۵ تھی ہر در و دیوار مدینہ کی یہ آواز — حق تیرا نگہبان نگہبان مدینہ
۶ شہ جاتے ہین اب کون خبر لیگا ہماری — سر پیٹ کے کہتے تھے یتیمان مدینہ
۷ سب دشت بلا رشک دہ طور ہوا تھا — وارد ہوا جب مہر درخشان مدینہ
۸ شہ نے کہا جسوقت کہ پینے لگین پانی — بھولین نہ مری پیاس کو یاران مدینہ
۹ نوح و ستم و جور مین اک پڑ گئی ہلچل — رن مین جو گیا شیر نیستان مدینہ
۱۰ اندھیر ہوا خلق مین خون برسا فلک سے — نظرون سے چھپا جب مہ تابان مدینہ
۱۱ خون دیکھ کے سرور کا کبوتر کے پرون پر — خون آنکھون سے برساتے تھے مرغان مدینہ
۱۲ بیساختہ دربار مین رقت کا ہوا جوش — داخل ہوئے جسوقت اسیران مدینہ

۱۳	ای جور فلک حیف ہی تبیس پہر مین	بے آب ہوا خشک گلستان مدینہ
۱۴	ہر سمت مدینہ مین اُٹھا شور قیامت	پہونچے جو مدینہ مین غریبان مدینہ
۱۵	زینب کا یہ نوحہ تھا کہ سر پر نہین شبیر	زینب نہین اب لائق و شایان مدینہ
۱۶	لکھا ہی کہ اِس درد سے زینب نے کیے بین	جو ہل گئے سب مسجد و ارکان مدینہ
۱۷	بیچین لحد مین تھے نبی روتی تھی زہرا	تا عرش گیا نالہ و افغان مدینہ
۱۸	تھا بیچ مین حلقہ کے عقاب علی اکبر	سر پیٹتے تھے گرد جوانان مدینہ
۱۹	مسلم کی دعا تھی دم آخر کہ خدایا	پھر جائے مدینہ کو سلیمان مدینہ

۲۰
ہی آرزوے دل یہی خالق کرے وہ دن
مداح بھی ہو زائر خاقان مدینہ

۱	کیا ہو بیان مرتبہ و شان فاطمہ	روح الامین ہی مجرئی دربان فاطمہ
۲	ناجی ہین بالیقین غلامان فاطمہ	تھامے ہوے ہین گوشہ دامان فاطمہ
۳	پہونچا نہ وہم عرشیون کا اُسکے فرش تک	اللہ رے اوج و رفعت ایوان فاطمہ
۴	ممکن ہی کب بشر سے لکھے وصف ذات پاک	ممدوح خلق جب ہو ثناخوان فاطمہ
۵	جبرئیل تو ہلاتے تھے گہوارۂ حسین	میکال بنتے آسیا گردان فاطمہ
۶	خاتون جنت اُنکا لقب اور وہ جنتی	مریم ہو کس دلیل سے ہم شان فاطمہ
۷	ہولی ہین آپ آکے عزاخانو مین شریک	کس مرتبہ ہی لطف فراوان فاطمہ
۸	نسبت نہین ہی کچھ بھی سحاب مطر کو	دیکھے جو کوئی دیدۂ گریان فاطمہ

۹ دنیا سے جب کہ بنت نبی نے سفر کیا / زینب تھیں اہلبیت مین ہم شان فاطمہ
۱۰ صرف دعاے امت عاصی رہین تبول / ہم کیون نہ ہووین بندۂ احسان فاطمہ
۱۱ سایہ مین ہوگی حشر کے دن امت رسول / اتنا وسیع ہوویگا دامان فاطمہ
۱۲ سیراب آب نہر سے تھے وحش اور طیور / بے آب خشک تھے گل ریحان فاطمہ
۱۳ باقی رہا نہ سرو نہ شمشاد نہ نہال / یہ باغیون نے کاٹا گلستان فاطمہ
۱۴ زینب نے دیکھا خواب مین مقتل کو شاہ کے / کرتی ہی صاف زلف پریشان فاطمہ
۱۵ گردون پہ آفتاب جہان کو گہن لگا / ڈوبا جو خون مین مہر درخشان فاطمہ
۱۶ خون لعل کا جگر اسی ماتم مین ہو گیا / بے آب تھے جو گوہر غلطان فاطمہ
۱۷ سایہ کیے تھے لاش پہ سب طائر ہوا / بے گور تھا جو رن مین سلیمان فاطمہ
۱۸ باغ جنان مین کہتی تھین حورین خوشا نصیب / حر جری تو آج ہی مہمان فاطمہ
۱۹ گھر آپ نے لٹا دیا امت کے واسطے / سو جان سے ہم نثار ترے جان فاطمہ
۲۰ صد حیف صرصر ستم و جور و ظلم نے / گل کر دیے چراغ شبستان فاطمہ
۲۱ امت پہ صدقہ آپ نے شبیر کو کیا / امت ہو لاکھ جان سے قربان فاطمہ
۲۲ حور و ملک کو غش تھا فلک تھرتھراتے تھے / سنکر صداے نالہ و افغان فاطمہ
۲۳ بیت الحزن بنا تھا رسول خدا کا گھر / گم ہو گیا جو یوسف کنعان فاطمہ
۲۴ کہتی تھی بانو تیرہ و تاریک ہی جہان / بے ذات پاک اے مہ تابان فاطمہ
۲۵ باقی بچا نہ غنچہ نہ گل نہ کوئی ثمر / تاراج ایسا ہو گیا بستان فاطمہ

کس بانکپن سے وعدۂ طفلی ادا کیا	۲۶	قربان تیرے اے جگر و جان فاطمہ
کہتی تھیں حوریں ان مین قدم کسطرح دھرین	۲۷	بکھرے ہوے ہین لولو و مرجان فاطمہ
باغ جنان مین شیون و ماتم بپا ہوا	۲۸	دیکھا جو سب نے چاک گریبان فاطمہ
چاہے جسے جنان مین جگہ دے و یا نہ دے	۲۹	حکم خدا وہی ہو جو فرمان فاطمہ
اس حال سے تھی قید مین ذریت بتول	۳۰	جو تھا خلاف شان کنیزان فاطمہ
۳۱	مداح آفتاب قیامت کا خوف کیا ظل خدا ہے سایۂ دامان فاطمہ	

ردیف ی

سلامی فصل ماتم آرہی ہے	۱	اداسی ہر طرف کو چھا رہی ہے
یقین ہے خوب برسین آج آنکھین	۲	دلون پر غم کی بدلی چھا رہی ہے
چلے ہین جنگ کو زینب کے دلبر	۳	طریق رزم مان بتلا رہی ہے
رضا مرنے کی اکبر کو ملی ہے	۴	کمر بیٹے کی مان بندھوا رہی ہے
مین صدقے لاتے ہین پانی چچا جان	۵	سکینہ بھائی کو بہلا رہی ہے
غضب ہے کشتی آل پیمبر	۶	بغیر از ناخدا ٹکرا رہی ہے
گھرا ہے وان صف اعدا مین دولھا	۷	دلھن خیمہ مین یان گھبرا رہی ہے
سکینہ پکڑے ہے سرور کا دامن	۸	پدر کو چھوڑ دو مان سمجھا رہی ہے
دریغا فاطمہ زہرا کی کھیتی	۹	نہین پانی بلا مرجھا رہی ہے

لکھا صغرا نے آؤ جلد بابا	۱۰	اکیلی فاطمہ گھبرا رہی ہی
مین گھبراتی ہون بابا ہر طرف سے	۱۱	صداے گریہ مجھکو آ رہی ہی
فراق اصغر ناداں مین بانو	۱۲	در زنداں پہ یہ چلا رہی ہی
مری گودی مین آؤ میرے جانی	۱۳	یہ دونون ہاتھ مان پھیلا رہی ہی
حر آتا ہی شہ دین کی طرف کو	۱۴	اُسے فوج دغا بہکا رہی ہی
وہ کہتا ہی نہین رُکنے کا اب حُر	۱۵	اُسے لینے کو زہرا آ رہی ہی
مرا محسن ہی تو اے حُر غازی	۱۶	مقام خلد بھی دکھلا رہی ہی
۱۷	چلو اب روضۂ سرور پہ مداح توقف کیون ہی خلقت جا رہی ہی	

سلامی بوسے جنت آ رہی ہی	۱	وہ نہر جانفزا لہرا رہی ہی
شریک بزم ہی خاتون جنت	۲	وہ خود روتی ہی اور رُلوا رہی ہی
بھرو شیشون مین چنگر گوہر اشک	۳	یہ زہرا حورون سے فرما رہی ہی
دکھا کر چھوٹے چھوٹے کوزے خالی	۴	سکینہ بھائی کو بہلا رہی ہی
غضب ہی چاند پر خیر النسا کے	۵	گھٹا فوج ستم کی چھا رہی ہی
پدر کا چھوڑنا ہرگز نہ دامن	۶	سکینہ کو یہ مان سکھلا رہی ہی
تڑپتے ہین ادھر سرور کے بچے	۷	اُدھر کو نہر چکر کھا رہی ہی
ہوا سے اُلجھے ہین گیسوے اکبر	۸	پھوپھی کس پیار سے سلجھا رہی ہی

٩	جو دیکھا گھوڑا آتا شاہ دین کا	حرم سمجھے سواری آرہی ہی
١٠	فرس سے گرتے ہین سبط پیمبر	زمین کربلا تھرا رہی ہی
١١	کہا اکبر سے مان نے تیری رنگت	تپش سے دھوپ کی سونلا رہی ہی
١٢	نہ جاؤ دھوپ مین صدقے مین تیرے	علی اکبر کو مان سمجھا رہی ہی
١٣	کھڑے ہین سامنے عون و محمد	کمر مرنے پہ مان بندھوا رہی ہی
١٤	جو ہی خواہش جنان کی چل سوئے شاہ	ادھر یہ عقل حر سمجھا رہی ہی
١٥	اُدھر دکھلا کے [illegible] حشمت	ہوائے مال و زر بہکا رہی ہی
١٦	[illegible]	ہوا کیون منہ کو اب برسا رہی ہی
١٧	[illegible]	یہ زینب ہند کو بتلا رہی ہی
١٨	[illegible] کا علمدار	صدا بس الامان کی آرہی ہی
١٩	کمر کستے ہین مرنے پر جو سرور	تبرک سب بہن پہنا رہی ہی
٢٠	اعانت لی نہ ہم سے شاہ دین نے	جنون کی فوج یہ پچھتا رہی ہی
٢١	شہ بیکس کو لینے کربلا تک	جماعت انبیا کی آرہی ہی

٢١ تری ہر بیت پر مداح زہرا
جزاک اللہ خود فرما رہی ہی

١	مین کیا مداح ہون کیا طبع کی میرے رسائی ہی	تری مداح ای ممدوح حق ساری خدائی ہی
٢	ضعیفہ کو تھا سودا جسطرح یوسف کے لینے کا	ثناے شہ مین یون میری طبیعت آزمائی ہی

ترا مداح جب ہو خالق کون و مکان مولا	۳	کہون مین اپنے کو مداح بالکل خودستائی ہی
نہین بیوجہ ہی یہ آسمان کا اسطرح جھکنا	۴	تری تسلیم کو یہ چرخ نے گردن جھکائی ہی
نزول قاب قوسین آپکی قربت کا شاہد ہی	۵	فقط عیسیٰ کی چوتھے آسمان ہی تک رسائی ہی
تری وہ ذات اقدس ہی بحد لولاک سے ثابت	۶	خدا نے جسکے باعث ساری یہ خلقت بنائی ہی
خلیل اللہ ابراہیم موسیٰ تھے کلیم اللہ	۷	مگر محبوبیت حق کی ترے حصہ مین آئی ہی
ملک آئے سواری لیکے فرش خوابگہ تک اپنے	۸	تعجب خیز خاطر ہی نبی یہ پیشوائی ہی
گنہگارون کے چلانے سے محشر حشر مین ہوگا	۹	پکارینگے جو رو رو کر محمد کی دُہائی ہی
حمایت آل کی تیرے شفاعت رحم خالق کا	۱۰	وسیلے مین یہی جلسے کہ امید رہائی ہی
ترے احسان کے قربان ہم ای سبط پیغمبر	۱۱	ہماری ناو خون مین ڈوبکر تونے بچائی ہی
مقام شکر ہی مداح اُس کشتی کے راکب ہین امام عصر کے قبضہ مین جس کی ناخدائی ہی	۱۲	
سلامی لشکر اعدا کی سرور پر چڑھائی ہی	۱	ادھر تنہا ہین سرور اسطرف ساری خدائی ہی
سلامی اُس در اقدس پہ اپنی جبہہ سائی ہی	۲	سلیمان کے لیے بھی فخر جس در کی گدائی ہی
یزید روسیہ بندے نے گھبرا کے یون پوچھا	۳	مجھے آگاہ کر کس شخص پر تیری چڑھائی ہی
مین سنتی ہون کوئی سردار ہی بطحا و یثرب کا	۴	تجھے منظور جس مظلوم کے گھر کی صفائی ہی
سُن ای سفاک مین ڈرتی ہون میرا دل دھڑکتا ہی	۵	وہ کیا حیدر کا دلبر ہی وہ کیا زینب کا بھائی ہی
خدا کے واسطے ایسا نہ کیجو قصد ای ظالم	۶	وہ احمد کا نواسا ہی وہ زہرا کی کمائی ہی

کہا عدا رنے ہی حسد تجھکو وہم ہی بیجا	۷	یہ کیا کہتی ہی کیسی بات تیرے جی مین آئی ہی
نہ یہ بازو سے شبیر ہی نہ یہ سبط پیمبر ہی	۸	یہ اک دشمن ہی میرا جس سے ان وزرون لڑائی ہی
کہا عباس سے شہ نے تجھے کسطرح رخصت دون	۹	تری رخصت برادر روح و قالب کی جدائی ہی
خدا کی شان جو تھی چادر تطہیر کی مالک	۱۰	کھلے سر شام کے بلوہ مین وہ معصومہ آئی ہی
کہا اکبر نے غش مین جا کے یون سجاد سے اٹھو	۱۱	غضب ہی آگ جلادون نے خیمہ مین لگائی ہی
کہا زینب نے مین کیونکر چلون دربار مین لوگو	۱۲	وہان مجمع ہزارون کا ہی اور یان بے ردائی ہی
کیے روضہ پہ جد کے بین یہ رو رو کے زینب نے	۱۳	رسول کبریا اٹھ کر نواسی تیری آئی ہی
کرون کس کس کا شکوہ اک زمانہ ہوگیا دشمن	۱۴	وصیت آپکی امت نے سب دل سے بھلائی ہی
گئی تھی یان سے مین کنبہ کو لیکر کربلا حضرت	۱۵	اور اب آئی ہون تو قاسم ہی نہ اکبر بھائی ہی
دکھاؤن پشت کے مین نیل تمکو یا کہ بازو کے	۱۶	رسن سے آجتک مجروح سب میری کلائی ہی
تماشا تھا ہمارا شام کے دربار مین جدا	۱۷	ہر اک کہتا تھا ہندی شام مین غیرت سے آئی ہی
سر شبیر کوفہ مین پھرا تا شام نیزہ پر	۱۸	دہائی ہی دہائی ہی دہائی ہی دہائی ہی
۱۹	چھڑاؤ لشکر افکار سے مداح کو مولا بہت تشویش مین اب ان دنون تیرا فدائی ہی	
سلامی ہاتھ مین دامان شاہ کربلائی ہی	۱	یہ افضال الٰہی ہی یہ طالع کی رسائی ہی
در شہ پر جو پہونچا خلد مین فوراً جا داخل	۲	یہ امداد شہ دین ہی یہ فضل کبریائی ہی
مرض مین نزع مین قبر مین برزخ مین قیامت مین	۳	علی پر ختم ہر دم ہر جگہ مشکلکشائی ہی

۴ علی دست خدا ہی زور بازوے پیمبر ہی / انھین کے ہاتھ مین کونین کی مشکلکشائی ہی

۵ نبی کا اور علی کا فی الحقیقت نور واحد ہی / نبوت اور امامت کے سبب جسمی جدائی ہی

۶ سخاوت اور شجاعت صبر و ہمت اور شکیبائی / یہ ہر اک منزلت شبیر کے حصہ مین آئی ہی

۷ ق کوئی ہمرتبہ شبیر ہو یہ غیر ممکن ہی / پدر حیدر محمد جد ہی مان احمد کی جائی ہی

۸ چچا ہین جعفر طیار جنکو حق نے پر بخشے / بہن زینب ہی اُسکی سید مسموم بھائی ہی

۹ شہ بیکس کا ہی وہ آستان عرشی شرف حقا / فرشتون کو بھی جسپر آرزوے جبہ سائی ہی

۱۰ اگر انصاف سے چشم زمانہ دیکھے الفت مین / نہ زینب سی بہن ہی کوئی نہ شبر سا بھائی ہی

۱۱ کہان زینب کہان دربار حاکم آہ وا ویلا / یہ گردش چرخ کی ہی یہ زمانہ کی برائی ہی

۱۲ کہا عابد سے زینب نے اُٹھو کیا غش مین ہو بیٹا / خبر لو ناریون نے آگ خیمہ مین لگائی ہی

۱۳ ق گئی خود ہند زندان مین حرم کے پاس یہ کہنے / مدینہ کی ہین سُنیے والی یہ بندی جو آئی ہی

۱۴ جو دیکھا حضرت زینب کو کچھ دھڑکا ہوا دلمین / یہ بنت فاطمہ زہرا ہی یہ حیدر کی جائی ہی

۱۵ ادب سے بیٹھ کر کی دست بستہ عرض یہ رو کر / کوئی ہمنام ابن فاطمہ حضرت کا بھائی ہی

۱۶ سینا ای ہند نوحہ مین سُنکر دل ہی گھبراتا / مجھے تشویش ہی جب سے خبر یہ مین نے پائی ہی

۱۷ کوئی ہمنام مولا ہی یزید اُسکے مخالف ہی / مہ و فیج سے اُسپر فوج اظلم کی چڑھائی ہی

۱۸ کہا زینب نے ہوتی ہین بہت اک نام کی بی بی / مرا بھائی تھا بیکس جانتی ساری خدائی ہی

۱۹ ترا آقا ہی ابن فاطمہ جان رسول حق / کہ جسکے قبضہ مین سب خلق کی مشکلکشائی ہی

۲۰ کلام زینب مغموم سُنکر ہند چلائی / مرے کانونکو اس لہجہ سے بیشک آشنائی ہی

کھڑی

۲۱	یقین مجھکو ہوا تم نبت حیدر ہو بتاؤ اب	یہ کیا حالت ہی بی اور صورت کیا بنائی ہی
۲۲	ہوئین تم قید کیون سرور کہان ہین کہان لشکر	کہا زینب نے سب گھر لٹ گیا حق کی دہائی ہی
۲۳	نہ صغر مین نہ اکبر ہین نہ عباس دلاور ہین	نہ میرے لال ہین باقی نہ قاسم ور نہ بھائی ہی
۲۴	یہ سنکر بیٹی روئی اسقدر وہ عاشق سرور	یقین سب کو ہوا اب روح و قالب سے جدائی ہی
۲۵	شب عاشورہ زینب کہتی تھی روکر خدا حافظ	بھتر تن ادھر ہین اسطرف ساری خدائی ہی
۲۶	تلاطم فوج مین تھا آمد عباس سن سنکر	ہر اک کو ورد تھا یہ آج لشکر کی صفائی ہی
۲۷	کہا زینب نے آکر روضۂ پر نور احمد پر	نواسی آپ کی ختم رسل فریادی آئی ہی
۲۸	سر شبیر کاٹا گھر جلایا سے گئے در در	کیا یہ ظلم امت نے دہائی ہی دہائی ہی
۲۹	لکھا صغرا نے تم آؤ تو آؤ ورنہ یا مولا	تپ فرقت سے میری روح و قالب کی جدائی ہی
۳۰	کہا نصرانی نے حاکم سے بعد قتل شاہ دین	یہ تیرا دعوی اسلام بیشک بیحیائی ہی
۳۱	ترا کہلا کے مولا جائے کس جا التجا لیکر تمھارے ہاتھ مین مداح کی مشکلکشائی ہی	

۱	کربلا سے آگے بڑھتی ہی تمنا اور بھی	مجرئی کہتا ہی دل چلیے دوبارا اور بھی
۲	ذات ختم المرسلین ہی فخر ذات انبیا	قرب او ادنی سے ہی کیا بڑھکے رتبہ اور بھی
۳	جتنی اخفار عزا مین ہوتی ہی کوشش زیاد	معجزہ ہی اتنا ہی بڑھتا ہی چرچا اور بھی
۴	گو ازل کے دن سے ہون مست مے خم غدیر	ساقیا بہر خدا اک جام صہبا اور بھی
۵	کہتی تھی زینب لٹا گھر مر گئے سارے عزیز	دیکھین دکھلاتی ہی کیا یہ زال دنیا اور بھی

۶ راہ جنت کی ہو سیدھی پیروی اہلبیت — کون کہتا ہو کہ ہو جنت کا رستہ اور بھی

۷ کہتے تھے شہ بعد اکبر مرنے میں ہو اتنی دیر — نذر حق کرنا ہو مجھکو ایک فدیہ اور بھی

۸ راستہ مین سنکے مسلم کی خبر شہ نے کہا — دیکھیے دکھلاتی ہو تقدیر کیا کیا اور بھی

۹ جب رکھی مشک سکینہ دوش پر عباس نے — بڑھ گیا اس شیر کا جعفر سے پایا اور بھی

۱۰ گو شب عاشور تھے مضطر سب اہل بیت شاہ — لیکن اُنسے تھی پریشان بنت زہرا اور بھی

۱۱ برکت تربت سے جسکے ہو گئے عیسی مسیح — ہو سوا شہ کے کوئی ایسا مسیحا اور بھی

۱۲ کہتا تھا سرور کا سر نیزہ پہ مین حق کے سرفراز — بڑھ گیا نیزہ پہ چڑھ کر میرا رتبہ اور بھی

۱۳ کہتی تھی صغرا سے بانو جاتے ہو دادی کے پاس — آہ و زاری کر دو دن مین زلفون مین شانہ اور بھی

۱۴ کہتے تھے اعدا نہین دینگے کے پانی شہ کو ہم — لاکھ ملجائین جو اس دریا مین دریا اور بھی

۱۵ سچ بتا انصاف سے مجھکو یہ اے چشم فلک — صبر مین شبیر سا دیکھا ہو یکتا اور بھی

۱۶ صبر جو شہ نے کیا دشت بلا مین مو بمو — صبر ایوب اس سے ہوگا کیا زیادہ اور بھی

۱۷ آرزو تھی یہ شہیدون کی جو ملتی زندگی — سر فدا شبیر پر کرتے دوبارا اور بھی

۱۸ کہتے تھے شامی نہین دیکھے کبھی ایسے اسیر — گو یہان پر پہلے آئے ہین اسارا اور بھی

۱۹ در پہ چلاتی تھی زینب گرتے ہین گھوڑے سے شاہ — ہو غضب مجروح پھر کرتے ہین اعدا اور بھی

۲۰ دی صدا عباس نے چومون قدم وقت اخیر — آرزوے دل ہو یہ خادم کی آقا اور بھی

۲۱ سر نے شہ کے مردہ کو تم کہہ کے زندہ کر دیا — اس سے بالاتر تھا کیا کار مسیحا اور بھی

۲۲ پیروی آل احمد ہو محبت کی دلیل — شہ کے ماتم سے ہو اثبات تولا اور بھی

آرزو ہی کربلا جا کر کہوں میں دل سے یوں	۲۳	کیا کوئی باقی ہی اب تیری تمنا اور بھی
کیا عزاداروں کو ہی شوق غم سبط نبی	۲۴	آرزو رہتی ہی یہ بڑھ جائے عشرہ اور بھی
کہتے تھے انصار شہ ملتی ہی جنت بیحساب	۲۵	ہی کوئی عقبیٰ کا ایسا نقد سودا اور بھی
۲۶	نسبت ذاتی و مداحی تو ہی مداح کو زائری کا مرتبہ ملجائے مولا اور بھی	

سلامی عشق ذات قادر قیوم مشکل ہی	۱	جو منزل کر گئے طی سید مظلوم مشکل ہی
کوئی مرسل ہوا طالب اس رتبہ کا خالق سے	۲	ازل سے ہو گیا تھا سبکو یہ معلوم مشکل ہی
جو آیا ذکر بیعت ہادی عالم نے فرمایا	۳	مطیع فاسق و بدکیش ہو معصوم مشکل ہی
کہا زینب نے مولا ہی کوئی تدبیر بچنے کی	۴	شہ دین رو کے بولے خواہر مغموم مشکل ہی
ہوا یوں التزام آل و قرآن حکم احمد میں	۵	سمجھنا معنی قرآن بجز معصوم مشکل ہی
رفیقوں میں یہ چرچا تھا جو حکم شاہ عالی ہو	۶	نہ ضبط شام مشکل ہی نہ فتح روم مشکل ہی
شہ بیکس نے فرمایا کٹانا سر کا آسان ہی	۷	مگر بے پردگی زینب و کلثوم مشکل ہی
ندا قاسم نے دی ازرق میں ابن شیر یزداں ہوں	۸	ظفر مجھ پر تجھے اے بیل بے خرطوم مشکل ہی
جو آیا شمر بہکانے کہا عباس غازی نے	۹	امیر شام کا عباس ہو محکوم مشکل ہی
ہوا ناری سے نوری ایکدم میں حر کی واہ قسمت	۱۰	حر غازی سا ہونا صاحب مقسوم مشکل ہی
کہا اکبر سے شہ نے میں رضا دیتا ہوں مرنے کی	۱۱	مگر بیٹا رضا دے زینب مغموم مشکل ہی
عمر سے بولا حر اب سایہ بال ہما پا کر	۱۲	رہے تو زیر سایہ تیرے اے بوم مشکل ہی

شب عاشور آتی تھی صدا زہرا کی زینب کو	۱۳	ترے بھائی کا بچنا دختر مغموم مشکل ہے
	۱۴	روا ہے حاجت مداح درگاہ الٰہی سے تری خاطر سے کیا اے سید مظلوم مشکل ہے

مدفن اپنا گر زمینِ کربلا ہو جائیگی	۱	خاک مجرائی کی بھی خاکِ شفا ہو جائیگی
اے سلامی گر تری قسمت رسا ہو جائیگی	۲	خاک تیری جزوِ خاکِ کربلا ہو جائیگی
تاجدارِ ہل اتی کی گر عطا ہو جائیگی	۳	دور اے مجرائی سب حرص و ہوا ہو جائیگی
شہ نے فرمایا زمینِ ماریہ کو دیکھکر	۴	رشکِ جنت ایک دن یہ کربلا ہو جائیگی
رات سے آتی تھی زینب کو یہ زہرا کی صدا	۵	کل مرے شبیر کی گردن جدا ہو جائیگی
آگے آگے شیرِ حق اور پیچھے شیعوں کی قطار	۶	طے صراطِ اسطرح ہمسے بے عصا ہو جائیگی
شہ کو صغرا نے لکھا ہر لحظہ بڑھتا ہے مرض	۷	آپ کے آتے ہی لونڈی کو شفا ہو جائیگی
کہتے تھے شہ خوف سر کٹنے کا اپنے کچھ نہین	۸	ڈر یہ ہے بلوہ مین زینب بے ردا ہو جائیگی
شہ نے عابد سے کہا ہو جائیگی امت تباہ	۹	گر زبان شکوہ سے تیری آشنا ہو جائیگی
کہتے تھے باہم عدو برباد ہو جائینگے ہم	۱۰	گر زبان شہ پہ جاری بددعا ہو جائیگی
حر یہ دل سے کہتا تھا ہرگز یہ مین سمجھا نہ تھا	۱۱	آل احمد یون بلا مین مبتلا ہو جائیگی
کر کے منھ سوے نجف زینب نے یہ رو کر کہا	۱۲	لو خبر ورنہ یہ بیٹی بے ردا ہو جائیگی
کون سمجھا تھا یہ نیرنگیِ دوران مومنو	۱۳	صاحبِ تطہیر محتاجِ ردا ہو جائیگی
کہتا تھا حر ایک دم مین ناری سے نوری ہوا	۱۴	کیا خبر تھی اسطرح قسمت رسا ہو جائیگی

دیکھکر پوشاک اکبر کو یہ کہتے تھے حسین	۱۵	غرق خون مین آج یہ گلگون قبا ہو جائیگی
آمد عباس کا غل سُنکے بولا ابن سعد	۱۶	فوج اپنی ایک حملہ مین فنا ہو جائیگی
کہتے تھے ہنس ہنس کے انصار امام دین پناہ	۱۷	دھار ہم کو تیغ کی آبِ بقا ہو جائیگی
کہتے تھے عون و محمد جلد سر قربان کرو	۱۸	کچھ اگر عرصہ ہوا آمان خفا ہو جائیگی

۱۹	خوف کیا بیماری عصیان سے ہو مداح کو جب سمجھتا ہر دوا خاکِ شفا ہو جائیگی

مجرئی حامی اگر نسبتِ علی ہو جائیگی	۱	دور روز حشر کی تشنہ لبی ہو جائیگی
سہل ہو جائینگی ساری مشکلین کونین کی	۲	ورد جسکا اے دلا نادِ علی ہو جائیگی
بیدھڑک ہوگا گذر اپنا صراط حشر سے	۳	دست مومن کا عصا حب علی ہو جائیگی
دیر ہی بس قبر مین رکھنے کی مومن کے لیے	۴	جو حقیقت ہے خفی وہ سب جلی ہو جائیگی
کہتے تھے سرور یہان بننے تو دو میرا مزار	۵	رشک جنت کربلا کی ہر گلی ہو جائیگی
حاکم ظالم سے زینب نے کہا دربار مین	۶	حشر مین معلوم ساری خودسری ہو جائیگی
سوچکر انجام زینب کو یہ کہتے تھے نبی	۷	بیردا اکدن یہ میری لاڈلی ہو جائیگی
شہ نے عابد سے کہا تم صبر کرنا میرے بعد	۸	طوق مین گردن تری اے میرے وصی ہو جائیگی
بولا ابن سعد سے اِسطرح سقائے حرم	۹	نہر کم اک مشک سے کیا اے شقی ہو جائیگی
شہ نے اعدا سے کہا دونگا تمھین کوثر کے جام	۱۰	رفع اصغر کی اگر تشنہ لبی ہو جائیگی
شمر سے کہتی تھی زینب میری چادر لینے سے	۱۱	کیا بڑی دولت تجھے حاصل دنی ہو جائیگی

کہتے تھے شبیر ہوگا روح پر صدمہ مری	۱۲	بے ردا بلوہ مین جب بنت علی ہوجائیگی
۱۳	خوف کیا تاریکی مرقد کا ہو مداح کو شمع تربت الفتِ آل علی ہوجائیگی	

سلامی ہون اُس در کا یہ آرزو ہی	۱	دو عالم کی حاصل جہان آبرو ہی
دکھا بانو کو شمر حاکم سے بولا	۲	یہ کسرا کی پوتی علی کی بہو ہی
کہا شہ نے قاسم ہوے چور ایسے	۳	نہ بخیہ کی جا ہی نہ جاے رفو ہی
غضب ہی جو ہی ابن ساقی کوثر	۴	وہ محتاج پانی کا بہر وضو ہی
سخن سُنکے زینب کے حاکم یہ بولا	۵	بلا شبہہ حیدر کی سی گفتگو ہی
ہر اک کہتا تھا دیکھکر روے اکبر	۶ ق	یہ ہمشکل ختم رسل ہو بہو ہی
وہی رخ وہی چشم ویسے ہی گیسو	۷	بعینہ وہی گیسوے مشک بو ہی
کہا شہ نے قاتل نہ کر ذبح مجھکو	۸	یہ میرا لہو پنجتن کا لہو ہی
جسے رات دن چومتے تھے پیمبر	۹	ادب کی جگہ ہی یہ وہی گلو ہی
کسی طور سے نہر تک ہو رسائی	۱۰	علمدار شہ کو یہی جستجو ہی
یہ کہتے تھے انصار صدقے ہون شہ پر	۱۱	یہ عزت ہی بس اور یہی آبرو ہی
کہا شہ نے زینب نہین ہو نہین زخمی	۱۲	قبا پر یہ اکبر کا میرے لہو ہی
جو بہکانے عباس کو شمر آیا	۱۳ ق	کہا شیر نے چپ یہ کیا گفتگو ہی
نہین ہی یہ ممکن کہ شہ سے پھرو نمین	۱۴	عجب ناقص العقل ای شمر تو ہی

۱۵	کہا دل سے قاصد نے ہو خیر شہ کی	جدھر سنتا ہوں نعرۂ اُقتلو ہی
۱۶	عبادت میں مشغول ہیں شہ کے یاور	اُدھر فکر غارت میں ہر جنگجو ہی
۱۷	فدا پہلے سب سے کروں شہ پہ سر کو	رفیقو نہیں ہر اک کی یہ آرزو ہی
۱۸	کہا شہ سے زعفر نے میں ہوں وہ خادم	جو ممنون احسان ترا مو بمو ہی
۱۹	شہا تیرے قدموں پہ صدقہ کروں سر	یہی میری امید اور آرزو ہی
۲۰	درِ اقدسِ شہ پہ مداح پہونچوں	یہی ہی تمنا یہی آرزو ہی

۱	رانڈ ای مجرئی قاسم کی دُلھن ہوتی ہی	رن کو اب رخصت فرزند حسن ہوتی ہی
۲	آئی ہیں پنجتن پاک کی روحیں واں پر	جس جگہ بزم غم تشنہ دہن ہوتی ہی
۳	بزم شبیر کو خالق نے یہ بخشا ہی شرف	قدر اشکوں کی بہ از درِ عدن ہوتی ہی
۴	دفن خواہر کو بھتیجے کرتے ہیں عابد نے کیا	دیکھا جب کچھ نہیں تدبیر کفن ہوتی ہی
۵	کر کے مُنہ سوے نجف کہتی تھی زینب بابا	آپ کی لاڈلی پابند رسن ہوتی ہی
۶	سُن کے کہرام کو خیمہ کی یہ کہتے تھے عدو	بہنوں سے رخصت سلطان زمن ہوتی ہی
۷	پوچھا زینب نے جو اعدا کے رسالے آئے	فوج کیوں جمع یہ قربان بہن ہوتی ہی
۸	بھائی پر بیٹے تصدق کیے اور شکر کیا	کوئی دنیا میں بھی زینب سی بہن ہوتی ہی
۹	لاش اصغر پہ کہا بانو نے مجبور ہی ماں	دفن کی فکر نہ تدبیر کفن ہوتی ہی
۱۰	کہتی تھی بالی سکینہ نہیں رو سکتی ہوں میں	گریہ کرنے میں گلوگیر رسن ہوتی ہی

لاش شہ پر کہا زینب نے چلے شام کو جب	۱۱	بھائی مجبور جدا تم سے بہن ہوتی ہی
راکب دوش نبی گھوڑون سے پامال ہوا	۱۲	تیری گردش بھی نئی چرخ کہن ہوتی ہی
رات کو عقد ہوا صبح کو وہ رانڈ ہوئی	۱۳	کوئی کبراسی بھی دنیا مین وطن ہوتی ہی
بانو اکبر سے یہ کہتی تھی نہ جاؤ رن کو	۱۴	صدقہ تجھپر یہ گرفتار محن ہوتی ہی
کہتی تھی رو کے سکینہ کہ نہ آیا پانی	۱۵	پھوپھی بیجان نہ اب تشنہ دہن ہوتی ہی
شاہ فرماتے تھے امت کی شفاعت کے لیے	۱۶	آج قربانی ہفتاد و دو تن ہوتی ہی
۱۷	مشکلین جتنی ہین حل ہوتی ہین بیشک ہلال جبکہ امداد شہ قلعہ شکن ہوتی ہی	

چشم نم سے مجرئی آنسو جو باہر آئینگے	۱	روضۂ رضوان سے گاہک اُنکے حیدر آئینگے
عرصۂ محشر مین جبدم اہل محشر آئینگے	۲	مجرئی تاج شفاعت پہنے سرور آئینگے
کیون نہ افضل باغ جنت سے ہو دشت کربلا	۳	جائینگے جنت مین وہ پہلے جو یانپر آئینگے
کیا فضیلت بزم ماتم کی ہی خالق ہی گواہ	۴	یان بچھانیکے لیے جبریل شہپر آئینگے
لاش اصغر گود مین اور ہاتھ مین خون سے تر	۵	حشر مین اسطرح سرور پیش داور آئینگے
نفسی نفسی ورد ہوگا ہر نبی کا حشر مین	۶	امتی کہتے مگر اپنے پیمبر آئینگے
یاد کر کے وعدۂ اکبر کو صغرا کہتی تھی	۷	یا الٰہی کون دن ہوگا جو اکبر آئینگے
شام مین غل تھا تماشہ کو چلو ای اہل شام	۸	سر کھلے قیدی بنے آل پیمبر آئینگے
کیا ندامت ہوگی روز حشر سوچو مومنو	۹	زشتی اعمال کے جب اپنے دفتر آئینگے

۱۰ حکم حق سے جب ہوا آراستہ جنت کا باغ
حور و غلمان کہتے تھے مہمان بہتر آئینگے

۱۱ فوج اعدا مین پڑی ہل چل ہی جب یہ خبر
بعد قاسم لڑنے عباس دلاور آئینگے

۱۲ کہتے تھے باہم بھلا ہوگا مقابل اُنکے کون
غیظ مین جب کھینچکر تیغ دو پیکر آئینگے

۱۳ کہتے تھے عاشور کو مولا قیامت ہوگی آج
جس گھڑی خاصان حق یان خاک پر سر آئینگے

۱۴ وعدہ شیرین سے کیا سرور نے بوقت وداع
تیرے گھر ایک روز شیرین ہم مقرر آئینگے

۱۵ کرتی تھی تسکین سکینہ اسطرح اطفال کو
دیکھو اب دریا سے عمو مشک بھر کر آئینگے

۱۶ جب گرے گھوڑے سے اکبر ہنسکے اعدا کہتے تھے
لاش اُٹھانے کس طرح سے شاہ مضطر آئینگے

۱۷ جان گئی ہین کہتا تھا ہنس ہنسکے حر اللہ رے قدر
کون سمجھا تھا مرے لینے کو حیدر آئینگے

۱۸ کہتے تھے زینب سے سرور صبر کیجو اُس گھڑی
چادرین لینے تمھاری جب ستمگر آئینگے

۱۹ تشنگی پر شاہ بیکس کی جو ہین گریان یہان
بڑھکے اُسکی قبر تک تسنیم و کوثر آئینگے

۲۰ کہتی تھی صغرا مجھے ہوئیگا وہ دن عید کا
گھٹنیون چلتے ہوے جس روز اصغر آئینگے

۲۱ قید سے پنہان ہوے عابد حرم سے کہ کے یون
کربلا جاتے ہین بعد از دفن سرور آئینگے

۲۲ کیون نہو مداح کو آسان جواب اعتقاد
جب یہ ثابت ہی کہ خود قبر مین حیدر آئینگے

۱ غم شہ مین جو روئی مجرئی تصویر پتھر کی
زیارت گاہ عالم ہی زہے توقیر پتھر کی

۲ مجو شاق تھا زہرا کو جسپر بوندیان پڑنا
غضب ہی اُس پہ بارش کرتے تھے بے پیر پتھر کی

۳ ہوا اک مجمع قوم عرب قائل نبوت کا
نبی کے ہاتھ مین جسدم سنی تقریر پتھر کی

۴ کہا بانو نے اکبر تمکو مرنے کی اجازت دون — کہان سے لائے چھاتی مادرِ دلگیر تپھر کی
۵ بنائے قصر عالم ہی حباب آسا بگڑنے کو — عبث اہل دول کرتے ہین یہ تعمیر تپھر کی
۶ لب شبیر کو تشبیہ دون مین لعل سے کیونکر — کہان یہ لعل زہرا کا کہان توقیر تپھر کی
۷ جو ہوتا قلعۂ آہن علی بیشک اُٹھا لیتے — حقیقت کیا درِ خیبر تو تھا تعمیر تپھر کی
۸ سرھانے مرقدِ سرور کے صحرا سے جگہ پائی — زہے قسمت زہے طالع خوشا تقدیر تپھر کی
۹ نگین خاتمِ حضرت سلیمان پر جگہ پائی — ہوئی یہ پنجتن کے نام سے توقیر تپھر کی
۱۰ بیان پر زینبِ دلگیر کے حاکم بھی رو اُٹھا — بدل دی نعرۂ معصومہ نے تاثیر تپھر کی
۱۱ سُنا جب حال جرأت تشنہ لب شہ کے رفیقون کا — یزید سنگدل بھی بنگیا تصویر تپھر کی
۱۲ جو ہین پابند تسلیم و رضا اُنکو برابر ہی — پنھائے بیڑیان آہن کی یا زنجیر تپھر کی
۱۳ دریغا چومے جس پیشانی پرنور کو زہرا — لگائے ضرب اُسپر اک زنِ بے پیر تپھر کی
۱۴ کہا زینب نے اِس غم مین نہ رووُن اور نہ سر پیٹون — شہا کس طرح سے بنجائے یہ ہمشیر تپھر کی
۱۵ مصائب سُنکے شہ کے سنگدل بھی رونے لگتے ہین — اسے کیا کہتے ہین گریہ نہین تسخیر تپھر کی
۱۶ امام چار مین عابد ہین بیشک حکم خالق سے — سنی کعبہ مین اک عالم نے یہ تقریر تپھر کی
۱۷ نہ ہوتا سجدہ گاہ خلق کعبہ بالیقین سمجھو — گرا تے گر نہ شاہ بت شکن تصویر تپھر کی
۱۸ ہوے جو جو ستم شہ پر یہ تھا سب فعل اعدا کا — خطا نہ تیغ کی تھی اور نہ کچھ تقصیر تپھر کی
۱۹ ہمارے دل مین حُبِ آل النقش فی الحجر سمجھو — نہین مٹنے کا یہ ہرگز کہ ہی تحریر تپھر کی
۲۰ غضب ہی لیگئے سجاد کو اُس رستہ ظالم — شکایت کرتے تھے جس راہ مین رہگیر تپھر کی

۲۱	کہا مسلم نے سکار و مقابل کیون نہین لڑتے	چھپ چھپ چھپکے دیتے ہو بھی تعزیر تیھر کی
۲۲	اٹھاتے تھے قدم سجاد اور پھر بیٹھ جاتے تھے	جلاتی تھی جو تلوے ہر قدم تبخیر تیھر کی
۲۳	غم آل نبی سے زلزلہ ہی مین زمین رہتی	پہاڑون مین ڈالی جاتی گر زنجیر تیھر کی
۲۴	خبر مداح کی تم اپنے لینا آکے مرقد مین	کڑی منزل ہر وہ یا شاہ خیبر گیر تیھر کی

۱	اے سلامی نور خور جیسے مہ کامل مین ہے	ویسی ہی حب علی مومن کے آب و گل مین ہے
۲	فاطمہ کو پرسہ شبیر دین اہل عزا	روح زہرا مومنون کے ساتھ اس محفل مین ہے
۳	شہ نے بھائی سے کہا اٹھو ابھی لو یان سے خیام	جنگ کی آمادگی گر لشکر جاہل مین ہے
۴	رحمت حق چاہیے نزدیک گو دریا ہو دور	دشت مین بھی ہر وہی مالک جو ساحل مین ہے
۵	شہ نے فرمایا کرون مین بیعت فسق و فجور	امتیاز اے کوفیو کچھ بھی حق و باطل مین ہے
۶	کی تو ابن سعد نے اور حر نے جنت کی قبول	فرق بین دیکھ لو جو جاہل و عاقل مین ہے
۷	مار یہ مین رک گیا گھوڑا تو یون شہ نے کہا	تا قیامت اب قیام اپنا اسی منزل مین ہے
۸	شاہ کہتے تھے لعینو ہون مین اسیر مطمئن	فیصلہ میرا تمہارا قبضۂ عادل مین ہے
۹	شاہ سے حر نے کہا لٹ جائینگے اہل حرم	رات سے شور ایہ مولا فرقۂ باطل مین ہے
۱۰	ڈیوڑھی سے چلائی فضہ ہو گئے سرور شہید	دیکھا اسنے جب سر شہ پنجۂ قاتل مین ہے
۱۱	طالب رخصت ہوے اکبر تو بولی وہ کے مان	تمکو کیا معلوم ہر ارمان جو میرے دل مین ہے
۱۲	عرش کو ہی زلزلہ تھراتے ہین لوح و قلم	آمد اہل حرم بیدین کی محفل مین ہے

۴ کہا بانو نے اکبر تمکو مرنے کی اجازت دون — کہان سے لائے چھاتی مادرِ دلگیر پتھر کی
۵ بنائے قصرِ عالم ہے حباب آسا بگڑنے کو — عبث اہلِ دول کرتے ہین یہ تعمیر پتھر کی
۶ لبِ شبیر کو تشبیہ دون مین لعل سے کیونکر — کہان یہ لعل زہرا کا کہان توقیر پتھر کی
۷ جو ہوتا قلعۂ آہن علی بیشک اٹھا لیتے — حقیقت کیا درِ خیبر تو تھا تعمیر پتھر کی
۸ سرہانے مرقدِ سرور کے صحرا سے جگہ پائی — زہے قسمت زہے طالع خوشا تقدیر پتھر کی
۹ نگین خاتمِ حضرت سلیمان پر جگہ پائی — ہوئی یہ پنجتن کے نام سے توقیر پتھر کی
۱۰ بیان پر زینبِ دلگیر کے حاکم بھی رو اٹھا — بدل دی نعرۂ معصومہ نے تاثیر پتھر کی
۱۱ سنا جب حال جرأت تشنہ لب شہ کے رفیقون کا — یزید سنگدل بھی بنگیا تصویر پتھر کی
۱۲ جو ہین پابند تسلیم و رضا انکو برابر ہی — پنہائے بیڑیان آہن کی یا زنجیر پتھر کی
۱۳ دریغا چومے جس پیشانی پر نور کو زہرا — لگائے ضرب اُسپر اک زنِ بے پیر پتھر کی
۱۴ کہا زینب نے اس غم مین نہ رووٗن اور نہ سر پیٹون — شہا کس طرح سے بنجائے یہ ہمشیر پتھر کی
۱۵ مصائب سنکے شہ کے سنگدل بھی رونے لگتے ہین — اسے کیا کہتے ہین گریہ نہین تسخیر پتھر کی
۱۶ امام چارمین عابد ہین بیشک حکم خالق سے — سنی کعبہ مین اک عالم نے یہ تقریر پتھر کی
۱۷ نہ ہوتا سجدہ گاہ خلق کعبہ بالیقین سمجھو — گراتے گر نہ شاہ بت شکن تصویر پتھر کی
۱۸ ہوے جو جو ستم شہ پر یہ تھا سب فعل اعدا کا — خطا نہ تیغ کی تھی اور نہ کچھ تقصیر پتھر کی
۱۹ ہمارے دل مین حب آل النقش فی الحجر سمجھو — نہین مٹنے کا یہ ہرگز کہ ہی تحریر پتھر کی
۲۰ غضب ہی لیگئے سجاد کو اُس رستہ ظالم — شکایت کرتے تھے جب راہ مین رہگیر پتھر کی

کہا مسلم نے مکار و مقابل کیون نہین لڑتے	۲۱	عبث چھپ چھپ کے چھلکے دیتے ہو مجھے تیغ پیر تیجر کی
اٹھاتے تھے قدم سجاد اور پھر بیٹھ جاتے تھے	۲۲	جلاتی تھی جو تلوے ہر قدم زنجیر تیجر کی
غم آل نبی سے زلزلہ ہی مین زمین رہتی	۲۳	پہاڑون مین نہ ڈالی جاتی گر زنجیر تیجر کی
۲۴	خبر مداح کی تم اپنے لینا آ کے مرقد مین کڑی منزل ہی وہ یا شاہ خیبر گیر تیجر کی	

اے سلامی نور خور جیسے مہ کامل مین ہے	۱	ویسی ہی حب علی مومن کے آب و گل مین ہے
فاطمہ کو پرسہ شبیر دین اہل عزا	۲	روح زہرا مومنون کے ساتھ اس محفل مین ہے
شہ نے بھائی سے کہا اٹھو ابھی لو یان سے خیام	۳ق	جنگ کی آمادگی گر لشکر جاہل مین ہے
ہمت حق چاہیے نزدیک کو دریا ہو دور	۴	دشت مین بھی ہے وہی مالک کے جو ساحل مین ہے
شہ نے فرمایا کرون مین بیعت فسق و فجور	۵	امتیاز اے کوفیو کچھ بھی حق و باطل مین ہے
کی تو ابن سعد نے اور حر نے جنت کی قبول	۶	فرق بین دیکھ لو جو جاہل و عاقل مین ہے
ماریہ مین رک گیا گھوڑا تو یون شہ نے کہا	۷	تا قیامت اب قیام اپنا اسی منزل مین ہے
شاہ کہتے تھے لعینو ہون مین اسیر مطمئن	۸	فیصلہ میرا تمہارا قبضۂ عادل مین ہے
شاہ سے حر نے کہا لٹ جائینگے اہل حرم	۹	رات سے شور ایہ مولا فرقۂ باطل مین ہے
ڈیوڑھی سے چلائی فضہ ہو گئے سرور شہید	۱۰	دیکھا اسنے جب سر شہ پنجۂ قاتل مین ہے
طالب رخصت ہوئے اکبر تو بولی روکے مان	۱۱	تمکو کیا معلوم ہے ارمان جو میرے دل مین ہے
عرش کو ہے زلزلہ تھراتے ہین لوح و قلم	۱۲	آمد اہل حرم بیدین کی محفل مین ہے

۱۳	حل مشکل کے لیے مداح تجھکو کیا ہو فکر حامی جب مشکلکشا تیرا ہر اک مشکل مین ہی	

ای مجرئی جب تعزیہ سرور کے اُٹھینگے	۱	ماتم کو محب آل پیمبر کے اُٹھینگے
شہ کہتے تھے جبتک نہ ملیگی انھین رخصت	۲	قدمون سے نہ ہٹیے مری خواہر کے اُٹھینگے
بانو کو شب و روز یہ تھی آرزو دل مین	۳	چلنے کے لیے پاؤن کب اصغر کے اُٹھینگے
اک شور و فغان عرصۂ محشر مین اُٹھیگا	۴	جب قبر سے مولا مرے بے سر کے اُٹھینگے
ای جور فلک وہم بھی اسکا نہ کبھی تھا	۵	جہلم کو جسد آل پیمبر کے اُٹھینگے
سر شاہ کا کہتا تھا بتول آئینگی ہر شب	۶	جبتک کہ نہ لاشے مرے لشکر کے اُٹھینگے
فرماتے تھے شہ تعزیہ جب اُٹھینگے میرے	۷	اُسوقت علم میرے برادر کے اُٹھینگے
یہ کسکو تھا معلوم کہ دو روز کے پیاسے	۸	دنیا سے پسر ساقی کوثر کے اُٹھینگے
فرماتے تھے شہ حشر کے دن ہوگی قیامت	۹	جسوقت کہ کشتے مرے لشکر کے اُٹھینگے
کہتا تھا عمر آمد عباس کے ڈر سے	۱۰	بے شبہہ قدم شام کے لشکر کے اُٹھینگے
تھی عرض یہ سرور سے رفیقونکی شب قتل	۱۱	بے سر دیے خادم نہ ترے در کے اُٹھینگے
زینب نے کہا بیٹون تم ہوگے جو قربان	۱۲	تب ہاتھ دعا کے لیے مادر کے اُٹھینگے
سرور نے کہا بیعت سفاک کو ای شمر	۱۳	ہرگز نہ قدم دلبر حیدر کے اُٹھینگے
تھا شامیون کو خوف کہ ہو جائینگے برباد	۱۴	جب ہاتھ دعا کے لیے سرور کے اُٹھینگے

۱۵	مداح کی اُس وقت مدد کیجیو مولا	

دن حشر کے جسوقت کہ سب مُردے اُٹھینگے

مجرائی نور چشم پیمبر حسین ہی	۱	روح روان حیدر صفدر حسین ہی
عالی نسب ہی خلق سے بہتر حسین ہی	۲	ابن علی ہی سبط پیمبر حسین ہی
نور و ضیاء عرش منور حسین ہی	۳	برج شرف بتول ہی اختر حسین ہی
بیشک سوار دوش پیمبر حسین ہی	۴	سر جسکا عرش پر ہی وہ بے سر حسین ہی
تسلیم مین رضا مین مصائب مین صبر مین	۵	ہمسر نہین ہی جسکا وہ بے سر حسین ہی
سر دیکے جسنے جنس شہادت خرید لی	۶	روحی فداہ خدیۂ داور حسین ہی
کہتا تھا شمر شاہ سے آسان نہین ہی جنگ	۷	ابن کنندۂ در خیبر حسین ہی
ایوب کا یہ قول ہی صبر حسین پر	۸	شمشیر صبر و شکر کا جوہر حسین ہی
پڑتے ہین تیر جسم پہ مطلق خبر نہین	۹	محو جمال خالق اکبر حسین ہی
جسکو وہ چاہے نار دے جسکو بہشت دے	۱۰	مختار کارخانۂ محشر حسین ہی
لخت جگر کو اپنے نبی نے فدا کیا	۱۱	کس مرتبہ عزیز پیمبر حسین ہی
کہتے تھے شاہ دیکھ لو جی بھر کے بھائی کو	۱۲	مہمان ایک رات کا خواہر حسین ہی
ذبح عظیم جسکو ہی قرآن مین کہا	۱۳	مفہوم اسکا کشتۂ خنجر حسین ہی
لائے تھے بہر ذبح وہان ایک پسر خلیل	۱۴	یان سر لیے ہوے مع لشکر حسین ہی
کہتے تھے شاہ تیری مدارات کیا کرون	۱۵	محتاج آب حر دلاور حسین ہی
زینب سر حسین سے کہتی تھی کوفہ مین	۱۶	بلوہ مین سر کھلے تری خواہر حسین ہی

۱۷	دریا یا شہ نے پانی نہ تم کو پلا سکا	شرمندہ تم سے اے علی اصغر حسین ہی
۱۸	زینب نے دی ندا کہ کرو سایہ لاش پر	جلتی زمین پہ دھوپ مین ناور حسین ہی
۱۹	کیا سمجھے کوئی رمز کو پروردگار کے	پیاسا ہی اور مالک کوثر حسین ہی
۲۰	کہتے تھے شاہ رو کے یہ بھائی کی لاش سے	طالب مدد کا تمسے برادر حسین ہی
۲۱	مشہور ہی زمانہ مین دو دن کا تشنہ لب	لاکھون سے جو لڑا وہ دلاور حسین ہی
۲۲	امت کو نانا جان کی تو بخشدے غفور	خالق سے ملتجی تہ خنجر حسین ہی
۲۳	خالق نے جسکے واسطے موتی کو دو کیا	ثابت ہی وہ بتول کا گوہر حسین ہی
۲۴	تجھ سے ملتجی حرم اسے خالق بچائیو	کشتی اہلبیت کا لنگر حسین ہی
۲۵	چارو طرف سے راستے امداد کے ہین بند	بے یار و بیدیار ہی ششدر حسین ہی
۲۶	دیکر رضائے جنگ پسر کو یہ بولے شاہ	پابند حکم خالق اکبر حسین ہی
۲۷	زینب کا تھا یہ نوحہ کہ دربار عام مین	عترت بغیر مقنع و چادر حسین ہی
۲۸	کہتا تھا اسپ شاہ قدم کسطرح اٹھاؤن	پاؤن سے لپٹی آپکی دختر حسین ہی
۲۹	کہتی تھی بانو باقی ہی یہ حرمت حرم	جبتک کہ اہلبیت کے سر پر حسین ہی
۳۰	حر کہتا تھا عمر سے نکر شاہ سے تو جنگ	ابن بتول و سبط پیمبر حسین ہی
۳۱	عباس سے کہا شہ دین نے سدھاریے	راضی رضاء حق پہ برادر حسین ہی
۳۲	عیسی ہو گر مریض دوا خاک پاک ہی	بھولے جو راہ خضر تو رہبر حسین ہی
۳۳	مولا طواف تربت اقدس نصیب ہو	

مداح کی یہ عرض مکرر حسین ہے

مداح سے گر حب شبیر نہوتی	۱	بخشش کی کوئی مجرئی تدبیر نہوتی
یہ بار گرانبار بھلا کون اٹھاتا	۲	گر ذات تری ای شہ دلگیر نہوتی
دن حشر کے رہتا نہ کبھی پردہ امت	۳	سر ننگے اگر شاہ کی ہمشیر نہوتی
ہوتا نہ اگر مدفن فرزند پیمبر	۴	ای دشت بلا یہ تری توقیر نہوتی
ہوتا نہ اگر واسطۂ آل پیمبر	۵	آدم کی دعا قابل تاثیر نہوتی
حر لیتا اگر خلعت و زر شمر و عمر سے	۶	جنت کی میسر کبھی جاگیر نہ ہوتی
بندھتا نہ کبھی سلسلۂ بخشش امت	۷	سجاد کے گر پاؤنمین زنجیر نہوتی
قرآن کا اور آل کا ہوتا نہ اگر ساتھ	۸	حل ہوتے نہ معنی کبھی تفسیر نہوتی
حر کہتا تھا گر جانتا پہلے سے مین یہ حال	۹	رو کا شہ بیکس کو یہ تقصیر نہوتی
زینب نے کہا زندہ اگر ہوتے برادر	۱۰	یون آل نبی قابل تعزیر نہوتی
شبیر ہو قتل اور کھلے سر پھرے زینب	۱۱ ق	محضر مین اگر شرط یہ تحریر نہوتی
شہ لاتے نہ زینب کو کبھی دشت بلا مین	۱۲	پابند رسن شاہ کی ہمشیر نہوتی
کیون اصغر بے شیر کو شہ دشت مین لاتے	۱۳	بچے کی اگر موت گلوگیر نہوتی
تھا فخر جو مین ہوتی غبار در سرور	۱۴	اکسیر یہ کہتی تھی مین اکسیر نہوتی
بانو نے کہے لاشہ بے شیر پہ یہ بین	۱۵	کاش آج کے دن مادر دلگیر نہوتی
ملتا نہ کبھی رتبہ مداحی شبیر	۱۶	

مداح اگر اوج پہ تقدیر ہوتی

۱ بحر دی کہتی تھی فضہ علی اکبر چلیے
بہنیں بیتاب ہیں اور روتی ہے مادر چلیے

۲ تاج پوشی جنان کی ہے اگر دل میں ہوس
مجلس ماتم سرور میں کھلے سر چلیے

۳ حر جو آنے لگا عباس نے اکبر سے کہا
شہ کا فدیہ ہے اسے لینے کو دلبر چلیے

۴ آگے گہوارہ کے بے شیر یہ سرور نے کہا
راہ خالق میں فدا ہونے کو اصغر چلیے

۵ کہتے تھے عابد بیمار ہیں کانٹے پھیلے
پا برہنہ ہے اگر چلیے تو کیونکر چلیے

۶ حر سے بھائی نے کہا شہ پہ فدا ہونیکو
چلیے اے قوت بازوے برادر چلیے

۷ سر شہ کہتا تھا زینب سے کہ اے بنت علی
گر طلب ہے سر دربار ستمگر چلیے

۸ پردہ امت جد حشر میں گر رکھنا ہے
غم نہیں سر کھلے اے خواہر مضطر چلیے

۹ کہا اکبر نے بلاتے ہیں علم دینے کو
قوت بازوے فرزند پیمبر چلیے

۱۰ کہا فضہ نے کہ دلا مرے از بہر نثار
ہر گھڑی صدقہ دیئے آپ کی خواہر چلیے

۱۱ کہا اکبر نے صدا دیتے ہیں مولا عباس
شوق دیدار ہے اے خاصہ داور چلیے

۱۲ لاش اکبر پہ یہ رو رو کے کہا سرور نے
ہم بھی آتے ہیں ابھی اے علی اکبر چلیے

۱۳ قصد مداح ہے یاور ہو اگر بخت رسا
حج ادا کر کے سوے روضہ سرور چلیے

۱ جسطرح ذات واحد و سبوح ایک ہے
شیدا اسے حق بھی سید ممدوح ایک ہے

۲ مداح بے شمار ہیں ممدوح سیکڑون
مداح جسکا حق ہے وہ ممدوح ایک ہے

احمد ہین اور علی ہین یہ نسبت ہی بالیقین	۳	دو جسم دیکھنے ہین ہین اور روح ایک ہی
مشہور ہی تڑپتا ہی مذبوح وقت ذبح	۴	تڑپا نہ زیر تیغ وہ مذبوح ایک ہی
شہ نے کہا عمر سے مجھے سب قبول ہی	۵	جز بیعت یزید جو مقبوح ایک ہی
رونا غم حسین مین ہی روز مثل ابر	۶	بس کام تیرا دیدۂ مطروح ایک ہی
سجاد کہتے تھے مین سہون کسقدر الم	۷	صدمے بہت ہین اور دل مقروح ایک ہی
حلقوم سے ہی قاعدۂ ذبح مستمر	۸	لیکن قفا سے جو ہوا مذبوح ایک ہی
زینب کے بیٹے اِسطرح شبیر کو ملے	۹	بیدم ہی ایک تیر دن سے مجروح ایک ہی
صغرا نے لکھا طاقت وتاب وتوان گئی	۱۰	لب پر جو آکے ٹھہری ہی وہ روح ایک ہی
یکتا ہی رونے والون مین سجاد دل حزین	۱۱	ہی دعوی غلط جو کہین نوح ایک ہی
سبطین ہین شہادت عظمی سے کامیاب	۱۲	مسموم ایک تیغ سے مذبوح ایک ہی
۱۳	وردر کا پھرنا اپنی طبیعت کے ہی خلاف مداح شاہ کا در مفتوح ایک ہی	

مجرئی کیا طالع مسعود ہی	۱	شہ کی مداحی سے تو محمود ہی
گر نہین ہی حب آل مصطفےٰ	۲	جو عمل تیرا ہی سب بے سود ہی
کہتے تھے سرور مدد کو کون آئے	۳	ہر طرف سے راستہ مسدود ہی
نیلگون جو دیکھتے ہو آسمان	۴	فاطمہ کی آہ کا یہ دود ہی
حر نے فرمایا یہ ابن سعد سے	۵ ق	تجھکو کچھ خوف خدا مردود ہی

دین کو کھوتا ہی دنیا کے لیے	۶	چند روزہ جسکی ہستت دبود ہی
سچ میں کہتا ہون یزید روسیاہ	۷	ثانی شداد ہی نمرود ہی
اور تو طالب ہی جس سے جنگ کا	۸	عاشق حق خاصۂ معبود ہی
جب ہوا تو قاتل سبط رسول	۹	دعوی اسلام بھی بیہود ہی
جب گرے قدمونپہ اکبر تو شاہ	۱۰ ق	صاف کہدیجے کہ کیا مقصود ہی
عرض کی قربان ہونگین آپ پر	۱۱	جینے سے شوق جان افزود ہی
سچ بتا ای گردش دور فلک	۱۲	ظلم کی کچھ تیرے حد محدود ہی
خانۂ آل عبا پر ہی غضب	۱۳	ظلم تیرا دن بہ دن افزود ہی
کہتے تھے خواہر سے شہ روز نہم	۱۴	اب امید حفظ جان مفقود ہی
آتی تھی شہ کو ندا یہ ای حسین	۱۵ ق	پانی گر مطلوب ہو موجود ہی
عرض کی سرور نے ای رب غفور	۱۶	تو ہی قادر اور تو ہی معبود ہی
جسمین ہو تیری خوشی شبیر کا	۱۷	بس وہی مطلوب ہی مقصود ہی
زلف اکبر کی تھی ایسی مشک بیز	۱۸	شرم گین جس سے کہ بوے عود ہی
جب گرے گھوڑے سے شہ آئی ندا	۱۹	میرے جانی فاطمہ موجود ہی
لینے کو آئے ہین تیرے انبیا	۲۰	خضر ہی الیاس ہی داؤد ہی
فوج حر کو دیتے تھے اکبر ندا	۲۱	جوش پر سرور کا بحر جود ہی
آب کیا ہر ایک منہ مانگی مراد	۲۲	خانۂ جواد مین موجود ہی

۲۳	شکر کر مداح شہ کے لطف سے آج تو حاسد نہیں محسود ہی	

۱	غرق خون غم سے نہ کیوں خسرو خاور نکلے	مجرئی بنت علی جب کہ کھلے سر نکلے
۲	شاہ فرماتے تھے یہ خواہش تقدیر ہی آج	مرے زانو پہ ترا دم علی اکبر نکلے
۳	کہا حاکم سے یہ زینب نے ہوے ہم برباد	حوصلے اب تو ترے دل کے ستمگر نکلے
۴	شمر کہتا تھا کہ سب ٹوٹ پڑے لشکر شام	مشک کو بھر کے جو عباس دلاور نکلے
۵	التجا شہ کی تھی گو قتل ہوں سب خویش و عزیز	اُف مرے منھ سے نہ ای خالق اکبر نکلے
۶	جب گرا گھوڑے سے وہ راکب دوش احمد	سر کھلے اہل حرم خیمہ سے باہر نکلے
۷	حکم سرور تھا چلیں تیر نہ جبتک واں سے	اِس طرف سے نہ کوئی جنگ کو صفدر نکلے
۸	عرض سرور تھی یہ خالق سے کہ ای رب قدیر	شکر ہر لحظہ زبان سے تہ خنجر نکلے
۹	شہ سے اکبر نے کہا درد سے بیتاب ہوں میں	سینہ سے برچھی کا پھل دیکھیے کیونکر نکلے
۱۰	دی صدا شاہ کو عباس نے آؤ جلدی	تاکہ دم فدوی کا مولا کے قدم پر نکلے
۱۱	ہر گھڑی کہتا تھا حاکم کہ بر آوے امید	خواہر شاہ جو بے مقنع و چادر نکلے
۱۲	اہلبیت نبوی پیچھے تھے سب گریہ کناں	ہاتھوں پر لیکے جو بے شیر کو سرور نکلے
۱۳	جب گرے گھوڑے سے غش کھا کے حسین ابن علی	ذبح کرنے کے لیے چند ستمگر نکلے
۱۴	دشت جنگاہ ہوا رشک وہ دامن طور	خیمہ سے برج امامت کے جو اختر نکلے
۱۵	تاکہ سایہ وہ کریں دھوپ میں آکر شہ پر	سدرہ سے روح امین کھولے ہوے پر نکلے

۱۶	جب چڑھا سینۂ شبیر پہ شمر جلاد	خاک اڑاتے ہوئے مرقد سے پیمبر نکلے
۱۷	کہا اکبر سے یہ بانو نے میں ہوں واری	جاؤ تم رن کو زباں سے مری کیونکر نکلے
۱۸	صبح عاشور کو وان جمع تھے دو لاکھ عدو	اِسطرف گنتی کے انصار بہتر نکلے
۱۹	جب سُنا لاتے ہین عباس دلاور پانی	خیمہ سے بچہ لیے کوزہ و ساغر نکلے
۲۰	شوکتِ جعفر طیار پھری نظرون مین	رن مین جب خواہر شبیر کے دلبر نکلے
۲۱	ہو گیا فوج ضلالت مین تلاطم برپا	خیمہ سے جس گھڑی عباس دلاور نکلے
۲۲	پھر گئی شانِ یداللہ کی آنکھون کے تلے	شہ حمائل کیے جب تیغ دو پیکر نکلے
۲۳	خیمہ سے نکلے جو زینب کے پسر شور ہوا	دیکھو اک برج سے دو مہر منور نکلے
۲۴	بخشدے امت عاصی کو تو اے رب غفور	کلمے یہ شہ کی زبان سے تہ خنجر نکلے
۲۵	سر پہ سہرا تھا بندھا ہاتھ مین تھی تیغ و سپر	جنگ کے واسطے یون قاسم مضطر نکلے

۲۶
سرورا حشر کے دن کرنا سفارش حق سے
جب کہ مداح کے عصیان کا دفتر نکلے

۱	جب اربعین کو قبر شہ بے وطن بنی	بھائی کی اے سلامی مجاور بہن بنی
۲	رنگین کفن پہننے کو قاسم بنا بنا	افسوس رانڈ ہونے کو کبرا دلھن بنی
۳	اطفال اُسکے پانی کو ترپین ہزار حیف	جنت مین جنکے واسطے نہر لبن بنی
۴	کیسا فشار اور کہان کا عذاب قبر	حُبِ علی جو شیعون کی تار کفن بنی
۵	کس اشتیاق سے کیا شبیر نے پسند	روز ازل جو صورت رنج و محن بنی

۶	لاشے عدو کی فوج کے سب دفن ہوگئے	لیکن نہ قبر سبطِ رسولِ زمن بنی
۷	شہ نے کہا یہ ماریہ کی دیکھکر زمین	ہر اس زمین سے طینت ستر دِ تن نبی
۸	سرور کے سر کو دیکھ کے درباری رو اُٹھے	ماتم کدہ یزید کی وہ انجمن بنی
۹	خنجر بنا تھا گردن سرور کے واسطے	بازوے اہلبیت نبی کو رسن بنی
۱۰	ہو سکتا کون چادر تطہیر مین شریک	نخیمو مین یہ ردا تھی پئے پنجتن بنی
۱۱	کہتی تھی بانو یاد مین اصغر کے کرکے بین	نادم ہون قبر تیری نہ گل پیرہن بنی
۱۲	نانا کا مان کا باپ کا زینب نے غم کیا	صد حیف سوگوار حسین و حسن بنی
۱۳	تنہا کو گھیرا چار طرف سے تھا اِسطرح	گویا کہ فوج ماہ علی پر گہن بنی
۱۴	مداح برکتِ قدم بوتراب سے وحشت کدہ جو قبر تھی رشک چمن بنی	

۱	ر وسلامی غم سرور مین تغافل کیا ہی	فاطمہ روتی ہین مجلس مین تامل کیا ہی
۲	ای سلامی ثمر نخل توکل کیا ہی	حق کفیل متوکل ہی تامل کیا ہی
۳	جو ازل سے ہین محب علی مین شمار	ساقیا اب انھین پر واسے خم و مل کیا ہی
۴	گل تر کو نہین نسبت ہی رخ اکبر سے	زلف کے آگے بھلا رتبہ سنبل کیا ہی
۵	کہا عباس نے آمادہ ہی سب لشکر کین	جمع انصار ہون اب دیر و تساہل کیا ہی
۶	جب حُر کا گھوڑا تو شبیر نے مرکب سے کہا	تیرے رکنے کا سبب ہیرو و دلدل کیا ہی
ت	حُر سے بولا عمر سعد کہ ای حُر جری	تجھکو شبیر سے لڑنے مین تامل کیا ہی

۸	خیمہ مین آکے کہا حُر نے کہ او خانہ خراب	ہو کے آگاہ یہ بوجہ تجاہل کیا ہی
۹	تجھکو معلوم ہی سب منزلتِ ابن علی	شاہ کو احمد مرسل سے توسل کیا ہی
۱۰	سامنے دولت عقبیٰ کے ذرا سوچ دنی	رہی ہی کیا مال ارے شان وتجمل کیا ہی
۱۱	رشک ہوئیگا تجھے حشر مین جب دیکھیگا	حق کا انصار شہ دین پہ تفضل کیا ہی
۱۲	کہا بانو نے یہ اکبر سے نہین تم آگاہ	صدمۂ سخت فراق گل وبلبل کیا ہی
۱۳	جب گرے گھوڑے سے سرور تو عمر نے یہ کہا	سر جدا کرنے مین بیکس کے تساہل کیا ہی
۱۴	کہا دربانون نے دربار مین جاتے ہین اسیر	پوچھا جب ہند نے بازار مین یہ غل کیا ہی
۱۵	ہر لبِ زخم سے امت کی دعا تھی ہر دم	پسر فاطمہ کا صبر وتحمل کیا ہی
۱۶	آرزوے دل مداح سے آگاہ ہین آپ حاجت اظہار کی مولاے جزو کل کیا ہی	

۱	جو لو ہین شمع مرتضوی سے لگا چکے	پھر سلام پھر وہ کہین اور جا چکے
۲	تاراجی خیام کو پہونچے عدوے دین	جسدم وہ رکن کعبۂ ایمان گرا چکے
۳	اہل حرم کو قید کیا فوج شام نے	اعدا خیام آل عبا جب جلا چکے
۴	خیمہ مین آئے بہر وداع اخیر شاہ	اصغر کو جبکہ مہد لحد مین سلا چکے
۵	آیا جو حُر تو سرورِ عالم نے یہ کہا	بہرِ مدد جو آنے کو تھے بس وہ آ چکے
۶	اِس تہنیت مین شب کو چراغان تھا شام مین	شمع مزار مصطفوی جب بجھا چکے
۷	رن کو گئے امام دو عالم پے جہاد	خویش ورفیق جب کہ سرون کو کٹا چکے

گھوڑا رکا تو سید مظلوم نے کہا	۸	خیمہ بپا ہوں منزل مقصد پہ آ چکے
اکبر نے عرض کی مری رخصت مین کیا ہی دیر	۹	مولا چچا بھی ہاتھوں کو اپنے کٹا چکے
زندان تیرہ مین کیا اہل حرم کو بند	۱۰	جب سر کٹے عدو انھیں دربدر پھرا چکے
صغرا کا تھا بیان کہ نہ لینے کو بھائی آئے	۱۱	مین سمجھی اب مجھے مرے بابا بلا چکے
روئے لپٹ کے قبر سے مولا کے اہلبیت	۱۲	عابد مزار سبط نبی جب بنا چکے
کچھ یاد کر کے سرور عالم نے رو دیا	۱۳	جس وقت حر کی فوج کو پانی پلا چکے
عابد تھے غش مین آ کے یہ زینب نے دی صدا	۱۴	بیٹا اٹھو امام زمان سر کٹا چکے
نسل رسول باقی رہی قدرت خدا	۱۵	دشمن تو نام آل نبی تھے مٹا چکے

۱۶ مداح تم بھی روضۂ شبیر پر چلو
جو تم سے بعد آئے تھے وہ پہلے جا چکے

مقصود مجرئی ہی زیارت حسین کی	۱	اور روز حشر خاص شفاعت حسین کی
لازم ہی ہر بشر پہ محبت حسین کی	۲	مثل نماز فرض ہی طاعت حسین کی
مقبول کیون نہ ہوتی جماعت حسین کی	۳	تھی نقش انکے دل پہ امامت حسین کی
روح الامین ہلاتے تھے جھولا حسین کا	۴	منظور کتنی حق کو تھی راحت حسین کی
ضد کی تو حق نے بچۂ آہو عطا کیا	۵	کس درجہ تھی خدا کو رعایت حسین کی
روزہ جو رکھا چرخ پہ مہ مین چھپا	۶	کس درجہ تھی خدا کو رعایت حسین کی
اپنا پسر حسین کے اوپر کیا نثار	۷	اس درجہ تھی نبی کو محبت حسین کی

۸ ستر ہزار آئے ملک بہر تہنیت — سُنکر علی کے گھر میں ولادت حسین کی
۹ کیا با وفا تھے یاور و انصار شاہِ دین — سب چھوڑا پر نہ چھوڑی رفاقت حسین کی
۱۰ تنہا تھے پر نہ آنکھ جھپکتی تھی لاکھوں سے — واللہ کس قدر تھی شجاعت حسین کی
۱۱ تھا آگے سب سروں کے سناں پر سرِ حسین — مرنیکے بعد تھی یہ امامت حسین کی
۱۲ بیٹے بھتیجے بھانجے بھائی کیے نثار — امت پہ کسقدر تھی عنایت حسین کی
۱۳ گنتی میں تھیں لاکھ مسلمان تھے اہلِ شام — جز حُر کسی نے کی نہ حمایت حسین کی
۱۴ سر زانوے بتول پہ بالین پہ شیرِ حق — محشر کا معرکہ ہی شہادت حسین کی
۱۵ کھانا تو اک طرف نہ دیا ایک جرعہ آب — کی خوب کوفیوں نے ضیافت حسین کی
۱۶ خنجر کے نیچے سجدۂ خالق کیا ادا — مشہور رہی جہان میں عبادت حسین کی
۱۷ ناحق کو حق سے پھر گئے کوفی پُر دغا — بیعت تھی ذوالجلال کی بیعت حسین کی
۱۸ عباس بولے شمر نے زر کی جو طمع دی — بہتر ہی ملک شام سے خدمت حسین کی
۱۹ کہتے تھے شہ محب ہوں گے داخل جنان — کچھ غم نہیں لٹی جو ریاضت حسین کی
۲۰ زینب نے آکے تھامی رکاب امام دین — تھی وقت عصر حیف یہ حالت حسین کی
۲۱ گھر بار سب لٹا دیا امت کے واسطے — بیمثل ہی جہان میں سخاوت حسین کی
۲۲ ہر روز ہی عروج پہ ماتم حسین کا — یہ کیا ہی گر نہیں ہی کرامت حسین کی
۲۳ پہچانا شاہ دین نے نہ لاشِ پسر کو ہائے — زائل ہوئی تھی ایسی بصارت حسین کی
۲۴ پڑھتا تھا سورہ کہف کا ہر دم سرِ حسین — جاری تھی نیزے پر بھی تلاوت حسین کی

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
بھاگ رہی تھی اہل شام میں مولا کے خوف سے	۲۵	کم تھی نہ شیر حق سے جلالت حسین کی
کوفہ میں بے ردا کے پھرائے سب اہلبیت	۲۶	منظور تھی شقی کو حقارت حسین کی
سر دیکھکر سناں پہ شہ دین کا بولی ہند	۲۷	آنکھوں کے آگے پھر گئی صورت حسین کی
خالق سے عرض کرتے تھے مولا دم اخیر	ق ۲۸	مقبول کر کریم شہادت حسین کی
تو خالق جلیل ہے میں بندۂ ذلیل	۲۹	قابل شمار کے نہیں طاعت حسین کی
نانا رسول فاطمہ ماں باپ شیر حق	۳۰	بڑھکر نہ کیوں ہو سب سے شرافت حسین کی
عابد کا خطبہ سنکے یہ بول اٹھی فوج شام	۳۱	اسکی زباں میں سب ہے طلاقت حسین کی
اصغر کو دفن کرکے یہ شبیر نے کہا	۳۲	اے ارض پاک ہے یہ امانت حسین کی
حر کس خوشی سے راہی باغ جناں ہوا	۳۳	دیکھی جو وقت نزع عنایت حسین کی

نمبر	بیت
۳۴	مداح فرد نامہ اعمال پر ترے اشک عزا ہے مہر شفاعت حسین کی

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
مجرئی تھے شہ دین عاشق یزداں کتنے	۱	وعدہ اک اپنا تھا اور کردیے قربان کتنے
ایک سر سید بیکس کا تھا اور اسکے لیے	۲	کتنی شمشیریں تھیں اور خنجر براں کتنے
قوت بازوے حیدر کو نہ پہونچا کوئی	۳	گو زمانہ میں ہوے سام و نریمان کتنے
حیف ہے ہم کریں اک اشک کو مولا سے عزیز	۴	مومنو سوچو تو سرور کے ہیں احسان کتنے
دیکھکر شہ کے عزیزوں کو یہ کہتے تھے عدو	۵	نکلے اک برج سے دیکھو مہ تاباں کتنے
بین یہ بانو کے تھے مرنے سے ترے اکبر	۶	خاک میں ملگئے اس دائی کے ارمان کتنے

کہتی تھی فاطمہ صغرا کہ خدا خیر کرے	۷	نظر آتے ہین مجھے خواب پریشان کتنے
نہر مین ڈالدیا گھوڑا پہ پانی نہ پیا	۸	تھے غیور ابن علی شاہ شہیدان کتنے
جب صدا دی علی اکبر نے خبر لو بابا	۹	دوڑے میدان کو شہ ہو کے پریشان کتنے
شہ نے فرمائی نہ امداد کسی کی منظور	۱۰	گو کہ آئے تھے ملک اور نبی جان کتنے
شیث و ابن انس و شمر لعین و خولی	۱۱	تھے سر سید مظلوم کے خواہان کتنے
رن مین بیگور جو تھا لاشۂ فرزند علیؑ	۱۲	نعرہ زن دشت مین تھے شیر نیستان کتنے
کیا شجاعت تھی جھپکتی ہی نہ تھی شبیر کی آنکھ	۱۳	گو کہ گھیرے ہوے تھے شہ کو بدایمان کتنے
حر نے چھوڑی نہ رہ راست ہے جو کی وسیے قبول	۱۴	گرچہ بہکاتے رہے غول بیابان کتنے
شکل اکبر کا کبھی خواب مین آیا نہ نظر	۱۵	دیکھے یوسف نے بھی گو خواب پریشان کتنے
کوئی نکلا نہ مدد کو شہ مظلوم کی ہائے	۱۶	کہنے کو جمع تھے وان گو کہ مسلمان کتنے

۱۷ فخر مداحی شبیر کہان ای مداح
یون تو کہ جاے کوئی قصہ و دیوان کتنے

بھر ئی جب گرمی روز جزا یاد آگئی	۱	واسطے سایہ کے زہرا کی ردا یاد آگئی
بلوہ مین جب بنت زہرا کی ردا یاد آگئی	۲	بھر ئی نیرنگی چرخ دغا یاد آگئی
اہل سلامی رقعت راہ عزا یاد آگئی	۳	فاطمہ زہرا کے رونے کی صدا یاد آگئی
ساری مایوسی مبدل ہوگئی امید سے	۴	جس گھڑی رحمت تری ای کبریا یاد آگئی
زائرون کا ہٹ گیا دل سبز قصر خلد سے	۵	روضۂ شبیر کی جسدم فزا یاد آگئی

۶ دیکھکر شبیر کو روئے رسول کبریا — ابتدا مین جبکہ شہ کی انتہا یاد آگئی

۷ خوف مومن کو نہین ہرگز فشار قبر سے — رکھی مرقد مین اگر خاک شفا یاد آگئی

۸ حُرنے فوراً قصد اعدا سے جدائی کا کیا — جبکہ اُسکو پرسش روز جزا یاد آگئی

۹ لڑتے لڑتے روک لی شبیر نے اپنی حسام — بخشش امت کے وعدہ کی وفا یاد آگئی

۱۰ دیکھکر پانی کو روتے ہچکیان لیکر حرم — تشنگی بادشاہِ کربلا یاد آگئی

۱۱ سُنکے آواز اذان اکبر کی زینب نے کہا — اِس گھڑی مجھکو اذان مصطفےٰ یاد آگئی

۱۲ حُر گیا دریا پہ جب عاشور کو بہرِ وضو — اُسکو بے آبی آل مصطفےٰ یاد آگئی

۱۳ گفتگو زینب کی سُنکر بول اُٹھی اِسطرح ہند — آپ کی باتون سے نسبتِ مرتضیٰ یاد آگئی

۱۴ سرخی خون حسین وسبزی رنگِ حسن — دیکھنے سے تیرے اے رنگ حنا یاد آگئی

۱۵ سوتے سوتے چونک اُٹھی بالی سکینہ قید مین — خواب مین جب شمر کی اُسکو جفا یاد آگئی

۱۶ بھولے اپنے صبر کے رتبہ کو خود ایوب بھی — جب اُنھین سرور کی تسلیم و رضا یاد آگئی

۱۷ چلتے دم اکبر سے بانو نے کہا روتے ہو کیون — کیا بہن بیمار میری مہ لقا یاد آگئی

۱۸ سر سے نیزہ پر گئے وعدہ وفائی کو امام — راہ مین شیرین کی جسدم التجا یاد آگئی

۱۹ جب پلایا لشکر حر کو شہ بیکس نے آب — ساقی کوثر کی ہر اک کو عطا یاد آگئی

۲۰ نہر پر عباس کی تیغ آزمائی دیکھکر — دشمنون کو ضربت شیر خدا یاد آگئی

۲۱ دیکھکر رنگینی گل روکے بانو کہتی تھی — خون مین تر اکبر کی وہ گلگون قبا یاد آگئی

۲۲ دیکھکر قصابون کا پانی پلانا قبل ذبح — تشنگی شاہ بے آب و غذا یاد آگئی

٢٣	دیکھکر صغرا کا رونا فرقتِ شبیر مین	ہر بشر کو زاری خیر النسا یاد آگئی
٢٤	دیکھا شیشہ مین تو خونِ تازہ تھا عاشور کو	ام سلمہ کو جو خاک کربلا یاد آگئی
٢٥	دہشت مرقد ہوئی یک لخت ای مداح دور جب حدیث آید مشکلکشا یاد آگئی	

١	بزم ماتم مین جو سر پیٹنے والے آئے	مجرئی ہاتھ مین جنت کے قبالے آئے
٢	نہر سے شہ کو اُٹھانے پڑے خیمے بالجبر	جبکہ کوفہ سے رسالے پہ رسالے آئے
٣	صبح سے عصر تلک شغل یہ تھا سرور کا	جو گرا رن مین گئے لاش اُٹھالے آئے
٤	عصر کے بعد رہا حیف نہ آشنا کوئی	دشت سے لاشہ شاہ شہدا لے آئے
٥	بچے سب سہم کے گودونمین چھپے ماؤنکی	خیمونکو لوٹنے جب برچھیون والے آئے
٦	جب گرے گھوڑے سے شبیر تو بارہ جلاد	ذبح کے واسطے تلوار نکالے آئے
٧	کس خوشی سے ہوئی فرزندونکے قربان زینب	جب سنا مرنے کی سرور سے رضا لے آئے
٨	شمر کہتا تھا مین دونگا اُسے دوہرے خلعت	سر سے زینب کے جو زہرا کی ردا لے آئے
٩	شہ نے فرمایا خمہ اخیر کرے اکبر کی	جبکہ ہر سمت سے اعدا لیے بھالے آئے
١٠	جب سنا بچون عباس ہین لائے پانی	در پہ خیمے کے وہ لے لیکے پیالے آئے
١١	پابرہنہ ہوا صحرا مین جو عابد کا گذر	پابوسی کے لیے دشت مین چھالے آئے
١٢	ضعف اِسدرجہ تھا عابد کو کہ تا تخت یزید	اہلبیت نبوی اُنکو سنبھالے آئے
١٣	کہتی تھی فاطمہ نانی ہر کوئی ایسا بھی	جاے اور شہ کی خبر مثل صبا لے آئے

اوڑھ لی زینب مضطر نے باصرار ردا	۱۴	شام مین جبکہ محب شال عزا لے آئے
کہا صغرا نے نہین خبر ہی شہ کی نانی	۱۵	پردہ محمل کے نظر جب آئے کا لے آئے
رہے بیگور و کفن دشت مین جب شاہ ہدا	۱۶	لاش پہ جن و ملک کربلا کو نالے آئے
۱۷	مرہ خاک شفا سے نہ بدل ای مداح خضر سو باز اگر آب بقا لے آئے	
سلامی چشم ہون گریان سحاب کے بدلے	۱	کہ آب تیغ بلا شہ کو آب کے بدلے
حبیب کہتے تھے مین سب سے پہلے دونگا جان	۲	جناب سبط رسالت مآب کے بدلے
سمجھتا تھا نہ کوئی سبط مصطفے شہ کو	۳	عجب عقیدے تھے ہر شیخ و شاب کے بدلے
سوال آب جو شہ نے کیا پے اصغر	۴	لعین نے تیر لگایا جواب کے بدلے
حسین کہتے تھے ہم دیتے ہین جو جا سے	۵	شراب نہر لبن جام آب کے بدلے
بجز علی کے نہ سویا کوئی شب ہجرت	۶	نبی کے گھر مین رسالت مآب کے بدلے
گرے جو گھوڑے سے اکبر تو بہر سجدہ شکر	۷	جھکے زمین پہ شہ اضطراب کے بدلے
رفیق کہتے تھے ہی خاک ایسے جینے پر	۸	نہ جان دین خلف بوتراب کے بدلے
کہا یہ حر نے عمر سے تو سوچ تو دل مین	۹	مین چھوڑون دولت عقبیٰ سراب کے بدلے
کہا یہ سعد کے بیٹے سے اسکے بیٹے نے	۱۰	عذاب لیتا ہی ناحق ثواب کے بدلے
جو پوچھا نام تو کبرا نے ہند سے یہ کہا	۱۱	لقب ہی بیوہ دلھن کا خطاب کے بدلے
جب آیا جوڑا شہانا نبی کا بولی قضا	۱۲	بجا ہی خون کی افشان شہاب کے بدلے

جو پہونچی مجلس حاکم مین سر کھلی زینب	۱۳	صدائے نوحہ تھی چنگ و رباب کے بدلے
سوال آب پہ اعدا لگاتے تھے نیزے	۱۴	دعائے خیر تھی یان سے عتاب کے بدلے
قبول ہوتی ہین جب عرش تو لیکے اشک عزا	۱۵	چھڑکتی حورین ہین رخ پر گلاب کے بدلے
کہا حسین نے قاصد سے کہنا مر گئے شاہ	۱۶	یہی بیان ہی کافی جواب کے بدلے
پدر سے عرض کی اکبر نے ہوا اجازت جنگ	۱۷	مین لڑنے جاؤن عدو سے جناب کے بدلے
حنا و وسمہ کہان تھا جو مقتل مین	۱۸	لہو لگا یا تھا شہ نے خضاب کے بدلے
۱۹	بروز حشر شہ دین کے فضل سے مداح سلام ہو گا یہ مجرا حساب کے بدلے	

شہ کا مجرائی ہون کس درجہ ہی قسمت اچھی	۱	ہی یہ گلزار جنان ملنے کی صورت اچھی
شہ نے صغرا سے کہا ساتھ مین لیے چلتا ضرور	۲	کچھ بھی ہوتی جو مری جان طبیعت اچھی
گھر سے بلوا کے کیا کوفیون نے پانی بند	۳	امت جد نے کی شبیر کی دعوت اچھی
پسر سعد سے حر نے کہا انصاف تو کر	۴	جنت اچھی ہی کہ دنیا کی یہ دولت اچھی
ہند نے شام کے حاکم سے کہا ای مردود	۵ ق	سبط احمد سے نہین دلمین کدورت اچھی
گو تو اظہار نہین کرتا ہی مجھ سے اظلم	۶	پر مین پاتی نہین ہرگز تری نیت اچھی
شاہ فرماتے تھے ای شامیو سوچو تو ذرا	۷	دولت اچھی ہی کہ احمد کی شفاعت اچھی
رفقا شاہ کے کہتے تھے کہ بس آپ کے بعد	۸	تا قیامت نہین ملنے کی شہادت اچھی
واہ ری قدر در اشک عزائے شبیر	۹	در شہوار سے بھی ملتی ہی قیمت اچھی

دولت و جاہ و حشم چھوڑ کے کیون حر آتا	۱۰	روز میثاق سے گر ہوئی نہ طینت اچھی
جبکہ آتے تھے پے رخصت میدان عباس	۱۱	شاہ فرماتے تھے بھائی نہین عجلت اچھی
فخر سے کہتے تھے عباس کہ ملک جم سے	۱۲	میرے نزدیک ہی شبیر کی خدمت اچھی
ایک ہی دم مین ہوا ناری سے نوری بخدا	۱۳	حر نے بھی پائی تھی کس مرتبہ قسمت اچھی
۱۴	نہین معلوم ہی کیا نیک عمل ای مداح گر نہین آل محمد سے محبت اچھی	

نہین خواہش سلامی سیم زر کی	۱	غلامی بس ہی شاہ بحر و بر کی
ہمین دہشت ہو کیا نار سقر کی	۲	کفن مین خاک ہی سرور کے در کی
در اشک عزاے شہ کے آگے	۳	نہین کچھ قدر ہی لعل و گہر کی
جلاے پیروان مرتضے کو	۴	کہان یہ تاب ہی نار سقر کی
کہا بانو نے رخصت کسطرح دون	۵	کمائی تم ہو اکبر عمر بھر کی
صدا فضہ نے دی مرتا ہی اصغر	۶	خبر لو سید بیکس پسر کی
پس از قتل امام ہر دو عالم	۷ ق	حرم نے زندگی رو کر بسر کی
ہر اکدم نوحہ تھا ہر وقت ماتم	۸	یون ہی کی شام اور یون ہی سحر کی
کہا یہ ہند نے حاکم سے اظلم	۹ ق	بھلا کچھ انتہا ہی تیرے شر کی
کیا تشنہ دہن سرور کو مقتول	۱۰	نبی کی آل تو نے در بدر کی
نہین تو جانتا زینب کا رتبہ	۱۱	کسی نے کیا نہین تجھکو خبر کی

۱۲ نہ نکلا چرخ پر خورشید ہرگز ردا جبتک رہی زینب کے سر کی
۱۳ کہا زینب نے کفناؤن مین کیونکر ردا بھی چھن گئی یا شاہ سر کی
۱۴ اُڑے حق سے نہ بیغمبر سے ظالم ہوس غالب ہوئی یہ سیم و زر کی
۱۵ کھڑی رہتی ہی در پر اپنے صغرا خبر لینے کو اپنے نامہ بر کی
۱۶ حرم کے گریہ پر روتے تھے حیوان غضب ہوتی ہین آہین نوحہ گر کی
۱۷ کہا شہ نے نہ ہو زینب کھُلے سر نہین کچھ فکر مجھکو اپنے سر کی
۱۸ ملا جس روز مرقد شاہِ دین کو تھی اُس دن بیسوین ماہ صفر کی
۱۹ ہوے جب حملہ ور عباس رن مین ندا تھی الامان والحذر کی
۲۰ دکھا کر بانو کو کہتا تھا خولی یہ بانو ہی امام بحر و بر کی
۲۱ یہ قیدی دختر شاہِ عجم ہی بہو ہی حضرت خیر البشر کی
۲۲ بلا امداد کے اُٹھنا تھا مشکل یہ حالت تھی مریض بے پدر کی
۲۳ ندا زینب کی تھی یا شیر یزدان خبر لو عابد بے بال و پر کی
۲۴ بہت گھبرا کے اُٹھی تب مین صغرا خبر پائی جو حضرت کے سفر کی
۲۵ گری غش کھا کے بانو خاک پر ہاے جو لائے لاش شہ نور نظر کی
۲۶ سر نیزہ تھا پڑھتا سورہ کہف سفر مین تھی یہ صورت شہ کے سر کی
۲۷ لکھا ہی پانچ جا روسے زمین پر زیارت ہی شہ بیکس کے سر کی
۲۸ یہی کہتی تھی روکر بنت سرور نہ کیون اب تک خبر آئی پدر کی

۲۹	ہوئی کشتِ عمل سرسبز مداح یہ ہی تائید بیشک چشمِ تر کی	

۱ مجرئی آلِ عبا سے کون بہتر اور ہی | طینتِ عام اور ہی اور نور داور اور ہی

۲ مومنو ہی مسندِ قائم کی ناحق کو تلاش | بہتر از خاکِ شفا کیا کوئی بستر اور ہی

۳ ساتھ قرآن کے نہین گر قایم آلِ عبا | کون پھر مصداقِ فرمانِ پیمبر اور ہی

۴ پا مع نالین کے رکھے ہون جسنے عرش پر | غیر ختم المرسلین ایسا پیمبر اور ہی

۵ ہاتھ مین لیکر درِ خیبر کو کہتے تھے علی | بار مین یہ تو سپر سے بھی سبک تر اور ہی

۶ جد محمد مصطفےٰ مان فاطمہ بابا علی | شبر و شبیر سے پھر کون بہتر اور ہی

۷ پیش حیدر گو جہان کا سیم و زر بیوقر ہو | پر وقارِ فضہ و اعزاز بوذر اور ہی

۸ سر پہ دامن فاطمہ کا راس و جیب و نون عَلم | ذاکرون کا مرتبہ بالائے منبر اور ہی

۹ گوہر اشک عزا کے سامنے کیا در کی قدر | آب نیسان اور جوش دیدۂ تر اور ہی

۱۰ کہتے ہین یون بانی مجلس سے جبریل امین | فرش کی گر ہو کمی تو میرا شہپر اور ہی

۱۱ عشرۂ ماہِ عزا کا ہو گیا گر خاتمہ | پر غمِ شہ تا بہ چہلم دیکھو گھر گھر اور ہی

۱۲ کہتے تھے انصار شہ دریا کی ہو کیون ہمکو چاہ | آب دریا اور ہی اور آب کوثر اور ہی

۱۳ کہتا تھا حُر نزع مین اسدم کھلا یہ راز غیب | لطف زہرا اور ہی آغوش مادر اور ہی

۱۴ کہتے تھے شہ بڑھ کے برزرے گو ہی زخمون سے بدن | حلق کو پر اشتیاقِ آب خنجر اور ہی

۱۵ شہ نے اعدا سے کہا مہلت دو اتنی ظالمو | گھر سے لے آؤن مین فدیہ ایک اصغر اور ہی

کہتے تھے دربان گور روتے ہین سب اہل حرم	۱۶	مضطرب سب سے سوا ہر شہ کی دختر اور ہی
عرض کی حر نے نہین صدقہ کو تنہا یہ غلام	۱۷	ایک بھائی ایک خادم ایک دلبر اور ہی
کہتے تھے شہ مر چکے جسوقت سب خویش و عزیز	۱۸	نذر حق کے واسطے باقی مرا سر اور ہی
سونپ کر مختار سے محشر کہیگا کبریا	۱۹	آرزو کچھ تجھکو اے سبط پیمبر اور ہی
شہ نے زینب سے کہا تم سر کھلے در در پھرو	۲۰	بعد میرے اے بہن یہ شرطِ محشر اور ہی
پہلے خود صدقے ہوئی سرور پہ زینب سات بار	۲۱ ق	پھر کہا میری غرض یہ ابن حیدر اور ہی
نذر مین کرتی ہون بیٹے انکی دو انکو رضا	۲۲	آخری تم سے یہ مولا عرض خواہر اور ہی
سر کے کھلنے پر حرم چلائے تو بولا یہ شمر	۲۳	سر کھلے پھرنا ابھی کوفہ مین در در اور ہی
اُس سے مس ہوتا ہی سونا اِس سے دھلتے ہین گناہ	۲۴	تربت شہ اور ہی کبریت احمر اور ہی
کہتے تھے عباس مجھ مین اور شہ مین ہی یہ فرق	۲۵	جیسے قمبر اور ہی مولا سے قمبر اور ہی
کہتی تھی حاکم سے زینب ہو گئے برباد ہم	۲۶	آرزو باقی تری اب کیا ستمگر اور ہی
کہتی تھی اکبر سے بانو انکی دون کیونکر رضا	۲۷	سنگ بیٹا اور ہی اور قلب مادر اور ہی
کہتی تھی سرور سے زینب جاتے ہین مرنیکو آپ	۲۸	بعد حضرت کون والی میرے سر پر اور ہی
مر گئے عباس جب کہتی تھی فوج اشقیا	۲۹	لشکر شبیر مین بس ایک اکبر اور ہی
لٹ چکے جسدم حرم رو رو کے بانو نے کہا	۳۰	دیکھیے دکھلاتا اب کیا کیا مقدر اور ہی
سعد کے بیٹے سے حر کہتا تھا ظالم سوچ تو	۳۱ ق	سبط احمد کا کوئی دنیا مین ہمسر اور ہی
تیرے حاکم اور سرور کی ہی بیشک یہ مثال	۳۲	غول دنیا اور ہی اور دین کا رہبر اور ہی

۳۳	ہو مجاور روضۂ شبیر پر مداح تو زایری کے رتبہ سے رتبہ یہ برتر اور ہی	

مجرئی یان کمر صبر تھے سرور باندھے	۱	اور وان شمر پئے قتل تھا خنجر باندھے
ہوے جو عقدہ کشاے دو جہان واویلا	۲	ہاتھ اُس شاہ کی دختر کے ستمگر باندھے
کیا مروت تھی شہ دین نے جھکالی گردن	۳	پہونچا ہاتھون کو جو ہین حرد لاور باندھے
شہ ادھر تھے مع ہفتاد و دو تن تشنہ دہن	۴	تھا صف جنگ اُدھر شام کا لشکر باندھے
شہ نے زینب سے کہا صبر ہی کرنا مرے بعد	۵	کوئی رسی سے جو شلنے ترے خواہر باندھے
رات بھر نیند نہ زندان مین آئی تھی انکھین	۶	ہاتھ معصومون کے اِسطرح سے کسکر باندھے
دیکھکر قاسم ناشاد کو روتے تھے عدو	۷	آیا میدان مین سہرا جو وہ مضطر باندھے
رعب عباس سے تھرانے لگی فوج عدو	۸	پہونچے میدان مین جو شمشیر دو پیکر باندھے
کس نے جز خواہر شبیر یہ دیکھا ہی کبھی	۹	اپنے بیٹون کی کمر مرنے پہ مادر باندھے
کہتی تھی بنت علی صدقے ہون بیٹے میرے	۱۰	رن کے جانے کو کمر اپنی نہ اکبر باندھے
کیا ہی ہمت تھی کیا ہاتھ نہ پھیلا کے سوال	۱۱	پیاس مین مٹھیان دونون رہے اصغر باندھے
کہا زینب نے نہین باندھے یہ سجاد کے ہاتھ	۱۲	ظالمو آج ہین یہ بازوے حیدر باندھے
شاہ کہتے تھے نہ تلوارین لگاؤ مجکو	۱۳	ظالمو سر پہ ہون دستار پیمبر باندھے
حیف ہی مونہ سلجھاتی تھی جسکو زہرا	۱۴	شمر نیزے سے وہی زلف معنبر باندھے

۱۵	شور محشر تھا بپا آل نبی مین مداح	

بیبیون کے ہاتھ جو ملعونون نے کسکر باندھے

سلام

١ مجرئی تھے شہ دین عاشق یزدان اتنے — کوئی باقی نہ رہا کر دیے قربان اتنے
٢ دعوی ہمسری شاہ کرے جب تو خلیل — پہلے قربانی کو لائے تو دل و جان اتنے
٣ سبحۂ اشک عزا پر کبھی نہو جنکا شمار — شہ مظلوم کی امت پہ ہین احسان اتنے
٤ احمد و حیدر و زہرا و حسن بلکہ خدا — اک در اشک غم شہ کے ہین خواہان اتنے
٥ ایک حر ایک پسر ایک غلام اک بھائی — لشکر کفر مین تھے تابع یزدان اتنے
٦ دفن کے وقت ہوا قبر مین رکھنا دشوار — چور تھے زخمون سے عضو شہ ذیشان اتنے
٧ کہا زعفر نے کہ بن جائیگی جانون پہ وہان — سرورا ساتھ ہین خادم کے نبی جان اتنے
٨ کہتی تھی فاطمہ صغرا کہ خدا خیر کرے — نانی مین دیکھتی ہون خواب پریشان اتنے
٩ اصغر و ابن حسن نور نگاہ عباس — لشکر شاہ مین ہین کشتۂ پیکان اتنے
١٠ پانون ہر گام تھا سجاد کو رکھنا دشوار — پھیلے تھے راستہ مین خار مغیلان اتنے
١١ جا کے دریا مین بھی پانی نہ پیا سرور نے — تھے غیور ابن علی شاہ شہیدان اتنے
١٢ کوئی اتنا بھی نہ تھا جس سے کہ ہوتے رخصت — تھے غریب الغربا شاہ خراسان اتنے
١٣ کہتے تھے حور و ملک پانون ہی رکھنا مشکل — پھیلے ہین دشت مین شہ کے گل و ریحان اتنے
١٤ شاہ فرماتے تھے کس کس کی تواضع مین کرون — حلق ہی ایک مرا خنجر بران اتنے
١٥ کہا زینب نے نہین خواب مین آتے اکبر — کیون پھوپھی سے ہو بیزار مری جان اتنے

۱۶ حق نے بخشی تھی ید اللہ کو جو تاب و توان
زور آور تھے کہان زال و نریمان اتنے

۱۷ جان بھی دین تو نہون حق سے شہ دین کے ادا
ہم پہ ہین شاہ کے احسان فراوان اتنے

۱۸ بدلے ہر شعر کے ملتا ہی مکان جنت مین
کر دیے قصر جنان شاہ نے ارزان اتنے

۱۹ رونے بھی پاتے تھے شہ کو نہ حرم قید مین آہ
سخت بیرحم تھے زندان کے نگہبان اتنے

۲۰ منھ سے بولے نہ چلے گھٹنیون گھر مین اصغر
کہتی تھی بانو مرے رہگئے ارمان اتنے

۲۱ قطرہ پانی کا نہ بچے کے بھی پینے کو دیا
دشمن آل پیمبر تھے مسلمان اتنے

۲۲ ایک چادر بھی نہ تھی جس سے چھپاتے چہرہ
ہوگئے آل نبی بے سر و سامان اتنے

۲۳ آپ کے در پہ بغیر آبے نکل سکتے نہین
دل مداح مین یا شاہ ہین ارمان اتنے

سلام

۱ عزیز اعدا نے مجرائی کیا بے شیر سے پانی
پلایا آہ اس پیاسے کو آب تیر سے پانی

۲ غضب ہی دعوی اسلام تھا اور اسپہ واویلا
کیا پیار اعدو نے حضرت شبیر سے پانی

۳ نہ سمجھو اسکو مینہ ای مومنو دل ابر بار انکا
ہوا ہی تشنگی شاہ کی تاثیر سے پانی

۴ کہا سرور نے پیاسے ہی گئے جنت کو تم اکبر
بہت مانگا کیے ای جان مجھ دلگیر سے پانی

۵ کہا بانو سے سرور نے یقین ہی مانگنے پر بھی
نہین ملنے کا ہرگز لشکر بے پیر سے پانی

۶ سکینہ سے کہا عباس نے لاؤنگا دریا سے
ملیگا جسطرح سے اور جس تدبیر سے پانی

۷ بوقت ذبح پانی دیتے ہین حیوان کو بھی ہی ہی
ذبیح راہ خالق کو دیا شمشیر سے پانی

کہا اعدا نے سرور سے بغیر از بیعت حاکم	۸	نہین ملنے کا اے سبط نبی تقریر سے پانی
کہا شہ نے رواں ہوں کوثر و تسنیم خیمہ مین	۹	ہو چاہون مین ابھی اُس مالک تقدیر سے پانی
سنایا شہ کو جلتے ہین خیام آل پیغمبر	۱۰	چھڑایا ظالمون نے شہ سے کس تزویر سے پانی
کہا شمر لعین نے مین دم آخر یہ سنتا تھا	۱۱	ندا آتی تھی حلق حضرت شبیر سے پانی
پس از قتل شہ دین روتی تھی دو دو پہر زینب	۱۲	جو کوئی مانگتا تھا شاہ کی ہمشیر سے پانی
۱۳	الٰہی ہے دعا مداح کی محشر مین کوثر پر عطا ہو مجھکو دست شاہ خیبر گیر سے پانی	

ہو قبر مجرئی در مولا کے سامنے	۱	حاضر رہے غلام یہ آقا کے سامنے
حر دل سے کہتا آتا تھا ہوگی خطا معاف	۲	پہونچونگا جب مین سرور والا کے سامنے
حر بولا شہ سے ہاتھ بندھے یون مین جان نثار	۳	جائیگا نبت فاطمہ زہرا کے سامنے
عباس کہتے تھے کہ ہے یہ آرزوے دل	۴	بیجان ہون زمین سید والا کے سامنے
ہر اک سے لاش اکبر مہرو تھے پوچھتے	۵	پہونچے جو شاہ دین صف اعدا کے سامنے
کہتے تھے شامی شاہ سے رہنے نہ دینگے ہم	۶	خیمہ جو آپ کے ہین یہ دریا کے سامنے
صغرا کا تھا یہ قول شفا ہو مجھے ابھی	۷	پہونچون اگر مین اپنے مسیحا کے سامنے
سرور نے شمر سے کہا اے بانی جفا	۸	شکوہ کرونگا مین ترا نانا کے سامنے
غش کھا کے شاہ گر پڑے اکبر کی لاش پر	۹	دم توڑا نوجوان نے جو بابا کے سامنے
ام البنین نے کہا قاصد نہ کیجو ذکر	۱۰	حال حسین فاطمہ صغرا کے سامنے

روتی تھی پھیر پھیر کے منھ فرط شرم سے	۱۱	قاسم کا ذکر ہوتا جو کبرا کے سامنے
خون کا خضاب کر کے یہ فرماتے تھے امام	۱۲	جاؤنگا سرخرو یہین نانا کے سامنے

۱۳ مداح آرزوے دلی ہی کہ یہ سلام
جا کر پڑھون مین روضۂ آقا کے سامنے

سلام

سلامی آمد ماہ عزا ہی	۱	ابھی سے فاطمہ کا سر کھلا ہی
جدھر دیکھو اُدھر ہی شور ماتم	۲	ہر اک سو نعرۂ آہ و بکا ہی
چلے ہین کعبہ سے کوفہ کو مولا	۳	بہت نزدیک دشت کربلا ہی
ہی بیدل آگے آگے ہادی عصر	۴	کھلے سر پیچھے سارا قافلا ہی
فدا کرتے ہین شہ اُس جان جان کو	۵	کہ جسپر جان سب گھر کی فدا ہی
غضب ہی دختر زہرا کھلے سر	۶	سر بازار ہی مجمع بڑا ہی
قفا پر شمر ہی گردن پہ خنجر	۷	زبان پر شہ کے امت کی دعا ہی
منادی کہتا جاتا تھا یہ آگے	۸	اسیران بلا کا قافلا ہی
بتایا شمر نے حاکم کو ہی ہی	۹	یہ بانو ہی یہ بنت مرتضیٰ ہی
کہا یہ دست بستہ حر نے شہ سے	۱۰ ق	یہ بندہ مورد جرم و خطا ہی
اگر بخشو نہین کچھ دور مولا	۱۱	خطا ہم سے ہی اور تم سے عطا ہی
کہا سر در سے یہ اہل وطن نے	۱۲ ق	شہا کوفہ پُر از مکر و دغا ہی

نہ جاؤ اسطرف سب گھر کو لیکر	۱۳	بہت گرمی ہے اور موسم برا ہے
کہا شہ نے میں ہوں آگاہ لیکن	۱۴	وہی ہوگا جو حکم کبریا ہے
مجھے کچھ خوف مرنے کا نہیں ہے	۱۵	بشر کے واسطے اکدن قضا ہے
یہ کی عباس نے شبیر سے عرض	۱۶ ق	توقف اب مری رخصت میں کیا ہے
فدا ہونے کو یا سبط پیمبر	۱۷	فقط یہ ہی غلام با وفا ہے
پئے رخصت علی اکبر جو آئے	۱۸ ق	کہا ماں نے بتاؤ قصد کیا ہے
وہ بولا جان دوں قدموں پہ شہ کے	۱۹	یہ دل کی آرزو اور مدعا ہے
ہو ناری سے نوری ایکدم میں	۲۰	عجب حر پر یہ الطاف خدا ہے
ہیں بیشک جنتی شہ کے عزادار	۲۱	عقیدہ اپنا بیچون و چرا ہے
نہ کھانا ہے نہ پانی ہے نہ آرام	۲۲	یہ ہیں آلام اور آل عبا ہے
محبو قدر دان اشک عزا کی	۲۳	یقیناً ذات پاک مصطفے ہے
اکیلے ہیں شہ مظلوم رن میں	۲۴ ق	نہ یاور ہے نہ کوئی آشنا ہے
ترا حافظ خداوند دو عالم	۲۵	یہ ہر دم روح زہرا کی صدا ہے
چڑھا جو دوش ختم المرسلین پر	۲۶	سر اسکا حیف نیزہ پر چڑھا ہے
غضب ہے ملتجی پانی کا وہ ہے	۲۷	ہمیں کوثر کی جس سے التجا ہے
مرض جب ہند نے عابد سے پوچھا	۲۸	کہا مولا نے مرض لا دوا ہے
ہر اک دم کہتی تھی نانی سے صغرا	۲۹	جب آئیں سید والا شفا ہے

ہی تاثیر غم حسنین اس مین	۳۰	یہ سبز و سرخ جو رنگ حنا ہی
جو ہونگے فاطمہ کے زیر چادر	۳۱	اُنھین محشر کے دن کا خوف کیا ہی
ہی رن مین بیکفن بھائی کا لاشہ	۳۲	بہن بلوہ مین در در بیردا ہی
علی کی بیٹیان اور قید خانہ	۳۳	عجب نیرنگی چرخ دوتا ہی
بندھا ہی ریسمان مین اُسکا کنبہ	۳۴	لقب جس شاہ کا عقدہ کشا ہی
کیا سفاکون نے لاشونکو پامال	۳۵	بھلا اس ظلم کی کچھ انتہا ہی
کہان رن اور کہان آغوش زہرا	۳۶	وہ شہ کی ابتدا یہ انتہا ہی
اُتر آئے فرس سے شاہ بیکس	۳۷	ہوا معلوم جب یہ کربلا ہی
رفیقون سے یہ پھر فرمایا شہ نے	۳۸	مقام اپنا یہین اب دائما ہی
تماشے کو چلو آتے ہین قیدی	۳۹	ہر اک سو شام مین یہ غلغلہ ہی
کہا جلاد سے شہ نے کہ او شمر	۴۰	مرا جد شافع روز جزا ہی
تجھے معلوم ہی یہ یا نہین ہی	۴۱	قیامت مین خدا کا سامنا ہی
جواب اس ظلم کا کیا دیگا ظالم	۴۲	ترے دلمین بھی کچھ خوف خدا ہی
بھلا وہ کس طرح بھولیگا رستہ	۴۳	علی جس قافلہ کا رہنما ہی
یقینی ہم ہین اُس کشتی کے راکب	۴۴	امام عصر جس کا ناخدا ہی
روایت کرتے ہین سلمان کہ دیکھا	۴۵	میان خواب بنت مصطفےٰ ہی
مگر اعجاز سے خیر النسا کے	۴۶	بلا تحریک جلتی آسیا ہی

ہمارے دل سے نقش حب حیدر	۴۷	نہیں مٹنے کا قدرت کا لکھا ہی
۴۸	تہو وابستۂ اندوہ مداح ترا مولا جو ہی مشکلکشا ہی	

سلام

کچھ دور سلامی در سرور تو نہیں ہی	۱	پر کیا کرین تائید مقدر تو نہیں ہی
زہرا سے سلامی کوئی برتر تو نہیں ہی	۲	یہ رتبۂ ازواج پیمبر تو نہیں ہی
فرمائین جسے ختم رسل بضعۃ منی	۳	ایسا کوئی جز فاطمہ اطہر تو نہیں ہی
تعظیم کو جسکے کہ نبی اُٹھتے تھے ہر بار	۴	ایسا کوئی جز فاطمہ اطہر تو نہیں ہی
کیون ہند سے مانوس ہوا اس درجہ مجبو	۵	سب کچھ سہی یان روضۂ سرور تو نہیں ہی
روکر سر شہ سے کہا زینب نے جلادو	۶	بیٹا یہ ضعیفہ کا ہی اصغر تو نہیں ہی
صغرا نے کہا بی بیو ہین باتی ہون سب کو	۷	پرانمین سکینہ مری خواہر تو نہیں ہی
لیتے ہین دُرِ اشک کو اللہ و پیمبر	۸	نیسان ترا اس رتبہ کا گوہر تو نہیں ہی
زینب نے کہا شمر نہ لے میری ردا تو	۹	کچھ بیش بہا یہ مری چادر تو نہیں ہی
بانو نے کہا اُٹھ گئی تصویر پیمبر	۱۰	اب رہنے کے قابل یہ مرا گھر تو نہیں ہی
کسطرح سے نیند آئے یہ کہتی تھی سکینہ	۱۱	جز فرش زمین اور کوئی بستر تو نہیں ہی
زینب سے کہا ہند نے تم روتی ہو جسکو	۱۲	وہ سبط نبی دلبر حیدر تو نہیں ہی
زینب نے کہا جاکے وطن کیا کرون لوگو	۱۳	ساتھ آئی تھی جسکے وہ برادر تو نہیں ہی

لازم ہی محبون کو ہر اک دم غم سرور	۱۴	کچھ ماہ عزا ہی پہ مقرر تو نہین ہی
کس یاس سے شہ پوچھتے تھے زخمی پسر سے	۱۵	کچھ درد جگر مین علی اکبر تو نہین ہی
شہ کہتے تھے مین مانگونگا پانی پئے اصغر	۱۶	پر دین وہ تنک ظرف یہ باور تو نہین ہی
بانو نے کہا دون تو رضا مین تمہین اکبر	۱۷	پر کہتے مین واری دل مضطر تو نہین ہی
مولا نے کہا قاصد صغرا سے یہ رو کر	۱۸	خط دون کسے زندہ علی اکبر تو نہین ہی
بانو نے کہا چین تمہین آیا ہی کیونکر	۱۹	اصغر ہی زمین دامن مادر تو نہین ہی
زینب نے کہا آپ مری لاش پہ روئین	۲۰	خواہر کا اخی ایسا مقدر تو نہین ہی

۲۱ احمد ہین شفیع اپنے ائمہ ہین مددگار
مداح کو اندیشۂ محشر تو نہین ہی

سلام

لو ہی سلامی جانب حیدر لگی ہوئی	۱	ہر دل سے یاد ساقی کوثر لگی ہوئی
تکمیل فرد نامۂ اعمال کے لیے	۲	ہو شرط حب آل پیمبر لگی ہوئی
لٹنے گئے جو زینب بیکس کے دلربا	۳	مان کی نظر تھی جانب لشکر لگی ہوئی
اسطرح تھی اسیرون مین اک رات کی دلھن	۴	غازہ کے بدلے خاک تھی منہ پر لگی ہوئی
قاصد کے انتظار مین ہر وقت روز و شب	۵	رہتی تھی در سے شاہ کی دختر لگی ہوئی
سمجھے حرم کہ جاتے ہین مرنیکو ہین شاہ	۶	آئی نظر جو تیغ دو پیکر لگی ہوئی
شرم آئی میری آنکھون سے ابر مطیر کو	۷	دیکھی جھڑی جو اسکدن کی اکثر لگی ہوئی

۸ کہتی تھی بانو آکے لپٹ جاؤ سینہ سے — ہی آگ میرے قلب مین اکبر لگی ہوئی
۹ آگاہ کرتی ہی نہ ملا پانی سقے کو — یہ خشک مشک جو ہی علم پر لگی ہوئی
۱۰ غش کھا کے شاہ گر پڑے بیٹے کی لاش پر — دیکھی جو برچھی سینہ کے اندر لگی ہوئی
۱۱ حر نے کہا عمر سے ہی کوثر کی مجکو چاہ — ہی تیرے دلمین تو ہوس زر لگی ہوئی
۱۲ کہتی تھی ہند کچھ تو کہو حال بی بیو — مہر سکوت کیون ہی لبون پر لگی ہوئی
۱۳ انصار کہتے تھے نہین اندیشہ اپنا کچھ — ہی فکر حفظ سبط پیمبر لگی ہوئی
۱۴ کہتے تھے شاہ میری شہادت کے ساتھ ہی — ہی شرط بے ردائی خواہر لگی ہوئی
۱۵ امت بچی لٹے میرا گھر یا کہ سر کٹے — یہ لو بھی شاہ کو تہ خنجر لگی ہوئی
۱۶ کہتے تھے سب رفیق نہین نہر سے غرض — اپنی نظر ہی جانب کوثر لگی ہوئی
۱۷ بچون کو لیکے نکلے حرم آہ سر کھلے — دیکھی جو آگ خیمون کے اندر لگی ہوئی
۱۸ جاؤ نہ ہمکو چھوڑ کے میدان مین مرنے کو — دامن سے شہ کے کہتی تھی دختر لگی ہوئی

۱۹ مداح بار نخل تمنا کے واسطے
ہر شاخ مین ہی شاخ مقدر لگی ہوئی

سلام

۱ سلام اُسپہ جو محتاج تھا لحد کے لیے — بنا تھا صبر کا جامہ اُسی کے قد کے لیے
۲ غضب ہی مالک کوثر پہ بند تھا پانی — وگرنہ وقف تھی وہ نہر دام و دد کے لیے
۳ نہ ہاتھ اُٹھانا تھا امت پہ شاہ کو منظور — جو وار کرتے تھے مولا فقط تھا رد کے لیے

پکارا حرملہ حلق صغیر دوست حسین	۴	یہ دو نشانے مقابل تھے ایک زد کے لیے
پلایا لشکر اعدا کو پیاس مین پانی	۵	یہ فیض عام تھا مولا کا نیک و بد کے لیے
دلائی آل نبی کے ثبوت کے خاطر	۶	ہی داغ ماتم شبیر بس سند کے لیے
عجب ہی شمر نے عیش و دروزہ کی خاطر	۷	عذاب نار گوارا کیا ابد کے لیے
نہ التجا کی کسی کی حسین نے منظور	۸	دگر نہ آئے تھے جن و ملک مدد کے لیے
غضب ہی دھوپ مین بے سایہ اُسکا لاشہ ہو	۹	سحاب چتر تھا ہر وقت جسکے جد کے لیے
حسین تشنہ ہوے ذبح بس ہی رونے کو	۱۰	یہ فقرہ کافی ہی ہر صاحب خرد کے لیے
امام کہتے تھے بے شیر کو تو سقا کو	۱۱	پلا دو پانی ذرا خالق صمد کے لیے
یہ انتہا ہی بھلا صبر شاہ بیکس کی	۱۲	دعاے بد بھی نہ کی لشکر حسد کے لیے
نہ بوند پڑنا گوارا تھا جس پہ زہرا کو	۱۳	ہزارون تیر تھے اُس نازنین جسد کے لیے
ہجوم اتنا ہوا ظالمون کا میدان مین	۱۴	کہ دشت تنگ تھا اُس فوج لا تعد کے لیے
خوشا نصیب ہین ہی اُنکی موت عین حیات	۱۵	جوار شاہ ملا ہی جنھین لحد کے لیے
شریک عابد بیکس ہون دفن سرور مین	۱۶	شرف خدا نے یہ بخشا نبی اسد کے لیے

۱۷	عبث ہی فکر ہر اک امر مین تجھے مداح وہ آئے حضرت مشکلکشا مدد کے لیے	

سلام

نما صگان حق صدا بے زر رہے	۱	مجرئی محتاج ہی حیدر رہے

یان تلک حیدر سے خلقت پھر گئی	۲	ساتھ سلمان اور فقط بوذر رہے
اہلبیت مصطفٰے نے پایا چین	۳	جتنے دن خیر الوریٰ سر پر رہے
دی نہ مہلت ایک دم آرام کو	۴	تنگ اہل ظلم سے شبر رہے
اُٹھ گئے دنیا سے جب حضرت حسن	۵	درپے شبیر اہل شر رہے
تین دن دشت بلا مین مومنو	۶	حیف پیاسے مالک کوثر رہے
ایسے تھے مشتاق آب تیر کے	۷	جھولے مین مضطر علی اصغر رہے
لکھا ہے تا اربعین ای مومنو	۸	بے کفن سرور حرم در در رہے
اُسکی لائے لاش دی اُسکو رضا	۹	بس اسی مین شاہ دین دن بھر رہے
ایسے باندھے ہاتھ تھے زینب کے آہ	۱۰	زندگی بھر نیل بازو پر رہے
مضطرب زہرا رہین بالین پر	۱۱	جس گھڑی تک شہ تہ خنجر رہے
خوف تھا شب خون کا جو انصار کو	۱۲	اسلیئے بیدار سب شب بھر رہے
دی نہ جبتک شاہ نے رن کی رضا	۱۳	ہاتھ باندھے روتے ہی اکبر رہے
مرنے کو جانے لگے شہ کے عزیز	۱۴	جب نہ باقی شاہ کے یاور رہے
حیف کی جا ہے کہ اپنے کشتون کو	۱۵	رات بھر دفناتے اہل شر رہے
پر شہیدان رہ حق کتنے دن	۱۶	بیکفن ہی خاک کے اوپر رہے
خاک تیری آبرو پر ای فرات	۱۷	تجھ پہ پیاسے دلبر حیدر رہے
لاشہ شبیر پر روح الامین	۱۸	اپنا پھیلائے ہوئے شہپر رہے

۱۹ چادر تطہیر تھی سب جنکے لیے
ہائے وہ بلوہ مین بے چادر رہے

۲۰ بے زیارت ہند مین مداح تم
ہر تعجب ابتلک کیونکر رہے

قطعہ

عید ہی ہر ایک مومن شاد ہی
خانۂ کفر و فتن برباد ہی

کیون نہ ہوئین مہتمم قدسی یہان
مصطفے کی مجلس میلاد ہی

قطعہ

خلق کا جو باعث ایجاد ہی
جسکی برکت سے جہان آباد ہی

سب رسولون مین ملا جسکو شرف
یہ اُسی کی مجلس میلاد ہی

قطعہ

ہی نساء عالمین مین سب سے بہتر فاطمہ
حامی روز جزا مختار محشر فاطمہ

باپ ہی ختم رسل شوہر وہی مصطفے
فخر مریم مادر شبیر و شبر فاطمہ

قطعہ

کیون نہ ہو کونین مین ہر ایک سے برتر فاطمہ
آسیہ کی فخر ہی مریم سے بہتر فاطمہ

اُٹھتے ہین ختم رسل بیٹی کی خود تعظیم کو
کس قدر ذی رتبہ ہی اللہ اکبر فاطمہ

قطعہ

اُٹھ گئی جیسے کہ دنیا سے مکدر فاطمہ
چین سے سوئی نہ مرقد مین بھی دم بھر فاطمہ

ماتم حیدر کیا گا ہے سگے شبر کا غم		لاش پر شبیر کی تھی خاک بر سر فاطمہ

قطعہ

دور تیرے بھی عجب اے دور دوران ہوتے ہین		ظلم کیا کیا آل احمد پر نمایان ہوتے ہین
سچ بتا تو نے بھی دیکھا ہی کہین ایسا ستم		مردے کے تابوت پر بھی تیر باران ہوتے ہین

قطعہ

سر پیٹو مومنین کہ روز عزا ہی آج		سر فاطمہ کا قبر کے اندر کھلا ہی آج
یعنی شہید آج ہوے زہر سے حسن		گھر اہل بیت پاک کا ماتم سرا ہی آج

قطعہ

رسا نصیب ہم اہل ولا کا ہو جلدی		رواج سکہ صدق و صفا کا ہو جلدی
دعا ہی مومنو کی تجھ سے روز و شب یا آتا		ظہور قایم آل عبا کا ہو جلدی

قطعہ

جب ظہور قائم آل عبا ہو جائیگا		بالیقین سارا زمانہ پُر ضیا ہو جائیگا
ہی حدیثون سے یہ ثابت شک نہین اسمین ذرا		قاف سے تا قاف مذہب ایکسا ہو جائیگا

رباعی

داخل جو حمل مین مہر بازین ہوا		مسند پہ جلوس شہ کونین ہوا
خورشید حمل مین او مسند پہ علی		واللہ عجب قران سعدین ہوا

رباعی

مجلس ہی یہ مجلس عزاے شپر
کم تیس سے تھے ماہ سفر مین دو دن
دل شیعون کے سوجان سے فداے شپر
سم سے ہوئی جس روز قضاے شپر

رباعی

ہی بادشہ جن و بشر کی مجلس
جس شاہ کی بعثت ہوئی ہی آج کے دن
ہی فاطمہ کے لختِ جگر کی مجلس
اُس شاہ کے ہی نورِ نظر کی مجلس

رباعی

ہی شاہ شہیدانِ بلا کی مجلس
کیونکر نہ شرف خلد برین پر ہوئے
ہی کشتۂ خنجر جفا کی مجلس
ہی سبط حبیب کبریا کی مجلس

رباعی

ہی کون امام انس و جان سے بہتر
جد ختم رسل بھائی حسن ہی اُسکا
مان کسکی ہی خاتونِ جہان سے بہتر
ہی باپ شجاعانِ جہان سے بہتر

رباعی

تھے عاشق فرزند پیمبر عباس
ثابت ہی ضریح پاک کی خدمت کو
ہوتے تھے جدا شہ سے نہ دم بھر عباس
حاضر ہین ہر ایک وقت بھی مر کر عباس

رباعی

حُر نے تھا عجب نصیب اعلی پایا
چھوڑا زر و جاہ کو جو حب شہ مین
شپیر سا کونین مین آقا پایا
یان آتے ہی جنت کا قبالہ پایا

رباعی

کس کو سر در سا قدر دان ملتا ہی — خدکی سی ہو قسمت ہو تو ہان ملتا ہی
تھا صبح کہان اور کہان شام کو حر — اک آن مین یون باغ جنان ملتا ہی

رباعی

ممدوحون سے دنیا کے کہان ملتا ہی — جیسا کہ صلا دیکھو یہان ملتا ہی
یہ سید بیکس کی ہی سرکار کا فیض — ہر بیت پر اک قصر جنان ملتا ہی

رباعی

ممدوحون سے دنیا کے کہان حاصل ہی — سرور سے صلہ مین جو یہان حاصل ہی
فردوسی کو رہ گئی صلہ کی حسرت — فردوس ہمین دیکھ لو ہان حاصل ہی

رباعی

مداح جو لطف شاہ مردان ہو جاے — مشکل ہو کسی طرح کی آسان ہو جاے
مقبول دعا انکی ہی خالق کے حضور — چاہین جو علی مور سلیمان ہو جاے

قطعہ

افضل ہی سب سے بعد خدا کے نبی کی ذات — ہی جزو ذات پاک محمد علی کی ذات
حاصل ہوا یہ اس سے بلا شبہہ سوچ لو — بہتر ہی سب سے بعد پیمبر وصی کی ذات

قطعہ

کیون یہ مقام مومنو رشک چمن ہی آج — بہتر ہر ایک بزم سے یہ انجمن ہی آج

باعث شرف کا اِسکے یہ کہتے ہین جبرئیل	یہ محفل ولادت شاہِ زمن ہر آج

قطعہ

خالق کے بعد خلق سے افضل رسول ہی	قایل جو اس شرف کا نہین وہ جہول ہی
ثابت حدیث نور سے ہوتا ہی لا کلام	قدرت کے بوستان کا پہلا یہ پھول ہی

قطعہ

ہر دم نزول رحمت رب ودود ہی	ہر سمت کو صدای سلام و درود ہی
دل شاد مومنین ہین بزم نشاط ہی	نور رسول پاک کا ذکر درود ہی

رباعی

در قلب ہوس طلب زر باقی ست	در سرو قدان ذکر صنوبر باقی ست
پرسید کسی ز من بگفتم مداح	ما را ہوس در گہ حیدر باقی ست

رباعی

تا آنکہ بہ چرخ ماہ و اختر باقی ست	تا نور فشان مہر منور باقی ست
من راست بگوئیم بلاشک مداح	ذکر غم فرزند پیمبر باقی ست

خمسہ بر قصیدۂ غیاثی مرحوم

ای باعث ایجاد جہان خسرو بطحیٰ	۱	دے مالک تسنیم وجنان حاکم عقبیٰ
ای رونق محراب حرم صاحب اسریٰ		اے بادشہ مسند اقلیم تجلی

قصر تو فلک تکیہ گہت عرش معلیٰ

۲
اے متکی مسند زیبائے توکل
اے سایۂ افضال خدا عین تفضل
شاہی کہ بود نائب تو صاحب لدل
اے شاہ رسل شمع سبل راہبر کل
شہباز دنی طائر اوج فتدلی

۳
انعام و کرم یافتہ فیضانی زخویت
والفجر مرادست زپرنور گلویت
ابروے تو دادہ بہ ہلال افسر رویت
واللیل قسم بر شکن طرۂ مویت
والشمس بماہ رخت اے شمع دل آرا

۴
مصحف پی تائید دلیل تو مدلل
قرآن پی تفصیل صفات تو مفصل
دین راپی تکمیل کلام تو مکمل
اکلیل تو طٰسم و قبائے تو مزمل
مدح تو الم نشرح والقاب تو طٰہٰ

۵
اے فرق تو زیب سر دستار مدثر
اے نام تو مستور باستار مدثر
پر نور ز تو طلعت رخسار مدثر
بالائے تو سرو لب جوبار مدثر
محراب دو ابروے تو قوسین او ادنیٰ

۶
از نور تو جرم قمر و شمس بتابید
از روز ازل مثل تو شاہی نہ کسی دید
روشن ز رخ پاک تو ہم زہرہ و ناہید
تاج تو فلک نعل سمند تو مہ و خورشید
ملکت ز سمک تا افق ذروۂ علیا

۷
پیش از تو رسولان سلف جملہ کہ بودند
حوران جنان ہم بصفات تو ستودند
یکسر شرف و نور ز ذات تو ربودند
بر خاک ہمی کاہل سما سجدہ نمودند

ز نور نام تو روشن کن رخسار مدثر

بر ناصیه اش بود ز انوار تو سیما

ثناها ملک و جن و بشر حور و غلمان ۸ جبریل و کلیم الله و داؤد و سلیمان
هستند برای تو بدین نغمه ثناخوان زان شد بخلیل آتش نمرود گلستان

کو داشت بدل نور تو ای شاه برایا

ای تاج سرت آیت لولاک لعمرک ۹ زیبا بقامت رایت لولاک لعمرک
شد از تو فزون طلعت لولاک لعمرک شایان قدت خلعت لولاک لعمرک

دربان درت یوشع و ذوالکفل و مسیحا

تا آنکه نه جنبید بذکرت لب یوسف نور سحر اوج ندیده شب یوسف
پیداست ازین جاه تو هم منصب یوسف تا مقتبس بدر تو شد کوکب یوسف

زد برق رخش آتش بر جان زلیخا

حق را توئی از روز ازل طالب و مطلوب ۱۱ مختاری محشر شده از نام تو منسوب
دارند همین ورد زبان عاقل و مجذوب جویان تو روح الله و گریان تو یعقوب

حیران تو یحیی و شعیب و زکریا

آدم به عدم بود تو بد شاغل تهلیل ۱۲ کردند ملک داب عبادت ز تو تحصیل
محبوب خدا هادی کل هبط جبریل موسی بعصای تو شکافیدیم نیل

بر سحر گرانش تو نمودی ید بیضا

کی تاب به انسان که پی نعت تو پوید ۱۳ ای کلمه تو زشتی اعمال بشوید

مصرع اول	شماره	مصرع دوم
مجبوب خودت خالق کونین چو گوید		پیداست بفرقان که نروئید نروید
مانند تو چون غنچهٔ در گلشن اسرا		
کافی به ثنای تو همین قول وحید ست	۱۴	پشت فلک پیر به پیش تو خمیده ست
مداح تو ای خاصهٔ رب رب مجید ست		از خلقت کن کس نه شنیده ست نه دیده ست
مثل تو شهنشاه بدنیا و به عقبا		
در گلشن ایجاد چو تو سرو قدی نیست	۱۵	بر طارم افلاک چو تو مهر قدی نیست
ای قلزم ایثار ترا جزر و مدی نیست		اندر ملک و آدم و عالم احدی نیست
بهتر ز تو نزدیک خداوند تعالی		
ای حاکم کونین شه امر و نواهی	۱۶	ای سرور اعجاز نما ظل الٰهی
مشهور بود معجزه ات این به کماهی		آمد بزبان تزد همه داد گواهی
بر دعوی پیغمبریت آهوی صحرا		
شد نرم ز تاثیر کفت آهن و خاره	۱۷	در حالت بیچارگیم ذات تو چاره
تقدیر همیشه ز تو جویای اشاره		جز تو به سر انگشت که کرد ست دو پاره
این ماه درخشان به سراپرده خضرا		
چون اختر اقبال جهانتاب تو تابید	۱۸	آمد به زمین زلزله و چرخ به لرزید
ثابت شده این عجب تو از قول صنادید		چون کنگرهٔ قبهٔ اجلال ترا دید
غلطید حصار یمن و قلعهٔ کسریٰ		

۱۹
پروانۂ شمع رخ تو اے شہ بطحا — باشد مہ کنعان بہ خطا مثل زلیخا
بلبل بہ چمن بر رخ گلگون تو شیدا — دیدند بہ بستان ارم سرو قدت را
کردند بہ پیش قدمت سجدہ وثنہا

۲۰
بہر ضرر ذات تو اے خاصۂ یزدان — آورد بہ پیش تو شہا دشمن ایمان
چون بود محافظ پے تو خالق سبحان — آن برۂ پر زہر ہلاہل شدہ بریان
ہم زہر خود اوکردہ بہ پیش تو ہویدا

۲۱
مداح گرانبار ز افراط معاصی — دورست ز دربار شہنشاہ مجازی
امید کہ آرد بزبان وقت تلافی — المنۃ للہ کہ بہ سودیم غیاثے
رخسارہ بدرگاہ شہ یثرب و بطحا

خمسہ بر غزل حضرت طپش

۱
اے کہ موقوف ست بر الطاف تو انجام ما — از درت افگند دورم بخت نافرجام ما
میشود آخر باین امید صبح و شام ما — کیست کو پیشت برد شاہنشہا پیغام ما
ور محبت گویدت حال دل ناکام ما

۲
طالب دنیا ہمیشہ خواہش حشمت کند — عاشق زر راز برائے سیم و زر محنت کند
می رسم بر درگہت تا یدگر قسمت کند — جذبۂ دل می کشد تا فائز خدمت کند
دور می دارد نہ گوئیت بخت نافرجام ما

۳
انبیا ہستند انجم ذات تو مانند ماہ — خلعت محبوبیت زیبد ترا بے اشتباہ

ورد دارد یوسف مصری همین شام وپگاه		مرغ دل را دانهٔ تسخیر شد خال سیاه
حلقهٔ زلف دوتایت چون بناشد دام ما		
گر بپاے چشم گردم مرقدت گردم بجاست	۴	طالب حق را غبار روضهٔ تو کیمیاست
بر زبان عرشیان این ورد هر صبح ومساست		گردش کویت چو طوف کعبهٔ مقصود ماست
گرد خاک راه تو شد جامهٔ احرام ما		
گر نه کردی خلق نورت خالقِ عرش برین	۵	حق همین باشد نه بودی آسمان و نی زمین
هست ذاک پاک تو ای خسرو دنیا و دین		باعث روز نخستین حامی روز پسین
شد ز تو آغاز ما وز تو شود انجام ما		
چشمهٔ رحمت تو ئی ای سید عالی مقام	۶	پیروانت را بود آرام گه دار السلام
روز محشر کے شود این خادم تو تشنه کام		از تو داریم التجا اے ساقی کوثر مدام
پُر شود از بادهٔ بذل نوالت جام ما		
ای امام انبیا ای سرور الابرار	۷	داد در دست تو خالق بخشش روز شمار
در حضورت عرض میدارد همین این خاکسار		جز تو کی حاصل شود فرمان آزادی زنار
بی تو ممکن نیست در دار السلام آرام ما		
مهبط افضال حق شاها بود دربار تو	۸	مرجع جن وملائک سر براسر کار تو
می سراید بر دربت هر دم همین زوار تو		راحت جاوید در جنت بود دیدار تو
گرچه در گیتی نه شد حاصل دمی آرام ما		

۶ حق بود مداح گر بودی نہ ذات مصطفیٰ — کی حصول ام پشدی این جادۂ صدق و صفا
درد باید کرد این مضمون اقدس دائما — ماحی کفرست توحید جناب کبریا
ہست عشق مصطفیٰ ای طالبش عین اسلام ما

خمسہ بر غزل جناب خستہ

۱ دل تو ہی جنکا مبتلا وہ باصفا یہ ہی تو ہین — عاشق ہی جنکا خود خدا وہ مہ لقا یہ ہی تو ہین
مقبول حق شاہ ہدا روحی فدا یہ ہی تو ہین — محبوب ذات کبریا وہ مصطفا یہ ہی تو ہین
شہرہ ہی جنکا جابجا وہ دلربا یہ ہی تو ہین

۲ ظلمت زدا ے بحر و بر رونق دہ ہر خشک و تر — ارض و سما سے پیشتر سب انبیا کے تاج سر
کل اولیا کے راہبر امت کے محشر مین سپر — درج رسالت کے گہر برج نبوت کے قمر
خالق کے منظور نظر شان علا یہ ہی تو ہین

۳ جسے ہی یہ دور فلک سب انبیا کی ہین کمک — گیسوے مشکین کی مہک ہو از ثریا تا سمک
دیکھکر رخ کی چمک یوسف بہی جاتے ہین جہپک — جنکے تجلی کی جہلک لیکر زمین سے عرش تک
کہتے ہین سب حور و ملک شمس الضحی یہ ہی تو ہین

۴ اس در سے جو بیگانہ ہین حق ہی یہ وہ کورانہ ہین — یان جلوۂ جانانہ ہی غش عاقل و فرزانہ ہین
جو داخل خمخانہ ہین وہ والہ افسانہ ہین — جس مے کے ہم مستانہ ہین جس رخ کے ہم دیوانہ ہین
جس شمع کے پروانہ ہین وہ پر ضیا یہ ہی تو ہین

۵ مقصود خاص طا و ہا صاحب لواے انما — رونق دہ ارض و سما منظور ذات کبریا

شمس الضحی بدرالدجی ختم رسل کہف الوریٰ — پیغمبرون کے پیشوا دنیا و دین کے مقتدا

حضرت محمد مصطفےٰ صل علی یہ ہی تو ہین

۶ جنکا محب ہی سرخرو جنکا عدو حق کا عدو — جلوہ ہی جنکا چار سو کلمہ ہی جنکا کو بکو
انکی اگر ہی جستجو بس یہ پتا ہی ہو بہ ہو — گل مین بہ شکل رنگ و بو گوہر مین مثل آبرو

دل مین بہ شکل آرزو وہ پر ضیا یہ ہی تو ہین

۷ جو واقف اسرار ہی جو احمد مختار ہی — امت کا جو غمخوار ہی محشر کا جو سردار ہی
جسکا محب غفار ہی جسکا عدو فی النار ہی — موسی بھی جنپر زار ہی عیسی بھی اک بیمار ہی

خود طالب دیدار ہی جنکا خدا یہ ہی تو ہین

۸ ہان جان قرآن مبین ہان کاشف راز یقین — ہان پیشوائے اولین ہان مقتدائے آخرین
ہان حاکم دنیا و دین ہان قاضی شرع متین — ہان رحمۃ للعالمین ہان دستگیر عاجزین

ہان عذر خواہ مومنین روز جزا یہ ہی تو ہین

۹ مداح کیا ہی شان ہی مداح خود سبحان ہی — حقا یہ وہ سلطان ہی جسپر فدا ہر جان ہی
جو کامل الایمان ہی ورد اسکا یہ سبحان ہی — جنکی ثنا قرآن ہی لولاک جنکی شان ہی

اس خستہ کی دل جان ہی جنپر فدا یہ ہی تو ہین

خمسہ بر غزل قدسی مرحوم

۱ بے وضو نام نبی لینا ہی جب بے ادبی — مجھ گنہگار سے کیونکر ہو رقم وصف نبی
بس یہی ورد ہی بہتر دم حاجت طلبی — مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی			
سیر افلاک جو معراج کی شب آپ نے کی اُس گھڑی ورد تھا ہر اک کا بصد شوق دلی	۲	آئے لینے کو ترے حور و ملک سارے نبی مرحبا سید مکی مدنی العربی	
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی			
نور کی تیرے صفت کب ہو بھلا مجھسے رقم یوسف مصری کو بھی چاہ تھی تیری ہر دم	۳	مہر و مہ جسکے مقابل مین ہین اک ذرہ سے کم من بیدل بجمال تو عجب حیرانم	
اللہ اللہ چہ جمال ست بدین بو العجبی			
نسل آدم مین کیا حق نے تجھے کو پیدا رتبۂ خاک کجا اور کجا نور خدا	۴	پر مین نسبت وون تجھے اُس سے سراسر ہے خطا نسبت نیست بذات تو بنی آدم را	
برتر از عالم وآدم تو چہ عالی نسبی			
سگ کو تیرے نہ سمجھے ہین ملک اپنے کو کم اپنی گستاخی سے نادم ہون ترے در کی قسم	۵	سوچکر اسکو مین ای سرور ذو المجد و کرم نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم	
زانکہ نسبت بسگ کوی تو شد بے ادبی			
پائی ادریس نے گو سیر کو خلد بر ہشت یہ کہان اور کہان آپ کی مولا گلگشت	۶	اور موسی کو دکھایا گیا ایمن کا وہ دشت شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت	
بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی			
جب بپا ہو ویگا مولا کے یوم عرصات	۷	تشنہ لب عرصۂ محشر کے کہینگے یہ بات	

قاسم کوثر و تسنیم ہے حضرت کی ذات | ماہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات
لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

۸ چشمۂ فیض سے سیراب ہین سب خاص و عوام | ثمر خلق سے ہے تیرے جہان شیرین کام
ہے ترو تازگی اس سے ریاض اسلام | نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام
زان شدہ شہرۂ آفاق بہ شیرین رطبی

۹ جب سے دنیا مین ترا باب عنایت ہے باز | دولت دین سے نہین کسکا بھرا دامن آز
ایک مین ہی نہین سائل ہون فقط بندہ نواز | بر در فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز
رومی و شامی و ہندی یمنی و حلبی

۱۰ حق نے حضرت کو کیا شافع روز محشر | غرق عصیان یہ گنہگار بھی ہے سرتا سر
واسطے فاطمہ کے بہر جناب حیدر | چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

۱۱ جس جگہ پر کیے اللہ نے مرسل مامور | تھی زبان وحی کی بھی وہی یہی تھا دستور
تا کہ لوگون سے سمجھنے مین نہ ہو اسکے قصور | ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قربان بزبان عربی

۱۲ خاطرین تمھین اتنی ہی پیش خداوند غفور | وہ تو ہین فرش سے تا عرش برین سب مشہور
ہم زبانی بھی تری تھی جو خدا کو منظور | ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

جو مرض تجھکو گناہون کا ہے اے حق کے نبی	١٣	ہے دوا اسکی فقط ایک شفاعت تیری
اسلئے ورد ہے مداح کو قول قدسی		سیدی انت حبیبی وطبیب قلبی

آمدہ پیش تو قدسی سبے درمان طلبی

خمسہ بر غزل شاہ نیاز احمد صاحب مرحوم

رسول نوری حشم ابر کرم دریای احسانی	١	امان بی امان پشت و پناہ ہر پریشانی
امام انبیا ملک رسالت را سلیمانی		زہی عز و علائی منتہای اوج انسانی

نبی تیر بے مہبط تنزیل فرقانی

شہا آن طالب حقی کہ حق را ہمین مطلوبی	٢	بی ایجاد عالم فی التحقیق خاص اسلوبی
بود ممکن نہ مثلش در دو عالم در ہمہ خوبی		درخشان آفتاب آسمان حسن و محبوبی

چو شمع صبح در جنبش نماید ماہ کنعانی

خدا خلق عظیم گفت در توصیف خوی او	٣	بود شرمندہ سنبل پیش زلف مشکبوی او
خجل باغ جنان از آبروی خاک کوی او		شبستان جہان روشن ز نور ماہ روی او

ز تاب شعلہ حسنش کند خورشید رخشانی

کریمی ہم شفیع المذنبینی شافع خلقی	٤	حبیب کبریا ہم امینی شافع خلقی
شہ عقدہ کشائی ہم معینی شافع خلقی		رحیمی رحمة للعالمینی شافع خلقی

کریمی اکرم خلقی سراپا فیض رحمانی

بہ باطن نور سبحان و بہ ظاہر صورت انسان	٥	رموز قدس را محرم خلیل کعبۂ عرفان

چرا باشد نه برتر وصف او از درک این و آن		ظهور کامل ذات وصفات حضرت یزدان
	حبیبی سیدی محبوب خاص الخاص یزدانی	
به محمود و محمد چون کشائی دیدهٔ بینا از این کردند اهل معرفت این مطلبی پیدا	۶	نیابی فرق غیر از واو و حد در میان اصلا حق اندر شان تشبیهی محمد نام خود خوانده
	محمد غیر حق نبود بحکم ذوق عرفانی	
سوای ذات معصومین اطهر خاصهٔ یزدان به اندک زهد تقوی میکند دعوی این و آن	۷	بود شیطان مسلط بر حواس و عقل هر انسان چه وسعت داده یارب بطرف آن عظیم الشان
	که انی عبده گوید بجای قول سبحانی	
اگر خواهد کسی کو مسلک صدق و صفا گیرد چه خوش گفته است این شعر گزو دل لطفها گیرد	۸	بود مداح واجب دامن آل عبا گیرد نیاز اندر دلت گر برخ کبرش جا گیرد
	نه بینی تا ابد روی پریشانی و حیرانی	
	خمسه بر غزل شاه نیاز احمد صاحب مرحوم	
امام هر دو عالم مومنین را دین و ایمانی طبیب عیسی مریم پی هر درد درمانی	۱	معین آدم و ادریس و داود و سلیمانی زهی عز و جلال بوتراب فخر انسانی
	علی مرتضی مشکلکشای شیر یزدانی	
شه عقده کشا ملک ولایت را سلیمانی پناه عاصیان کشتی امت را نگهبانی	۲	امیر المومنین حاجت روای هر پریشانی ولی حق دمی مصطفی دریای فیضانی

امام دو جهانی قبلهٔ دینی و ایمانی		
زمین را آسمانی آسمان را عرش سبحانی	۳	فلک را ماه و ماه پر ضیا را مهر تابانی
محمد را وصی و او صیا را فرد عنوانی		امیر کشور فقری شه اقلیم عرفانی
خدا گوئی خدا دانی خدا بینی خدا شانی		
شه کو بر نهد بر دوش پاک مصطفی پایش	۴	به ذهن ناقص انسان چه آید ذات والایش
ازین برتر چه باشد غور کن در رتبه و جایش		پیمبر بر سر منبر نشست و خواند مولایش
که تا مولائیش را باشد اندر خلق برهانی		
سرآرای خلوت راز دار حضرت خاتم	۵	چراغ دودمان هاشمی فخر نبی آدم
فروغ نور ایقان در رموز قدس را محرم		مه ظلمت کشای مشعل تاریکی عالم
سراپا جلوه نور تمامی ماه تابانی		
تهی کو از پدر بهتر بود راحم یتیمان را	۶	امامی کو به فاقه نان وهد از خود اسیران را
به پیش اینچنین ایثار و احسان اهل ایقان را		عجب نبود بهار بیخزان باغ محبان را
که می بارد بر و هر لحظه ابر لطف و احسانی		
چنان باب هدایت کرد خالق آستانش را	۷	که راه راست حاصل گشت از دی پیروانش را
چرا هردم نباشد ورد از دل رهروانش را		برای حق نماناقه های کاروانش را
نباشد جز هدای او کسی دیگر هدی خوانی		
ولای حب حیدر کامل الایمان نخواهی شد	۸	گرفتی دامن مولا تهی دامان نخواهی شد

تو مداح علی مداح این و آن نخواہی شد | بناز اندر قیامت بے سر و سامان نخواہی شد

کہ از حب و تولای علی داری تو سامانی

خمسہ

۱
حصار کفر توڑا نعرۂ اللہ اکبر سے | کیے زایل نفاق و کفر تایید پیمبر سے
پڑے اگر کوئی مشکل جو دور چرخ اخضر سے | سیہ دیو شب غم کو بھگایا ذکر صفدر سے

وہان اثر در آفت کو چیرا نام حیدر سے

۲
کیا روز ازل مین عہد سب نے شہ کی الفت کا | وظیفہ نام حیدر روز و شب کیونکر نہو اپنا
رگ دپے مین ہے مرے ایسی بھری ہی الفت مولا | علی جسنے کہا پانی ہمارے منہ مین بھر آیا

کہا دل نے کہ بھر دیجے دہن کو آب کوثر سے

۳
علی کی ذات ہی عقدہ کشا ہر کار مشکل مین | چراغ قبر ہی لطف علی تاریک منزل مین
یقینی شل ایمان نقش سر مومن کی ہی دل مین | عبادت ہی اگر ذکر علی آجاے محفل مین

جو دیکھین مدح کو آنکھین بہی مومن ذنب اکبر سے

۴
نبوت کی صداقت جسطرح ایمان کا ہی تمغا | اسی صورت سے تصدیق امامت شہ کی ہی حقا
حدیثو نمین ہی آیا یعنی قرآن سے ہی پیدا | شہادت اس ولی کی فرض ہی ایمان مومن کا

کہ ہی تایید تصدیق پیمبر حکم داور سے

۵
نزول ہل اتی شہ کی فضیلت پر شہادت ہی | نہین جو فضل کا قائل سمجھ پر اسکی حیرت ہی
وہ نابینا ازل سے ہی جسے شہ سے کدورت ہی | غبار راہ اسکا سرمۂ چشم بصیرت ہی

	بنا الفت کی محکم دل مین ہی سد سکندر سے		
علی مولا علی ہادی علی ایمان ہمارا ہی عدو کو بحث کیا جب قول اپنا آشکارا ہی	۶ تی	نبی کے بعد ذات پاک مومن کا سہارا ہی اگر حب علی دوزخ مین لیجاوے گوارا ہی	
	نہ ہمکو کام جنت سے نہ حور ونسے نہ کوثر سے		
جو دلمین تھا کہا وہ برملا جوش محبت مین خدا بخشے جو کچھ ہم سے ہوا جوش محبت مین	۷	نہ کچھ پاس ادب مجھکو رہا جوش محبت مین معاذ اللہ کیا ہمنے کہا جوش محبت مین	
	سقر بھاگی جو بو حب علی کی آئی ہیکر سے		
خطاب لحمک لحمی ہوا شہ کو عطا کس سے یہ سب اہل بصیرت جانتے ہین ہی چھپا کس سے	۸	ملا من کنت مولا کا علی کو مرتبہ کس سے ولایت علم و دختر رتبہ اعلی ملا کس سے	
	پیمبر سے پیمبر سے پیمبر سے پیمبر سے		
نہین ممکن ہی ایسا صابر ہونا اور ممکن مین سخی مثل علی ہرگز نہ دیکھا اور ممکن مین	۹	شجاع ایسا ہوا ہی اور نہو گا اور ممکن مین نہ کیونکر ممتنع ہو فیض ایسا اور ممکن مین	
	زکوۃ الراکعین منصوص ہی تنزیل داور سے		
ستم راہ رضا مین ہو خوش سر دیے کس نے کھلایا اور کو خود فاقہ پر فاقے کیے کس نے	۱۰	پسر راہ خدا مین ایک سائل کو دیے کس نے قطارا ذنونکی بخشی ایک روٹی کے لیے کس نے	
	سخاوت کا علی کے کوئی پوچھے حال قنبر سے		
علی کے مرتبون کا جاننا ممکن نہین اصلا	۱۱	بشر نور خدا کے اصل کو کسطرح جانیگا	

علی کے باب مین کہنا ہی کافی ہیں ہمین اتنا
خدانے جسکو پہچانا نبی نے جسکو پہچانا
ہمین کیا معرفت اُسکی مگر تائید داور سے

۱۲
علی مالک علی صاحب ہو دنیا مین جزو کل کا
علی کی ذات سے واقف ہو انسان ہو نہین سکتا
علی ہی مالک دنیا علی ہی حاکم عقبیٰ
علی ناظم علی حاکم علی مولا علی آقا
علی والی علی ہادی جہانین حکم داور سے

۱۳
علی کے وصف مین ہو عقل اول سر بسر حیران
ہزاروں معجزے حضرت مین شمار انکا نہین آسان
علی کے مرتبونکا بحر ہو اک بحر بے پایان
قضا فرمان فلک ایوان ملک دربان جہان سلطان
سلیمان شان پیمبر جان بری ہر عیب سے شر سے

۱۴
امام دو جہان ہادی دوران شاہ شیر افگن
چراغ بزم خلعت نور بخش وادی ایمن
وصی ختم مرسل شاہ جزو و کل جہان مسکن
فلک توسن عدو افگن تہمتن تن جہان مامن
جبین روشن بدن گلشن سراپا نور داور سے

۱۵
ید قدرت ملک خصلت اسد قوت قوی بازو
در رحمت صفا طینت سہی قامت معنبر بو
ضیاء نور ایمان مصدر احسان ملائک خو
کمان ابرو خطا گیسو منور رو بدن خوشبو
صنوبر قد سمن بو خد معطر رخ گل تر سے

مخمس بر قصیدہ حکیم مولوی محمد اسمعیل صاحب بریلوی

۱
جو لکھ گئے ہین مدح ثنا خوان مرتضےٰ
بس یہ سمجھ لین دلمین غلامان مرتضےٰ
ہرگز نہین وہ لائق و شایان مرتضےٰ
نور خدا ہی جلوہ وہ شان مرتضےٰ

	عالم فروز شمع شبستان مرتضے	
انسان ہیچ عارض وخط کیا بھلا کرے آنکھیں ہین یا کہ نور کے دو جام ہین بھرے	۲	دو صفحہ والشمس کے ہین یہ رحل پر دھرے زنجیر خامہ بنتے ہین حرفون کے دائرے
	کیونکر ہو وصف کاکل پیچان مرتضیٰ	
اقوال سیر سے وہ ہین جو سبکو قبول ہین کہتا ہون مین وہی کہ جو اصل اصول ہین	۳	نہ لغو ہین نہ پوچ ہین اور نہ فضول ہین آرایش جمال حسینان وہ پھول ہین
	جنمین ہے رنگ وبوے گلستان مرتضے	
مومن عبث اُداس ہے کیون دل ملول ہین کس کسکو کیا نہ مرتبے اس سے حصول ہین	۴	خالص اگر ولا ہے عمل سب قبول ہین آرایش جمال حسینان وہ پھول ہین
	جنمین ہے رنگ وبوے گلستان مرتضیٰ	
گو ایک نور احمد وحیدر ہین ہمسر عقل بشر کا گویہ مقولہ ہے دیکھکر	۵	کونین کو خدا نے کیا جس سے جلوہ گر شمس وقمر مین حسن خداداد ہے مگر
	اسمین ہے عکس عارض تابان مرتضیٰ	
کیونکر مجاورون کا نہ ہو عرش پر دماغ پڑہی ہی غدیر سے ہر قلب کا ایاغ	۶	تکیہ ہے در پہ شاہ کے دل کو ہے انفراغ اہل نجف کے سینہ ولا سے ہین باغ باغ
	کرتے ہین روز سیر خیابان مرتضے	
نور رخ علی ہے بلاشک خدا کا نور	۷	کچھ بحث اسمین کرتے نہین ہین جو ذی شعور

ان دونو سورہ نور کی ہین رحل پر دھرے

ہو جنکو عذر اُنسے ہی کہنا مجھے ضرور | موسی سے پہلے پوچھ تو لو ماجرا سے خود

تھے وہ بھی مست جلوۂ عرفان مرتضیٰ

۸ اول ہی سب سے نور نبی ہے خدا علیم | ظاہر حدیث سے ہی علی اُسمین ہین سہیم
ثابت ہوا یہ قول باسناد مستقیم | دعوی اگر کرین کہ نبیون سے ہون قدیم

موسی و خضر دو ہین گواہان مرتضیٰ

۹ تفسیر دان سورۂ والشمس والضحیٰ | روشن دلان آئینۂ صدق اور صفا
دیکھین بہ چشم غور تو ظاہر ہی برملا | آئینۂ جمال حسینان دہر کا

آئینہ خجل ہی پیش حسینان مرتضیٰ

والصفا

۱۰ ثابت ہی یہ کتاب خدا سے کریم سے | موسی نہ تاب لا سکے جلوہ کی بیم سے
ہی کیا بعید قدرت رب کریم سے | عالم مین ہو وہی جو ہوا تھا کلیم سے

رخ سے نقاب اٹھائین جو خوبان مرتضیٰ

۱۱ پہلے تھے شوق دید کے کس درجہ ولولے | اک ذرہ نور دیکھا تو غش کھا کے گر پڑے
ہم ہوتے اُس گھڑی تو بڑے انکسار سے | صحرا نورد وادی ایمن سے پوچھئے

کس مین ہی تاب نور بیابان مرتضیٰ

۱۲ حقا اصول ملت اہل یقین ہی ایک | آئین پیروان امام مبین ہی ایک
مذہب ہی ایک شرع ہی ایک اور دین ہی ایک | مضمون مصحف دل اہل یقین ہی ایک

عکسی ہم اسکو کہتے ہین قرآن مرتضیٰ

۱۳
بین نخل باغ قدرت خالق کے مصطفے
سبطین گل ہین کیون نہ محب یہ کہین بھلا
شاخین ہین اُنکی حیدر و زہرا بصد فضا (ضیا)
بوے حسن حسین سے عالم مہک گیا
ریحان مصطفے ہین یہ ریحان مرتضے

۱۴
اک جسا ہون جن و انس گر سب مانونکے
قربان شاہزادون کے تیون کے شانون کے
اوصاف لکھ سکین نہ علی کے نشانون کے
سردار ہین بہشت برین کے جوانون کے
مشہور ہی خطاب جوانان مرتضے

۱۵
سلمان اور اباذر و عمار باصفا
حق ہین انھین کے کہتا ہی لاریب یہ بجا
تھے جان نثار و شیفتہ شیر کبریا
یون تو ہین کشتگان محبت ہزارہا
کیا نام کر گئے ہین شہیدان مرتضے

۱۶
تھے کیا غیور یاور سلطان کربلا
اُنکی وفا پہ قول یہ جن و ملک کا تھا
کھا کھا کے زخم پیاسے ہوے شاہ پر فدا
یون تو ہین کشتگان محبت ہزارہا
کیا نام کر گئے ہین شہیدان مرتضی

۱۷
تحقیق حق ہی جنکی کہ اُس دہر مین مراد
سمجھے ہوے ہین اپنے وہ نخین وہ خوش نہاد
بیشک حدیث نور پہ ہی اُنکو اعتماد
کہنے کو اختلاف ہی نوری ہی اتحاد
جو شان مصطفے ہی وہی شان مرتضی

۱۸
بے انتہا ہین گو کہ مرے جرم اور خطا
بس ہی مجھے اسی پہ بھروسا جو ہی لکھا
مداح پر شفیع ہین حبیب شیر کبریا
سائل کو آفتاب قیامت سے خوف کیا

ابر کرم ہی سایۂ دامان مرتضیٰ

تضمین بر قصیدۂ جناب مستطاب معلی القاب سر دفتر فصاحت و بلاغت مجتہد العصر والزمان جناب مولانا مفتی سید عباس صاحب قبلہ شوستری قدس سرہ کہ در مدح جناب سید الوصیین مولانا و مقتدانا امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام نظم فرمودند

پوچھینگے مجھ سے نکیرین امام اور نبی
ہین نبی میرے محمد کہ جو ہین مطلبی
۱
کون ہین تیرے کہونگا بخلوص قلبی
لِیْ مِنَ اللّٰهِ اِمَامٌ قُرَشِیٌّ عَرَبِیْ
ہم کو خداوند عالم نے عجب امام قرشی عربی عطا کیا
طَیِّبُ الْمَوْلِدِ وَالنَّسْلِ اَغَرُّ اللَّقَبِ
کہ ولادتگاہ انکی پاک یعنی کعبہ اور لقب انکا روشن ہی

رب ہی اللہ مرا اور محمد ہین نبی
کعبہ تو قبلہ ہی قرآن ہی کتاب ربی
۲
سید ہاشمی اُمی لقب و مطلبی
لِیْ مِنَ اللّٰهِ اِمَامٌ قُرَشِیٌّ عَرَبِیْ
ہم کو خداوند عالم نے عجب امام قرشی عربی عطا کیا
طَیِّبُ الْمَوْلِدِ وَالنَّسْلِ اَغَرُّ اللَّقَبِ
کہ ولادتگاہ انکی پاک یعنی کعبہ اور لقب انکا روشن ہی

تسیر وہ حق کا ہی اور خاص ہی احمد کا وصی
اور اگر کی بھی اطاعت تو حقیقت یہ تھی
۳
پھر گیا جبسے ہر اک طالب دنیا ردی
اٰمَنَ النَّاسُ عَلَی الطَّوْعِ اَوِ الْکُرْہِ بِہٖ
سب ایمان لائے اس جناب کا طوعاً اور کرہاً
وَالَّذِیْ یُنْکِرُہٗ فَہُوَ غَوِیٌّ وَّ غَبِیْ
اور جو منکر ہی اس جناب کا وہ گمراہ اور بے فہم ہی

رات دن ختم رسل جنکا ثناخوان خود ہو
جانکر اہل زمان اچھی طرح سے اسکو
۴
لحمک لحمی کہے جسکو رسول خوش خو
ہُوَ مِنْ اَحْمَدَ بِالنَّفْسِ وَقَدْ سَبُّوْہُ
عجب ہی کہ وہ جناب بمنزلہ نفس رسول کی ہین اور زمان معاویہ مین جناب
وَیُصَلُّوْنَ عَلٰی اَحْمَدَ یَا لَلْعَجَبِ
اور پیغمبر پر درود بھیجتے تھے

۵
پوچھے تجھے جو کسی باب مین دین کے دشمن
جانتا اُسکو ہے ہر اک بخداوند زمن
اُسکی تردید مین کر سکتا نہ تھا کوئی سخن
وَکَم مُعضِلَۃٍ اُعرِبَ عَنہَا فَنُوناً
اور جب مسائل مشکل حضرت سے پوچھے گئے فوراً

بِلِسَانٍ عَرَبِی وَبِعِلمٍ وَھبِی
بزبان فصیح وبعلم لدنی بیان کیا

۶
قائل معجزہ ہین سارے ملائک اور جن
اُسکا ثانی ہو کوئی غیر نہین ہی ممکن
شام ہوتے ہی نمایان ہوا فوراً ہی دن
رُدَّتِ الشَّمسُ لَہٗ ثُمَّ دَنَت مِن اُفُق
آفتاب علی کیلئے رجعت کی بعد غروب کے انکی خاطر اور قریب افق آگیا

وَلَئِن صَیَّرَھَا رَاکِدَۃً لَم تَغِب
اور اگر معجزہ سے حضرت اسے ساکن کر دیتے تو کبھی غروب نہ ہوتا

۷
مانتا اسکو ہی ہر اہل زمانہ بہ خدا
کیون علی کا نہو آدم سے بھی بڑھکر رتبہ
کھایا گر اُسنے تھے سدا نان جوین ہی لا
آدَمٌ قَد اَکَلَ الحِنطَۃَ وَاللہُ نَھٰی
حضرت آدم نے باوجود منع کے دانہ گندم کھایا

وَعَلِیٌّ تَرَکَ الاَکلَ بِقَصدِ القُرَبِ
اور علی ابن ابیطالب نے بقصد تقرب چھوڑ دیا حالانکہ ممنوع نہ تھے

۸
قدر حیدر سے ہین آگہ ملک وانس وجن
کیون نہ بڑھجائے سلیمان سے ہمارا محسن
کوئی انکار کرے اُنسے یہ ہے کب ممکن
وَسُلَیمَانُ دَعَا اللہَ لِمُلکٍ فَانٍ
حضرت سلیمان نے ملک فانی دنیا کے سبب سے دعا کی

وَعَلِیٌّ طَلَبَ الفَقرَ رِضًا بِالسَّغَبِ
اور امیرالمومنین نے اپنے لیے فقر کی دعا فرمائی اور فقر پر راضی رہے

۹
ایک انگلی پہ لیا آپ نے خیبر کو اٹھا
کہان موسیٰ کلیم اور کہان شیر خدا
مہد مین آپ نے اژدر کو کیا دو پارا
خَافَ مُوسٰی لِحِبَالٍ وَعِصِیٍّ وَمَشٰی
حضرت موسیٰ عصاؤن اور رسیون سے ڈر گئے

قَتَلَ الحَیَّۃَ یَوماً وَھُوَ فِی المَھدِ صَبِی
اور کب انھون نے طفلی مین گہوارہ مین اژدہے کو مارا

۱۰
دیکھ تو ظلم وستم اپنے تو چرخ بدخو
سوچ کر دیدۂ انصاف ذرا وا کر تو
چاک دل شیعون کے کسطرح بھلا ہو وین رفو
صَالِحٌ قَد عَقَرُوا نَاقَتَہٗ فَاختَرَمُوا
ناقہ صالح کو کفار نے پے کیا پس عذاب سے ہلاک ہوئے

وَعَلِیٌّ ذُبِحَتْ نُجْمَتُہٗ فِی النَّسَبِ
اور جناب امیر کے جگر بند ذبح کیے گئے

۱۱
حق اولاد علی چرخ دوتا ایسا چخنا — عسکری تک رہے محروم تمام آل عبا
غور کی جا ہے محبان علی واویلا — فَاِذَا اَیُّوْبُ وَیَعْقُوْبُ بِمَنْ فَاتَ حَرًا
حضرت ایوبؑ اور حضرت یعقوبؑ سے جو فوت ہوا انکو مل گیا

وَبَنُوْہُ فَقَدُوْا سَلْطَنَۃً لَمْ نُوْب
مگر جناب امیر کی اولاد سے ایسی سلطنت چھنی کہ پھر نہ ملی

۱۲
اسطرح قتل ہوے اور لٹے آل نبی — نہ مکافات ہوئی آج تلک کچھ جنکی
رنج جو سہتا ہے راحت بھی ہے اسکو ملتی — وَکَذَا یُوْنُسُ قَدْ نُجِّیْ مِنْ مِّحْنَتِہٖ
اور اسطرح حضرت یونس نے محنت شکم ماہی سے نجات پائی

وَبَنُوْ حَیْدَرَ فِیْ مِحْنَاتِ الْمُنْتَصِبِ
اور فرزندان جناب امیر ہمیشہ شدائد غم میں رہے

۱۳
مورد رنج و بلا گو رہے سب اہل ولا — ہیں مصائب میں مگر سب سے سوا آل عبا
ہو مرے دعوی کی اثبات کو یہ قول بجا — قَدْ اُصِیْبَتْ رُسُلٌ وَوُلْدُ الزَّہْرَا
رسولان سابق پر مصیبتیں پڑیں لیکن اولاد جناب فاطمہ پر جو مصیبتیں پڑیں

تَرَکَتْہُمْ بِمِحْنٍ غَیْرُہُمْ لَمْ یَنْصَبِ
جو مصیبتیں پڑیں اولاد جناب فاطمہ پر کسی کو نہیں پہونچیں

۱۴
اسقدر جود و سخا آل پیمبر کی — نہ رہا کوئی بھی احسان سے انکے خالی
حق یہ ہے کوئی نہیں انکے سوا ایسا سخی — ہُمْ کِرَامٌ سَقَی الدَّہْرَ بِکَاسَاتِہِمْ
یہ حضرات ایسے صاحبان کرم ہیں کہ زمانہ انکے دست کرم سے سیراب ہے

مَنْ اَتٰی نَحْوَہُمْ مُرْتَجِیًا لَمْ یَخِبِ
اور انکے پاس جو امیدوار ہو کر حاضر ہوا محروم نہ رہا

۱۵
انکے رتبوں سے ہے آگاہ فقط رب صمد — ذہن انسان نہیں پاسکتا ہے بیجا ہے کد
سب احادیث ہیں ناطق بخداوند احد — نَطَقَ الْعُجْمُ بِاٰیَاتِ عُلَاہُمْ وَلَقَدْ
حیوانات بزبان آن حضرت کے فضائل میں گویا ہوے

خَرِسَ الْاَلْسُنُ ہُمْ نَطَقُوْا بِالْخُطَبِ
اور جب انھوں نے بفصاحت خطبہ پڑھا تو فصحا گنگ ہو گئے

۱۶
جنکا قرآن میں واصف ہو خداوند احد — انکے اوصاف کی پاسکتا ہے کب کوئی حد

افضل و اعلم و بے مثیل ہے آل احمد

هُمْ اَلِبَّاءُ اُولُوا الْعِلْمِ ذَوِی الْفَضْلِ وَقَدْ
ایسے صاحبان عقل و علم و فضل ہیں کہ انکی محبت اور شفاعت کے سبب

نَجَی الْخَلْقُ بِهِمْ مِنْ وَرْطَاتِ الْعَطَبِ
خلق کو گرداب ہلاکت سے نجات ہو گی

۱۷ دوست ہوں اسکا جو ہے دوست علی کا بخدا
دافت کہتا ہوں عقیدہ ہے تمہارا یہ میرا

اُسکا دشمن ہوں جو ہے دشمن آل زہرا
اَنَا سِلْمٌ لَكُمْ لَا لِعِدَا اَكُمْ اَبَدًا
میں ہمیشہ مطیع تمہارا ہوں نہ تمہارے اعدا کا

وَمَعَادِي لَا مَعَ مَنْ نَاوَاكُمْ مُنْقَلَبِي
اور بازگشت میری تمہاری طرف ہے نہ تمہارے اعدا کی طرف

۱۸ میں کہاں اور کہاں مدحت سلطان زمن
یہ غرض میری ہے مداحی سے مہا امکن

اُسکی تحریر میں مصروف ملک ہیں ہمہ تن
اِنَّمَا اَكْسِبُ مِنْ مَدْحِ عَلِیٍّ شَرَفًا
مدح امیر المومنین سے اپنے واسطے شرف حاصل کرتا ہوں

لَيْسَ يُبْدِي مَدْحِي شَرَفًا مِنْهُ خَفِي
نہ یہ کہ انکا فضل مخفی ہے اور میری مدح سے ظاہر ہو گیا

۱۹ ہیں فزوں حضرت کے اوصاف شہ قلعہ شکن
خسرو کون و مکان مومنوں کے ہیں ماٰمن

قاسم نار و جنان دافع ہر رنج و محن
بَلْ قَدْ جَلَّتْ مَعَالِيهِ وَجَمَّتْ جِدًّا
بتحقیق کہ مراتب حضرت کے اسقدر رکثیر ہیں کہ جہاں آنکھ کھولی جا

حَلَّتْ فِيهَا الْعَيْنُ بَدَتْ كَالشُّهُبِ
جہاں آنکھ کھولی جاے مثل شہاب کے درخشان ہوتے ہیں

۲۰ مدح حیدر کی نہیں جن و بشر سے ممکن
کیوں نہ تائید خدا اسکو سمجھیں مومن

جلسے اسکو ہیں جلتے ہیں جوان اور مسن
اَشْعَرُ الشِّعْرِ كَذَا فِي رَمَلٍ مُرْتَجَلٍ
یہ اشعار بحر رمل میں فی البدیہہ خود بخود نظم ہو گئے

وَانْطَوَتْ مِدْحَتُهُ فِيهِ بِغَيْرِ الطَّلَبِ
اور مدح حضرت کی بے کوشش کے ان اشعار میں مندرج ہو گئی

۲۱ حسنہ ہو گئے حیدر جو سرزد اکدن
کیوں نہ ہو قلب پہ ہر شخص کے یہ تمکن

خلق لکھ سکتی نہیں حیدر کا گرایے سن
كَيْفَ اُمْلِي بِيَرَاعٍ وَمِدَادٍ نَذْرٍ
میں قلم بیراں اور سیاہی قلیل سے کیونکر لکھ سکتا ہوں

بَابَ فَضْلٍ سُطِّرَتْ فِيهِ كِبَارُ الْكُتُبِ
ان فضائل کو جنکے بیان میں بڑی بڑی کتابیں تصنیف ہوئیں

قاسمِ رزقِ دو عالم تھے شہِ دین لیکن فقر اِس درجہ تھا طینت مین علی کے مضمن	۲۲	فاقے حضرت پہ گذرتے تھے وسلے دو دو دن یَا لَهُ مِنْ مَلِكٍ مُقْتَدِرٍ ذِيْ هِمَمٍ عجب بادشاہ عالی قدرت اور صاحب ہمت تھے وہ جناب
فِیْ لِبَاسٍ خَشِنٍ عَاشَ وَاَکْلٍ جَشِبٍ کہ لباس سخت گندہ اور درشت اور غذائے خشک مین زندگی بسر کی		
تابعِ حکمِ سلیمان ہین خود سے کیسے جن مفتیِ شرعِ متین کاشفِ رمزِ باطن	۲۳	زیرِ فرمان ہی ہر اک نار و جنان کا خازن جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ شَرَفٍ اَوْ فَضْلٍ وہ سب شرف و فضل خدا نے امیر المومنین مین جمع کیا
مَا بِهٖ خُصَّ سِوَی اَحْمَدَ مِنْ کُلِّ نَبِیٍّ جو سوائے جناب رسولِ خدا کے ہر نبی کے مخصوص تھا		
رات دن کام تھا مولا کا غریبون کی مدد کیون فلک اِس ستم و جور کی بھی ہی کچھ حد	۲۴	در پئے رنجِ علی رہتے تھے سب اہلِ حسد اَصْبَحَ النَّاسُ بِهٖ فِیْ رَغَدِ الْعَیْشِ وَقَدْ حضرت کے سبب لوگ آسایش مین رہے - اور خود
کَانَ مَا کَانَ مِنَ النَّاسِ اَلِیْفَ التَّعَبِ لوگون کے ہاتھ سے ایذا مین بسر کیا کیے		
حال تو ہے شبِ ہجرت کا زمانہ پہ جلی ہین احادیثِ کثیرہ مین یہ حالاتِ علیؑ	۲۵	جان اپنی نہ پیمبر سے عزیز آپ نے کی ثَابِتُ الْجَاشِ لَدَی الْحَرْبِ وَفِیْ خَلْوَتِهٖ جہاد مین مطمئن القلب تھے اور وقتِ عبادت
هَادِئُ الْجِسْمِ مِنَ الْخَشْیَةِ مِثْلَ الْخَشَبِ خوفِ خدا سے مثل چوبِ خشک ساکن ہو جاتے تھے		
ملتے اسکو ہین سب دیر و حرم کے ساکن اور عبادت مین لرزتا تھا بدن مثلِ مسن	۲۶	مثلِ حیدر کے قوی دل ہو نہین ہی ممکن ذَابَ کَالشَّمْسِ اِذَا اٰبَ اِلَی مِحْرَابٍ جب محراب عبادت مین آئے مثل شمع گداختہ ہوتے
یُقْوَا دِهٖ هُوَ فِی الْحَرْبِ شَدِیْدُ الْغَضَبِ اور وہی دل بوقتِ جنگ کمال غضب رکھتا تھا		
مثلِ حیدر کے سخی کوئی نہ ہوگا نہ ہوا حالِ انگوٹھی کے تو دینے کا ہی قرآن مین لکھا	۲۷	بھوکون کو کھانا دیا اور کیا خود فاقہ هُوَ فِی الْمَسْجِدِ صَلّٰی وَتَزَکّٰی فِیْهِ مسجد مین نماز پڑھی اور نماز مین زکوٰۃ دی

يا لها من قُربٍ في قُرَبِ
بس یہ عجب طرح کی عبادت تقرب در تقرب ہے

۲۸ تابع حکم تھے جنکے ملک و حور و جن
حیف ہے فاتو نہیں اُس شاہ زمن نے اک دن
شرف و قدر سے آگاہ ہیں جسکے مومن
غَرَسَ النَّخلَ عَلَى الأُجرَةِ فِي ضِيقِ يَدٍ
حضرت نے اُن ہاتھوں سے تنگدستی میں باجرت

يا كفٍّ مطرت هامية كالسحب
درخت خرما لگائے جو مثل ابر بہار گہر بار تھے

۲۹ ذات جس شاہ کی تھی علم خدا کی معدن
مومنو دیکھنا یہ شعبدۂ چرخ کہن
سینۂ پاک تھا اسرار نبی کا مخزن
ثُمَّ قَد اَنزَلَهُ الدَّهرُ وَ تَرَقّى قَوماً
پھر ان مرتبوں پر زمانہ نے حضرت کو اتارا اور گروہ

مِن بَنِي الحَربِ عَلَى مِنبَرَةِ المُنتَجَبِ
بنی امیہ کو منبر برگزیدہ پر حضرت سے بلند کیا

۳۰ تھے بظاہر جو بنے عہد نبی میں مومن
مورد قہر غضب ہوتے نہ کیونکر خائن
پھر گئے بعد نبی حق سے وہ سب بدباطن
وَمَتى بُورِكَ فِي مَذهَبِ قَومٍ بُورٍ
کب برکت ہوتی ہے ایسی قوم میں جو ہلاک ہوئے

ذَهَبُوا عَن سُبُلِ الحَقِّ لِجَمعِ الذَّهَبِ
اور راہ حق کو چھوڑ کر دولت کے جمع کرنے کو چلے گئے

۳۱ درپے حشمت دنیا ہوئے یہ اہل فتن
کرکے اک مجمع نا اہل کو یک جا دشمن
چھوڑا اللہ کو پیمبر کے بھی بے گور و کفن
فَاَماتُوا سُنَنَ اللهِ وَ اَحيَوا بِدَعاً
پس انھوں نے سنت خدا کو ضائع کیا اور بدعت کا رواج دیا

وَاَدالُوا دُوَلاً مِثلَ كُرَاتِ اللَّعِبِ
اور دولت دنیا کو مثل گیند کے گردش دی

۳۲ اِسقدر حیدر کرار تھے راضی بہ رضا
سچ یہ ہے آپ ہی کا حوصلہ اس رتبہ تھا
ظلم جو جو ہوا وہ سارا سہا صبر کیا
آہ مِمّا احتَمَلَ الظُّلمَ وَفِي العَينِ قَذًى
آہ کیا ظلم اٹھایا کہ آنکھ غبار آلودہ تھی

لِتُراثٍ ذَهَبَ القَومُ بِهِ كَالنَّهَبِ
اور میراث انکی قوم کے ہاتھ سے لٹتی تھی

۳۳ پھر گئے شاہ سے دین بعد نبی کے مردم
نقد ایمان بطلب زر میں کیا سب نے گم

نکلے نیش زنی کے بے مثل کژدم
جرّعوهُ غصصًا فاکتملت لذّ تُهُم
خون جگر کے گھونٹ حضرت کو پلا کر اپنی لذتین پوری کین

والجنایاتُ حلاوی کجنیّ الرّطب
اور گناہ مثل رطب کے شیرین معلوم ہوا کرتے ہین

کینہ جو حیدر کرار سے رکھتے تھے عدو
۲۴
پھر گئے بعد نبی آپ سے وہ ہی بدخو
عیش یان خوب کیا جل گیا اُنکا قابو
اِنْ عصاهُ نفرٌ من طُلَقاءٍ فسقوا
جو رسول خدا کے ہاتھ سے منت رکھکر چھوڑ دیے گئے تھے

فاطاعتهُ جحیمٌ هی ذاتُ اللّهب
اگر اُنھون نے نافرمانی کی تو کیا ہی دوزخ شعلہ ور تو مطیع حکم حضرت کی ہی

منکشف جسکی ہدایت سے ہوا نکتہ کن
۲۵
خلق کی عقدہ کشائی کرین جسکے ناخن
وجد مین اُسکی ثنا سے نہون کیون اہل سخن
ذِکرهُ یُطرِبُنی لا نغمٌ مُعجبةٌ
ذکر حضرت کا وجد و طرب مین لاتا ہی نہ نغمے

حبّهُ یُسکرنی دونَ شرابِ العِنَب
اور محبت کا حضرت کے مجھکو نشہ ہی نہ شراب انگور کا

گو زمانہ مین بہت گذرے نبی اور وصی
۲۶
معجزہ اُنکا تھا اک ایک صفت اک اک تھی
سب صفاتون کا ہی مجموعہ مگر ذات تری
لیسَ واللهِ عدیلٌ ومثیلٌ لکَ فی
بخدا کہ نہین ہی آپ کا کوئی مثل و نظیر

سُؤددٍ وکرمٍ او شرفٍ او ادب
سیادت اور کرم اور شرف اور ادب مین

اہلبیت نبوی دین کے ہین ایسے حاکم
۲۷
ساتھ قرآن کا اور اُنکا ہوا ہی لازم
اُنکے پیرو جو ہین ایمان ہی اُنکا سالم
اهلُ بیتٍ لهمُ الامرُ وفیهم وبهم
یہ وہ خاندان ہی کہ حکومت اور شریعت اُنکے واسطے ہی اور

قد سمت رُتبتُهم فوقَ سنامِ الرّتب
اور رتبے اُنکے سب مراتب عالیہ سے بلند ہین

درپئے جور و ستم گرچہ تھے پہلے سے عدو
۲۸
چاہتے تھے کہ بہے آل پیمبر کا لہو
نہ رہے باز ملا جس گھڑی اُنکا قابو
اَلا من عهدِ یزیدَ بنِ طلیقٍ لکمُ
زیادہ ہی کہ زمانہ یزید سے کہ وہ بیٹا تھا تمہارے ایک

کم ذبیحٍ وصیّ لک فی الیتمِ سبی
کیسے کیسے فرزند دلبند آپکے یتیمی کی حالتین قید اور ذبح ہوے

۳۹
کوئی مامن نہین عاصی کو ترے در کے سوا
نام حضرت کا ہی یاشاہ ہر اک دکھ کی دوا
چھوڑ کر آپکے دامن کو کہان جاؤن شہا
اِنَّ قَلْبِیْ لَعَلِیْلٌ وَصُرُوْفُ الدُّنْیَا
دل میرا دردناک ہی اور گردشین دنیا کی
مِثْلُ اَیَّامٍ بِجَادِیْنَ ذَوَاتُ النُّوَبِ
مثل ایام بحران کے ہین کہ ہمارے دلمین نوبت بہ نوبت بیو بختی ہین

۴۰
ہین ہر اک حال مین پروردگار مولا راضی
جاہ و منصب پہ بھی یہ رکھتے ہین گردن نیچی
یاد کر لیتے ہین عسرت مین تجہی فاقہ کشی
اَصْحَبُ الْعُسْرَ اَوِ الْیُسْرَ وَمَا اُصْبِحُ فِیْ
تنگدستی اور آسودگی مین رہتا ہون مگر تنگی مین
جَزَعٍ اَوْ فَزَعٍ اَوْ بَطَرٍ اَوْ طَرَبِ
جزع و فزع نہین کرتا اور آسودگی کے حالمین خوشی و سرکشی نہین کرتا

۴۱
رشک کی اور حسد کی نہین عادت اچھی
کرین حاسد جو حسد مجھ پہ تو ہی ناچاری
ہی یہ نزدیک ہر اک اہل خرد کے بھی بری
عَابَنِی الْحَاسِدُ فِیْمَا حُرِمَ الْفَوْزَ بِہٖ
حاسد میری عیب جوئی کرتا ہی اُن فضائل مین کہ وہ اُنسے محروم ہی
مِنْ مَزَایَایَ وَلَوْ فَازَ بِہٖ لَمْ یَعِبِ
اور اگر اُسکو نصیب ہوتی تو عیب جوئی نہ کرتا

۴۲
رات دن ہون ترا مداح امام حق گو
شرف زائری روضۂ اقدس نجشو
کوئی ارمان نہین اِس سے زیادہ مجھکو
کمتر از مور منم و بہتر ز سلیمانی تو
هَاكَ مَا اُنْشِدُ اُفْدِیْكَ بِاُمِّیْ وَاَبِیْ
قبول کیجیے میرے اِن اشعار کو فدا ہون آپ پر میرے باپ اور مان

تضمین بر شمع و دمع از تصنیفات جناب مستطاب مفتی سید عباس صاحب

اعلی اللہ مقامہ و اسکنہ اللہ فی بحبوحۃ جنانہ

شمع و دمع

۱
شہے کو دو جہان را زیب و زین ست
اماسے کو نبی را نور عین ست

عجب حالش برب مشرقین ست — سر ورد ل در آغاز حسین ست
در انجامش سراسر شور و شین ست

۲ نباشد چون دل شاه یم رنجور — ز نیرنگیست هر دم چرخ مقهور
ندیده این تغیر چشم جمهور — نبی شد روز عیدش مرکب نور
شقی بر سینه اش و در روز عاشور

شمع

۳ شده ثابت ز پی در پی روایت — که سال چارمی بوده ز هجرت
بروز سوم شعبان ببرکت — چو آن ماه شبستان شهادت
جهان را نور بخشید از ولادت

۴ چو پیدا شد همان در پاک بنیاد — پی سجده جبین بر خاک بنهاد
مبارکباد گفته رب عباد — پیمبر را نشاط تازه روداد
چنین با دختر خود کرد ارشاد

۵ خدا مقبول کرده التجایم — بدرگاهش اجابت شد دعایم
چنان محکم شده امیدم برایم — که من از دست خود شیرش نمایم
نه خواهی داد شیرش تا نیایم

۶ روان و جان احمد بد دم او — گوارا بد نه رنج یک دم او
نظر کردی چو چشم پر نم او — همین انگشت دادی در فم او

از ان مخلوق شد لحم و دم او

چنین رحمت برا او از کبریا بود ، زانگشت نبی نشو و نما بود
زبان زد در مدینه جا بجا بود ، غذایش از زبان مصطفیٰ بود
لعاب مصطفیٰ او را غذا بود

۸ همین طور آن امام بخت فیروز ، نه شد از شیر یا در بهره اندوز
روایت میکند راوی دلسوز ، ز نور مهر آن ماه دل افروز
یکیده شیر تا یکماه و ده روز

دمع

۹ همین شه کو عزیز مصطفیٰ بود ، برا او از جان و دل زهرا فدا بود
نثارش روح پاک مرتضیٰ بود ، و بے آن روز کاندر کربلا بود
سه شب تا روز بے آب و غذا بود

۱۰ گرفتار بلا گردید آنجا ، نه فریادش کسے بشنید آنجا
کجا شربت کجا تبرید آنجا ، زبان خشک میخاوید آنجا
دران حالش نبی کے دید آنجا

۱۱ دریغا کو دل خیر النسا بود ، دریغا شه که ابن مرتضیٰ بود
چها قدرش به پیش کبریا بود ، غذا اول لعاب مصطفیٰ بود
در آخر آب شمشیرش غذا بود

شمع

بهر کوچه چو شور عید برخاست بدآن دم حال شه این بےکم وکاست	۱۲	به تن هر یک لباس خوش به پیراست لباس نو چو روز عید میخواست

خدا بر قامت او حلہ آراست

رسید این حکم بر حوران جنت بدوزند از پئے سلطان جنت	۱۳	لباس سرخ از الوان جنت رساند آن حله را رضوان جنت

که پوشد سید شبان جنت

دمع

چو قصد کوفه سلطان عرب کرد غریب و بے وطن خود را لقب کرد	۱۴	گوارا بر بلا رنج و تعب کرد ولے در کربلا کارے عجب کرد

لباس کهنه از زینب طلب کرد

چنان در کهنگی افزوده باشد ز دست دشمنان مطروده باشد	۱۵	که هر جا خسته و فرسوده باشد که تا در جسم پاکش بوده باشد

ز عریانی مگر آسوده باشد

دلا ظلمی که بر شاه زمان رفت دریغا ظلم تازه این ازان رفت	۱۶	صدائے نوحه زان بر آسمان رفت وے کز عالم آن جان جهان رفت

عجب جورے بر او از ساربان رفت

همین انصاف باشد دور گردون بود افتاده بے سایہ بدین گون	۱۷	کہ نعش سید مغموم ومحزون زمین تفتیده وصحرا پر از خون
جراحات بدن از انجم افزون		
رسول حق گریبان چاک ایوا ے چنین ظلمے نہ افلاک ایوا ے	۱۸	بتول و مرتضیٰ غمناک ایوا ے برہنہ جسم او بر خاک ایوا ے
بریگ گرم نعش پاک ایوا ے		
کہ گرید بہر بیکس مادرش نیست کہ گرد و پاسبانش چاکرش نیست	۱۹	کند ماتم کہ براو خواہرش نیست عزیزی نوحہ خوانی بر سرش نیست
کہن پیراہنے ہم در برش نیست		
شمع		
ہمہ تن او عزیز مرتضے بود مگر مکنون چو رمز کبریا بود	۲۰	سراپا ذات او نور خدا بود دو جایش بوسہ گاہ مصطفیٰ بود
وزین جا ہر دو جا نور و صفا بود		
خجل ماہ مبین از حسن رویش دلے دو جا کہ کردم گفتگویش	۲۱	پریشان سنبل جنت ز مویش یکے پیشانی و دیگر گلویش
کہ می تابید نور از ہر دو رویش		
بدآن گل شرع و ایمان گلشن او	۲۲	بدآن لعلے کہ زہرا معدن او

بد آن گوهر که حیدر رمخزن او | شب از نور جبین و گردن او
عیان میگشت جاے بودن او

ومع

۲۳ محبان علی با قلب رنجور | که گویم بشنوید این قول مشهور
همین جاها که ذکرش گشت مسطور | فغان کین هر دو جاے پاک و پرنور
بخون آغشته شد در روز عاشور

۲۴ چو با سبط پیمبر جنگ گردید | سپاه شام از جان تنگ گردید
اگر صد حیف این نیرنگ گردید | جبین زخمی ز تیر و سنگ گردید
چنان کز خون خود گلرنگ گردید

۲۵ چو شه فرمود بهر جنگ آهنگ | عجب دوری نمود این چرخ نیرنگ
کزان شد عرصه بر آل نبی تنگ | فغان زان سنگ کامد اندران جنگ
که شد پیشانیش مجروح زان سنگ

۲۶ ز پیشانی انور بد روان دم | که ظلم تازه کرده چرخ اظلم
کزان لرزان زمین شد چرخ شد خم | خدنگے بر حنک آمد در آن دم
که شد پر خون دهان شاه عالم

۲۷ شہے کو نور چشم مرتضیٰ بود | شہے کو دلبر خیر النسا بود
گلویش بوسه گاه مصطفیٰ بود | در آن گردن که شمع باصفا بود

عجائب جلوۂ نور خدا بود

۲۸ دریغا اہل کوفہ از پے طمع — بکردہ کعبۂ اسلام را قمع
بہ حسین تشنلبی نہ کردم تاکنون سمع — درآن صحرا کہ بودند اہل کین جمع
ز باد جور گل گردید آن شمع

۲۹ نبودہ قابل خنجر گلویش — کہ بودہ طاہر و اطہر گلویش
دم آخر نہ ہم شد تر گلویش — روان گردید خنجر بر گلویش
ندید آن وقت پیغمبر گلویش

۳۰ کشیدند اہل کین از قاش زینش — بخاک و خون شد آغشتہ جبینش
نویسم من چہ احوال حزینش — چہ گویم از گلوے نازنینش
اذیت میدہد شمر لعینش

۳۱ خبر شد آہ بنت مرتضےٰ را — کہ ظالم می کشد شاہ ہدا را
ندا این کرد شمر بیحیا را — خدا را اے لعین کم کن جفا را
مرنجان بوسہ گاہ مصطفےٰ را

۳۲ حسین از داغ دلداری کہ دارد — حسین از درد انصاری کہ دارد
حسین از غم علمدارے کہ دارد — حسین از زخم بسیاری کہ دارد
ز غمہاے دل آزاری کہ دارد

۳۳ بریگ گرم یکدم راحتی نیست — براے یک سخن ہم طاقتی نیست

تره اندک بحالش رافتی نیست		بقا از بهر او تا ساعتی نیست
	درین حالت به خنجر حاجتی نیست	
تو خود انصاف کن شیطان ثانی	۳۴	چه حالت دارد از تشنه دهانی
عبث باشد به حلقش تیغ رانی		که با این غصه و این ناتوانی
	کجا باشد امید زندگانی	
به بین خونی که از جسمش روان ست	۳۵	ز بی آبی تن بیکس طپان ست
نبی را ای لعین این جان جان ست		نمی بینی که مولا ناتوان ست
	نه خنجر دم نزع روان ست	
پی یکجان فراهم ماتمی چند	۳۶	یکی قلب حزین بهرش همی چند
چه حاصل گر بیارم مرهمی چند		ز زخم کاری و رنج و غمی چند
	نخواهد زیستن الا دمی چند	
پی حق می نماید جان نثاری	۳۷	چه خوش باشد بحق او را سپاری
بمنت گویمت با آه و زاری		چه باشد گر بحالش واگذاری
	عجب دارم ز تعجیلی که داری	
بکن این التماس و عرض مارد	۳۸	که او هر دم دمی آخر شمارد
اگر خواهی خدا اجرت نگارد		بکن صبری که زین دردیکه دارد
	بکام دشمنان خود جان سپارد	

بگو زین مضطر و ششدر چه خواهی به بین حالش ازین بدتر چه خواهی	۳۹	ازین فاقه کش و لاغر چه خواهی پس از قتل علی اکبر چه خواهی
	ازین غم سخت تر خنجر چه خواهی	
ز جورت شد دل زهرا دو پارا نه داری یاد قهر کبریا را	۴۰	چه زحمت میدهی آل عبا را چه بیرحمی ست اے قاتل خدا را
	مدارا کن مدارا کن مدارا	
بسا این رنج از دنیا کشید ست چه صدها زخم این تنها کشید ست	۴۱	ز جور اشقیا ایذا کشید ست ز شب تا روز محنتها کشید ست
	کنون در خاک و خونی دا کشید ست	
دل خسته ز رنج و غم کباب ست بده آبے که این کار ثواب ست	۴۲	ز بے آبی زبان در پیچ و تاب ست جگر از تشنگی در التهاب ست
	بزیر لب صدائے آب آب ست	
نمیدانم که این شامی بگیرد نمیدانم چه انجامی بگیرد	۴۳	ز آب این جهان کامی بگیرد بده مهلت که آرامے بگیرد
	ز دست مرتضیٰ جامی بگیرد	
نمی دانی که هستم بوترابی برائے عاقبت جوئے خرابی	۴۴	درین دنیا برائے کامیابی ترا در سر بریدن این شتابی

	چه بیدردی چه بیباک از عذابی	
خدا را شرم کن دریا روان ست همین مطلب براے امتحان ست	۴۵	اگر جان نبی تشنه دهان ست چه مهمانے که جان یک جهان ست
	جهانے را به رحمت میزبان ست	
بجاه و رتبه ها کارے ندارد باین دار فنا کارے ندارد	۴۶	بجز امر خدا کارے ندارد بدنیا شما کارے ندارد
	بجز ذکر و دعا کارے ندارد	
اگر یک خرو بر سر دوانی مگر ظالم بجاے مهربانی	۴۷	نیابی مثل او در رتبه ثانی تو او را درچنین تشنه دهانے
	بآب تیغ کردی میهمانی	
نمی دانی تو آداب دم ذبح بود بهر سیرابی دم ذبح	۴۸	شنو از من لعین دابی دم ذبح نباشد چون تو قصابے دم ذبح
	به حیوان میدهند آبی دم ذبح	
بود جان محمد این نمازی نظر کرده بعز و شان غازی	۴۹	که از حق یافت تاج سرفرازی سزد از بهر آن شاه حجازی
	که فرش از پرده هاے دیده سازی	
عجب دارم ترا پرواے او نیست	۵۰	وگرنه کیست کو شیداے او نیست

کسی غیر از حسن ہمتائے او نیست | روائی غیر دل ماوائے او نیست
خس و خاشاک صحرا جای او نیست

۵۱ عجب شان و شکوه شاه دین بود | که زو آگاه ہر یک مومنین بود
بحق کو بهتر از عرش برین بود | مکانش پشت خیر المرسلین بود
نه جایش زیر پایت اے لعین بود

۵۲ ز اوج طارم علیا فرود آے | ز بام کعبهٔ دنیا فرود آے
به منت گویمت حقا فرود آے | ز صدر سینهٔ آقا فرود آے
فرود آ ای شقی زینجا فرود آے

۵۳ نظر کن بر جراحت ہا تو اندک | که ایذای رسد ہر دم زیک یک
مگر تکلیف سخت این ست اینک | که از بار تو پیکان ہاے ناوک
فرو رفت ست در جسم مبارک

۵۴ مشو نشتر زن آل محمد | حذر از کشتن آل محمد
نه برکن گلشن آل محمد | برو اے دشمن آل محمد
بترس از شیون آل محمد

۵۵ ز خون شاه بے یاور حذر کن | مکن قتلش تو از خنجر حذر کن
ز شور عرصهٔ محشر حذر کن | ز عدل حضرت داور حذر کن
ز قهر احمد و حیدر حذر کن

۵۶ زقلب مضطر زہرا بہ پرہیز — ز رنج شوہر زہرا بہ پرہیز
زقتل دلبر زہرا بہ پرہیز — ز مژگان تر زہرا بہ پرہیز
ز آه دختر زہرا بہ پرہیز

شمع

۵۷ پس از مرگ رسول شاه بطحا — حزین و پر الم بماند زہرا
پس از شش ماه با صد رنج و غمہا — شنیدم رفت چون زہرا ز دنیا
مسلم شد برو درجات علیا

۵۸ اگر از انتقالش مرد و ہر زن — شده در ماتمش مصروف شیون
ولے از فرقت آن سایہ افگن — روان گشت از مدینہ ام ایمن
کہ سازد در میان مکہ مسکن

۵۹ بہ غم می یافت او شیر صمد را — حزین میدید جان اب و جد را
بدید این رنجہائے لاتعد را — بخود گفتہ رسانم دور خود را
پس از زہرا نبینم این بلد را

۶۰ ہمین گفتہ روان شد ام ایمن — بسوے کعبہ با صد شور شیون
مگر از گردش این چرخ پر فن — قضا را تشنہ شد در جحفہ آن زن
نمود از تشنگی جان عزم رفتن

۶۱ ز فور تشنگی چون نیم جان کرد — توسل سوے خاتون جنان کرد

توکل بر خدا اے انس و جان کرد		در آن دم رو بسوے آسمان کرد
	فرو خواباند چشم از دل فغان کرد	
الٰهی این نحیف و لاغر تو امان خواهد زسے غیر از در تو	۶۲	غریب و عاجز و ہم ششدر تو کہ یارب کیستم فرمان بر تو
	کنیز و دختر پیغمبر تو	
روا کن حاجتم حاجت روایا ز تو داریم امید عطایا	۶۳	منم گو مورد جرم و خطایا باین نسبت کہ من دارم تو آیا
	روا داری عطش بر من خدایا	
ز افراط عطش نا ورده تابے یقین شد داد عمر از من جوابے	۶۴	فغان میکرد با حال خرابی در آن حالت کہ بودش اضطرابی
	فرود آمد ز جنت دلو آبے	
دلا دیدی تو عز و احترامش خدا از آب جنت داد جامش	۶۵	قریب ختم نا بوده کلامش از آن نوشیده و بس تا ہفت عامش
	نه شد حاجت سوی آب و طعامش	
	ورع	
کنیز فاطمه از لطف تو زیست بحکمت لب کشاید رتبه کیست	۶۶	اگر از تشنگی آبش چه بگریست نمیدانم خدایا مصلحت چیست

گر فرزند زہرا تشنہ لب نیست

بخاک افتادہ ابن بوتراب ست	۶۷	دلش از تشنگی گویا کباب ست
بخیمہ خواہرش در پیچ و تاب ست		گلویش ز آب خنجر کامیاب ست

بزیر لب صدائے آب آب ست

ز دریا بہرہ ور قوم جہول ست	۶۸	و لیکن تشنہ لب آل رسول ست
چہ گویم شرح آن احوال طول ست		سکینہ دختر ابن بتول ست

لبش پژمردہ و خاطر ملول ست

دریغا شاہ احبابے ندارد	۶۹	پئے آسایش اسبابے ندارد
ز سوز العطش تابے ندارد		علی اصغر خور و خوابے ندارد

جگر تفتیدہ و آبے ندارد

شمع

صحابہ حاضرین بزم سرور	۷۰	کہ راوی اند بہر قول اکثر
خصوصاً حضرت سلمان و بوذر		روایت می نمایند از پیمبر

کہ گرم خطبہ شد بالائے منبر

در آن حالیکہ آن سلطان بطحیٰ	۷۱	بہ امت می نمودی موعظتہا
ز سوئے خانہ زہرا قضا را		بگوشش پاک او آمد در اثنا

صدائے گریہ فرزند زہرا

پیمبر با حسین تشنه ناکام چو سر زد گریه شد زان نیک انجام	۲،	عجب میداشت انس از حکم علام نبی را از شنیدن رفت آرام
	فرو د آمد سخن ناکرده اتمام	
پسر چون دید روی شاه عادل روایت میکند راوی کامل	۳،	نه گریه کرد باز آن خوش شمائل پس از آرامش آن پارهٔ دل
	مخاطب گشت با حضار محفل	
که من حق گویم و هم حق نیوشم نه آن باشم که امر حق بپوشم	۴،	عجب نارید ازین فرط جوشم چو آواز حسین آمد بگوشم
	جدا گردید صبر و عقل و هوشم	
	دمع	
حسینش بُد گرفتار بلایا ازین آگه پیمبر شد نه آیا	۵،	ز جور کوفیان کردے شکایا فغان از روز عاشورا خدایا
	همان لخت دل خیر البرایا	
ز جور طالبان زر بد اندیش ز دودِ دوری احباب دلریش	۶،	ز ظلم و بدعت کفار بدکیش جها از رنج و محنت داشت در پیش
	فغان میکرد بر تنهائی خویش	
که من هستم نبی را یادگارے	۷،	ندارم آشنائے جان نثارے

درین حالت کہ مشکل ہست کارے ۔۔۔ کہ آیا ہست یارے دوستدارے

معینے جان نثارے غمگسارے

کسی مداح دلدارے نمیکرد ۔۸۔ بابن مرتضی یارے نمیکرد
عدو ہم کم دل آزارے نمیکرد ۔۔۔ کسی پرواے آن زارے نمیکرد

دران حالش مددگاری نمیکرد

خمسہ بر ہفت بند کاشی علیہ الرحمہ

رہ گئے تنہا جو زمین خسرو دنیا و دین ۔۱۔ ملتجی تھے بخشش امت کے باقلب حزین
ہوگئے نازل اگہان بولے یہ جبریل امین ۔۔۔ السلام اے سایہ ات خورشید رب العالمین

آسمان عز و تمکین آفتاب داد و دین

کہتا ہے بعد از تحیت یون جناب کبریا ۔۲۔ صابر و شاکر مرے صد مرحبا صد مرحبا
آجتک پیدا ہوا تجھ سا نہ کوئی بادشا ۔۔۔ صاحب یونون بالتند ر آفتاب انما

قرۃ العین لعمرک نازش روح الامین

اسکے گھر ہی مین گو بظاہر آپ کے زوج و نشان ۔۳۔ یار و یاور بیٹے بھائی خویش ہین سارے طپان
پر خدا نے آپکو بخشی ہے ایسی عز و شان ۔۔۔ در جہان از زروے حشمت چون جہان در جہان

بر زمین از زروے رفعت آسمانی بر زمین

برکت تربت سے تیری ہے مسیحا مستفیض ۔۴۔ ہین تو اب گریہ سے جز جبین و موسی مستفیض
کیون نہو تم سے تیرے ساری دنیا مستفیض ۔۔۔ از عطاے دست فیاض تو دریا مستفیض

وز ریاض نزہت طبع تو رضوان خوشہ چین

۵ بہتر از طوف حرم ہی قبر کا تیری طواف
مرتبے حق نے تجھے بخشے ہین ایسے اوصاف صاف
تجھپہ دینوالونکے سر ہر دم ہین بیشک معاف
کاتب دیوان امرت موسی دریا شگاف

پردہ دار بام قصرت عیسی گردون نشین
باب

۶ تیسرا تو فاقہ ہی اور ہو سراسر غرق خون
حق یہ ہی پیدا ہوا جیسے کہ یہ گردون دون
حق مین جلادون کے پر کہتے نہین حرف زبون
نقشبند کاف و نون از بدو فطرت تا کنون

تا کشیدہ چون مہ رخسار تو نقش مبین

۷ آج تیرے سامنے ہین یہ سب استار غیب
کیون نہ ظاہر تجھپہ ہون جتنے کہ ہین آثار غیب
عرش سے تا کربلا روشن ہین یہ انوار غیب
مقصد تنزیل بلغ مرکز اسرار غیب

مطلع تیلوہ شاہد مقطع حبل المتین

۸ زخم کا تیر و تبر کے کچھ نہین تجھکو خیال
آفرین صد آفرین ای فاطمہ زہرا کے لال
کپڑے سارے خون خویش اعزا کے ہین لال
شمس تو چون شبہ ابر در ہمہ عالم محال

در بود ممکن نہ الا رحمۃ للعالمین

۹ حشر تک ہی سبز تجھسے مرغزار لوکشف
باپ دہ تیرا ہی بیشک تاجدار لوکشف
ذات سے تیری ہوا عز و وقار لوکشف
عالم علم لدنی شہسوار لوکشف

ناصر حق نفس پیغمبر امام المتقین

۱۰ راہ خالق مین لٹایا تونے سب سامان عمر
صدقے ہستی پر کیے تھے گل و ریحان عمر

نذرانہ کرتے ہو حق کو گوہرِ غلطان عمر		ناشنیدہ از زبان مہد تا پایانِ عمر
	بیہر رضائے حق زِ تو حرفی کرامِ کاتبین	
وصف تیرے اسقدر قرآن میں ہیں باشد و ہم شان میں تیری یہ کیسے ہی یہ قول مستند	۱۱	مٹ نہیں سکتے ہیں وہ اعدا کریں گو لاکھ کد آنکہ مداحش خدا ہمدم رسول اللہ بود
	گر کسی ہمتاش باشد ہم رسول اللہ بود	
	خمسہ بر غزل شاہ نیاز احمد صاحب مرحوم	
خواہی رسی بہ رتبۂ عرفانِ اولیا باشی بہ حشر در صفِ خاصانِ اولیا	۱	آگہ شوی ز رمزِ فراوانِ اولیا ای دل بگیر دامنِ سلطانِ اولیا
	اعنی حسین ابن علی جانِ اولیا	
شاہی کہ او شفاعت کبرا بسر خرید در صبر مثل او نہ کسی دید نہ شنید	۲	آن عاشقی کہ جلوۂ حق زیر تیغ دید ذوقِ دگر بجامِ شہادت از و رسید
	شوقِ دگر بہ ہستیِ عرفانِ اولیا	
الحق کہ رازدانِ خفی و جلی ست او بہتر ازین شنو کہ بگویم کہ کیست او	۳	حقا کہ ابن فاطمہ سبطِ نبی ست او چون صاحبِ مقامِ نبی و علی ست او
	ہم فخرِ انبیا شدہ و ہم شانِ اولیا	
تاراج شد ز ظلم شبستانِ ہستیش جانم فدا بہ رتبہ و شانِ ہستیش	۴	بی آب خشک گشت گلستانِ ہستیش تا کرد صرفِ حق سر و سامانِ ہستیش

گوے سبق ربود زمیدان اولیا		
قد سرو جوئبار ریاض شہادت ست	۵	یا فی البدیہہ رکن اذان و اقامت ست
نور خدا ست شرح سراپا چہ حاجت ست		روی نکوش مطلع صبح سعادت ست
سیمای اوست شمع شبستان اولیا		
انموذج کمال الٰہی ست صورتش	۶	شمع رہ وصال الٰہی ست صورتش
ظل علی جلال الٰہی ست صورتش		آئینۂ جمال الٰہی ست صورتش
زان رو شدہ است قبلۂ ایمان اولیا		
از بہر کامیابی روز جزا حسین	۷	کردہ نیاز از تو خوشا التجا حسین
مداح خواستگار ہمین ست یا حسین		دارد نیاز حشر خود امید با حسین
با اولیاست حشر محبان اولیا		
مخمس بہ سلام جناب دلگیر مرحوم و مغفور		
تجاوز مسلک حق سے سر مو ہو نہیں سکتا	۱	خلاف قصد دل انسان کا قابو ہو نہیں سکتا
خم محراب کعبہ مثل ابرو ہو نہیں سکتا		ورائے ابروئے شہ ہمسے اب دہو نہیں سکتا
سوائے سمت قبلہ سجدہ ہر سو ہو نہیں سکتا		
تفاوت حق سے حیدر کو سر مو ہو نہیں سکتا	۲	ولی حق کوئی جز شاہ خوش خو ہو نہیں سکتا
ولائے غیر کا اس دل پہ قابو ہو نہیں سکتا		ورائے ابروئے شہ ہمسے اب دہو نہیں سکتا
سوائے سمت قبلہ سجدہ ہر سو ہو نہیں سکتا		

۳
غزال کعبہ سے ہم چشم آہو ہو نہیں سکتا
مرے دعوے سے منکر کوئی حق جو ہو نہیں سکتا
کوئی مطلع مثال بیت ابرو ہو نہیں سکتا
سلامی وصف نعت شاہ خوش خو ہو نہیں سکتا
رہِ پیچیدہ ہی دخل اک سر مو ہو نہیں سکتا

۴
مقرر تھی ازل سے اسطرح تقدیر ربانی
اسی باعث سے ظاہر کر دیا یہ راز پنہانی
کہ شہ ہوں ہاتھ سے مسلم کے راہ حق میں قربانی
کہا شبیر نے آیا جو تھہر قتل نصرانی
مجھے معلوم ہی قاتل مرا تو ہو نہیں سکتا

۵
زبان دست کے ہی دنیا میں ور ساقی کوثر
ملک کی تھی ندا قربان ترے ای حیدر صفدر
کیا دو ٹکڑے مرحب اور دو حصہ کیا عنتر
اکھاڑا جب در خیبر علی نے بولے پیغمبر
مرا ایسا بازو اور یہ زور بازو ہو نہیں سکتا

۶
جو شہ چاہیں تو خارستان بنجائے ابھی گلشن
یہ ہیں معجزہ تھا دیکھے تھے دوست اور دشمن
جو ہو صد سالہ مردہ اٹھ کھڑا ہو چھوڑ کر مدفن
دعا سے شاہ دو سے کے رواج ایسا ہوا روشن
بجز اعجاز زندگی بخشے مردہ ہو نہیں سکتا

۷
پڑھائیں رجز جو دوش پیمبر کے فارس نے
جو نسبت سحر اعجاز کو دی قوم ناکس نے
بنجا [illegible] کہا ہر رطب و یابس نے
کہا اعدا نے شہ نے چاند دو ٹکڑے کیا کس نے
[illegible] کہیں اعجاز جادو ہو نہیں سکتا

۸
وہ سب برباد سر [illegible] چمن تھا چشم عابد میں
حرم کا صدمہ مظلومی ور سن تھا چشم عابد میں
شہ دیں کا وہ جسم بےکفن تھا چشم عابد میں
غم سر [illegible] دریا موج زن تھا چشم عابد میں

کہ ہر دم آنسوؤن سے جام مملو ہو نہین سکتا

۹
علی تھے نور حق اور جسم عباس اُنکا سایا تھا
یہ تھا اک راز سربستہ کہ جو اب تک نہ پایا تھا
اسی کی دید سے موسیٰ کو غش ایمن مین آیا تھا
بجا عباس کے لاشہ نے منہ اپنا چھپایا تھا

سوا اہل زمین عرشِ رشید کا رو ہو نہین سکتا

۱۰
یہ تھا شوق ولی عباس کا سر کو کٹا دون مین
سکینہ میری پیاسی ہو تو آ پانی پلا دون مین
اگر مولا رضا دین ان کی اعدا کو ہٹا دون مین
کہا عباس سے شہ نے تجھے کیونکر رضا دون مین

کہ اپنے ہاتھ اپنا قطع بازو ہو نہین سکتا

۱۱
ہوا جب کربلا مین جمع سارا شام کا لشکر
کہا شبیر نے منظور مجھکو خود نہین ہے شر
پیام صلح لیکر آیا ابن سعد بد اختر
جب آیا ذکر بیعت بولے شہ فرزند پیغمبر

مطیع کافر مکار و بدخو ہو نہین سکتا

۱۲
ہوا جب نہر پر قبضہ علمبردار سرور کا
رہا پرچا جہانمین حشر تک یہ اُس دلاور کا
بھرا مشکیزہ پانی سے شہ والا کی دختر کا
سوا عباس غازی کے کہ وہ طالب تھا کوثر کا

رہے پیاسا کوئی سقہ لب جو ہو نہین سکتا

۱۳
پدر کے غم سے اک صدمہ ہی زہرا کے کلیجہ مین
لکھوں کس طرح غم کیا کیا ہے زہرا کے کلیجہ مین
الم ہے دوسرا محسن کا زہرا کے کلیجہ مین
غم شبیر کا درد ایسا ہی زہرا کے کلیجہ مین

کہ مطلق ذکر درد ضرب پہلو ہو نہین سکتا

۱۴
یہ نور کبریا مین فرہ ذرہ اِس کا قائل ہے
بھلا تشبیہ کو پھر کون شے اُن سے مقابل ہے

بس اب طبع رسا بس چپ یہان سحبان وائل ہی
سراپا شاہ کا لکھنا نہایت کار مشکل ہی
پریشانی مین کیا اک وصف گیسو ہو نہین سکتا

۱۵ رخ شہ کے مقابل چاند ہو دعوی باطل ہی
وہ جوہر ہی عرض ہی وہ ناقص ہی یہ کامل ہی
جو حسن اس رخ کو حاصل ہی قمر کو کب وہ حاصل ہی
سراپا شاہ کا لکھنا نہایت کار مشکل ہی
پریشانی مین کیا اک وصف گیسو ہو نہین سکتا

۱۶ یہ وہ زلف رسا ہی صدقے جسپر شیعون کا دل ہی
ثنا ر گیسو و رخ مین ہمین جب عجز حاصل ہی
یہ وہ رخ ہی خجل جسکے مقابل ماہ کامل ہی
سراپا شاہ کا لکھنا نہایت کار مشکل ہی
پریشانی مین کیا اک وصف گیسو ہو نہین سکتا

۱۷ وہ موتی جنکو ہر تار مژگان مین پروتی ہو
مجھے ڈر ہی کہین تشبیہ یہ ناقص نہ ہوتی ہو
ضیا جنکی ضیاء انجم و مہتاب کھوتی ہو
گرے جو اشک آنکھون سے غم شہ مین وہ موتی ہو
سوا اسکے گہر ایک آنسو ہو نہین سکتا

۱۸ کہا سفاک نے اقرار کر چپکے سے سوونگی
نہ پیٹونگی نہ رووُنگی نہ منہ اشکون سے دھوونگی
نہ ابا لون سے شب کے چین مین حاکم کا کھوونگی
سکینہ نے کہا ای شمر چلا کر نہ رووُنگی
اگر غم مین پدر کے ضبط آنسو ہو نہین سکتا

۱۹ یہ شوق وصل تھا شہ کو کہ سر بھی بار گردن تھا
مثال شمع سر کٹنے سے دونا نور روشن تھا
سراکدم ہر گھڑی مشتاق آب تیغ دشمن تھا
خط باریک خنجر گردن شہ پر مزین تھا
سواد رخ صفا کے خوشنما ہو نہین سکتا

۲۰
ہوے جو ظلم زہرا پر شواہد اُسکے کافی ہین
زبانی تو محب ہین کہنے کو صوفی صافی ہین
غلط ہین سب خلاف اُنکے جو محو موشگافی ہین
ہمیشہ صدمۂ پہلوے زہرا کے منافی ہین
درست ان لوگون سے پر کوئی پہلو ہو نہین سکتا

۲۱
سقدر ساتھ تھا زخم پدر اور بیٹے کا مرنا
کہان بازو کہان حلقوم نادان غور تو کرنا
عبا سرور کی اور اُنکا شلو کا خون مین بھرنا
قضا کو کرنا سم پلہ تھا اصغر شاہ سے ورنہ
گلے اور ہاتھ مین ناوک ترازو ہو نہین سکتا

۲۲
متاع نیک کا مداح اب پرسان نہین کوئی
بجز قصد زیارت فکر اب شایان نہین کوئی
صلاح و خیر عقبیٰ کا بھی اب جویان نہین کوئی
تعجب ہے مجھے دلگیر گر سامان نہین کوئی
غم شہ مین بیابان مرگ بھی تو ہو نہین سکتا

مخمس بر سلام مرزا فصیح صاحب مرحوم و مغفور

۱
تلاش عقل نے جب رتبۂ ثواب کیا
زبان نے ورد یہی شعر لاجواب کیا
بیان فضل غم شہ کو انتخاب کیا
سلام اُسپہ جسے حق نے کامیاب کیا
جہان مین شاہ شہیدان عطا خطاب کیا

۲
گیا جو لڑنے کو رن مین وہ یادگار علی
کمال ضعف سے غش کھا کے نور چشم نبی
تمام فوج عدو شاہ دو جہان پہ گری
گرا زمین پہ جس دم وہ خلد کا سفری
ملک پکارے کہ حضرت نے پا تراب کیا

۳
عدو خیال مین لائے نہ خوف محشر کو
پھرایا کوفہ مین سر کھولے آل اطہر کو

مجھے کمال تعجب ہی کرکے اس شمر کو | وہ کس طرح سے دکھائینگے منھ پیمبر کو
جنھون نے حضرت زینب کو بے نقاب کیا

٤
عزیز و سرور بیکس کے زخم تیر و تبر | تھے بیحساب کہ سب چور تھا تن اطہر
مگر ثبوت پہونچتا ہی یہ زرو سے خبر | ہزار و نہ صد و پنجاہ زخم تھے تن پر
بہن نے بھائی کے زخمون کا جب حساب کیا

٥
گھرے تھے شاہ شہان کربلا کے صحرا مین | عدو تھے حملہ کنان کربلا کے صحرا مین
سوائے زخم سنان کربلا کے صحرا مین | حنا و وسمہ کہان کربلا کے صحرا مین
لہو سے ریش کو شبیر نے خضاب کیا

٦
یہ غم وہ غم ہی کہ روتے ہین آسمان و زمین | ہی داغدار اسی غم سے دیکھو ماہ مبین
وہ کون شی ہی اثر جسمین اس الم کا نہین | عزیز و خون مین اکبر کی جب مسین بھیگین
تو اسکے سوگ مین زلفون نے پیچ و تاب کیا

٧
تجھے عجب ہی یہ ای پیروان پیغمبر | نہ کیون بپا ہوا اسوقت عرصۂ محشر
کمال یاس سے میدان مین جبکہ رو رو کر | حسین کہتے تھے اکبر کی لاش کے اوپر
تمھارے داغ نے بابا کا دل کباب کیا

٨
پدر کے بعد یہ سجاد ہی کے حوصلے تھے | پہنکے بیڑیان کانٹون پہ ننگے پاؤن چلے
یہ سب تو ایک طرف ظلم دیکھو اور سنئے | گلے مین طوق بھی تھا اس امام زادہ کے
خدا نے جسکے تئین مالک الرقاب کیا

۹
مقام غور ہی سوچو تو ای عزیزو ذرا
یہ انقلاب نہیں ہی تو کہتے ہین اسے کیا
رسن مین عقدہ کشاے جہان کا ہاتھ بندھا
سوار گھوڑون پہ اعدا پیادہ شہزادا
عجب طرح کا زمانہ نے انقلاب کیا

۱۰
وہ بین خیمہ مین نوشہ کے کرتی تھی رو رو
لحاظ فاطمہ کبرا عزیزو دیکھو تو
جو دیکھا لاتے ہین لاشہ کو سید خوشخو
بنے کی لاش جب آئی چھپا لیا مُنھ کو
دُلھن نے حضرت قاسم کی کیا حجاب کیا

۱۱
فضیلت شہ والا کو جانتا تھا شمر
جب ایسا دشمن اولاد مصطفےٰ تھا شمر
غضب ہی سینہ شبیر پر چڑھا تھا شمر
ہزار حیف مسلمان کیون ہوا تھا شمر
لعین نے نام بھی اسلام کا خراب کیا

۱۲
محب جو پیاس سے عشرہ کو ہوتے ہین بیچین
تشفی کرتی ہین یون فاطمہ بہ شیون و شین
تو لطف کرتے ہین کیا کیا نہ سید کونین
عزیزو یاد ہی کچھ تم کو تشنگی حسین
امام نے شب ہفتم سے ترک آب کیا

۱۳
نشان تیر ستم دل جو ہو تڑپتا ہی
سنان و تیغ کا گھائل جو ہو تڑپتا ہی
بزیر خنجر قاتل جو ہو تڑپتا ہی
یہ قاعدہ ہی کہ بسمل جو ہو تڑپتا ہی
مگر حسین نے مطلق نہ اضطراب کیا

۱۴
خدا نے احمد و حیدر کو جو دیے رتبے
ملی حدیث یہ مداح بخلاف مجھے
وہ خوب آپ ہی ذہن ہی اُنکے رتبون سے
فصیح خالق عالم نے علم کا اپنے

نبی کو شہر کیا اور علی کو باب کیا

مخمس بر سلام مرزا فصیح صاحب مرحوم و مغفور

ہی جوشش غم سید ابرار ابھی سے	۱	نوحہ کی صدا آتی ہی ہر بار ابھی سے	
آثار محرم ہین نمودار ابھی سے		ذی الحجہ ہی اور چشم ہی خونبار ابھی سے	
	مجرائی عیان غم کے ہین آثار ابھی سے		
در پیش ہی جو سرور بیکس کی مصیبت	۲	ہر سمت کو ہی جوش بکا شدت رقت	
سن گریہ کو فرماتے ہین سلطان رسالت		آمد ہی محرم کی کہ آتی ہی قیامت	
	کرتے ہین بکا شہ کے عزادار ابھی سے		
موت آکے ہوئی جب شہ بیکس کی گلوگیر	۳	کوفہ کو مدینہ سے چلے سید دلگیر	
فرقت مین مگر بیٹی کے با حالت تغیر		جب کوچ مدینہ سے ہوا کہتے تھے شبیر	
	بابا سے چھٹی فاطمہ بیمار ابھی سے		
جب کوفیون نے شاہ کو سو مرتبہ لکھا	۴	تیار ہوا چلنے پہ تب دلبر زہرا	
گھر بار کو سنسان جو بیمار نے پایا		صغرا نے کہا رات کو کل جائینگے بابا	
	ویران ہین گھر کے در و دیوار ابھی سے		
تھے رات ہی سے رنین جو آثار شہادت	۵	بشاش تھے خیمہ مین خریدار شہادت	
اور پھولا پھلا دیکھ کے گلزار شہادت		کہتے تھے شب قتل طلبگار شہادت	
	کر لیجیے آراستہ ہتھیار ابھی سے		

۶
تھا سبز جو ہمشکل پیمبر کا عمامہ
حیران تھا ہر اک دیکھ کے صفدر کا عمامہ
کیا کھلتا تھا اُس دلبر سرور کا عمامہ
حضرت نے کہا دیکھ کے اکبر کا عمامہ
ہو نانا کی سی بندش دستار ابھی سے

۷
برپا ہوئے جب نہر پہ شبیر کے خیمے
القصہ اُٹھا خیمون کو کس جور و جفا سے
اور آکے مزاحم ہوئے کفار کے دستے
کہتے تھے لعین شاہ سے ہم جنگ کرینگے
بیعت کا دیا کیجیے اقرار ابھی سے

۸
پھر بولے شقی جسکے کہ ہم لوگ ہین محکوم
بیعت نہ کسی طرح بچے سرور معصوم
اِسطرح کا حکم اُسکا ہی ای سید مظلوم
شہ نے کہا کل ہونے دو ہو جائیگا معلوم
کیا فائدہ اِسطرح کی گفتار ابھی سے

۹
تھے شاہ کے لشکر کو جو شبخون کے ارادے
انصار مسلح شہ بیکس کے جو دیکھے
تھے تیغ بکف یاور شہ خیمہ کے آگے
فضہ نے کہا پچھلے پہر جاکے حرم سے
لو فوج حسینی ہوئی تیار ابھی سے

۱۰
جب قتل ہوا رن مین شہ دین کا علمدار
میدان مین تب آکے لیے اصغر ناچار
اور ہو گیا اکبر بھی نثار شہ ابرار
پانی جو کیا شہ نے طلب بولے ستمگار
گھبرا گئے ای سید ابرار ابھی سے

۱۱
شہ نے کہا سجاد سے با دیدۂ خونبار
ہو جاؤ گے تم لشکر اعدا مین گرفتار
چل جائیگی حلقوم پہ جسدم مرے تلوار
بنتا ہی تمہارے لیے وان طوق گرانبار

زنجیر بھی اک ہوتی ہی تیار ابھی سے

۱۲
پہنا چکے سجادؑ کو جب طوق گرانبار
اور لیچلے کوفہ کو اُسے شامی غدار
تکلیف سے رستہ کی کبھی ہو جو ناچار
عابد جو ذرا بیٹھ گئے بولے ستمگار

کیون تھک گئے ای قافلہ سالار ابھی سے

۱۳
ظاہر ہوے جب صبح کے آثار فلک پر
اور مستعد جنگ ہوا شام کا لشکر
لکھا ہی کہ اُسوقت ہر اک بی بی سے رو کر
شہ کہتے تھے آئینگے لعین لوٹنے زیور

بس دور کرو عترت اطہار ابھی سے

۱۴
مداح جو خادم ہی ترا ای شہ ذیجاہ
رکھتا ہی یہ امید تری ذات سے واللہ
ہو زیر علم آپ کے یہ بندۂ درگاہ
محشر مین فصیح آپ کے ہمراہ ہو یا شاہ

مطلب یہ کیے رکھتا ہون اظہار ابھی سے

مخمسہ بر سلام میر ضمیر صاحب مرحوم و مغفور

۱
شدت تپ مین تھے سوجے ہوے پاے سجاد
اسپہ یہ ظلم کہ تھی بند غذاے سجاد
بس فقط رحمت حق پر تھی شفاے سجاد
مجری کوئی نہ کرتا تھا دواے سجاد

شمر کا حکم تھا پانی بھی نہ پاے سجاد

۲
مجلس ماتم سرور ہی بناے سجاد
سب پہ ظاہر ہی جو تھا حال عزاے سجاد
حرف شادی کا کبھی لب پہ نہ لاے سجاد
نوحہ کر نوحہ سلامی تو براے سجاد

باپ کے غم مین ہی مشہور بکاے سجاد

٣ ناتوانی کا تھا یہ حال کہ غش آتے تھے — پانون اُٹھ سکتے نہ تھے ضعف سے تھراتے تھے
پانی ملتا نہ تھا کھانا بھی نہین پاتے تھے — خونِ دل پیتے تھے اور باپ کا غم کھاتے تھے
تھی مرض مین یہ دوا اور یہ غذائے سجاد

٤ گو ہین سب اہل جہان رنج والم سے معمور — فرق ہر ایک کے پر درد والم مین ہے ضرور
مومنو خلق پہ ظاہر ہے یہ قول جمہور — تین شخصون کا ہے آفاق مین رونا مشہور
گریۂ آدم و یعقوب و بکائے سجاد

٥ جب وطن کو کوئی آتا ہے سفر سے بخدا — تحفہ لاتے ہین عزیزونکو ہے رسم دنیا
خود ہی محتاج تھے کیا لاتے بھلا اِسکے سوا — دردِ دل داغ رسن ماتم شاہِ شہدا
لیکے سوغات مدینہ مین یہ آئے سجاد

٦ موردِ رنج زمانہ مین ہین سب خرد وکلان — نعرہ زن ایک ہے اور ایک ہے مشغول فغان
آجتک روز ازل سے تو بتا ایک نشان — اے فلک برہنہ پا دھوپ مین کانٹون پہ روان
کوئی بیمار بھی دیکھا ہے سوائے سجاد

ق قید مین آل نبی یون گئے کوفہ کی طرف — بیچ مین اہل حرم گرد لعین تیغ بکف
ہے روایت مین کہ جسدم شہ بیکس کا خلف — پہونچا کوفہ مین تو رو رو کے کہا سوئے نجف
یا علی شیر خدا عقدہ کشائے سجاد

٨ ساری خلقت پہ ہین احسان تمھارے کیا کیا — شیر سے آپ نے سلمان کو چھڑایا بخدا
جو مصیبت مین پھنسا آپ ہے عقدہ کشا — ہے تاسف کی جگہ ہو کے تمھارا پوتا

تازیانہ تن بیمار پہ کھائے سجاد		
حاکم ارض و سماماہی سے تاماہ ہو تم درد و تکلیف سے عاجز کے بھی آگاہ ہو تم	۹	جن و انسان ہین مطیع ایسے شہنشاہ ہو تم دستگیری کرو مشہور یداللہ ہو تم
ناتوانی سے نہین اُٹھتے ہین پاے سجاد		
ہو ورم پانؤن پہ یا تنگ نہین تاب رفتار درد دل کرتا تھا اسطرح سے عابد اظہار	۱۰	آبلہ تلوون مین ہین آبلو نہین ٹوٹے ہین خار آئی آواز علی ای مرے پوتے بیمار
تجھکو اِس قید سے اللہ چھڑائے سجاد		
جبسے ای لال تو ہے قید مصیبت مین پھنسا ساتھ مین ہے ترے محبوب خدا سانانا	۱۱	قبر زہرا سے چھٹی مجھ سے نجف واویلا تیری امداد سے غافل نہین دادا تیرا
طوق کا بوجھ مین چلتا ہون اُٹھائے سجاد		
بوجو عابد کو ملے شامیون سے رنج و تعب اِسپہ کیا رحم تھا حیران تھے جنسے دیکھے سب	۱۲	شمہ اُس سے بھی بیان ہو سکے ممکن ہے یہ کب قید عصیان سے دے ہمت کو رہائی یارب
قید خانہ مین یہ ہر دم تھی دعائے سجاد		
ظلم سجاد پہ کرتے تھے جو ہر دم اعدا دیکھ اُس ظلم کو حیرت سے بصد شور و بکا	۱۳	شرح اُس ظلم و ستم کی نہین ممکن بخدا ہر قدم پر یہی زنجیر سے آتی تھی صدا
ایہا الناس نہین کچھ بھی خطائے سجاد		
حسرتین اتنی تھین عابد کو نہ تھا جسکا حساب	۱۴	شدت آتش غم سے تھا جگر مثل کباب

یاد کرکے عطش بادشہ عرش جناب
اکتے تھے راہ مین گردسے کوئی اک ساغر آب
فاتحہ والد بیکس کا دلائے سجاد

۱۵
حرص مین خلعت و جاگیر کے مرتے تھے عدو
رحم اک ذرہ بھی عابد پہ نکرتے تھے عدو
غضب خالق اکبر سے نہ ڈرتے تھے عدو
جبکہ منزل پہ سر شام اترتے تھے عدو
بیبیان چنتی تھین خار کف پاے سجاد

۱۶
بعد شہ کے یہ تھی سجاد کی حالت بخدا
حق بجانب ہے کہ یہ ایک غریب و تنہا
کہ ہر اک دیکھ کے حال انکا یہی کہتا تھا
ساربانی کرے بیوون کی کہ دفن شہدا
روئے لاشون پہ ویا کوفہ کو جائے سجاد

۱۷
بیوین بیتاب ہین ہر وقت غم و رقت سے
ایک بیمار ہے کیا کیا کرے کیا کیا نہ کرے
کس کو رو کے کسے بہلائے سنبھالے کسے
مان کو سمجھائے کہ بہنون کو تسلی دیوے
ای فلک صدمہ ہزارون ہین برائے سجاد

۱۸
گو کہ محتاج تھے اور رنج و الم سے بیچین
سب طرح کی انھین طاقت تھی برب کونین
تھے مگر لخت دل فاطمہ و شاہ حنین
دیکھو اعجاز کہ اک شب مین ہے دفن حسین
کربلا مین گئے اور کوفہ مین آئے سجاد

۱۹
کہتی تھین راہ مین سقا کو سے یون بنت بتول
صدمہ تو اتنے ہین اور ایک تن زار و ملول
قابل رحم ہے عابد مرا ای قوم جہول
طوق و زنجیر و رسن کو وہ غم سبط رسول
ناتوانی مین بھی یہ بوجھ اٹھائے سجاد

داخل شام ہوئی جس گھڑی فوج اشرار ۲۰ تھے تماشہ کو وہان اتنے نہ تھا جنکا شمار
مجمع عام مین صد حیف سر کوچہ و بازار ننگے سر اونٹون پہ زہرا کا جو کنبہ تھا سوار
جا نہ تھی شرم سے گردن کو جھکائے سجاد

بعد قتل پسر بادشہ جن و بشر ۲۱ کوفہ و شام کا پہلے ہوا مولا کو سفر
بعد مدت کے ملا بیٹے کو جب باپ کا سر یون روایت ہی کہ زندان ستم سے چھٹ کر
باپ کی لاش پہ چہلم کو جب آئے سجاد

پہلے تو دفن کیا لاشۂ شاہ شہدا ۲۲ پھر گئے زیر زمین خویش و عزیز و رفقا
ہو چکی دفن سے فرصت جو بعد آہ و بکا رو کے فرمایا یہ قسمت مین مری لکھا تھا
ستر قبر عزیزون کی بنائے سجاد

تھا یہ پابند رضا تابع حکم تقدیر ۲۳ لاکھ صدمہ ہوئے جز شکر نہ کی کچھ تقریر
صبر اور شکر سے مداح تھا جس شہ کا خمیر اسکی تسلیم و رضا کا لکھے کیا حال ضمیر
جو کہ خالق کی رضا تھی وہ رضائے سجاد

مخمس بر سلام جناب مرزا دبیر صاحب مرحوم و مغفور

جوش دکھلاتی ہی کیا بارش باران اپنا ۱ مرتبہ سمجھا ہی کیا نوح کا طوفان اپنا
ایسے کہدو کہ بہا دین سر و سامان اپنا مجری اوج پہ ہی دیدۂ گریان اپنا
ابر تر کہتے ہین جسکو وہ ہی دامان اپنا

شہ پہ گریان جو ہوا دیدۂ گریان اپنا ۲ کیا پسندیدہ ہوا کار نمایان اپنا

دیکھو یہ فیض شہیدان سے ہی سامان اپنا ۔۔۔ پنجۂ ماتم شہ مین ہی گریبان اپنا

بحر کی چاک ہوا نامۂ عصیان اپنا

۳ ظلم کیا کیا ہوے شبیر پہ کیا کیا بیداد ۔۔۔ سر کٹا خیمہ جلا گھر ہوا سارا برباد
سنکے احوال غریبی شہ نیک نہاد ۔۔۔ دیکھین اب کون شہ تشنہ کو روتا ہی زیاد

اُس طرف ابر ہی یان دیدۂ گریان اپنا

۴ وارد ماریہ جسوقت ہوے شاہ امم ۔۔۔ اُترے دریا کے کنارہ پہ امام اکرم
ظلم سے ظالم بیدین کے کگروا سے ستم ۔۔۔ خیمہ دریا سے جو اُٹھے تو لگے کہنے حرم

تو بھی ای نہر نہ سمجھی ہمین مہمان اپنا

۵ گھر سے زندان مین جو ہند آئی ہوا حشر بپا ۔۔۔ پر نہ کچھ حال شہنشاہ امم اُس پہ کھلا
ہوکے مایوس حزین حال شہ بیکس کا ۔۔۔ رو کے جب ہند نے پوچھا تو سکینہ نے کہا

بابا مارے گئے گھر ہوگیا ویران اپنا

۶ بعد قتل پسر بادشہ کون و مکان ۔۔۔ اہلبیت نبوی جب ہوے کوفہ کو روان
ہوے بچے مقتل مین جو روتے ہوا آہ و فغان ۔۔۔ لاش اصغر سے کہا بانو نے واری امان

یاد جھولا بھی نہین کرتے مری جان اپنا

پیاس سے جھولے مین کس درجہ تھے جانی مضطر ۔۔۔ دھوپ مین اب تمھین چین آتا ہی کیونکر اصغر
بین یہ کرتی تھی لاشہ پہ جو وہ رو رو کر ۔۔۔ آئی زہرا کی نہ چین نہ آوے کیونکر

بین اُڑھائے ہوے ہون لاش پہ دامان اپنا

۸ اہلبیت نبوی کا ہوا یہ حال تباہ
کوبکو شہر بہ شہر انکو پھرایا واللہ
ہو پریشان سر بازار جو تھی بانوے شاہ
سر اکبر سے ندا آتی تھی بازار میں آہ
سر کے بالوں ہی سے مُنہ ڈھانپ لو امان اپنا

۹ق آیا میدان میں اودھر شہ کا ہر اول تنہا
اُسطرف فوج عدو جمع تھی حد سے بھی سوا
یکہ و تنہا جو اُس یاور شہ کو دیکھا
حر سے فخر یہ عمر نے یہ کہا دیکھ ذرا
جاہ اپنا حشم اپنا سر و سامان اپنا

۱۰ اُسطرف اک شہ دلگیر ہیں اور چند سوار
کثرت فوج ہے یاں اتنی نہیں جسکا شمار
فخر جتنا کریں زیبا ہے ہمیں بے تکرار
کوفہ و شام کی فوجوں کے ہیں ہم سردار
کون ہے یاں جو نہیں تابع فرمان اپنا

۱۱ دیکھا حر نے عمر سعد کا جب جوش و خروش
سمجھا ہے نشۂ نخوت سے یہ سرکش مدہوش
آگیا یاں بھی ولائے اسد اللہ کا جوش
پڑھکے لاحول کہا حر نے کہ بس بس خاموش
یاں بھرا ہے گل امید سے دامان اپنا

۱۲ ایسے آقا پہ نہ کیوں جان نثار اپنی کریں
جسکے صدقہ سے ملی دولت کونین ہمیں
یاں تو ہیں سایۂ دامان شہ بیکس میں
باغ فردوس میں مشتاق ہماری حوریں
ممبر سدرہ پہ جبریل ثنا خوان اپنا

۱۳ ہو مبارک تجھے سالاری افواج شریر
اور مجھے مرتبۂ خدمت شاہ دلگیر
میں حسینی ہوں اسی حصہ پہ خوش ہے بے پیر
تجھکو دریا ہو مبارک مجھے آب شمشیر

گنج زر تیرا ہی اور گنج شہیدان اپنا

۱۴ کہان حضرت کی شفاعت ہی تری قسمت مین
شامت و نکبت و لعنت ہی تری قسمت مین
تا ابد خواری و ذلت ہی تری قسمت مین
حدت مہر قیامت ہی تری قسمت مین

پیرہن سایۂ طوبی ہی گر دامان اپنا

۱۵ میرے حصہ مین بھلا تیرا ہو کیونکر حصہ
میرا اور تیرا تو ظاہر ہی سراسر حصہ
نیکیون مین بھی کہین پاتے ہین بدتر حصہ
عدل معبود نے بخشا ہی برابر حصہ

قعر دوزخ ہی ترا ار دضۂ رضوان اپنا

۱۶ رشک ہی تو شب دیجور کا مین غیرت خور
تو کنشتی یا مین بہشتی تو غلام اور مین حر
سنگ تو لعل مین تو قطرۂ ناپاک مین در
آئی آواز کہ یہ کیون نہین کہتا ہی حر

پشت پر ہاتھ دھرے ہین شہ مردان اپنا

۱۷ اللہ اللہ لب خشک کی شہ کے تاثیر
سر نیزہ جو یہ اعجاز نما تھے شبیر
زندہ اک دم مین کیا مومنہ کا طفل صغیر
دیکھکر شاہ کا سر کہتے تھے رو رو رہ گیر

دل ہی کیا کیا ترے اعجاز سے حیران اپنا

۱۸ ہمکو بتلا دے یہ ای پیشرو تشنہ لبان
حیرت افزا ہی ترا واقعہ ہی اس سے عیان
تیرا موطن ہی کہان مسکن و ماوا ہی کہان
سورۂ کہف جو تو پڑھتا ہی بالاے سنان

پر سنا ہمکو تو احوال پریشان اپنا

۱۹ یہ تو ثابت ہوا ہم پر کہ ہوا اعجاز نما
جو مسیحا سے نہو کام وہ حضرت نے کیا

لیکن اتنا بھی بتادے ہمین از بہر خدا | اے سر پاک نسب کیا ہے ترا نام ہے کیا

دی ندا سر نے کہ رتبہ نہین پنہان اپنا

۲۰ حال کیا اپنا بتادے تمہین اب یہ یقین | شرف و قدر سے آگاہ ہے میرے کونین
فخر آدم کا ہون اور عرش کا ہون زیب و زین | جبسے پیدا ہوئے ہم خلق مین کہلائے حسین

اب ہے دنیا مین لقب شاہ شہیدان اپنا

۲۱ منزل سخت شہادت کو کیا مین نے طے | تابع حکم ہین میرے عرب او روم و ری
ہے حسب اور نسب سے مرے واقف ہر شے | فاطمہ ماں ہے علی باپ ہے اور جد وہ ہے

جسکو کہتے ہین نبی سارے مسلمان اپنا

۲۲ اور کیا حال کہون اپنا مین تم سے دلگیر | پھر گیا پیاسے گلے پر مرے آب شمشیر
علاوہ عام مین سر ننگے ہے میری ہمشیر | بیٹا وہ آتا ہے پہنے ہوئے طوق و زنجیر

کنبہ یہ اونٹون پہ ہے با سر عریان اپنا

۲۳ رہ گئے بیکس و بے یار جو شاہنشہ دین | آیا تب زعفر جن سر دروالا کے قرین
اور کہا آپ چلین پاس سے شہا اور کہین | شہ نے فرمایا کہ بس اب ہو [illegible] نسبت نہین

لٹ گیا کٹ گیا سرسبز گلستان اپنا

۲۴ پھر یہ فرمایا کہ کیا تجھ سے کہین ہم آہ ہے | مجھکو زعفر ہوئے واللہ بہت غم [illegible]
بھانجے اور بھتیجے موئے بیہم ہے ہے | بیٹا اٹھارہ برس کا ہوا بیدم ہے [illegible]

بھائی انتیس برس کا ہوا بیجان اپنا

وردِ مداح رہے ذکرِ جنابِ شبیر ۲۵ یہی بخشش کا وسیلہ ہی یہی ہی تدبیر
بس یہی قول یہی فعل یہی ہی تقریر قائلِ مرثیہ مصحفِ ناطق ہی دبیر
یہی ایمان ہی اپنا یہی قرآن اپنا

مخمس بر سلام جناب مرزا دبیر صاحب مرحوم و مغفور

رحم پیاسے پر جفاکاروں کو اک ذرہ نہ تھا ۱ شرمِ احمد سے نہ تھی حیدر کا ڈر حاشا نہ تھا
کچھ بھی دل میں پاسِ روحِ حضرتِ زہرؑا نہ تھا اہلِ سلامی ظالموں کو خوفِ حق اصلا نہ تھا
کون تھا جو خون کا شبیر کے پیاسا نہ تھا

زخم سے تیغوں کے گو سارا بدن تھا پاش پاش ۲ اور غمِ احباب سے قلب و جگر تھے قاش قاش
حادثہ بعد از شہادت جو ہوا ہی دلخراش جب کیا پامال اعدا نے تو بولی شہ کی لاش
اسقدر بے رحم تم لوگوں میں سمجھا نہ تھا

تابعِ ارشاد تھے جس شاہ کے حور و ملک ۳ حکم تھا نانا کا جسکے از ثریا تا سمک
حیف ہی عاشور کو محتاج تھا وہ یاں تلک خون بھرے کرتے سے شہ نے اسکو گاڑا ای فلک
کیا علی اصغر کے لائق بھی کفن پیدا نہ تھا

محفلِ عیش و طرب بھی شامیوں کو تھا سرور ۴ تخت پر نخوت سے بیٹھا تھا وہ حاکم پر غرور
سامنے سفاک کے حاضر کیے جب بے قصور شمر بولا رکھ کے سرِ اکبر کا حاکم کے حضور
شاہ کو ارمان اسکے بیاہ کا کیا کیا نہ تھا

بھائی اور بیٹا نہ تھا جو شہ کے بدلے سر کٹائے ۵ ایک یاور بھی نہ تھا باقی مدد کو کون جائے

بیکسی کا وقت تھا شہ پر عجب ایوائے — ذبح ہوتا تھا نواسہ احمد مرسل کا ہائے

ہاتھ قاتل کا پکڑ لیتا کوئی اتنا نہ تھا

۶ نیزہ مارا جب شبیہ خاص پیغمبر کو ہائے — آگیا غش سنکے ابن ساقی کوثر کو ہائے
کہتے تھے نیزہ لگا ہی ہر مرے اکبر کو ہائے — شہ سے بانو نے کہا مارا ہی مرے دلبر کو ہائے

صاحب اولاد انہیں سے کوئی تھا یا نہ تھا

۷ ذبح رن میں ہوگیا جب سرور عالم پناہ — آگ خیموں میں لگا کر گھر کیا شہ کا تباہ
عرش ہلتا تھا زمین ہلتی تھی خالق ہر گواہ — شمر نے چھینی تھی چادر جسگھڑی زینب کی آہ

کونسا لاشہ تھا جو میدانین کا بنا نہ تھا

۸ مومنو روشن ہی تم پر شاہ دین کی بیکسی — یار یاور کوئی باقی تھا نہ عباس علی
زمین استادہ تھا اس صف رن سے وہ حق کا ولی — بیکسی تھی پیاس تھی آنکھوں کے آگے موت تھی

بعد اکبر کے حسین ابن علی تنہا نہ تھا

۹ تا قیامت تازہ ہی ہر دم شہ بیکس کا غم — عابد بیمار ہر دم رہتے تھے با چشم نم
مومنو رونیکی خاطر سوچو تو یہ کیا ہی کم — ہر محرم کی نوین کو کہتے تھے رو کر حرم

آج سے پانی شہ مظلوم نے پایا نہ تھا

ق ۱۰ آئے جب آل نبی پھر کر وطن میں شام سے — رو رو کر تے تھے بیان شبیر کے سب حادثے
بیکسی کا حال سنکر اور صدمہ پیاس کے — پوچھا صغرا نے کہ بابا جان پیاسے کیوں موئے

کیا پھوپھی زینب کوئی اس شہر میں دریا نہ تھا

۱۱
سنتے ہین کوفہ مین شوقِ میہمانی تھا بہت
کیا سبب جو صدمۂ تشنہ دہانی تھا بہت
پیاسا پھر کیون ساقیِ کوثر کا جانی تھا بہت
بولی زینب نہر تھی اور اُسمین پانی تھا بہت
پر ترے بابا کی قسمت مین وہ اے صغرا نہ تھا

۱۲
قتل جو شامی ہوے تھے سب کے سب گاڑے گئے
صدقے ہو کر بیکسی پر لاشۂ شبیر کے
رہ گئے بیگور سب خیر النسا کے لاڈلے
بولی زہرا اے فلک کافر ملک مدفون ہوے
قابلِ گور و کفن شبیر کا لاشہ نہ تھا

۱۳
کربلا مین شاہ پر گذرے جو کچھ رنج و بلا
سارے صدمے اک طرف سوچو اگر مومنین ذرا
صبر ممکن ہی نہین عالم ہے اسکا کبریا
مومنو تنہائیِ شبیر رونے کی ہے جا
کوئی لاشہ پر سوائے حضرت زہرا نہ تھا

۱۴
کون دفناتا شہ دین کو حرم تھے سب اسیر
دال ہین اس قول پر صحاح اقوال کثیر
دھوپ مین تا اربعین جلتے رہے بدرِ منیر
جب ملک گاڑا گیا لاشہ نہ شہ کا اے دبیر
کون سی شب تھی کہ جسمین نالۂ زہرا نہ تھا

خمسہ بر سلام جناب مرزا دبیر صاحب مرحوم و مغفور

۱
نہین خلد اس بزم سرور سے بہتر
نہ تخت سلیمان ہے منبر سے بہتر
یہ سر ننگے ہین اہل افسر سے بہتر
ہے کوثر کہان دیدۂ تر سے بہتر
ہر اشک اے سلامی ہے گوہر سے بہتر

۲
ہے مان کسکی سرور کی مادر سے بہتر
پدر کس کا ہے شیر داور سے بہتر

کسی کا ہی نانا پیمبر سے بہتر		سلامی نہین گوئی سرور سے بہتر
ملے جسکو انصار بہتر سے بہتر		
اگرچہ ہی لطف خدا عام یارو	۳	نہین آتے رستہ پہ خود کام یارو
اسے کہتے ہین نیک انجام یارو		کہان حر کہان لشکر شام یارو
خدا نے نکالا ہی بدتر سے بہتر		
ہو ماں شاہ کی سب کی ماؤن سے بہتر	۴	پدر کس کا ہی سو جو ساقی کوثر
محمد ساجد اور حسن سا برادر		حسب اور نسب مین حسین ابن حیدر
علی سے تھے اعلی پیمبر سے بہتر		
جو عباس کی لاش خیمہ مین آئی	۵	کہا شہ سے زینب نے حق کے فدائی
ہوا شل جعفر کے حضرت کا بھائی		کہا شہ نے اُسنے نہ سقائی پائی
ہوا میرا عباس جعفر سے بہتر		
ہوا پیاس سے جبکہ بے شیر مضطر	۶	لے آئے اُسے رن مین سبط پیمبر
مگر تیر اعدا سے ایوا مقدر		چھدا حلق اصغر تو بولے یہ سرور
ہی صابر کو یہ شیر مادر سے بہتر		
ہوا اُترنا قطعاً جو ابن علی سے	ق ۷	چلے تیر سرور پہ فوج شقی سے
گھرا فکر مین حر تھا خوف نبی سے		کہا حاکم ری نے حر جری سے
سپاہی سمجھتے ہین کیا زر سے بہتر		

۸ بلاشک یہان خلعت وزر ہی ملتا — وہان ابن حیدر ہی وودن کا پیاسا
تو برباد ہونے کو ناحق ہی جاتا — اُدھر قحط پانی کا وودن کا فاقا
اِدھر نہر اور کھانے بہتر سے بہتر

۹ وہ کیا دینگے تجھکو سمجھ تو دلاور — نہین قطرۂ آب جن کو میسر
ذرا غور سے فکر سے تو نظر کر — پُرانا عمامہ اُدھر شہ کے سر پر
اِدھر چتر زر شاہ خاور سے بہتر

۱۰ تو جاتا ہی سرور کی جانب کو بے سود — تری رائے اِسوقت ہی غیر محمود
ترا ہوگا گھر بار سب نیست نابود — کہا حر نے مُنھ پھیر کر دور مردود
نہین کوئی فرزند حیدر سے بہتر

۱۱ مخالف ہی شہ کا عدو سے پیمبر — جو ناصر ہی اِنکا وہ ہی حق کا یاور
ذرا سوچ ای سعد کے نحس اکبر — ترے پاس زر ہی اُدھر فضل داور
ہی کب لعل و زر فضل داور سے بہتر

۱۲ ہی کیا نقص شہ نے نہ پایا جو پانی — رہا بھوکا دو دن جو حیدر کا جانی
سمجھ لے یہ تو خوب شیطان ثانی — ہی فاقہ مین اپنا رخ زعفرانی
ترے ہر طعام مزعفر سے بہتر

۱۳ تو مغرور ہی جاہ دنیا پہ اتنا — کہ عقبی کا ڈر جب زرین ہی بھولا
کہان تیرا رتبہ کہان جاہ میرا — تو پیرو شقی کا مین سبط نبی کا

ملا بد سے بد اور بہتر سے بہتر		
ہو ذات علی حاکم ربع مسکون یہ مقطع ہو مداح کس درجہ موزون	۱۴	ہو پابند حکم علی دور گردون وہیر التجا جز علی کس سے رکھون
ہو کوئی وصی پیمبر سے بہتر		

مخمس بر سلام جناب مرزا محمد اوج صاحب دام اللہ بقاءہ		
بچائی کشتی امت جو لنگر ہو تو ایسا ہو ذبیح راہ حق اللہ اکبر ہو تو ایسا ہو	۱	نہ کی بیدین کی بیعت جو رہبر ہو تو ایسا ہو فدا حق پر ہوے مولا دلاور ہو تو ایسا ہو
سلامی عاشق جانباز داور ہو تو ایسا ہو		
نبی کے فرش پر سویا جو یاور ہو تو ایسا ہو پریشان کر دیے لشکر غضنفر ہو تو ایسا ہو	۲	کیا دو ٹکڑے اژدر کو جو حیدر ہو تو ایسا ہو صفین کا تین شہ مردان نے صفدر ہو تو ایسا ہو
خدا خود ناز کرتا ہی دلاور ہو تو ایسا ہو		
تصدق حر ہوا شہ پر سنان کھا کر جو میدان مین جو باندھا شاہ نے رومال زہرا حلق حر پہ تھا مین	۳	بپا تھا ماتم اُسکا اہلبیت شیر یزدانین جہان کہتا تھا حر کو دیکھکر گنج شہیدانین
کہان تھا اور کہان آیا مقدر ہو تو ایسا ہو		
معین ذات نبی ہی مومنو ہر ایک حالت مین مقام شکر ہی پیدا ہوے ہم اُس جماعت مین	۴	مرض مین نزع مین برزخ مین اور روز قیامت مین تمنا کی رسولون نے کہ ہم ہون اُنکی امت مین
نثار احمد مرسل پیمبر ہو تو ایسا ہو		

ذرا اشکِ عزا یاں نذرِ شاہِ کربلا کر دو
بآسانی صحیح ہو چکا ثابت ہی سو چو تو
۵ صلہ میں قصر لو جنت کے اور تسنیم و کوثر لو
غمِ شبیر سیرِ خلد دکھلائیگا آنکھوں کو
گنہگاروں کی کشتی کا جو لنگر ہو تو ایسا ہو

علی سا تو ہوا ہی اور نہوگا ایک بھی صفدر
مثالِ مہرِ تاباں ظاہر و روشن ہے یہ سب پر
۶ کہ جسکے زورِ بازو کے ثنا خواں خود تھے پیغمبر
احد میں بدر میں صفین میں کیا کیا لڑے حیدر
بہادر ہو تو ایسا ہو دلاور ہو تو ایسا ہو

نبی کہتے تھے ٹکڑا ہی کلیجہ کا مرے زہرا
مثال انکا ہوا ہی اور نہوگا دہر میں پیدا
۷ علی ہے قوتِ بازو مرا اور ہے وصی میرا
بتول و مرتضی کی مدح میں اجماع ہے سب کا
جو بی بی ہو تو ایسی ہو جو شوہر ہو تو ایسا ہو

خوشی سے سر رکھا محرابِ خنجر کے تلے شہ نے
کیا وعدہ وفا محرابِ خنجر کے تلے شہ نے
۸ سہی کیا کیا بلا محرابِ خنجر کے تلے شہ نے
ادا سجدہ کیا محرابِ خنجر کے تلے شہ نے
جو شوقِ نعرۂ اللہ اکبر ہو تو ایسا ہو

ہوے تھے ناتواں سجاد ایسے آہ واویلا
یہ ادنی سا تھا درجہ آپکے ضعف و نقاہت کا
۹ قدم تک کا اٹھانا ضعف سے مولا کو مشکل تھا
یزید سنگدل بھی دیکھکر عابد کو بول اٹھا
نحیف و ناتوان و زار و لاغر ہو تو ایسا ہو

مقابل ہوکے ابرو سے ہی ابتک ماہِ نو نادم
ثنا میں ایسے ذی رتبہ کی ہے کہنا یہی لازم
۱۰ رسولوں میں محمد سے حسینوں میں ہوے خاتم
نہ کیوں القاب ہو عباس کا ماہِ بنی ہاشم

	خجل تھا ماہ کامل رخ کا نور ہو تو ایسا ہو	
جو لائے خیمہ سے میدان میں شبیر اصغر کو ستایا بے گنہ بے جرم و بے تقصیر اصغر کو	۱۱	نگاہ قہر سے تکنے لگے بے پیر اصغر کو زبان خشک دکھلانے پہ مارا تیر اصغر کو
	کمان چلا کے کہتی تھی ستمگر ہو تو ایسا ہو	
نزول لافتا الا علی ہے شان حیدر میں کیا کیا جد و کد مولا نے قتل عمرو و عنتر میں	۱۲	علی کی ضرب کی تعریف ہے قول پیمبر میں کیے انبار لاشوں کے علی نے جنگ خیبر میں
	لڑے تنہا ہزاروں سے دلاور ہو تو ایسا ہو	
نہیں بھائی بہن ایسے کسی ملت میں شہرت میں بجا ہے آجتک مشہور جو چرچا ہے یہ سب میں	۱۳	ہوا پیدا اثر ال انکا نہ دو ہفت کوکب میں عجب الفت تھی باہم حضرت شبیر و زینب میں
	جو خواہر ہو تو ایسی ہو برادر ہو تو ایسا ہو	
نہ پایا چین اعدا سے کسی لمحہ پیمبر نے بڑھایا عاجزوں کے قدر رتبے پیمبر نے	۱۴	اٹھائے عاصیوں کے واسطے صدمے پیمبر نے نواسے اپنے امت پر کیے صدقے پیمبر نے
	یہ شفقت اور یہ احسان پیمبر ہو تو ایسا ہو	
گرے گھوڑے سے زمیں جس گھڑی عباس غش کھا کے ندا عباس کی پہونچی جونہی کانوں میں مولا کے	۱۵	کہا شکر خدا کام آیا یہ ناچیز آقا کے یہی کہتے تھے شہ عباس کے لاشہ پہ جا جا کے
	جو عاشق ہو تو ایسا ہو برادر ہو تو ایسا ہو	
لعین کوفہ میں لائے جب سر شاہ شہیداں کو	۱۶	حرم بھی ساتھ تھے کھولے ہوئے سر پریشاں کو

مجبو دیکھکر اس گردش گردون گردان کو — کہاں زینب نے لی آئی چادر تطہیر امان کو
میں ہوں سر ننگے برگشتہ مقدر ہو تو ایسا ہو

۱۷ بپا ہے ماتم سبطین احمد ہر دو عالم میں — ملائک حور و غلمان بھی تو ہیں مصروف اس غم میں
طریقہ ہے عزاداری کا کیا بہتر محرم میں — برابر نام لیتے ہیں محب دونون کا ماتم میں
جو عشق حضرت شبیر و شبر ہو تو ایسا ہو

۱۸ گنہ ہوتے ہیں سرزد آج کل مخلوق سے ایسے — قیامت ہو ابھی برپا غضب کا آسمان ٹوٹے
ولیکن برکت آل محمد کے تصدق سے — بلا دنیا کی ٹلتی ہے قدم سے مہدی دین کے
جہاز ایسا ہو نوح ایسا ہو لنگر ہو تو ایسا ہو

۱۹ علی اکبر ہے ہمشکل نبی مولا یہ کہتے تھے — یہ ہے شکل علی سب ساکن بطحا یہ کہتے تھے
محبون کا بھلا کیا ذکر ہے کیا کیا یہ کہتے تھے — فروغ حسن اکبر دیکھکر اعدا یہ کہتے تھے
دو عالم میں ہے جلوہ روئے انور ہو تو ایسا ہو

۲۰ یہ وہ سلطان ذیشان ہے ملک زیر نگین جسکے — یہ ابن شاہ مردان ہے ملک زیر نگین جسکے
یہ نور خاص یزدان ہے ملک زیر نگین جسکے — یہ وہ فخر سلیمان ہے ملک زیر نگین جسکے
دل روشن ہے آئینہ سکندر ہو تو ایسا ہو

۲۱ کیا ممتاز اس ابرو نے محراب عبادت کو — سرافرازی اسی قد سے ہوئی رکن اقامت کو
کھڑا ہے سرو یک پا با ادب انکی اطاعت کو — دیا خط غلامی سدرہ و طوبی نے قامت کو
گلستان امامت کا صنوبر ہو تو ایسا ہو

۲۲ کہان ممکن ہی پانا شیر کو اس شیر پر قابو ۔ یہ شیل شیر یزدان ہی اسد توت قوی بازو
تہور اور شجاعت مین نہین باقی کوئی پہلو ۔ نظر شیر ژیان پلکین نیستان چشم پاک آہو

ہنر بر بیشۂ حق کا غضنفر ہو تو ایسا ہو

۲۳ اسد روباہ بن جائے جو سن لے انکی صولت کو ۔ شغال بیشہ ہو پیل دمان دیکھے جو طاقت کو
عرب تا عجم سب جانتے ہین انکی ہمت کو ۔ جو زال و رستم و سہراب دیکھین انکی ہیبت کو

تو زال کہنہ بنجائین دلاور ہو تو ایسا ہو

۲۴ چلی کفار پر اس شور سے تیغ شہ مردان ۔ ہوے کشتون کے پشتے ہو گیا سنسان سب میدان
ہوے وحشت سے آب تیغ کی ہو ہو کے سرگردان ۔ شرر پتھر مین آگ آہن مین بجلی ابر مین پنہان

سحاب گرمی تیغ دو پیکر ہو تو ایسا ہو

۲۵ عدو سہمے ہین گوشون مین لیے اپنی کمانون کو ۔ اثر ین کیا عجب لرزہ ہی سارے پہلوانونکو
قلم کرتی ہی تیغ دو زبان منہ مین زبانون کو ۔ عقاب اک گام مین کرتا ہی طی نو آسمانون کو

نہ پائے گرد پا مرصر لگا در ہو تو ایسا ہو

۲۶ جو ہین مداح ای مداح ابن شیر داور کے ۔ ملینگے قصر جنت مین انھین ہر بیت کے بدلے
ثنا خوان ہین ملک نکلے کھلا یہ قول ذاکر سے ۔ سلام ہی اوج پر اسکے گردون پر ملک بولے

جزاک اللہ صد تحسین سخنور ہو تو ایسا ہو

مخمس بر سلام جناب مرزا محمد اوج صاحب ادام اللہ بقاءہ

۱ سر ممبر ہی ذاکر یہ مقدر اپنے ہوتے ہین ۔ اگر ہان خادم شبیر و شبر ایسے ہوتے ہین

نتیجے رونیکے العرا کبر ایسے ہوتے ہین — زہے اشک عزا کے بنات گوہر ایسے ہوتے ہین
خوشا لخت جگر یاقوت احمر ایسے ہوتے ہین

۲
ہر یکسان لطف سب پر فیض گستر ایسے ہوتے ہین — نہین پروائے مال و زر تو انگر ایسے ہوتے ہین
مطیع حکم ہین سردار سرور ایسے ہوتے ہین — جہانین بادشاہ ہفت کشور ایسے ہوتے ہین
سلامی آفتاب ذرہ پرور ایسے ہوتے ہین

۳
ہماری خاکساری علین ممتازی کا باعث ہے — جھکانا سر در شہ پر سرافرازی کا باعث ہے
نثار شاہ عقل کل سے دمسازی کا باعث ہے — بد طولا مصرع عرش پروازی کا باعث ہے
ہمارے طایر مضمون کے شہپر ایسے ہوتے ہین

۴
دراحت مین شروع الست ہی نہ کر کیا اور کیا کیا کر — ولیکن کبر سے اور بغض سے دل کو مصفا کر
یہی ہے کلیہ اسکو بہ گوش ہوش اصغا کر — صفائے قلب سے آئین آئینہ کا پیدا کر
کہ منہہ پر کہدے آئینہ سکندر سے ایسے ہوتے ہین

۵
مطیع حکم شاہ انس و جان دنیا کی ہے ہر شی — امام عصر کے تابع ہین سب سلطان چہ روم و رے
زمین ہتی نہین حجت سے خالی ہو چکا ہے طی — قدم سے مہدی دین کے زمین پانی پہ قائم ہے
قرار کشتی عالم کے لنگر ایسے ہوتے ہین

۶
ہوا نور محمد پہلے پیدا ساری خلقت سے — ہوئے شمس و قمر ظاہر انہین کے نور طلعت سے
حدیثوں سے ہے ثابت اور قرآن کی شہادت سے — رسالت کو جلالت ہے محمد کی رسالت سے
نبوت کو تفاخر ہے پیمبر ایسے ہوتے ہین

۷
جو ماتم دار ہین دلسے نبی کے نونہالون کے
اشارے سے ہین یہی ہر بزم عزا مین اپنے نالون کے
وہ ہین حقدار روز حشر جنت کے قبالون کے
فرشتو نامۂ عصیان نہ لکھو رونیوالون کے
کہ ان اشکون سے دریا برد دفتر ایسے ہوتے ہین

۸
جہان ہی خادم حیدر نبی مخدوم حیدر ہین
جو ہین راز پیمبر سب کے سب معلوم حیدر ہین
نبوت کے سوا جو رتبے ہین معصوم حیدر ہین
نجوم سبعہ کیا چودہ طبق محکوم حیدر ہین
دو عالم ہین امیر ہفت کشور ایسے ہوتے ہین

۹
لب دریا جو پہونچا مشک لیکر شاہ کا شیدا
ہنر بر بیشۂ حیدر کو سنکر آگیا غصہ
عدو بولے ارادہ پانی لیجانے کا ہی بیجا
کہا عباس نے اے تو سہی یون چھین لین دریا
کہ دشمن بھی پکارین حملہ آور ایسے ہوتے ہین

۱۰
مجوز خلش وہ اشک عزا مین دیکھ لو بیشک
جو ہے فرق ان مین گوہر مین سمجھتے ہین اسے زیرک
ہے یکسان نرخ جنکا آج سے روز قیامت تک
خریدار انکے بندے ہین مرے اشکون کا خدا گاہک
بتا اے ابر نیسان سیر گوہر ایسے ہوتے ہین

۱۱
مشابہ تھا جو ابن شاہ دین بالکل پیمبر سے
مگر رہتا تھا کھٹکا مان کو دور چرخ اخضر سے
ہر اک اہل عرب کو انس تھا مولا کے دلبر سے
پھوپھی کہتی تھی اندیشہ ہے مجھکو حسن اکبر سے
حسینون مین جوانا مرگ اکثر ایسے ہوتے ہین

۱۲
کیا جب قصد حر نے شہ کیجانب اپنے جانیکا
تہیا چلنے پر اسکو جو ابن سعد نے پایا
سپاہ شام مین ہر سو ہوا اس بات کا چرچا
عمر نے حر کو سمجھایا ہے کیون تارک دنیا

سپاہی شرع کے پابند کمتر ایسے ہوتے ہین

۱۳ اگر کہدون تو تجھکو روکین سب لوگ لشکر کے
مگر شاید تو سمجھے اسلیے سمجھاتا ہون پہلے
بہت مشکل تجھے شبیر تک جانا ابھی ہووے
امیر شام سا حاکم ملا تھا تجھکو قسمت سے

کہین سردار غیرت بخش لشکر ایسے ہوتے ہین

۱۴ امیر شام سے تو راہ رکھتا ہو نہ ہو گمرہ
یہ جب سب مکر و حیلہ کر چکا وہ پیر و رو بہ
ہر عزت مین وہ سب سے بڑھ چکے اہل فہم ہین آگہ
پکارا حر غلط جھوٹ افترا توبہ معاذ اللہ

عقیدے جاہلون کے او ستمگر ایسے ہوتے ہین

۱۵ عقیدہ بھی مرا اوتّق کہ حق پر شاہ اکرم ہی
تو تعریف اسکی کرتا ہی کہ جو مردود اظلم ہی
الگ ہو دور ہو میرا مزاج اسوقت برہم ہی
مگر ہان حضرت شبیر کا جو وصف ہو کم ہی

سخی مظلوم عادل فیض گستر ایسے ہوتے ہین

۱۶ مرا اسلام مطیع و د المنن تیرا مطیع بت
مرا حاکم شہنشاہ زمن تیرا مطیع بت
مرا ہادی نبی کی جان و تن تیرا مطیع بت
مرا آقا امام بت شکن تیرا مطیع بت

خلیل اسرا ایسے ور آزر ایسے ہوتے ہین

۱۷ بجز ذات خدا الحق نہین جیسے خدا کوئی
برا سمجھے کوئی کہنے کو میرے یا بھلا کوئی
نہین ہادی بغیر از خامس آل عبا کوئی
خدا جیسے نہین بندون کا جز رب علا کوئی

غلامونکو نہین آقا میسر ایسے ہوتے ہین

۱۸ پڑی زمین گٹھی جو اک قلم سر کی کھیتی ہی
ہی چادر دھوپ کی سایہ کو اور بستر کو ریتی ہی

بلائین فاطمہ ہر ابر اسب کی لیتی ہی — شہادت لاش اصغر پر گواہی زمین دیتی ہی
کہ شاہے جوانون کے برابر ایسے ہوتے ہین

۱۹
کفن وہ ہو شہید بیکفن کی جسپہ مہرین ہون — وہ ہو فرد عمل خیبر شکن کی جسپہ مہرین ہون
وہ سینہ ہو کہ سلطان زمن کی جسپہ مہرین ہون — خوشا وہ قلب داغ پنجتن کی جسپہ مہرین ہون
پذیرا بارگاہ حق مین محضر ایسے ہوتے ہین

۲۰
ہوا راہ خدا مین جب علمبردار قربانی — غم واندوہ کی شہ پر ہوئی ازبس فراوانی
رضا لیکر گیا اڑنیکو اسدم شاہ کا جانی — بنارن عرش نورانی کہ آئے احمد ثانی
ہوا غل خاصگان رب اکبر ایسے ہوتے ہین

۲۱
خجل ہی ماہ تابان دیکھکر یہ نور پیشانی — کہان یہ یوسف سرور کہان وہ ماہ کنعانی
بہم کہتے تھے ملک یک زبان یون ظلم کے بانی — نگینے مین ناخن انکو زیبا ہی سلیمانی
عناصر چار آئینہ سکندر ایسے ہوتے ہین

۲۲
جو دیکھا چہرۂ انور پکار یک زبان دشمن — بلاشک یہ بہادر ہی اسد قوت تہمتن تن
جو دیکھین اسکی صورت شیر بھاگین چھوڑ کر مسکن — عمر نے شمر سے پوچھا دکھا کر شیر کی چتون
تجھے واللہ شیرون کے بھی تیور ایسے ہوتے ہین

۲۳
یہ ظاہر ہی کہ پانی تین دن گذرے نہین پایا — مگر چہرہ سے کچھ اسکا اثر پیدا نہین اصلا
وہی ہمت وہی شوکت وہی ہی جنگ کا دعوی — پکارا شمر لاواللہ پر اسکا تعجب کیا
کہ شیر حق کے بیشہ کے غضنفر ایسے ہوتے ہین

۲۴
ہر اسکے سامنے کیا مرتبہ سام و نریمان کا
مقابل اسکے ہر پیل دمان بھی جیسے اک پشا
کلام شمر جب توصیف مین اسد رجہ کو پہونچا
یلان شام و کوفہ بولے آمنا و سلمنا
پڑھا کلمہ ہر اک دشمن نے کہ صفدر ایسے ہوتے ہین

۲۵
قدم ہٹتے ہین پیچھے جب یہ سید انین ڈپٹتے ہین
پر روح الامین انکی ہی ضربت سے تو کٹتے ہین
فلک لرزان ہین نعرون سے جگر شیرونکے پھٹتے ہین
پرے کیا دم الٹتے ہین جدھر گھوڑا پلٹتے ہین
عزیز فاتح صفین و خیبر ایسے ہوتے ہین

۲۶
یہ شیر بیشۂ شیر خدا جرأت مین یکتا ہی
نہ کچھ وسواس دلمین ہی نہ لاکھون سے جھجھکتا ہی
نہین رکتا ہی فوجون سے غضب مین جب لپکتا ہی
پسینہ ہی کہ جوہر تیغ ابرو سے ٹپکتا ہی
نہ تیغین آبدار ایسی نہ خنجر ایسے ہوتے ہین

۲۷
خرد توصیف اسپ بادپا کے ہی عبث در پی
زمین و آسمان کو کرتا ہی یہ ایک پل مین طی
مقابل جسکی سرعت کے خیال و وہم ہین لاشی
صبا لے لیکے بوسہ دامن زین کا یہ کہتی ہی
عقاب آسمان پرواز کے پر ایسے ہوتے ہین

۲۸
مجو شام کو جاتا تھا جب فرق شہ خوشخو
ہوے ہین معجزے اکثر کتابون مین انھین دیکھو
ہی یہ بھی معجزہ اک آنسے اپنے دلمین سوچو تو
اذان سنکر سنان پر شہ کا سر جھکتا ہی قبلہ کو
نمازی بھی کہین اسراکبر ایسے ہوتے ہین

۲۹
ہوے شہ پر تصدق بھانجے جب شہ کے واویلا
اٹھا کر لاش انکی گھر مین لائے سید والا
مگر کیا عشق تھا شہ سے بہن کو غور کی ہی جا
نہ روئی بیٹون کے لاشہ پہ زینب پر کہا آمنا

سعادتمند بچے کیون برادر ایسے ہوتے ہین

۳۰
غزیز و کربلا مین پہونچا تھا جب شاہ کا خیمہ
بوقت عصر وہ گھر جسنے دیکھا روکے یون بولا
بہت انصار تھے بھائی تھے بیٹے تھے بھتیجا تھا
حسینی خیمون مین جھاڑو دہل کی پھر گئی در نہ

کہین دو پہر مین خالی بھرا گھر ایسے ہوتے ہین

۳۱
زبان ہو لال صفت زینب و عباس صفدر مین
یقین ہی پیش کرکے دونو کو سرکار داور مین
تصدق جان و اولاد کردی عشق سرور مین
گواہی زینب و عباس کی شہ دینگے محشر مین

خداوندا بہن ایسی برادر ایسے ہوتے ہین

۳۲
وجود ظاہری جسنو پایا حر کی خلقت نے
منور کردیا دل پنجتن کے نور الفت نے
کیا دنیا سے مستغنی اُسے ایمان کی دولت نے
سر لوح جبین پر حر کی لکھا کلک قدرت نے

غلام باوفا ابن حیدر ایسے ہوتے ہین

۳۳
حسن کے بعد تھے عباس پیارے شاہ کو سب سے
یہی علم امامت شاہ دین آگاہ تھے کب سے
تھی الفت شہ کو اُنسے اور اُنکو فدیہ رب سے
ہوئے عباس جب پیدا کہا شہ نے یہ زینب سے

علی کی نسل مین ہمشان جعفر ایسے ہوتے ہین

۳۴
ہوا ہی اور نہوگا باوفا حضرت سا دنیا مین
یہانتک محو تھے ویسے وہ فکر آل طٰہٰ مین
نہ آئی یاد اپنی پیاس یاد شاہ والا مین
پیا پانی نہ سقاے حرم نے عین دریا مین

گئے پیاسے بھرے پیاسے سکندر ایسے ہوتے ہین

۳۵
سلام پر ضیا لکھا جناب اوج نے ایسا
جسے مداح سنکر کہتا ہی ہر ایک سلمنا

زبان پر سامعین کے ہی یہ ہر دم مقطع زیبا — یہ مضمون آفرینی آفرین ای اوج کیا کہنا

سخن فہمون مین شہرہ ہی سخنور ایسے ہوتے ہین

مخمس بر سلام جناب ذہین مرحوم و مغفور

۱
آنسوؤن سے قصر جنت سب سنوار جائینگے — نذر زہرا کو یہ بنکر گوشوارے جائینگے
ہم اسی کشتی پہ کوثر کے کنارے جائینگے — رائگان آنسو نہ مجرائی ہمارے جائینگے
بنکے موتی تربت سرور پہ وارے جائینگے

۲
ایکدن پوشاک جنت تھی عزیز و زیب بر — ایکدن تھی بیکفن لاش شہ دین خون مین تر
گردش افلاک کی نیرنگیون کو دیکھکر — کہتے تھے سرور جو تھے مصطفے کے دوش پر
تیسرے دن کے مزتربت مین اتار جائینگے

۳
واخل دشت بلا جسدم ہوے سلطان دین — ہو گیا ظاہر کہ گھر جائینگے سرور بالیقین
سوچکر انجام کو اُسدم بصد قلب حزین — عرض کی یون حر نے شاہا یان سے ٹلجاؤ کہین
آپ اتر ینگے اگر اِس جا تو مارے جائینگے

۴
در پے ایذا ہین مولا شر سے اعدا کے ڈرو — سب کے سب مکار ہین کوئی نہین ہی راست گو
ہی خلاف مصلحت یان پر ٹھہرنا آپ کو — مسکرا کر شہ نے فرمایا مصر اس مین نہ ہو
ہم نجائینگے یہان سے سر ہمارے جائینگے

۵
ہو گئی قطع امید صلح جسدم بے گمان — مستعد لڑنے پہ تھے انصار شاہ انس و جان
مثل پروانہ کے شہ کے گرد تھین سب بیبیان — کہتی تھی بیٹون سے زینب آج بگڑی ہی یہان

نیچے واری گئی کسدن تشوار جائینگے

کہتے تھے عاشور کو انصار سے شاہِ غیور
دیکے سر وعدہ پہ ہم جائینگے خالق کے حضور
۶
ظلم جو چاہیں کریں ہم پر یہ ظالم پُر غرور
بھانجے بولے شہا وعدہ تو ہی لڑنا ضرور
گو زبان ہاری ہے لیکن جی نہ ہارے جائینگے

قید ہوکر جب چلا اہلِ حرم کا قافلا
ساربان جسدم بناوہ آدمِ آلِ عبا
۷
ننگے اونٹوں پر سوار اعدا نے بیو ونکو کیا
بولے عابد اونٹوں کی رسی ہے لنگر ناؤ کا
اتنی بحر گنہ سے پار اُتارے جائینگے

ار ذہن ہرگز نہ کچھ تحسین دنیا کی کرو
قدردان مداح دنیا میں کوئی ہو یا نہو
۸
بے تصنع اپنا تو یہ قول ہے اے عاقلو
فخر کرتے ہیں ذہین اس پر کہ روزِ حشر کو
ہم غلامانِ علی کہکر پکارے جائینگے

خمسہ بر سلام جناب ذہین صاحب مرحوم و مغفور

دردِ عباس تھا نذرِ شہ دین سر دونگا
قولِ اکبر تھا گلا تیغ تلے دھر دونگا
۱
کہا قاسم نے کہ جان شہ کے قدم پر دونگا
مجرئی کہتے تھے سرور کہ اٹھا گھر دونگا
مہم اُمتِ احمد کو میں سر کر دونگا

بھیجکر سیکڑوں خط کوفیوں نے بلوایا
سنکے حجت شہ بیکس کی رہے چپ لا
۲
آئے جب شاہ تو سب پھر گئے بانی جفا
پھیر مانگے جو خط اعدا نے تو سرور نے کہا
حشر میں تمکو یہ میں پیش پیمبر دونگا

۳ق گو کہ کم سن تھا بہت فاطمہ کا نور العین — فکر امت سے مگر قلب سدا تھا بیچین
واہ کیا لطف ہی دیکھو تو بر ب کونین — جب نبی روتے تھے امت کو تو کہتے تھے حسین
نانا مین وو سندین پیش خدا دھر دونگا

۴ فکر اس مرتبہ امت کی ہی کیون ای نانا — روز میثاق سے یہ بار تو حصہ ہی مرا
عرض ناچیز یہ ہی آپ سے محبوب خدا — آج کیون روتے ہو محشر تو ہو کل دیکھے گا
نذر اک ہاتھ سے سر ایک سے مخفر دونگا

۵ عرض جب کر چکا یہ فاطمہ کا نور العین — فرط الفت سے اُٹھے سنتے ہی شاہ کونین
چوم کر حلق کو سرور کے بعد شیون و شین — مصطفے نے کہا پھر تم کہو کیا دوگے حسین
تمکو تو ہدیہ مین امت کے مین دلبر دونگا

۶ وعدہ نانا کا تمھارے ہی یہی خالق سے — فدیہ امت کا کرونگا مین تمھین ای پیارے
پھر بتاؤ مجھے تم نذر خدا کیا دوگے — مسکرا کر کہا شبیر نے یون ہم سمجھے
میرا سر آپ کا ہدیہ ہی نہ کیونکر دونگا

۷ میرے و نیئے کے لیے بادشہ ہر دو سرا — فکر کچھ بھی نہ کرین آپ کہ مین کیا دونگا
گو نہین پاس مرے حشمت و مال دنیا — میرے دینے کو بہت ہی مجھے خالق نے دیا
بھانجے دونگا پسر دونگا برادر دونگا

۸ یہ بھی کافی نہ اگر ہونگے رسول الثقلین — وعدہ حتمی یہی میرا ہی بر ب کونین
مرتے ہو ہوتے ہو ویگی نہ امت بیچین — اور تو دینے کو سب گھر لیے جاتا ہی حسین

<table>
<tr><td colspan="3">جو جو امت پہ پڑیگا وہ مقرر دونگا</td></tr>
<tr><td>آپکے سامنے رتبہ مرا کیا اے مولا
پاس جو میرے ہے سب کچھ ہے یہ حضرت کا دیا</td><td>۹</td><td>آپ محبوبِ خدا اور میں بندۂ ادنا
مجھ سے کیا پوچھتے ہیں آپ میں دونگا کیا</td></tr>
<tr><td colspan="3">ایک ہدیہ دیا تمنے میں بہتر دونگا</td></tr>
<tr><td>آپکے صدقے سے اے خالق اکبر کے نبی
دینے میں آنکھ جھپکتی نہیں ہرگز میری</td><td>۱۰</td><td>ہمت اللہ نے اس مرتبہ کی مجھکو دی
تم نہ روؤ تو میں تفصیل کروں دینے کی</td></tr>
<tr><td colspan="3">یاں تلک دونگا کہ وسعت سے بھی باہر دونگا</td></tr>
<tr><td>مال و زر کی تو حقیقت نہیں کچھ بھی بخدا
عرض کرتا ہوں بلا ریب کہ بندھوا دونگا</td><td>۱۱</td><td>واسطے آپکے امت کے شہ ہر دوسرا
بازوئے زینب و کلثوم و سکینہ کا گلا</td></tr>
<tr><td colspan="3">پائے سجاد تلک بیڑیوں سے بھر دونگا</td></tr>
<tr><td>آپسے عرض یہ کرتا ہوں شہ عرش جناب
بنت مسلم کے تو دُر بسہ مع کلثوم و رباب</td><td>۱۲</td><td>اتنا میں دونگا کہ ممکن بھی نہ ہو جسکا حساب
مقنع زوجۂ عباس تو بانو کا نقاب</td></tr>
<tr><td colspan="3">پردہ امت کا رہے گر تو سراسر دونگا</td></tr>
<tr><td>بہویں اور بیٹیاں سب آپکی اے خیر بشر
بنت زہرا جو ہے یہ زینب تفتیدہ جگر</td><td>۱۳</td><td>ہو کے بے مقنع و بے پردہ پھریں گی کھلے سر
ننگے سر اونٹوں پہ بلوہ میں پھریگی در در</td></tr>
<tr><td colspan="3">ایسا کچھ دونگا کہ زینب کی بھی چادر دونگا</td></tr>
<tr><td>غم نہیں اہلِ حرم پر ہوں اگر لاکھ جفا</td><td>۱۴</td><td>میرے بچوں کو طمانچے لگیں بے جرم و خطا</td></tr>
</table>

وعدہ مین آپ سے کرتاہون یہی اے نانا
جو ستم گذرینگے مجھپر وہ سہونگا مولا
سے آپ کی امت کو رہا کر دونگا

۱۵ پیاس سے جھولے مین جسدم ہوا اصغر بیچین
تیر کھاکر ہوا بیجان جو وہ نور العین
لائے میدان مین اٹھے خیمہ سے شاہ کونین
لاش بچے کی لیے راہ مین کہتے تھے حسین
تجھکو کیا کہ کے تری مان کو مین دلبر دونگا

۱۶ زشتی نامہ اعمال سے کہ دھونیکا یقین
کیش مداح یہی اور یہی ہے آئین
غیر اشک غم شبیر نہین اے غمگین
پیش ہوگا جو مرا نامہ اعمال زمین
اسپہ رومال بھر آنسوونکا دھر دونگا

مخمس بر سلام جناب میر انیس صاحب مرحوم و مغفور

۱ زہد و ورع خمیر ہے اپنے خمیر کا
احسان ہے ازل سے یہ رب قدیر کا
اور حب اہل بیت ہے مذہب حقیر کا
دل سیر ہے گدا سے جناب امیر کا
خالی کبھی رہا نہین کاسہ فقیر کا

۲ ہو یا ہوا نہ تاج کا نہ مین سریر کا
شاکی فلس کا ہے نہ خواہان کثیر کا
احسان لیا نہ سر پہ امیر و وزیر کا
دل سیر ہے گدا سے جناب امیر کا
خالی کبھی رہا نہین کاسہ فقیر کا

۳ خاک نجف مین ہوگا جو مرقد فقیر کا
دونگا جواب صاف مین منکر نکیر کا
اور ہوگا وقت قبر مین جب دارو گیر کا
کیا پوچھتے ہو نام مرے دستگیر کا

	بازو نبی کا ہاتھ خدا سے قدیر کا	
بندہ ہون اک حقیر مین رب قدیر کا	۴	اور کلمہ گو ہون شاہ بشیر و نذیر کا
پیرو ہون مین حبیب خدا کے وزیر کا		کیا پوچھتے ہو مذہب و ملت فقیر کا
	شیشہ بغل مین ہی مری خصم غدیر کا	
حیدر کو جو خدا نے دیا رتبہ و جلال	۵	اُسکو بیان کر سکے یہ کسکی ہی مجال
ہر روز فتح مکہ کا روشن ہی سب پہ حال		پہونچا نہ دست حور کا جسجا کبھی خیال
	اُس دوش پر تھا پانون مرے دستگیر کا	
واقف ہی رتبہ شہ والا سے کائنات	۶	تفصیل سے بیان کہان کر سکون صفات
ہی ایک جزو ذات نبی کا علی کی ذات		مومن وہ نہین سوچ لین پردے کی ہی یہ بات
	نکلا کہان سے ہاتھ جناب امیر کا	
سارا جہان مطیع شہ نامدار ہی	۷	بطن صدف مین قطرہ درشاہوار ہی
دیکھو جدھر کو فیض و کرم آشکار ہی		احسان بوتراب کا گردن پہ بار ہی
	سرکس طرح جھکا نہ ہے چرخ پیر کا	
لشکر پھرا جو حج سے بشیر و نذیر کا	۸	پہونچا نبی کو حکم یہ رب قدیر کا
اظہار کر دے مرتبہ اپنے وزیر کا		شہرہ ہی شش جہت مین حدیث غدیر کا
	بیعت کو ہاتھ اٹھا تھا صغیر و کبیر کا	
ہین یازدہ امام جو اولاد مرتضے	۹	اُن سب کا ایک رتبہ ہی از حکم کبریا

کچھ فرق چھوٹے اور بڑے مین نہین ذرا | معصوم سب ہین جوشن بازوے مصطفا

یان ایک مرتبہ ہی صغیر و کبیر کا

دست خدا تھا قوت بازوے مصطفا ۱۰ یہ قوت خدا نہین تو کہئے اسکو کیا
مرحب کو ایک وار مین نابود کر دیا | خیبر کا در اکھاڑ لے وہ شان کبریا

ٹکڑا نمک سے کھاے جو نان شعیر کا

حب علی یہ ہو گا جو یان خاتمہ بخیر ۱۱ ہمکو نصیب ہووےگی باغ جنان کی سیر
کوثر پہ تب یہ عرض کرونگا بحال غیر | پیاسا ہون ساقیا می کوثر کا خم کی خیر

بھروے خدا کی راہ مین کاسہ فقیر کا

نقد حیات عالم فانی ہی بے بدل ۱۲ اعمال ہوئین نیک یہ ہی زندگی کا پھل
افسوس آجتک تو ہوا کچھ نہ ماحصل | پیری تو آچکی ہی مگر مہلت ای اجل

کر لون طواف قبر جناب امیر کا

آرام روح کیون نہو کیون ہو نہ دلکو چین ۱۳ ہر وقت جنکو ورد ہی نام حسن حسین
حب وولاے آل ہی جنپر کہ فرض عین | سبطین مصطفے کو سمجھتے ہین ہجو شنین

تینون مین ہی یہ حرز صغیر و کبیر کا

مشہور ہی سخاے شہنشاہ دوسرا ۱۴ شاہد عطاے شاہ پہ ہی صاحب ہل اتا
بیشک رحیم کوئی علی سا نہ ہوئیگا | کیا رحم تھا کہ شیر الٰہی نے رو دیا

جب آگیا خیال یتیم و اسیر کا

۱۵ جو شاہ آپ بھوکا رہے اور کو کھلاے — صد حیف اُسکا لاڈلا دانہ تلک نہ پاے
تیر ابھی ظلم چرخ نیا ہر اک پہ واے — اُسکے پسر کو پانی کا قطرہ ملے نہ ہاے
قاتل کو جس نے بھیجدیا جام شیر کا

۱۶ معمول تھا شبون کو یہ حیدر کا دائما — بیوونکے گھر پہ آپ وہ دے آتے تھے غذا
بھوکا کوئی یتیم نہ رہتا تھا شہر کا — جب مر گئے علی تو مدینہ مین شور تھا
آج اُٹھ گیا شفیق یتیم و اسیر کا

۱۷ مسکن کہین بھی خاک نجف سے نہین نفیس — امید جسکی رکھتے ہین سلطان ہو یا رئیس
مداح کی ہی عرض یہ اے مونس و جلیس — پوچھے کوئی پتہ تو یہ کہدیجیو انیس
ہر وادی السلام مین بستر فقیر کا

مخمس دیگر بر سلام جناب میر انیس صاحب مرحوم و مغفور

۱ پیاس سے آہ تڑپتی تھی سکینہ کیا کیا — شیر کو اصغر معصوم بھی ترسا کیا کیا
کتنکا اکبر کے کلیجے مین بھی بھالا کیا کیا — صبر کرتے تھے سلامی شہ والا کیا کیا
اہل کین نے تھے مظلوم کو ایذا کیا کیا

۲ مر گیا کیسا ری گود کا پالا افسوس — چھپ گیا آنکھون سے وہ گیسوون والا افسوس
سینے پر اُسکے لگا ظلم کا بھالا افسوس — بانو کہتی تھی کہ سہرا ابھی نہ دیکھا افسوس
تھی مجھے بیاہ کے اکبر کی تمنا کیا کیا

۳ پیاس سے جب علی اصغر کا بُرا حال ہوا — لائے خیمہ سے اُسے زین امام دو سرا

پانی کے بدلے گلے پر جو لگا تیر جفا
تیر کھاتے ہی گلے مین جو دم اصغر کا رکا
شاہ کے ہاتھون پہ تڑپا ہی وہ بچا کیا کیا

۴ قتل جب رن مین ہوے بادشہ جن و بشر
جلوہ گر نیزہ پہ تھا سر سہرا بندھا دولہہ کا
چلا کوفہ کی طرف اہل جفا کا لشکر
دیکھتا جو سر قاسم کو وہ کہتا رو کر
حسرتین لیگیا دنیا سے یہ دولھا کیا کیا

۵ جب گرے گھوڑے سے عباسؑ دلاور لب جو
سد رہ شہ کا ہوا آگے ہر اک عربدہ جو
سنکے آواز چلے لاشہ پہ شاہ خوشخو
لاش عباس پہ آنے جو نہ دیتے تھے عدو
تشنہ لب شاہ لڑے ہین لب دریا کیا کیا

۶ خانۂ آل عبا ہوگیا جب سب برباد
رات دن روتے تھے وہ ظلم و ستم کرکے یاد
رہگئے اہل حرم اور فقط زین عباد
منع جو رونے کو کرتا تو یہ کہتے سجاد
کیونکے روؤن ستم ان آنکھون سے دیکھا کیا کیا

۷ ق قید سے چھٹ گئے جس دم حرم شاہ امم
حال اسوقت کا اس طور سے کرتے ہین رقم
آیا یثرب مین لٹا قافلہ با رنج و الم
شاہ دین کے حرم آگئے تھے وطن مین جس دم
خاک پر پیٹ کے سر روتی تھی صغرا کیا کیا

۸ ڈھونڈھتی تھی کبھی اکبر کو کبھی اصغر کو
مان سے کہتی تھی کہ صدقے گئی کچھ تو بولو
جان دیتی تھی وہ سر پیٹ کے ابنار و رو
اور ایک ایک سے کہتی تھی بتاؤ لوگو
کہہ گئے ہین مجھے مرتے ہوے بابا کیا کیا

ایک مدت نہ ملی جب شہ والا کی خبر — سر جھکا لیتی تھی صغرا کوئی کہتا تھا اگر
کہو کوفہ سے پدر نے تمھیں بھیجا کیا کیا

۲۱ سینۂ شاہ پہ سوتی جو تھی وہ خوگر — ہر گھڑی پوچھتی تھی ماں سے کہاں ہیں سرور
فرقت شاہ میں ہر دم تھی حزین و مضطر — قید خانہ میں سکینہ کو جو یاد آئے پدر
رات بھر سینہ میں دل ننھا سا تڑپا کیا کیا

۲۲ قتل جب ہو چکے انصار امام خوشخو — ایک بھی باقی نہ تھا شاہ پہ صدقے جو ہو
گرد بھائی کے بہن پھرتی تھی اُس دم رو رو — دیکھا مرنے پہ کمر باندھتے جب بابا کو
سر اُٹھا تکیہ پہ سجاد نے پٹکا کیا کیا

۲۳ بعد قتل پسر بادشہ عرش نشین — گریۂ آل محمد سے لرزتی تھی زمین
بین ہر اک کے جداگانہ تھے با قلب حزین — بانو کہتی تھی اب اکبر مجھے سمجھاتے نہیں
یاد مادر تری باتیں کرے بیٹا کیا کیا

۲۴ دمبدم آتی تھی میدان سے یہ خیمے میں خبر — نیزہ قاسم کے لگا کٹ گئے زینب کے پسر
قتل عباس ہوئے مر گئے رنین اکبر — کہتے عابد خبر قتل عزیزان سنکر
اپنی بیماری کا ہوتا ہی مداوا کیا کیا

۲۵ بھیجا صغرا نے جو قاصد کی زبانی پیغام — روئے شانا ہوئی اشکوں سے تر ریش تمام
بعد ازین آہ بصد صدمہ و رنج و آلام — خط لیے لاش پہ اکبر کے یہ کہتے تھے امام
دیکھو بیٹا تمھیں صغرا نے ہی لکھا کیا کیا

شان و شوکت مین تھے شبیر کے یاور ایسے آکے صف بستہ ہوے سامنے جب لشکر کے	۲۶	نہین ہو سکتا تھا رستم بھی مقابل جنسے دیکھکر فوج حسینی کو عدو کہتے تھے
	ساتھ لائے ہین جوان سید والا کیا کیا	
سب کو دنیا مین ہی گو خواہش پوشاک نفیس اُنس مداح وہان کس سے نہ مونس نہ جلیس	۲۷	قبر مین دونون ہین یکسان چہ فقیر و چہ رئیس ساتھ جاتا نہین کچھ جز عمل نیک انیس
	اسپہ انسان کو ہی خواہش دنیا کیا کیا	

مخمس دیگر بر سلام جناب میر انیس صاحب مرحوم و مغفور

سحر کو مہر مبین شام کو قمر دیکھا زمین سے تابہ فلک خوب غور کر دیکھا	۱	ہر ایک غنچہ ہر اک گل ہر اک ثمر دیکھا اُسی کا نور ہر اک شی مین جلوہ گر دیکھا
	اُسی کی شان نظر آگئی جدھر دیکھا	
تمام عمر بسر کی امام نے رو رو یہان تلک رہے مغموم آپ دیکھو تو	۲	کبھی نہین ہوے بشاش سید خوشخو بروز عید بھی آیا جو کوئی ملنے کو
	غم حسین مین عابد کو نوحہ گر دیکھا	
خیال نفع مین دنیا کے عمر کردی بسر جب اختیار گیا ہاتھ سے ہوئی یہ خبر	۳	ہزار حیف نہ یاد آیا عاقبت کا ضرر قریب قبر ہم آئے کہان کہان پھر کر
	تمام عمر ہوئی جب تو اپنا گھر دیکھا	
ہزارون معجزہ ہین ذات شاہ والا کے	۴	حقیقت شب معراج ایک ہی اُنسے

رُوات حال مین اُس شب کا اِسطرح لکھتے		سحر ہوئی شب معراج کی تو لوگون نے	
	جمال پاک رخ سید البشر دیکھا		
و نور نور رخ پاک پر تھا حد سے زیاد	۵	زبان پہ شکر تھا ہر دم تھی لطف وصل کی یاد	
بیان ہو حالت معراج تھی ہر اک کی مراد		کہا یہ سب نے غلامون سے کیجیے ارشاد	
	جو کچھ حضور نے یا شاہ بحر و بر دیکھا		
صفات جنت و کوثر عذاب نار جحیم	۶	جو کچھ کہ دیکھا تھا مولا نے سب کیا تفہیم	
پس از حکایت سدرہ و سیر عرش عظیم		گہر فشان ہوے لعل لب رسول کریم	
	کہ سب سے رتبۂ حیدر زیادہ تر دیکھا		
یہ سنکے بوذر و سلمان اُٹھے بہ شوق اتم	۷	یہ عرض کی کہ سنین کچھ تو وصف حیدر ہم	
کہا نبی نے یہ وصف علی ہے کم سے کم		وراے کرسی و عرش عظیم و لوح و قلم	
	اخی کا نور ہر اک شی مین جلوہ گر دیکھا		
گذر ہوا جو مرا تا حجاب عرش عُلا	۸	عجیب رتبۂ حیدر وہان نظر آیا	
زمین سے عرش تلک غلغلہ تھا اک برپا		دلی ولی کی صدا تھی جہان جہان پہونچا	
	علی علی نظر آئے جدھر جدھر دیکھا		
دبیر آج ہین کل تھے جو سب مین اہل رئیس	۹	پڑے ہین خاک پہ وہ مسند و جو تھے جلیس	
بہ آب زر لکھو مداح بس یہ شعر نفیس		کسی کی ایک طرح سے بسر ہوئی نہ انیس	
	عروج مہر بھی دیکھا تو دوپہر دیکھا		

رواۃ حال مین اُس شب کا اسطرح لکھتے		سحر ہوئی شب معراج کی تو نوگون ــ
جمال پاک رخ سید البشر دیکھا		
وہ نور نور رخ پاک پر تھا حد سے زیاد	٥	زبان پہ شکر تھا ہر دم تھی لطف وصل
بیان ہو حالت معراج تھی ہر اک کی مراد		کہا یہ سب نے غلامون سے کیجیے ارشـ
جو کچھ حضور نے یا شاہ بحر و بر دیکھا		
صفات جنت و کوثر عذاب نار جحیم	٦	جو کچھ کہ دیکھا تھا مولا نے سب کیا تقـ
پس از حکایت سدرہ و سیر عرش عظیم		گہر فشان ہوے لعل لب رسول کـ
کہ سب سے رتبۂ حیدر زیادہ تر دیکھا		
یہ سنکے بوذر و سلمان اُٹھے بہ شوق اتم	٧	یہ عرض کی کہ سنین کچھ تو وصف حیـ
کہا نبی نے یہ وصف علی ہے کم سے کم		ورائے کرسی و عرش عظیم و لوح و قـ
اخی کا نور ہر اک شی مین جلوہ گر دیکھا		
گذر ہوا جو مرا تا حجاب عرش علا	٨	عجیب رتبۂ حیدر وہان نظر آ
زمین سے عرش تلک غلغلہ تھا اک برپا		ولی ولی کی صدا تھی جہان جہان ہـ
علی علی نظر آئے جدھر جدھر دیکھا		
فقیر آج ہین کل تھے جو سب امیر و رئیس	٩	پڑے ہین خاک پہ وہ مسند و جو تھے جلـ
یہ آب زر لکھو مداح بس یہ شعر نفیس		کسی کی ایک طرح سے بسر ہوئی نہ انیـ
عروج مہر بھی دیکھا تو دو پہر دیکھا		

رُوات حال مین اُس شب کا اِسطرح لکھتے		سحر ہوئی شب معراج کی تو لوگون ــ
جمال پاک رخ سید البشر دیکھا		
دِ نور نور رخ پاک پر تھا حد سے زیاد	۵	زبان پہ شکر تھا ہر دم تھی لطف دِل
بیان ہو حالت معراج تھی ہر اک کی مرا		کہا یہ سب نے غلامون سے کیجیے ارشـ
جو کچھ حضور نے یا شاہ بحر و بر دیکھا		
صفات جنت و کوثر عذاب نار جحیم	۶	جو کچھ کہ دیکھا تھا مولا نے سب کیا
پس از حکایت سدرہ و سیر عرش عظیم		گہر فشان ہوے لعل لب رسول ک
کہ سب سے رتبۂ حیدر زیادہ تر دیکھا		
یہ سنکے بوذر و سلمان اُٹھے بہ شوق اتم	۷	یہ عرض کی کہ سنین کچھ تو وصف حیـ
کہا نبی نے یہ وصف علی ہی کم سے کم		ورای کرسی و عرش عظیم و لوح و
اخی کا نور ہر اک شی مین جلوہ گر دیکھا		
گذر ہوا جو مرا تا حجاب عرش عُلا	۸	عجیب رتبۂ حیدر وہان نظر آ
زمین سے عرش تلک غلغلہ تھا اک برپا		ولی ولی کی صدا تھی جہان جہان
علی علی نظر آئے جدھر جدھر دیکھا		
فقیر آج ہین کل تھے جو سب مین اِس رئیس	۹	پڑے ہین خاک پہ وہ مسند وکے تھے جلـ
بہ آب زر لکھو مداح بس یہ شعر نفیس		کسی کی ایک طرح سے بسر ہوئی نہ انیـ
عروج مہر بھی دیکھا تو دوپہر دیکھا		

مخمس بر سلام میر انیس صاحب مرحوم و مغفور

قط بد دہی کا سرور پہ سدباب نہ تھا — اکیلا فاقہ ہی سے وہ فلک جناب نہ تھا
صیبت اتنی تھی جسکا کوئی حساب نہ تھا — گذر گئے تھے کئی دن کہ گھر مین آب نہ تھا
اگر حسین سے صابرکو اضطراب نہ تھا

۲
ر و رجا ہیے مشغولی شہ کے ماتم مین — تغافل اور تساہل نہ ہووے اس غم مین
ہر و ساز زیست کا کیا جو فنا ہی اکرم مین — نمود و بود بشر کیا محیط عالم مین
ہوا کا جب کوئی جھونکا چلا حباب نہ تھا

۳
رچہ تھا مین گنہگار غرق بحر تعب — نہ کوئی نیک عمل تھا نجات کا نہ سبب
طفیل ولاے وصی شاہ عرب — فشار سے جو بچا مین ہوا زمین کو عجب
ندا یہ قبر نے دی حکم بوتراب نہ تھا

۴
یک اشک عزا کا وہ مرتبہ ہی عظیم — کہ جسکو جانتا ہی حق دیا رسول کریم
یہ کہنا شالاہی واجب التسلیم — اگر بہشت مین ہوتے نہ کوثر و تسنیم
تو رونے والون کی آنکھونکا پھر جواب نہ تھا

۵
ل آب جو کرتے تھے شاہ عالیجاہ — جو اسمین رمز تھا اُس سے تھے آپ ہی آگاہ
نہ فوج شقاوت کجا کجا وہ شاہ — حسین اور طلب آب ای معاذ اللہ
تمام کرتے تھے حجت سوال آب نہ تھا

۶
نی پانی کی سلطان دین پناہ کو چاہ — تو نہر ان کے خیمہ مین بہتی حق ہر گو اہ

یہ رمز قدرت حق ہر کوئی ہو گیا آگاہ — حسین اور طلب آب ای معاذ اللہ

تمام کرتے تھے حجت سوال آب نہ تھا

۷ امام کہتے تھے اعدا سے ای گروہ ضلال — مین کسکا لخت جگر ہون ذرا کرو تو خیال
کہ جسکے لاکھ کمالوں سے ایک تھا یہ کمال — جسے نبی نے بلایا ہوا وہ نخل نہال

ثمر اُسے بھی دے جو کہ بار یاب نہ تھا

۸ کہان تھا حر جری اور کہان امام سعید — نہم ملک تھا وہ پابند حکم شمر و یزید
یہ کیا تھا بخت رسا کی اگر نہ تھی تائید — حضور شاہ پھر آیا کہان سے حر شہید

خطا کی راہ مین گر جادۂ ثواب نہ تھا

۹ عطا علی کو جو حق سے ہوئی تھی رعنائی — کہان یہ یوسف مصری نے پائی زیبائی
وہ خوب جانتا ہے جسکو کچھ ہے بینائی — علی کے پاے مبارک نے جو ضیا پائی

وہ نور حضرت موسی کو دستیاب نہ تھا

۱۰ ہمیشہ کوئی نہ غالب ہے نہ سدا مغلوب — جو آج مورد تحسین ہے کل ہے وہ معیوب
جو مصلحت ہے خدا کی وہی ہے سب سے خوب — ہر اک کے ساتھ ہے روشن دلو طلوع و غروب

سحر کو چاند نہ تھا شب کو آفتاب نہ تھا

۱۱ تمام خلق پہ تھی آب کی فراوانی — مجاز پینے کے تھے سب یہود و نصرانی
ہزار حیف باین دعوی مسلمانی — فقط حسین کے بچون پہ بند تھا پانی

بہت قریب تھی وہ نہر قحط آب نہ تھا

ذلیل سمجھو کسی کو نہ حال خواری مین ۱۲ پسند عجز ہی ہر دم جناب باری مین
یہ قول راست ہی مداح انکساری مین انیس عمر بسر کرو خاکساری مین
کہین نہ یہ کہ غلام ابوتراب نہ تھا

مخمس دیگر بر سلام جناب میر مونس صاحب مرحوم و مغفور

مدینہ لٹ کے بسی کربلا محرم مین ۱ تباہ کشور دین ہوگیا محرم مین
ہوئی حسین پہ کیا کیا جفا محرم مین سلامی خیمۂ سرور جلا محرم مین
چراغ احمد و زہرا بجھا محرم مین

ہوئی وہ شاہ پہ جور و جفا محرم مین ۲ کہ جس سے ہل گیا عرش علا محرم مین
جناب فاطمہ کا سر کھلا محرم مین کرین نہ مجرئی کیونکر بکا محرم مین
گلا حسین کا پیاسا کٹا محرم مین

تمام خلق خدا کو یہ ایک ہی غم ہی ۳ ہی ننگے سر کوئی کوئی بچشم پرنم ہی
عزاے شاہ دو عالم محیط عالم ہی ہر ایک تعزیہ خانون مین شور ماتم ہی
بتول ہوتی ہین رونق فزا محرم مین

وہ کون شی ہی نہین جسپہ اس الم کا اثر ۴ تپش ہی مہر کو ہی داغدار جرم قمر
ملایک فلک پہ یہ کہتے ہین آہ رو رو کر غم حسین مین جن و بشر ہین خاک بسر
بشر نہین فقط اہل عزا محرم مین

ستم نہ ایسا ہوا تھا کبھی تہ افلاک ۵ جلا کے خیمۂ آل رسول کردیا خاک

جب اِس الم مین ہو خیرالنسا گریبان چاک
محب حسین کے کیون ہون نہ تیر غمسے ہلاک
نشانہ تیر کا اصغر بنا محرم مین

۶
ملول کیون نہون اِس غم مین پیران رسول
کہ جسکا ناز اُٹھانا علی کا تھا معمول
وہ بادشاہِ دو عالم خدا کا وہ مقبول
علی کا بیٹا محمد کی جان روح بتول
قتیل خنجر بیدین ہوا محرم مین

۷
ہوے جو داخل کرب و بلا امام ہدا
نگر یہ لکھتا ہی راوی بروز عاشورا
سوم سے تا بہ نہم تو پیام صلح رہا
ستم سے باغیون کے گلشن رسول خدا
اُجاڑ ہو گیا پھولا پھلا محرم مین

۸
حرم کے رونے سے گو پڑ گیا جہان مین شور
عمر ادل سے جو رکھتا تھا چشم باطن کور
نگر نہ سنگ دلون سے چلا اسیرون کا زور
لعین نے لاش کو رکھا امام کی بیگور
پھرایا نیزہ پہ سر جا بجا محرم مین

۹
ہوے جو وارد کرب و بلا محرم مین
غم حسین مین گردون ہلا محرم مین
ملی نہ شاہ کو آب و غذا محرم مین
کرے نہ مجرئی کیونکر بکا محرم مین
گلا حسین کا پیاسا کٹا محرم مین

۱۰
عدو کی فوج جو کوفہ کی سمت راہی تھی
زمین کو زلزلہ تھا صورت تباہی تھی
حرم کو پیٹنے اور رونے کی مناہی تھی
فلک پہ قتل سے شبیر کے سیاہی تھی
حرم کے رونے سے اک حشر تھا محرم مین

حرم کے بعد نہ مقتل میں کوئی تھا تنہا لکھا ہے راوی پر غم نے آہ واویلا	۸	کہ جو حفاظت لاشِ امام دین کرتا نگاہ رکھنے کو لاشہ امام عالم کا
	لحد سے آتے تھے شیر خدا محرم میں	
جو حال قبلۂ عالم تھا اُنکے پیش نظر غرض وہ کرتے تھے دن زندگی کے یوں ہی بسر	۹	تمام روز حرم پیٹتے تھے سینہ و سر غم حسین تھا کھانے کو یا کہ خون جگر
	گھٹی تھی اہل حرم کی غذا محرم میں	
ہوئے جو شاہ پہ مداح زمین جور و ستم بجا ہے راست ہے بیشک یہ مقطع پر غم	۱۰	ہے اسکے لکھنے سے عاجز یقینی اپنا قلم قلم کو تھام لے مونس نہیں ہے تاب رقم
	ہوئی جو آل نبی پر جفا محرم میں	

مخمس دیگر بر سلام جناب میر مونس صاحب مرحوم و مغفور

علی کو ہم خدا کہتے ہیں یہ بدخواہ کہتے ہیں عقیدہ اپنا واثق ہے یہ بے اکراہ کہتے ہیں	۱	وہی کہتے ہیں ہم جو کچھ رسول اللہ کہتے ہیں خدا شیر خدا کو خاطی و گمراہ کہتے ہیں
	علی کو ہم علی اللہ کو اللہ کہتے ہیں	
خطا پر ہیں نصیری جو علی اللہ کہتے ہیں خدا کہتے نہیں ہم نی رسول اللہ کہتے ہیں	۲	برا کرتے ہیں جو کچھ غالی گمراہ کہتے ہیں علی کو مومنین شاہوں کا شاہنشاہ کہتے ہیں
	ید اللہ و لسان اللہ و عین اللہ کہتے ہیں	
علی کی راہ کو عاقل خدا کی راہ کہتے ہیں	۳	در حیدر کے خادم ہیں گدا و شاہ کہتے ہیں

کلیم اپنے گوشہ کا حاجب دی گاہ کہتے ہین ۔ ملائک آستانے کو عبادتگاہ کہتے ہین

وہ مولد ہی علی کا جسکو بیت اللہ کہتے ہین

ملائک آتے ہین جب روضۂ پرنور مولا مین ۴ وہ تو سیب جنت پاکے قبر شاہ والا مین
یہی کہتے ہین وصف مرقد دلبند زہرا مین ۔ گلستان ارم کا یہ بھی ہی اک پھول دنیا مین

کہ جسکو روضۂ شبیر عالیجاہ کہتے ہین

نہین ممکن ہی آنا فہم مین حیدر کے رتبون کا ۵ کہ جسکے درک سے عاجز ہی عقل کل بھی سراپا
بشر مارے جلاوے بارہا ہا ور نہین آتا ۔ خدا کا فعل ہی یہ قتل کرنا اور جلا دینا

نصیری کی خطا ہی گر علی اللہ کہتے ہین

کیا خلاق عالم نے جو پیدا عالم امکان ۶ جواب خالق اکبر مین تھے روح الامین حیران
ہدایت سے علی کی انکی یہ مشکل ہوئی آسان ۔ معلم تھے علی روح الامین تھے طفل ابجد خوان

یہی پہلا سبق ہی جسکو بسم اللہ کہتے ہین

فضائل شیر حق کے ہین بلاشک حصر سے باہر ۷ ملک عاجز ہین یان پھر عقل انسان ہو رسا کیونکر
یہ ادنی سی ہی خاطر انکی پیش خالق اکبر ۔ خدا تک نردبان نور پر جاتے ہین جب حیدر

ملک جھک جھک کے بسم اللہ بسم اللہ کہتے ہین

سلوک راہ تسلیم و رضا ہی سخت مشکل تر ۸ مگر کس لطف سے طی کر گئے یہ مرحلہ سرور
قیامت تک کہینگے جن و انسان و ملک ملکر ۔ جو سالک ہین قدم انکے بھی ڈگجاتے ہین جا دو پر

وہ کڑا سودا ہی یہ جسکو خدا کی راہ کہتے ہین

۹
ملک صبر و رضا کے شاہ پر حیران ہو ہو کر
فلک سے کہتے تھے قربان تیرے سبط پیغمبر
کیا کس لطف سے طے آپ نے یہ مرحلہ سرور
جو سالک ہین قدم اُنکے بھی ڈگجاتے ہین جادہ پر
کڑا سودا ہی وہ جسکو خدا کی راہ کہتے ہین

۱۰
شجاعت زوج زہرا کی ہی ثابت فتح خیبر سے
سخاوت کا بیان روشن ہی سب قرآن داور سے
اطاعت اسکو کہتے ہین دکھایا یہ فعل حیدر نے
علی کودے کنوین مین آگ کے حکم پیمبر سے
اِسے کہتے ہین دلسوزی اسی کو چاہ کہتے ہین

۱۱
بلاشک ذات احمد باعث حل مطالب ہی
علی بھی مثل احمد غالب ہر کل غالب ہی
نہین پوشیدہ اُسپر ہی جو راہ حق کا طالب ہی
حدیث معتمد مصداق یکجان و دو قالب ہی
علی کو لحمک لحمی رسول اللہ کہتے ہین

۱۲
غم مولا سے ہر دم خنجر غم دل پہ چلتا ہی
جفا و جور اعدا دیکھکر کیا خون اُبلتا ہی
جفا جو ہوئین شہ پر فلک اُنسے دہلتا ہی
مصیبت سُنکے حیدر کی جگر سینہ مین جلتا ہی
یہ شعلہ آتش دل کا ہی جسکو آہ کہتے ہین

۱۳
ثناخوان دیکھتے ہین جب عطا کے حیدر صفدر
نہین پھولے سماتے ہین خوشی سے جامہ کے اندر
زبان پر آتا ہی مداح جب یہ مقطع انور
مقام شکر ہی مونس کہ یہ بیتین ترے سُنکر
ہر اک مصرعہ پہ خود حیدر جزاک اللہ کہتے ہین

خمسہ بر سلام جناب میر مونس صاحب مرحوم و مغفور

۱
پنجۂ ماتم شہ مین ہی دوبارا دامن
گوہر اشک عزا سے ہی سنوارا دامن

کیون نہو لخت جگر سے ہین پیارا دامن | چشم پرخون پہ جو رہتا ہی ہمارا دامن

دامن گل کی طرح سرخ ہی سارا دامن

۲ جنکو ہی پیروی آل عبا دل سے قبول | اُنکا ہی ورد یہی اور یہی اصل اصول
ہم نہ جنت سے ہین خوش اور نہ دوزخ سے ملول | جسطرف چاہیو لیجائیو اے آل رسول

حشر مین ہاتھ ہمارا ہی تمہارا دامن

۳ دل پہ چھائے غم سرور کی گھٹا صورت ابر | بارش اشک ہو آنکھون سے دلا صورت ابر
نہ تھمے سلسلۂ اشک ذرا صورت ابر | رو غم شاہ مین اے چشم سدا صورت ابر

خشک ہو جائے تو پھر تر ہو دوبارا دامن

۴ دیکھا شہ کو جو گرفتار بلا زینب نے | رو رو خیمہ مین کیا حشر بپا زینب نے
صبح عاشور بصد آہ و بکا زینب نے | دیکھ مقتل کی زمین صاف کہا زینب نے

دشت غربت کا مری مان نے بھارا دامن

۵ ابر اور دیدۂ گریان مین ہی یہ رد و بدل | دعوی ہر ایک کو ہی رونے مین ہو نہین افضل
ابر تو برق کی تحریک سے ہی مستعجل | مردم چشم کی چشمک ہی مژہ سے ہر پل

باندہ دو ابر کے دامن سے ہمارا دامن

۶ پیاس نے شہ کے دل و دیدہ ہین نمناک کیے | آتش غم نے جگر مومنون کے خاک کیے
ہاتھ ماتم نے ہین اس مرتبہ بیباک کیے | پنجۂ غم اسے چھوڑ یگا نہ بے چاک کیے

لاکھ کرجائے گریبان سے کنارا دامن

باندہ

قابل نذر خدا اِسمین بندھے رہتے ہین مجھ سے سن لیجیے کیا اِسمین بندھے رہتے ہین	۷	جسکا کوثر ہی صلہ اِسمین بندھے رہتے ہین گوہر اشک عزا اِسمین بندھے رہتے ہین
	غیرت دامن دریا ہی ہمارا دامن	
گیسوے سبط پیمبر کی یہ خوشبو پھیلی خط عباس دلاور کی یہ خوشبو پھیلی	۸	کاکل قاسم مضطر کی یہ خوشبو پھیلی رن مین زلف علی اکبر کی یہ خوشبو پھیلی
	عنبرین ہو گیا اُس دشت کا سارا دامن	
رات دن قبر مین جب حیدر و زہرا روین باغ فردوس مین منھ اشکون سے حورین دھووین	۹	چین سے کنج لحد مین نہ پیمبر سووین ہم نہ کیون خاک بسر چاک گریبان ہووین
	چاک احمد کا گریبان ہی دو پارا دامن	
خلعت خلد پنھاتے تھے جسے پیغمبر حیف عاشور کو محتاجی سے ہو کر مضطر	۱۰	میوہ جنت کے میسر تھے جسے شام و سحر رو رو شہ کہتے تھے غربت مین کوئی ہو اصغر
	لو کفن کے لیے حاضر ہی ہمارا دامن	
کیا عداوت تھی ستمگارونکو شہزادہ سے لاکھ تکلیفین تھین ہر گام پہ اور ظلم نئے	۱۱	پا برہنہ اُسے کس سختی سے وہ لیکے گئے جا بجا وادی غربت مین یہ کانٹے اُلجھے
	دھجیان ہو گیا سجاد کا سارا دامن	
کون ہی جسکو نہین ماتم فرزند رسول یاد کر تشنگی شاہ غریب و مقتول	۱۲	آدم و نوح و رسولان سلف سب ہین ملول باغ جنت مین چھپا منھ کے روتی ہین بتول

مُنھ پہ تب روتی ہین کہ مریم وسارا دامن

۱۳
کون وہ شی ہی نہین جسکو غم آل عبا
خشک و تر کوئی بھی خالی نہین غم سے بخدا
کیسے لاشی اُسے جو دل نہین مغموم ذرا
روئے سر کھوڑ کے سب وحش و طیور صحرا
غم سرور مین کیا کوہ نے پارا دامن

۱۴
ماتم شہ مین سدا آدم و حوا روئے
نعرہ شیر دن نے کیا آہوے صحرا روئے
نوح نے نوحہ کیا حضرت موسیٰ روئے
کچھ فلک ہی نہین شپیر پہ تنہا روئے
خون کے اشکون سے بھرا دشت نے سارا دامن

۱۵
چشم مداح نے دامن یہ بھگوئے مونس
کیا دُر نیدہ مین یہ تمنے پروئے مونس
سب ورق زشتی اعمال کے دھوئے مونس
شہ کی مظلومی پہ دنیا مین جو روئے مونس
بھر گیا دولت عقبیٰ سے ہمارا دامن

مخمس دیگر بر سلام جناب میر نفیس صاحب ادام اللہ بقارہ

۱
پرسش اعمال سے سب ہونگے ششدر قبر مین
جب یہ ثابت ہی کہ خود آتے ہین حیدر قبر مین
خاک کا ہر ذرہ بن جاویگا اخگر قبر مین
مجرئی شیعونکو ظلمت کا نہین ڈر قبر مین
ہوگا نور الفت آل پیمبر قبر مین

۲
مقدم شیر خدا سے ہو منور جب لحد
مطلع انوار ہی افضال حق سے اب لحد
گلشن فردوس سے ہو کم فضا مین کب لحد
ہون ثناخوان گل زہرا ایسی ہی سب لحد
باغ جنت کی ہوا آتی ہی فر فر قبر مین

حور کا زانو ہی تکیہ نور کا بستر بھی ہی
اک طرف تسنیم ہی اک سمت کوثر بھی ہی
۳ زیب تن خلعت ہی اور باغ جنان مین گھر بھی ہی
فضل حق سے روشنی باہر بھی ہی اندر بھی ہی

شمع تربت پر چراغ حب حیدر قبر مین

لیتے ہین اپنے غلامونکی خبر ہر وقت شاہ
قبر مین مداح کی آئے جو شاہ دین پناہ
۴ کیسے ہین بندہ نوازی اسکو خالق ہی گواہ
پرسش اعمال کیسی ڈھنپ گئے سارے گناہ

بنگئی خاک شفا رحمت کی چادر قبر مین

جبکہ دنیا مین رہے باقی نہ خیر المرسلین
مال دنیا گو ہوا حاصل تو کچھ حاصل نہین
۵ دل لگانا ہی عبث ہملوگون کا یان بالیقین
چشم عبرت کا اشارہ ہی یہ وقت واپسین

دیکھو خالی ہاتھ جاتا ہی سکندر قبر مین

ایک دن مسکن تھا جنکا خیمہ گردون اساس
مفلسونکو رنج ہی بیسود ناحق ہین اداس
۶ آج وہ زیر زمین تنہا ہین بے رخت و لباس
مال و دولت ساتھ اسکے ہی نہ کشکول اسکے پاس

دیکھ لو یکسان ہین درویش و توانگر قبر مین

کام آوینگے نہ یہ دن راحتون کے بعد مرگ
نیست ہو وینگے تعلق نسبتون کے بعد مرگ
۷ تلخ ہو وینگے مزے سب نعمتون کے بعد مرگ
قطع ہو جائینگے رشتے الفتون کے بعد مرگ

ساتھ جائیگا نہ بیٹا نہ برادر قبر مین

اقربا کی اور عزیزونکی یہ الفت پھر کہان
جو تجھے کرنا ہو کرلے واسطے اپنے یہان
۸ واسطے ایسون کے نفعون کے نہ کر اپنا زیان
نفع بخشیگی نہ پھر دولت نہ اسباب جہان

یا کوئی

کام آدیگی نہ یہ پوشاک پر زر قبر مین		
فرش زرین گاؤ تکیے مخمل و سنجاب کے دیکھنے کو اور دکھانیکو ہین سارے یہ چلے	۹	ساری یہ آسایش دنیا ہی دو دن کے لیے فرش قاقم پہ جو سوتے تھے سو اُنکے واسطے
جامۂ اصلی ہی اور مٹی کا بستر قبر مین		
بادشاہ ہفت کشور ہو و یا محتاج ہو غور سے سمجھو ذرا اور چشم بینا وا کرو	۱۰	بعد مرنیکے ہی حالت ایک سب کی سوچ لو حال حشمت آئنہ ہی دیکھ لو اے غافلو
لیگیا کیا مال دنیا سے سکندر قبر مین		
قید سے عابد کو چھوڑا جسگھڑی جلاد نے دفن سب لاشے کیے اُس خانمان برباد نے	۱۱	کربلا مین آنکر تب عابد ناشاد نے احمد مرسل کو دیکھا ننگے سر سجاد نے
جب اُتاری لاش نور چشم حیدر قبر مین		
روتے تھے اہلحرم مرقد کے اوپر زار زار رونے سے کلثوم کے تھی اک قیامت آشکار	۱۲	بین کرتی تھی غضب سے زینب سینہ فگار کہتی تھی زہرا تمھاری بیکسی کے مان نثار
دفن بعد از اربعین ہو ہو دلبر قبر مین		
مرجع عالم تھے اے مداح جو شاہ و رئیس نہ تو بیٹا اور نہ بھائی نہ رفیق اور نہ جلیس	۱۳	آج وہ مرقد مین ہین بے یار و یاور بے انیس پوچھنے آیا نہ کوئی دفن کے بعد اے نفیس
ہے غضب کس سے کہین گذری جو ہمپر قبر مین		

مخمس بر سلام سید غلام حسین صاحب مرحوم المتخلص بہ مشہدی ساکن قصبۂ سونی پتی ضلع دہلی

۱
اُسکو مجرا قید تھی جو مریم ثانی دریغ
اُسکو مجرا جسنے خاکِ کربلا چھانی دریغ
اُسکو مجرا تربت جسکی نہ کچھ جانی دریغ
اُسکو مجرا روئی جو کہکر مرے جانی دریغ
تجھ نبی زادیسے امت نے کیا پانی دریغ

۲
پیاس سے بے شیر نے خیمہ مین جب پایا نہ چین
ہو کے مضطر زمین لایا فاطمہ کا نور عین
تیر سے مارا گیا بچہ تو با صد شور و شین
ہائے اصغر کہکے بانو اِسطرح کرتی تھی بین
تو نہایا خون مین میرے یوسف ثانی دریغ

۳
نوچتی تھی پیٹ کر ہر دم وہ اپنے سر کے بال
کہتی تھی کرنے بھی پائے کچھ نہ جانی قیل و قال
مرگ نے جینے دیا ہی ہی نہ تمکو ایک سال
جل بسا چھوٹے سن مین ہائے اصغر میرے لعل
بر جنے بھی پائی نہ منت جو تری مانی دریغ

۴
مومنو کوئی بھی ہے جو تین دن پیاسا رہے
کِسکے لخت دل ہوے ہین اِسطرح خنجر ستلے
ظلم تو ایسے نہونگے اور نہ ہین ابتک ہوے
آلِ احمد سے کیا جو کلمہ گویون نے اُسے
اُسنکے کیتے تھے یہودی اور نصرانی دریغ

۵
حیف اعدا نے نہ کچھ پاس ادب ہرگز کیا
سبط احمد کو نہ اک قطرہ تلک پانی دیا
رحم کھاتا اک طرف افسوس ہے وہ بیحیا
شرم کلمے کی نہ لائے اپنی خاطر مین ذرا
یون مٹلئے دفعتہً آیات قرآنی دریغ

۶ سینہ تھا جسکا مجمع مخزنِ نور خدا ۔ جو کہ تھا آغوش میں ختمِ رسالت کے پلا
رات دن رہتی تھی جسپر فاطمہ زہرا فدا ۔ جسکی چھاتی کو نہ چھاتی سے نبی کرتے جدا
اُسکی وہ چھاتی کمانداروں نے یوں چھانی دریغ

۷ تھا جو ہمشکل نبی فرزند سبطِ مصطفےٰ ۔ لیکے رخصت باپ سے میدان میں جسدم گیا
ہاے بیدینوں نے اُسکو اِسقدر زخمی کیا ۔ شکل اکبر کی نہ تھی شکلِ نبی سے جو جدا
زخم سے تیغوں کے جاتی تھی نہ پہچانی دریغ

۸ ظلم سرور پر کیے کفار نے حد سے بعید ۔ کچھ نہ پاس احمد کا لائے دھیان میں اپنے پلید
حکم خالق سے پھرے سب تابع حکم یزید ۔ امتِ بیدین نے اکبر کو جو کر ڈالا شہید
شکل میں اپنے نبی کے جانکر ثانی دریغ

۹ جب بہت زخمی ہوئے میدان میں شاہِ مشرقین ۔ غش میں گھوڑے سے گرا وہ فاطمہ کا نورِ عین
سر ہوا جسدم جدا شہ کا تو باصد شور و شین ۔ کربلا کے بن میں زہرا رو کے کرتی تھی یہ بین
ہو گئی اِس بن میں میری خانہ ویرانی دریغ

۱۰ ای فلک بتلا تو مجھکو اِس سے تجھکو کیا ملا ۔ خانۂ آلِ عبا ویران جو تو نے کر دیا
تو ہی کر انصاف اپنے دلمیں بیجرم و خطا ۔ یوں نواسے کا نبی کے ہووے سر تن سے جدا
شام جاویں آل احمد ہو کے زندانی دریغ

۱۱ مومنو لازم ہی تمکو رونا اِس غم میں بہم ۔ باغیوں نے کاٹ ڈالا باغ احمد یک قلم
حشر تک کسطرح بھولینگے بھلا اِس غم کو ہم ۔ بیٹیاں ہوں فاطمہ کی اور اسیری ہی ستم

شبیر کا پوتا خدا کے اور شتربانی دریغ

۱۲ جب گرا گھوڑے سے رن مین فاطمہ کا لاڈلا
کاٹ ڈالا خنجر بیداد سے شہ کا گلا
آ کے شمر بیحیا سینے پہ سرور کے چڑھا
قتل گہ مین رو رو زینب کہتی تھی بھائی مرا
خاک پر سوتا ہی فخر آل عمرانی دریغ

۱۳ خانۂ ایمان جو سفاکون نے ویران کر دیا
لکھتا ہی یون راوی پر غم بصد آہ و بکا
پہونچا مقتل مین حرم کا قید ہو کر قافلا
دیکھکر بابا کا لاشہ خاک اور خون مین بھرا
روئے زین العابدین جون ابر نیسانی دریغ

۱۴ دیکھکر میدان مین تنہا دین کے سلطان کو
کیا لکھون مداح مین جلادون کے طوفان کو
مارتے تھے تیر اعدا فاطمہ کی جان کو
مشہدی یہ کیا ستم ہی قبلۂ ایمان کو
یون گرا دیوے ستم کی موج عمانی دریغ

مخمس بر سلام جناب مولوی اولاد حسن صاحب سلیم امروہوی

۱ سوز مین کسکے ہی جلتا مثل مجمر آفتاب
سوگ مین کس شہ کے گہنا تا ہی اکثر آفتاب
رہتا ہی کسکے الم مین خاک بر سر آفتاب
مجرئی ہی کس قمر کے غم مین مضطر آفتاب
کسکے ماتم مین نکلتا ہی کھلے سر آفتاب

۲ گرچہ مشہور زمان ہی فیض گستر آفتاب
ہی گدائے شاہ سے واللہ کمتر آفتاب
گو کہ ہو فرمان روائے ہفت کشور آفتاب
دست فیض شاہ کو پہونچیگا کیونکر آفتاب
ہاتھ پھیلائے تو خود پھرتا ہی گھر گھر آفتاب

ہو گیا جب سے غروب آفتاب دادو دین	۳	عالم الامکان ہی تاریک و تیرہ بالیقین
جستجو مین گو کہ سرگردان ہین سب اہل زمین		عکس روئے ماہ زہرا کا پتا ملتا نہین
ڈھونڈھتا پھرتا ہی شب بھر ماہ دن بھر آفتاب		
رہزن دنیا نے پھیلائے ہین ایسے دام کید	۴	ہین پھنسے جسمین کہ اس عالم کے سارے عمرو زید
سوچ تو ہی کونسا دنیا مین اب وقت امید		نوجوانی مین یہان چمک دکھلا گئے موے سفید
رات بھی گذری نہ تھی آیا جو سر پر آفتاب		
یاوران شاہ کا ثانی کبھی ممکن نہین	۵	سامنے جنکے خجل ہی حسن مین مہر مبین
سن لین گوش دل سے میرے قول کو سب مومنین		پھر نہ دیکھیگا کبھی انصار شہ سے مہ جبین
کھائے گر برسون اسی صورت سے چکر آفتاب		
فکر یہ رہتی تھی مجھکو ہر گھڑی اے کارساز	۶	استقامت کیون نہین کرتا ہی مہر سرفراز
بعد مدت کے مگر ظاہر ہوا ہم پر یہ راز		ہی جو راہِ عشق حیدر کا سفر دور و دراز
ایکجا رکھتا نہین منزل مین بستر آفتاب		
ہی معنبر ایسی کاکل شاہ عالی جاہ کی	۷	اگر کہین مشک ختن یہ بات ہی اکراہ کی
دیکھو تو تاثیر فیض اس فاطمہ کے ماہ کی		دھوپ مین پہونچین جو لٹین گیسوے زلف شاہ کی
ہو گیا کچھ تاب سی کھا کر معطر آفتاب		
سنگ ریزہ ہاتھ مین احمد کے تو گویا ہوا	۸	مہر مغرب سے پئے حیدر سوے مشرق پھرا
بات کی خورشید نے مشہور ہی یہ معجزہ		واہ رے فیض بیان مذکور ذرون کا تو کیا

ہو گیا تعلیم حیدر سے سخنور آفتاب

۹ حسن میں یکتا ہیں انصارِ امام نیک خو
مثل اُنکا دورِ گردون نے نہین دیکھا کبھو
ماہ کامل بھی ہی ناقص دیکھو جنکے روبرو
دیکھے ہین فوجِ خدا مین جو گئی آئینہ رو

اب تلک حیرت مین ہی مثل سکندر آفتاب

۱۰ ناز اُٹھاتا تھا خدایہ سید دلگیر کے
مرتبے ہین کیسے عالی شاہ باتوقیر کے
مہد جنبان تھے ملک اُس کشتۂ شمشیر کے
دونون خادم ہین رواقِ روضۂ شبیر کے

رات بھر حاضر ہی در پر ماہ دن بھر آفتاب

۱۱ آل کے پیرو ہین اِس عالم مین جو اربابِ دین
ہی مسلم چشم وا کر دیکھ لین سب مومنین
غیر کے پیرو نہین ہو سکتے ہین وہ بالیقین
ہین جو عالی منزلت بیجا کبھی پھرتے نہین

اپنے جادہ سے کہین جاتا ہی باہر آفتاب

۱۲ مومنونکو جسقدر ہی خانۂ داور کا شوق
بڑھ گیا پر سب سے بیشک خسروِ خاور کا شوق
اُس سے افزون ہی ضریحِ خواجۂ قنبر کا شوق
اِسقدر ہی دیدۂ اوجِ روضۂ حیدر کا شوق

جاتا ہی اک دن مین طی کر کے سمندر آفتاب

۱۳ نیک ہی گر ایک تو ہین سیکڑون ہی بد مزاج
ہو گیا ہی انقلابِ وضع کا ایسا رواج
پوچھتے عاجز کو ہین کب صاحبانِ تخت و تاج
دل تھے جن روشن دلون کے نرم کل سخت ہین آج

کیا عجب گر اِن دنون ہو جا سے پتھر آفتاب

۱۴ جانثار تیرے حرم کے آپ ربّ الناس ہی
سب سے افضل ہین نبی یہ امر بیوسواس ہی

عزت و حرمت کی انکے بس یہی قیاس ہی
پردۂ آل محمد کا یہانتک پاس ہی
شرم سے پھیرے ہی منھ بام فلک پر آفتاب

١٥ اہلبیت مصطفے پر کیا ہجوم یاس ہی
سر کھلا بلوہ مین ہی اک مجمع نشناس ہی
حب آل پاک لیکن جسکو بیوسواس ہی
پردۂ آل محمد کا یہانتک پاس ہی
شرم سے پھیرے ہی منھ بام فلک پر آفتاب

١٦ حسن رخسار علی اکبر کے دیکھو مرتبے
آتے تھے اہل عرب ہر دم زیارت کے لیے
بڑھ گئے یہ دیکھکر خورشید کے بھی ولولے
شوق مین ملبوس ہمشکل نبی کی دید کے
ہر سحر جامہ سے ہو جاتا ہی باہر آفتاب

١٧ برج عفت کے تھے تارے آہ جس کاشانے مین
تھے دل زہرا کے پارے آہ جس کاشانے مین
رہتے تھے ہادی ہمارے آہ جس کاشانے مین
حق نے تارے تھے اُتارے آہ جس کاشانے مین
دیکھتا ہی چشم حسرت بھر کے وہ گھر آفتاب

١٨ ہی زبس وہ مدفن جان و دل خیر الورا
کعبہ سے بڑھتا نہ کیونکر بار یہ کا مرتبہ
تیری ہی برکت ہی یہ مولا من روحی فدا
عرش سے آتی ہی دشت کربلا کو یہ ندا
واہ رے طالع کہ ہین تجھ مین بہتر آفتاب

١٩ رونیکے قابل ہی حال بادشاہ بیوطن
لاشے تھے جنگل مین بیدفن و کفن عریان بدن
دفن کرتا کون و ان بیٹیا نہ تھا اور نہ بہن
غل تھا گردون پر کہی خورشید زہرا بیکفن
ہر سحر نکلے کفن خون کا پہنکر آفتاب

مہر کے مانند روشن سب پہ ہی یہ ماجرا
لکھا ہی راوی ابھی وقت زوال آیا نہ تھا
۲۰
تھا برس چوتھا ہوئے صایم امام دوسرا
واہ ری دہشت جو روزہ شہ نے طفلی مین رکھا
گر پڑا مغرب کے منہ پر کھا کے ٹھوکر آفتاب

تابع ارشاد تھے جس شاہ کے جن و ملک
تھا نہ اک یاور بھی باقی کرتا جو شہ کی کمک
۲۱
حیف ہی دسوین کو وہ تنہا تھا نین یان تلک
شاہ فرماتے تھے اب لاؤ دن کہان سے اے فلک
چھپ گیا کیا زمین مین مجھسے چھپکر آفتاب

آل احمد پر ہوے دنیا مین جو جور و ستم
مومنو سر پیٹنے کو حادثہ یہ کیا ہی کم
۲۲
حشر تک لکھین تو اک شمہ نہ ہو ہرگز رقم
شام مین ایذا اٹھاتے تھے عجب اہل حرم
رات بھر شبنم تھی سر پر اور دن بھر آفتاب

لکھا ممدوح جو قسام جنات النعیم
گوش ذاکرین یہ مژدہ روز دیتی ہی نسیم
۲۳
رحمت حق ہی یہ اے مداح اور فضل کریم
نور کی بیتین لکھی ہین واہ تو نے اے سلیم
اس بیان کی داد دیگا روز اٹھکر آفتاب

مخمس دیگر بر سلام جناب مولوی ولادحسن صاحب امروہوی

استخوان ہین تپش دلسے پگھلنے کے لیے
ہاتھ ہین خاک عزا چہرے پہ ملنے کے لیے
۱
شاخ مژگان ہین بنی اشکون سے پھلنے کے لیے
دل ہی جبتک غم شبیر مین جلنے کے لیے
آہ بھی سینہ مین ہر دم ہی نکلنے کے لیے

مدح شبیر کہان اور کہان میری زبان
۲
جسکے اوصاف مین لاریب ہی ناطق قرآن

ہی یہ سب صدقہ اولادِ رسولِ دوجہان | مدح شہ مین ہی فصاحت سے بلاغت سے روان
کیا زبان نے بھی قدم پائے ہین چلنے کے لیے

۳
سب کا جب سوے عدم یان سے مقرر ہی سفر | فکر اسباب جہان کی ہی عبث شام و سحر
خوب آگاہ ہی اس رمز سے ہر فردِ بشر | وان سے جب ہوگی طلب تھم نہ سکینگے دم بھر
اجل انسان کی آتی نہین ٹلنے کے لیے

۴
جو کہ ہین صاحبِ جوہر متوکل ہین مدام | جہان پیدا ہو کے تا زیست رہا وہ ہی مقام
میرے اِس دعوی مین واللہ نہین جاے کلام | اپنی جا پر ہین قائم انھین کیا پھرنے سے کام
منھ سے نکلی ہی زبان بھی کبھی چلنے کے لیے

۵
راکب دوشِ نبی جسکا ہو راکب بہ خدا | ہوئے جو اسپ براق نبوی کا سایا
خود سمجھ لینگے جو رکھتے ہین ذرا فکرِ رسا | فرس شہ کا قدم پائیگی کیا بادِ صبا
اور ہی راہ نکالے کوئی چلنے کے لیے

۶
گوشہ نشین ہو چکین کیا کیا نہ زمانہ مین آہ | تا کہ مٹ جائے عزاداری شاہِ ذیجاہ
مین یہ کہتا ہون کہ تا روزِ قیامت واللہ | جوشِ گریہ نہ رکیگا نہ بیان غم شاہ
اشک آنکھو مین زبان منھ مین ہی چلنے کے لیے

۷
سمت کوفہ جو گئے گھر سے شہ ہر دوسرا | رات دن روتی تھین فرقت مین جناب صغرا
سوکھ کر گل سا بدن ہو گیا تھا کانٹا سا | فرقتِ شاہ مین دل جل چکا تھا صغرا کا
شمع سان اک تنِ لاغر تھا پگھلنے کے لیے

۸
کام آئے جو عزیزانِ شہ نیک اساس
شہ نے رخصت کیا بھائی کو جو با حسرت و یاس
رہ گئے اکبر و عباس فقط شاہ کے پاس
دوش پر سبز علم رکھکے یہ بولے عباس
سایہ طوبیٰ کا ہے فردوس کے چلنے کے لیے

۹
جب گرے گھوڑے سے غش کھا کے شہ عرش نشین
لکھا ہے راوی پر غم یہی با قلب حزین
دیر تک جسم رہا تیرون پہ بالائے زین
اِسقدر زخم تھے تن پر کہ دم بازپسین
پہلو ملتا تھا نہ سرور کو بدلنے کے لیے

۱۰
ذبح جب ہو گئے سید امین تشنہ شاہِ امم
ایک یہ آئین سے کیا ر دیکھو ہے ہو منو کم
اہلبیت نبوی پر ہو لاکھون ہی ستم
بعد شہ کھائے سکینہ نے طمانچے پیہم
نئی دعوت تھی یہ بچی کے بہلنے کے لیے

۱۱
ٹکڑے کرتے ہی جگر صارم ماتم کی برش
کوئی باقی نہین اِس غم سے جو ہین پاک منش
سونے دیتی نہین خار غم سرور کی خلش
یاد آئی جو خرام علی اکبر کی روش
خانہ دل مین اُٹھا درد ٹہلنے کے لیے

۱۲
روز عاشور تھا دن عید کا سب کو مرغوب
کسطرح صاحب انصاف کہین اب اُسے خوب
کر دیا دورِ زمانہ نے عزا سے مقلوب
آفتاب فلکِ دین نے کیا جسمین غروب
دن چڑھا تھا وہ عجب یاس سے ڈھلنے کے لیے

۱۳
صدمے کیا کیا نہ شہ ہر دو سرا پر گذرے
وجہ یہ گریہ اطفال کی سوجھی ہے مجھے
بھائی مارے گئے اور چھٹ گئے گود ون کے پلے
غم اصغر مین نکل آئینگے اشک آنکھون سے

شور ہے طفل مچاتے ہین مچلنے کے لیے

۱۴ فوج جب ہوگیا فرزند شہ عقدہ کشا
پر قیامت ہوئی اُسوقت عجب واویلا
ہاے کہرام تھا اک اہل حرم مین برپا
گر پڑین خاک پہ زینب جو کسی نے یہ کہا
فوج اب جاتی ہی لاشونکے کچلنے کے لیے

۱۵ سفر شام سے جسوقت پھرے آل عبا
نوحہ زینب نے مزار شہ بیکس پہ پڑھا
دفن اُسوقت ہوئین لاش شہیدان بلا
قبر اصغر پہ جگر تھام کے مان نے یہ کہا
آئے تھے گود مین تم دل مرا ٹھنے کے لیے

۱۶ عشرۂ ماہ محرم کبھی ہوا جب پورا
تنگ آکر غم دوری سے بصد آہ و بکا
اور گھر کو نہ پھرا فاطمہ کا ماہ لقا
دم گھٹا ہجر پدر مین تو یہ صغرا نے کہا
تن مین اب روح پھڑکتی ہی نکلنے کے لیے

۱۷ جاتے تھے کوفہ کو جسوقت شہ جن و بشر
لینے آئینگے یہان کوفہ سے تم کو اکبر
مجھ سے فرمایا تھا بابا نے یہی مُڑ مُڑ کر
کیا خبر تھی کہ نہ پاس اپنے بلائینگے پدر
مین رہونگی کف افسوس ہی ملنے کے لیے

۱۸ غم اولاد ہی انسان کے لیے عین غضب
واہ کیا صبر ہی ششدر رہین جسے دیکھ کے سب
سہل پر اسکو سمجھتے ہین جو ہین خاصۂ رب
دیے دو لعل رہ حق مین تو بولین زینب
کوئی ارمان نہین اب دلمین نکلنے کے لیے

۱۹ دور مداح ہی گو روضۂ سلطان کریم
شہ کے نزدیک مگر کچھ نہین یہ کار عظیم

وہ بازمین تو بہہ نچتے ہین ابھی مثل نسیم — دن وہ آتے ہین کہ جانا ہی طلب تو گے سلیم

مستعد رہ ور شبیر پہ چلنے کے لیے

مخمس بر سلام جناب ڈاکٹر سید ضامن علی صاحب

۱ ضریح شہ انس وجان دیکھتے ہین — ملک اِس جگہ پاسبان دیکھتے ہین
کہان ہرسو ہین ہم اور کہان دیکھتے ہین — در شہ سے باغِ جنان دیکھتے ہین
سلامی ہم اپنا مکان دیکھتے ہین

۲ مری نظم جو قدردان دیکھتے ہین — ہراک صنع اُسمین نہان دیکھتے ہین
مذاق اپنا اپنا عیان دیکھتے ہین — سخن سنج طرز بیان دیکھتے ہین
فصاحت کو اہلِ زبان دیکھتے ہین

۳ کہا ہندنے رو کے عابد سے جس دم — ہی کیا شغل زندان مین یکتائے عالم
بس از شکر بولے یہ سجاد پرغم — تحیر سے میناسے گردون مین ہر دم
تماشائے رنگِ جہان دیکھتے ہین

۴ سنا اور نہ دیکھا ہی ہم نے کہین فرق — نہین کرتے اسمین کبھی اہل دین فرق
عبث ہی کرین اسمین گر نکتہ چین فرق — احد اور احمد مین کچھ بھی نہین فرق
بس اک میم ہم درمیان دیکھتے ہین

۵ ہی فرمودۂ خاص محبوب داور — ولی خدا شیر حق ہی مقرر
نبوت ولایت کا ہو ذکر مل کر — یہ رتبہ علی کا ہی اللہ اکبر

	کہ نام اُنکا رکن اذان دیکھتے ہین	
پسر تھا جو شہ کا شبیہ حبیب نظر پڑتا تھا جب وہ بانو کا دلبر	۶	وہی زلف مشکین وہی روے انور جوانی اکبر یہ کہتے تھے سرور
	بہار چمن پر خزان دیکھتے ہین	
حرم کو جو کوفہ مین لے آئے بدخو مجبون کے ورد زبان تھا یہ ہر سو	۷	کھلا سر تھا چہرون پہ بکھرے تھے گیسو رسن اور صد حیف زینب کے بازو
	عجب انقلاب زمان دیکھتے ہین	
کیا صلح کا باب جب بند شہ پر ہوا مستعد جانے کو وہ دلاور	۸ ق	یہ سُنکر ہوا حُر نہایت ہی ششدر پکارا عمر حُر کو آمادہ پاکر
	سبب کیا تجھے بدگمان دیکھتے ہین	
خبر دی ہے مجھکو یہ اک صلح جو نے کیا جوشش اس درجہ تیرے لہو نے	۹	نہ پایا جو پانی شہ نیک خو نے کیا ترک آب و غذا شب سے تو نے
	نئی باتین اے مہربان دیکھتے ہین	
نہ تھی یون بگڑنے کی ہرگز تری خو مگر آج دل پر نہین تیرا قابو	۱۰	تو اک مرد عاقل ہے غافل نہین تو سراسیمہ پھرتا ہے غصہ مین ہر سو
	تردد مین گریہ کنان دیکھتے ہین	
جو محتاج خود ہین وہ دینگے تجھے کیا	۱۱	یہ ہے تیسرا فاقہ شہ پر گذرتا

ترے طور کیون بگڑے ہین سچ تو بتلا — درشتی سخن کی ہی چتون سے پیدا
یہ بد باطنی سب عیان دیکھتے ہین

۱۲ تو آتا تھا ہر روز اُٹھکر سویرے — پے عرض حالات نزدیک میرے
یہ ہی کونسا جن جو ہی تجھکو گھیرے — تحیر ہی آنکھون پہ سرخی کا تیرے
اگہ نرگس کو ہم ارغوان دیکھتے ہین

۱۳ تجھے صاف باطن ہر اک تھا سمجھتا — تری سمت سے تھا کسی کو نہ کھٹکا
مین سچ کہتا ہون شک نہین اسمین حاشا — نہین اب ہی مرآت دل صاف تیرا
اگہ کدورت کا اِسمین نشان دیکھتے ہین

۱۴ لڑون شہ سے بیشک یہ قدرت ہی مجھکو — نہین تجھ سے الحق کدورت ہی مجھکو
امانت کی تجھ سے ضرورت ہی مجھکو — ترے پردۂ دل مین حیرت ہی مجھکو
محبت کسی کی نہان دیکھتے ہین

۱۵ مرا کہنا دل سے بھلانا نہ ہرگز — اگہ لو شمع دین سے لگانا نہ ہرگز
مجھے چھوڑ کر دیکھ جانا نہ ہرگز — خیال ابن حیدر کا لانا نہ ہرگز
اگہ اِسمین سہ اسر زیان دیکھتے ہین

۱۶ نہ چین اور نہ آرام و راحت ہی اُنکو — ہر اک روز روز قیامت ہی اُن کو
ہماری خوشامد کی حاجت ہی اُنکو — میسر کہان خوان نعمت ہی اُنکو
جنھین سائلِ آب و نان دیکھتے ہین

۱۷
نہ حق نمک کر فراموش ظالم
ذرا یاد کر وعدۂ دوستش ظالم
نہ ہو حب عقبی سے مدہوش ظالم
یہ سنکر کہا حر نے خاموش ظالم
عجب تیرا طرز بیان دیکھتے ہین

۱۸
ہی ابن علی مالک حوض کوثر
تری اس سمجھ پر پڑین لاکھ پتھر
وہ چاہے تو برباد ہو تیرا لشکر
کہا تو نے محتاج کس کو ستمگر
ٹھہر جا ابھی یہ زبان دیکھتے ہین

۱۹
ذرا سوچ تو دل مین ای بانی شر
تو کیسا اور کیا تیرا حاکم ستمگر
زمانہ مین ہی کون سرور کا ہمسر
شناسا ہے قدر حسین ابن حیدر
فقط رب اعلی کو ہان دیکھتے ہین

۲۰
نہین جانتا کیا تو سرور کا رتبہ
نہین حر ہون مین آج وہ جو کہ کل تھا
علی کا پسر ہی نبی کا نواسا
نہین تجھکو معلوم فدیہ ہون کسکا
ادب سے جسے انس و جان دیکھتے ہین

۲۱
ارے ہو در خاک شہ کا یہ رتبا
مین سچ کہتا ہون سن او ظلم آرا
ملک جبہ سا جس پہ ہر دم ہین حقا
فضیلت مین داعر اس سے زیادا
نہین دوسرا آستان دیکھتے ہین

۲۲
صحابی حیدر تھے سلمان ذیشان
یقین جان کہنے کو میرے بدایمان
تھی پست انکے رتبون سے شان سلیمان
ازل سے ہین جبریل اس در کے دربان

اسی در کو باب امان دیکھتے ہین

۲۳ تری جاہ و حشمت یہ دونون فنا ہین — یہان کے جو رتبے ہین سب او پر پا ہین
سمجھتے ہین وہ بخت جنکے رسا ہین — یہان تو دسیان فلک جیہہ سا ہین

ملایک کو ہم پاسبان دیکھتے ہین

۲۴ ملایک تجھے کرتے ہین سارے نفرین — وصی نبی کہتے ہین مجھکو تحسین
کہان ہین کہان سوچ یہ جاہ و تمکین — مری راہ جنت ہین او دشمن دین

رسول زمان ہر زمان دیکھتے ہین

۲۵ گوارا ہی گر پیاس سے جان بلب ہون — مگر سر پہ سید کا تو نگانہ ہین خون
نہ مغرور ہو جاہ پر اپنے ای دون — اگر ساتھ تیرے ہین نو لاکھ ملعون

کھڑے مجھکو حیدر یہان دیکھتے ہین

۲۶ تو دیکھے اگر چشم انصاف وا ہی — مرا رتبہ کیا اور تری قدر کیا ہی
مری راہ رضوان کھڑا دیکھتا ہی — ترے واسطے باب دوزخ کھلا ہی

ہم آنکھون سے باغ جنان دیکھتے ہین

۲۷ گرے قہر نازل خداوند اکبر — تری فوج پر اور تجھ پر ستمگر
غضب کی جگہ ہی گرے چرخ پھٹ کر — اُدھر قحط پانی کا سبط نبی پر

اِدھر حیف آب روان دیکھتے ہین

۲۸ ہی حالت بُری شہ کے بچون کی ایسی — دکھاتے ہین ہر دم زبان اپنی سوکھی

مصیبت ہی شبیر پر کیسی کیسی		عطش دیکھتے ہین جو ہم شاہ دین کی
تو رو کر سوے آسمان دیکھتے ہین		
ہی دو روز سے پیاسا احمد کا جانی نہین رحم کچھ تجھکو شیطان ثانی	۲۹	مزید اسپہ بچون کی تشنہ دہانی خجالت سے پیتے نہین آہ پانی
کہ محسن کو تشنہ دہان دیکھتے ہین		
ہی غش مین جو بیہوش بانو کا دلبر عجب حشر برپا ہی خیمہ کے اندر	ق ۳۰	حرم روتے ہین پیٹ کر سر گھڑی سر لیے گود مین آہ اصغر کو سرور
کبھی سوکھے لب گہ زبان دیکھتے ہین		
نظر کرتی ہی بانو ہر دم بہ حسرت کہون کیا جو شہ کی ہی اسوقت حالت	۳۱	ہی نوحہ سے بہنون کے برپا قیامت تشنج جو پاتے ہین اعضا مین حضرت
تو جُھک جُھک کے سب انگلیان دیکھتے ہین		
ڈھلا منکا ہی نبض چلتی ہی کم کم امام امم کا ہی اسدم یہ عالم	۳۲	گھڑی جب ہی سکتے مین بانوے پُرغم اشارا جو کرتا ہی پانی کا ہر دم
فلک کو شہ انس و جان دیکھتے ہین		
گرا جب شبیہ رسول مکرم گئے شاہ مقتل مین با دیدۂ نم	۳۳	ندا باپ کو دی جہان سے چلے ہم کھڑے لاش اکبر پہ سرور بصد غم
کبھی زخم دل گہ سنان دیکھتے ہین		

ہی مداح قسمت کہاں اپنی ایسی ملی خاک ہندوستان مین نہ مٹی	۳۴	کہ مدفن مرا ہو زمین کربلا کی زمین لحد کی نجس ہو رہی ہوی
سکونت کا اپنے مکان پے لکھتے ہین		

مخمس دیگر بر سلام جناب ڈاکٹر سید ضامن علی صاحب

ترک کرنا خواہش دنیا کا کیا ممکن نہ تھا دوپہر کیا رہنا بے آب و غذا ممکن نہ تھا	۱	مثل حر کیا شاہ پر ہونا فدا ممکن نہ تھا بحرئی کیا شمر کو خوف خدا ممکن نہ تھا
رحم کرنا شاہ پر ممکن تھا نا ممکن نہ تھا		
تھی اطاعت حق کی یہ شبیر کو مد نظر تھی رعایت شاہ دین کو عاصیونکی اسقدر	۲	صدقے اپنے کر دیے بھائی بھتیجے اور پسر امت جد کے بچانے کو لٹایا شہ نے گھر
کرتے کیا سامان کوئی اسکے سوا ممکن نہ تھا		
قہر سے کرتے اگر سلطان عالم اک نظر واسطے شہ کی مدد کے آتے سب جن و بشر	۳	لشکر کفار جلکر خاک ہوتا سر بسر دست قدرت مین شہ والا کے سب کچھ تھا مگر
وعدہ طفلی نہ کرتے یہ وفا ممکن نہ تھا		
ہند مضطر تھی حرم کے نالہ جانکاہ سے پر ہوئی ششدر لقاے عابد ذیجاہ سے	۴	آئی زندانمین اجازت لیکے وہ گمراہ سے زوجہ حاکم نے پوچھا یہ مریض شاہ سے
تم اگر کرتے دوا اپنی تو کیا ممکن نہ تھا		
پھر کہا سمجھی کہ سب خویش و اجا آپ کے	۵	مر گئے سب اب نہین ہے کوئی جو دربان کرے

اسکو گذری کتنی مدت پوچھتی ہوں آپ سے ۔ بولے یہ زین العبا جب سے مسیحا چھٹ گئے
کچھ علاج اپنا بجز صبر و رضا ممکن نہ تھا

۶ مرتبے یہ سب جو دشت نینوا کو ہیں حصول ۔ سچ تو یہ ہے یہ سب کچھ صدقۂ آل رسول
رکھتے ہیں مقبول میرے دعوی کو سب ذی عقول ۔ ہوتے پیوند زمیں اسمیں نہ گر زہرا کے پھول
غیرت فردوس ہوتی کربلا ممکن نہ تھا

۷ درپئے ایذا سر در تھے یہ کوفی شریر ۔ رحم کچھ دلمیں نہ تھا یکساں تھے سب برنا و پیر
حیف ہے اس ظلم کے قابل تھا بانو کا صغیر ۔ حرملہ نے بے سبب مارا علی اصغر کو تیر
بوند بھر پانی پلا دیتا تو کیا ممکن نہ تھا

۸ آہ وہ تشنہ کہ تھا ہم شکل پیغمبر کا داغ ۔ قابل مرہم نہ تھا جو بالیقین سرور کا داغ
صبر کرتے ہیں اسے جسدم ملا دلبر کا داغ ۔ شاہ کہتے تھے مری قسمت میں تھا اکبر کا داغ
کب یہ مٹ سکتا مقدر کا لکھا ممکن نہ تھا

۹ پاسباں تھے جنکے در کے روز و شب جن و ملک ۔ فرقۂ اعدا کو بھی تھا ر تبو نہیں انکے نہ شک
اُن پہ یہ جور و ستم انصاف تو کر اے فلک ۔ سر برہنہ لیگئے ملعون حرم کو شام تک
پاس احمد کرتی گر امت تو کیا ممکن نہ تھا

۱۰ صابر و شاکر نہ ہوگا اور نہ سرور سا ہوا ۔ کہتے تھے ایوب بھی ہر مرتبہ روحی فدا
جان شیعوں کی فدا تھا شاہ کا یہ حوصلہ ۔ شمر خنجر پھیرتا تھا شاہ دیتے تھے دعا
یہ تحمل مرسلوں سے ایسی جا ممکن نہ تھا

۱۱ سر کٹا کر کوچ دنیا سے کیا جب شاہ نے
شمر سے کہتی تھی بانو سینہ و سر پیٹ کے
آل پیغمبر کو بیدین قید کر کے لے چلے
چار دن تو رونے دیتے باپ کے غم مین ہمیں
باندھنا پھر کیا سکینہ کا گلا ممکن نہ تھا

۱۲ صبر کو شبیر نے بخشی ہے الحق زیب و زین
یک زبان کہتا ہے یہ خلق خدا پر فرض عین
واقعی ایوب سے افضل ہین شاہ مشرقین
نوجوان بیٹے کا لاشہ دیکھکر مثل حسین
شکر کا سجدہ جو کرتا دوسرا ممکن نہ تھا

۱۳ بولی زینب بنت زہرا ای عمر ہوچکے ظلم (ای ابن سعد ۱۲)
سوچ لے جانِ دلِ خیر البشر ہوچکے ظلم
صابرہ کی ہین بچی تو لخت جگر ہوچکے ظلم
شمر سے بولی سکینہ بے پدر ہوچکے ظلم
شاہ کے آگے طمانچہ مارنا ممکن نہ تھا

۱۴ فاطمہ کے شہ نے دکھلائی کیا تاثیر صبر
چاہتے تھے جسقدر رکھی پیش حق توقیر صبر
شکر تھا سو تھی زبان پہ شہ کے یا تقریر صبر
ہوتی قبضہ مین نہ صابر کے اگر شمشیر صبر
جز اجل پھر کچھ علاج اشقیا ممکن نہ تھا

۱۵ غیر ممکن عاصیونکو قبر مین پاتا چین
راست ہی مداح یہ کہنا برب قبلتین
نذر حق کرتے نہ گر شبیر اپنے نور عین
گر نہ سر لیوی خدا کی راہ مین دیتے حسین
بخشی جاتی امت خیر الورا ممکن نہ تھا

مخمس بر سلام جناب سید ذاکر علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

۱ گو نہ تھی نقد عمل سے کچھ بضاعت ہاتھ مین
ماتم شہ کو مگر تھی تاب و طاقت ہاتھ مین

آگئی اسوجہ سے تیرِ نعمت ہاتھ مین | ہے شفاعت کی سند بہرِ شفاعت ہاتھ مین
آگیا شپیر کا دامانِ دولت ہاتھ مین

۲
سوچکر انجام کو کیونکر نہ ہو ہمکو ہراس | عاقبت ہو خیر سے کسوجہ سے ہو اُسکی آس
حق کی رحمت کے سوا ہے ہر طرفسے دلکو یاس | شرم و خجلت کے سوا کیا ہے تہی دستون کے پاس
غیرِ عصیان کچھ نہین نقدِ اطاعت ہاتھ مین

۳
جانشین مصطفےٰ سے ہے جو اپنی لو لگی | ہو گی مرقد مین اسی نورِ ولا سے روشنی
ہونگے دن محشر کے رنجے مومنون کے سب جلی | ہوئیگا اُسدم سرورِ بادۂ حب علی
حشر مین جب جام کوثر دینگے حضرت ہاتھ مین

۴
زلفِ اکبر کو خطا ہے مین اگر سنبل کہون | سامنے پیشانی کے ہے بدر بھی ہردم سرنگون
ہین شبیہ مصطفےٰ کیا اِس سے لکھون مین فزون | سبزۂ در خسار اکبر کی مین کیا تشبیہ دون
خضر ہین مصحف لیے بہرِ تلاوت ہاتھ مین

۵
کھائے جو نان جوین فاقون مین بھی سدِّ رمق | اُسکے اک نعرہ سے ہلجائین زمین کے سب طبق
شک نہین اسمین ذرا لاریب ہے یہ زورِ حق | بابِ خیبر لئے دو انگشت سے مثلِ ورق
جز علی پائی ہے کس نے ایسی طاقت ہاتھ مین

۶
حال پر میرے جو ہے لطفِ امامِ مشرقین | ہے پئے تائید روحِ فلک بدر و حنین
نظم کے صفحہ کو حاصل کیون نہو زیبِ زرین | لکھ رہا ہون یک قلم وصفِ علمدارِ حسین
آج افواجِ مضامین کا ہے رایت ہاتھ مین

۷
مسئلہ روز ازل سے ہو چکا ہے صاف طی — جاہ و حشمت سلسنے حب علی کے کیا ہے شی
ہیچ ہین سب میرے آگے ملکِ دارا تاج کی — مال دنیا کی حقیقت کیا مرے آگے کہی
گنج قارون زیر پا نقدِ قناعت ہاتھ مین

۸
جانتے ہین فرض حبِ آل سلطان امم — غم نہین گر مال دنیا کی ہو حالت بیش و کم
اک رہا بس امرِ عقبی اُسکا ہو کیا ہمکو غم — مانگ لینگے حشر مین حیدر سے جو چاہینگے ہم
ہے اُنھین سے کوثر و تسنیم و جنت ہاتھ مین

۹
ہوتا ہے جسوقت ذکرِ سید عالی ہمم — مستعد رونیکے ہوتے ہین موالی سب بہم
حکم فرماتی ہین اُسدم فاطمہ با چشم نم — تا بدامان مژہ آنکھون سے آئے اشک غم
شیشۂ فردوس لین حوران جنت ہاتھ مین

۱۰
تیری نیرنگی ہے ای دورِ زمانہ یہ عجب — ظالمون نے آل احمد کو ستایا بے سبب
پاس روح مصطفے دلمین کیا نہ خوف رب — ای فلک ہو قطع دستِ ظلم تیرا ہی غضب
ہتکڑی عابد نے پہنی ایک تو ہاتھ مین

۱۱
جانب کوفہ گئے جب سے امام رہنما — چھوڑ دی تھی رنج مین صغرا نے سب آب و غذا
یان تلک پہونچا تھا کمزوری کا اُسکی مرتبہ — شہ کو صغرا نے یہ اپنے ضعف کا مضمون لکھا
خط کا کاغذ اب مین لیتی ہون بدقت ہاتھ مین

۱۲
بیکس و بے یار ہین میدان مین شاہِ مشرقین — نرغۂ اعدا مین ہے تنہا نبی کا نور عین
غور کی جا ہے مجبو بیٹو سر با شور و شین — لاش اکبر کسطرح خیمہ مین لیجائین حسین

	اب نہ قوت ہی کمر مین اور نہ طاقت ہاتھ مین	
حیف بعد از قتل نور العین ختم المرسلین اِسطرح سے لکھتے ہین راوی باصدق و یقین	۱۳	باز آئے ظلم سے پھر بھی نہ کچھ اعدای دین کربلا سے شام کو جاتے ہین زین العابدین
	ضعف سے پائین ہی طاقت اور نہ قوت ہاتھ مین	
تپ کی شدت سے تو کانٹا ہو رہا ہی جسم زار کرتا ہی اِسطرح سے طی راہ کو وہ نامدار	۱۴	کھینچنی پڑتی ہی اسیر شہ کو اونٹون کی قطار طوق ہی گردن مین بھاری پائون کے تلوون مین خار
	ہی مہارِ ساربانی سے اذیت ہاتھ مین	
ظلم یہ تیرا نیا ہی دیکھ چرخ بے مدار اٹھ نہین سکتا ہی طوقِ آہنی کا ہائے بار	۱۵	ہو پیادہ جان احمد گھوڑون پر اعدا سوار ٹیک دیتے ہین جو ہاتھ انکو زمین پر بار بار
	چبھ رہے ہین خار ہائے دشت غربت ہاتھ مین	
کربلا سے شام تک عابد پہ جو تھین آفتین خوب ثابت ہو چکا ہی یہ روایت سے ہمین	۱۶	ہو نہین سکتا شمار انکا اگر چاہین گنین گرنے لگتے ہین جو چلتے چلتے راہ سخت مین
	ہاتھ دیدیتے ہین تب شاہِ ولایت ہاتھ مین	
سنگدل ہر اک شقی تھا فوج بد انجام مین دیتے تھے تکلیف وہ سجاد کو ہر گام مین	۱۷	ظلم کرنا تھا تو اب انکے خیالِ خام مین کیا کہون کیا ظلم تھا عابد پہ راہ شام مین
	تازیانے تھے لیے اہل شقاوت ہاتھ مین	
حامی مداح ہین جب نائب خیر الانام	۱۸	کیا تردد ہی مخالف ہو اگر دنیا تمام

دامنِ آل عبا سے چاہیے حبل عتصام		کس لیے دست تاسف ملتے ہو ذاکر مدام

کیا لیے بیٹھے ہو کوئی داغ حسرت ہاتھ مین

مخمس بر سلام سید فضل رسول صاحب برادر زادہ حضرت مداح

عروج جس نے کہ بخشا ہی عرش اعظم کو	۱	قرار خار پہ دیتا ہی جو کہ شبنم کو
قسم اُسی کی ہی ذاکر کی چشم پر نم کو		جو دیکھا غور سے ہم نے تمام عالم کو

نہ بھائی کوئی زمین مثل کربلا ہم کو

سنا کے روح روانِ رسول اکرم کو	۲	لعین زلزلہ مین لائے عرش اعظم کو
ثبوت اچھی طرح سے ہوا ہی یہ ہم کو		نہ دیکے پیاس مین پانی امام عالم کو

سپاہ شام نے بھڑکا دیا جہنم کو

سخی کے نام کا وہ ورد کیون نہین کرتے	۳	وصی کے نام کا وہ ورد کیون نہین کرتے
ولی کے نام کا وہ ورد کیون نہین کرتے		علی کے نام کا وہ ورد کیون نہین کرتے

جو لوگ ڈھونڈھتے پھرتے ہین اسم اعظم کو

ہر ایک مرتے ہی دل سے ہمین بھلائینگے	۴	چراغ قبر پہ احباب کیا جلائینگے
عمل جو اپنے ہین بس وہی کام آئینگے		عزیز کیا وہ بھلا فاتحہ دلائینگے

جنھون نے قبر مین مٹی تلک نہ دی ہم کو

محب ہین جو غم آل عبا کرین ای چشم	۵	حقوق شاہ شہیدان ادا کرین ای چشم
سوائے اِسکے طلب تجھسے کیا کرین ای چشم		غم حسین مین آنسو بہا کرین ای چشم

ہمیشہ چاہیے روغن چراغ ماتم کو

۶
شرف یہ بخشا ہی حق نے علی کی الفت مین — شمار ہوتا ہی اس فعل کا عبادت مین
بسا ہی روز ازل سے یہ اپنی طینت مین — کبھی نہ جائین بلائے کوئی جو جنت مین

ملے لحد کی جگہ کربلا مین گر ہم کو

۷
جو کوئی پوچھتا زندان مین آکے عابد سے — مزاج کیسا ہی یا ابن مصطفے کہیے
تو اس سے یون بہ صدائے نحیف کہتے تھے — مثال نقش قدم آہ اٹھ نہین سکتے

ملایا خاک مین گردون نے اسطرح ہم کو

۸
بلاکشان محبت کو مثل شیر و شکر — پسند رنج و بلا ہی انھین زیادہ تر
کبھی وہ کرتے نہین راحتون پہ نظر — مذاق درد ہی جنکو وہ دل کے زخمون پر

بجز نمک کے لگاتے نہین ہین مرہم کو

۹
محبت شہ مظلوم قلب مین گر ہی — نہ خوف نزع ہی ہرگز نہ خوف محشر ہی
عقیدہ رکھتے ہین واثق وثوق اسپر ہی — چراغ داغ غم شہ سے دل منور ہی

نہین ہی ظلمت مرقد کا خوف کچھ ہم کو

۱۰
زمین کرب و بلا کا ہی اسقدر رتبہ — کہ ارض خانۂ حق کو بھی جسپہ ہی غبطہ
علو جاہ پہ شاہد ہی اسکے یہ بخدا — رواق شاہ شہیدان کی مین زمین ہوتا

یہی ازل سے تمنا ہی عرش اعظم کو

۱۱
جب آئے چھٹ کے حرم گھر پہ قید اعدا سے — ہر ایک پوچھتا تھا حال بنت زہرا سے

وہ رو رو کہتی تھی اسطرح ہر اعزا سے
جگر کے ٹکڑے ہوں نفرت ہو دار دنیا سے
کوئی سنے جو ہمارے فسانۂ غم کو

۱۲
جہان پہ ذکر امامِ غریب ہوتا ہے
منھ اپنا اشکوں سے ابر مطیر دھوتا ہے
کوئی تو روتا ہے اور جان کوئی کھوتا ہے
غم حسین مین ہر شب کو چرخ روتا ہے
بہاکے دیدۂ انجم سے اشک شبنم کو

۱۳
عبث امام زمان کو ستاتے ہین اعدا
چراغ قبر نبی کو بجھاتے ہین اعدا
غضب ہے کعبۂ ایمان کو ڈھاتے ہین اعدا
سوار دوش نبی کو گراتے ہین اعدا
زمین کی شکل تزلزل ہے عرش اعظم کو

۱۴
پکاری خیمہ سے یون زینب حزین اے شمر
تو اسکو مار کے ہنستا ہے کیون لعین اے شمر
تو جانتا ہے کہ ہے یہ امام دین اے شمر
کہا حسین نے زندہ زمین مین نہین اے شمر
تو ذبح کرتا ہے بیکار کشتۂ غم کو

۱۵
گرا جو گھوڑے سے زین وہ سرورِ عادل
شریر کرتا تھا جس وقت آپکو بسمل
سوار سینۂ شبیر پر ہوا جاہل
نظر تھی شاہ کی یون سوئے خنجر قاتل
کہ دیکھتا ہو کوئی جیسے اپنے ہمدم کو

۱۶
شرف حضوری شہ مین ہین سیکڑون اے افضل
ہے آرزو دل مداح کی بھی یون اے افضل
ہو دور روضۂ شاہِ زمان سے کیون اے افضل
رواق شاہ شہیدان مین دفن ہون اے افضل
خدا ہلاک نہ اس ہند مین کرے ہم کو

مخمس دیگر بر سلام سید فضل رسول صاحب برادرزادہ حضرت مداح		
نہیں ہی کچھ ہوسِ ساغر و سبو باقی مرے عقیدے سے واقف ہی خوب تو باقی	۱	نہ شوق حشمت دنیا سے زر و در و باقی تلاش زر ہی نہ دولت کی جستجو باقی
ہی پر زیارت سرور کی آرزو باقی		
ثبات روح ہی جبتک کہ ہی لہو باقی زبان ہی کام کی جبتک ہی گفتگو باقی	۲	فضائے سبزہ ہی جبتک ہی آب جو باقی مزا ہی زیست کا جبتک ہی آبرو باقی
بہار گل کی ہی ہمراہ رنگ و بو باقی		
خدا نے فیض یہ بخشا ہی چشم پر نم کو خدا گواہ ہی پڑھ پڑھ کے اجر ماتم کو	۳	کہ دھویا دفتر اعمال سے ہر اک ذم کو نہیں ہی ظلمت مرقد کا خوف کچھ ہم کو
چراغ داغ غم شاہ گر ہی تو باقی		
خدا نے رتبہ وہ بخشا ہی داغ ماتم کو یقینی دیکھ کے اِس فیض شاہ اکرم کو	۴	کہ جسکے آگے خجالت ہی مہر عالم کو نہیں ہی ظلمت مرقد کا خوف کچھ ہم کو
چراغ داغ غم شاہ گر ہی تو باقی		
ستایا کوفیوں نے ایسا شاہ ذیشان کو دلا جو چاہتا ہی رحم و لطف یزدان کو	۵	دیا نہ پانی جوان کو نہ پیر و نادان کو غم حسین میں یوں چاک کر گریبان کو
کہ جیب پھر نہ رہے قابل رفو باقی		
یہ غم سے شاہ کے زار و نزار ہوا ہی چشم	۶	کہ سوز قلب و جگر آشکار ہوا ہی چشم

یہ جوش رقت لیل و نہار ہوا ہی چشم
غم حسین مین یون اشکبار ہوا ہی چشم
رہے نہ جامۂ عصیان کی شست و شو باقی

۷، ق
ہوئے جو بیکس و بے یار زمین شاہ ہدا
ہوئے امام پہ سب ملکے حملہ ور اعدا
زمین ہلتی تھی دشت بلا کی واویلا
گرے حسین جو گھوڑے سے یہ عمر نے کہا
اى ابن سعد ہوا
ہماری فتح مین اب کیا ہی گفتگو باقی

۸
شہ انام کے مرنے مین شک بھلا کیا ہی
زبان بند ہی ڈھلکا خرین کا منکا ہی
بجاؤ فتح کے نقارے دیر بیجا ہی
پکارا شمر جفاکار کیسا یہ کہتا ہی
ابھی ہی مرحلۂ خنجر و گلو باقی

۹
عجیب کام زمانہ مین کر گئے پیاسے
فدا ہو شاہ پہ خالق کے گھر گئے پیاسے
فرات تجھ سے نہ کچھ بہرہ ور گئے پیاسے
ترے کنارے پہ عباس مر گئے پیاسے
رہی فرات نہ کچھ تیری آبرو باقی

۱۰
رفیق شہ کے جب وراس مر گئے پیاسے
عزیز گشتۂ الماس مر گئے پیاسے
پسر حسین کے بے آس مر گئے پیاسے
ترے کنارے پہ عباس مر گئے پیاسے
رہی فرات نہ کچھ تیری آبرو باقی

۱۱
حرم جو نکلے کھلے سر خیام اکرم سے
لے آئے لاشون پہ جلاد حکم اظلم سے
بہن لپٹ گئی جسم امام عالم سے
سوال تھا یہ سکینہ کا لاشۂ عم سے
پلا دو مشک مین گر ہوے آب جو باقی

جو ظلم شہ پہ ہوئے بالیقین ہین حد سے سوا یہ کیا مصیبتین کم تھین مگر ہی حیف کی جا	۱۲	خیام جلنا گلا کٹنا پیارون کا چھٹنا مرے پہ قطع کیے دست شاہ وا ویلا
یہ کب کا کینہ تھا جلاد کینہ جو باقی		
برون ز حصر ہین گو معجزات شاہ زمان تمام زائر شبیر کرتے ہین یہ بیان	۱۳	ہر ایک معجزہ ظاہر ہی اُن پہ ہین قربان حسین سوکھتے تھے پیاس مین حبیب جنان
ضریح پاک مین اب تک ہی اُسکی بو باقی		
گیا جو رن کو شبیہ رسول رب قدیر ہوا جو راہی جنت وہ شہ کا ماہ منیر	۱۴	ہزارون سینۂ اقدس پہ کھا کے نیزہ و تیر جوان پسر کی جدائی مین کہتے تھے شبیر
فقط ہی اب مجھے مرنے کی آرزو باقی		
حسد ہی بغض ہی دنیا کا کیش اور آئین بجا ہی راست ہی کہتے ہین یہ جو اہل یقین	۱۵	نہ اُنس خویشون سے ہی اور نہ پاس ملت و دین نگاہ غور سے دیکھو تو اک حسین نہین
یزید سے ہین ہزارون سیاہ رو باقی		
سمجھتے ہین اسے دنیا کے عاقل و زیرک ہی جتنی خلق خدا کے سما سے تا بہ سمک	۱۶	یقینی امر ہی لاریب کچھ نہین ہی شک زمین و عرش و مہ و آفتاب و جن و ملک
یہ سب فنا ہین ہمیشہ رہیگا تو باقی		
رقم جو کرتے ہین ذکر امام لیل و نہار ہی میرا قول بھی مداح یہ بصد تکرار	۱۷	رہیگا تذکرہ اُنکا بھی تا بروز شمار نشان و نام کی ای فضل فکر ہی بیکار

کلام تیسرا رہیگا یہ کو بگو باقی

مخمس بر سلام چودھری سید شریف الحسن صاحب مہابنی
برادر زادۂ حضرت مداح

۱
بیچین روح حضرت خیر النسا کی ہی
جنبش مین قبر بھی حسنؑ مجتبیٰ کی ہی
لرزان ضریح پاک شہ لافتا کی ہی
مجرائی کیا جفا فلک کج ادا کی ہی
بندی مین آل حضرت خیر الورا کی ہی

۲
ارمان تخت و تاج نہ حاجت لوا کی ہی
دولت نصیب الفت آل عبا کی ہی
پروا ہی گر تو لطف شہ ہل اتی کی ہی
خواہش نہ زر کی ہی نہ ہوس کیمیا کی ہی
ہر آرزو تو مجرئی خاکِ شفا کی ہی

۳
سرور پہ رونیوالے گناہون سے ہین بری
دُرِّ عدن کو آنسو پہ کیونکر ہو برتری
شاخ عمل ہی اُنکی ہمیشہ ہری بھری
خود ہوگا روز حشر خدا جنکا مشتری
یہ قدر اشک دیدۂ اہل عزا کی ہی

۴
باندھے کمر جو اکبر ہمت اساس ہین
حسرت سے بنین گھیرے ہوئے آس پاس ہین
بیٹے کے ساتھ ساتھ شہ حق شناس ہین
مادر کو اضطراب ہی پھپھیان اُداس ہین
رخصت حرم سے اکبر گلگون قبا کی ہی

۵
نشو و نما جو سایۂ مشکلکشا مین پائے
جسکے ادب سے مہر فلک اپنا مُنھ چھپائے
ورثہ مین جسکو چادر تطہیر ہاتھ آئے
تابوت جسکی مان کا اُٹھے شب کو ہائے

وہ سر برہنہ بلوہ مین قدرت خدا کی ہی		
بیٹے سے شاہ نے کہا دادی کے گھر چلو سوکھی زبان دکھا کے سپاہِ یزید کو	۶	یہ کہکے رن مین لائے اُسے شاہ نیک خو شہ کہتے تھے کہ ظالمو اصغر کو پانی دو
ہونٹون پہ جان پیاس سے اِس مہ لقا کی ہی		
سجاد کہتے تھے شہ لولاک دیکھیے کیا کیا ہمین ستاتے ہین سفاک دیکھیے	۷	گھر فاطمہ کا جل کے ہوا خاک دیکھیے کہتے تھے لوگ گردش افلاک دیکھیے
محتاج بنت شیر خدا اک ردا کی ہی		
تنہا ہوے حسینؑ یہ چارون طرف تھی دھوم پہ گرد تھی ہمارے سعادت کے فوج بوم	۸	زہرا کے آفتاب پہ اعدا کا تھا ہجوم فرماتے تھے یہ شاہ کہ اے ابن سعد شوم
مین آج ہون شہید یہ مرضی خدا کی ہی		
پامال میری لاش کرین خیمہ کو جلائین جسد رجہ چاہین فاطمہ کو قبر مین رُلائین	۹	کچھ غم نہین شہیدون کی لاشے کفن نہ پائین سجاد کو اسیر کرین بیڑیان پنہائین
مرضی اگر یہی سپہ اشقیا کی ہی		
اہل حرم کے غم کی کوئی انتہا نہین کچھ کہنا مجھکو تجھ سے بس اِسکے سوا نہین	۱۰	بعد از مرے غریبون کا کچھ آسرا نہین بیبیون سے میرے بعد تعرض روا نہین
بیٹی ہر کوئی کوئی بہو فاطمہ کی ہی		
چلنے لگے جو رن کو شہنشاہ بیوطن	۱۱ ق	شبیر نے لباس کیا صورت کفن

رونے لگی جو زینب مغموم و خستہ تن — کہتے تھے شاہ شکر ہی لازم کہ ای بہن
دنیا جگہ مصائب و رنج و بلا کی ہی

١٢ تم دیکھتی ہو کیسی بلا مین پھنسا ہون — غرہ کے دن سے مورد رنج و بلا ہون
شاکر ہون اور تابع حکم خدا ہون — تم دربدر پھروگی کہ شہید جفا ہون
راضی رہو اُسی پہ جو مرضی خدا کی ہی

١٣ پہونچا جو ماریہ مین شہنشاہِ دوسرا — گھوڑا امام دین کا رُکا وا مصیبتا
نام مقام پوچھا کہا سب نے کربلا — صدمہ سے روے بنت علیؑ زرد ہوگیا
جسوقت یہ سُنا یہ زمین کربلا کی ہی

١٤ لوٹا حرم کو اہل شقاوت نے جسطرح — آسکتے ہین زبان پہ مصائب وہ کسطرح
تھے ظالمون کے ظلم ہی سے متعبس طرح — شمر لعین ہر اک کو بتاتا تھا اِسطرح
بنت علی یہ ہی وہ بہو فاطمہ کی ہی

١٥ بلوہ مین قید ہوکے جو اہل حرم گئے — مجمع تھا مردوزن کا تماشے کے واسطے
لکھتا ہی راوی روروکے اور سر کو پیٹ کے — کوفہ مین پوچھتی تھی سکینہ ہر ایک سے
تم مین خبر کسی کو ہمارے چچا کی ہی

١٦ مداح نام جسکا ہی فہرست مین لکھا — بیشک وہ ہوگا زائر سلطان کربلا
ہی انتظار حکم طلب صبح اور مسا — دیکھین شریف ہوتی ہی تقدیر کب رسا
مدت سے آرزو سفر کربلا کی ہی

مخمس دیگر بر سلام چودھری سید شریف الحسن صاحب مہابنی برادرزادۂ حضرت مداح

۱
علی اول علی افضل علی بہتر سے بہتر ہی
علی حاکم علی والی علی مختار محشر ہی
علی جرار ہی خیبر کشا ہی اور حیدر ہی
علی مولا علی ہادی علی ساقی کوثر ہی
امام خلق ہی مشکلکشا ہی شیر داور ہی

۲
علی مثل نبی لاریب ہی مخمسہ بنی آدم
یہ کہنا وصف مین دونون کے بیشک ہوگیا انرم
برابر فاطمہ کے رتبہ ون کے ہرگز نہین مریم
بتول و مرتضی نام خدا ہین زبدۂ عالم
نہ حوا اُنسے افضل ہی نہ آدم اُنسے بہتر ہی

۳
گرفتار رسن ہین خاصۂ قیوم بلوہ مین
مجھکو کون ہین یہ ہمکو ہی معلوم بلوہ مین
چھپائے بالون سے چہرونکو ہین مغموم بلوہ مین
کھلے سر ہین جناب زینب و کلثوم بلوہ مین
نہ هودج ہی نہ محمل ہی نہ مقنع ہی نہ چادر ہی

۴
اسے ذی رتبہ اسکو حب ثنا توقیر کہتے ہین
وہی ہوتا ہی قسمت مین جو ہو تحریر کہتے ہین
کہ حُر کو اپنا محسن حضرت شبیر کہتے ہین
کہان تھا حر کہان پہونچا اسے تقدیر کہتے ہین
رسائی ہی یہ قسمت کی یہ خوبی مقدر ہی

۵
ہوے مدفون شہے لاجب شہ بیکس کے لشکر کے
قیامت خیز تھے یہ زینب ناشاد کے نالے
لپٹتے تھے تمام اہل حرم اک ایک مرقد سے
تعجب ہی کہ کل جو گلبدن پھولونمین بستے تھے
انھین لوگونکی تربت پی فلک محتاج چادر ہی

۶
روایت کرتے ہین وہ لوگ جو مقتل مین بستے تھے ہوے مدفون وہ لاشے جو مدفن کو ترستے تھے
حرم تھے نوحہ خوان اسطرح اور آنسو برستے تھے تعجب ہی کہ کل جو گلبدن پھولون مین بستے تھے
انھین لوگونکی تربت اے فلک محتاج چادر ہی

۷
علی کے در کا ذرہ طعنہ زن ہی مہر تابان پر یہان کی خاک کو بھی فخر ہی جنت کے بستان پر
یہ مجھ ناچیز کو ہی ناز لطف شاہ مردان پر نہین رکھتا قدم مین عار سے تخت سلیمان پر
گداے شاہ ہو مین کوچۂ حیدر مین بستر ہی

۸
خداوندا ہی مجھکو فوج عصیان اسطرح گھیرے نہین کوئی بجز تیرے کرم جو اسکا منھ پھیرے
جو میرا حال ہی روشن ہی بالکل سامنے تیرے اٹھین راہ عدم مین کسطرح یارب قدم میرے
کہ وحشتناک رستہ ہی گنہ کا بوجھ سر پر ہی

۹
نہ حب جاہ مین اسطرح سے سرشار ہوجاؤ کہ فکر عاقبت سے غافل و بیکار ہوجاؤ
نہ سوؤ خواب غفلت مین ذرا بیدار ہوجاؤ صدا دیتی ہی تربت غافلو ہوشیار ہوجاؤ
مین جاے تار ہون جسمین نہ تکیہ ہی نہ بستر ہی

۱۰
بپا ماتم ہی اک سو خیمہ مین قاسم کی رحلت کا الم تازہ ہی عباس دلاور کی شہادت کا
عقب ہی سامنا ہی شاہ کو پھر اک مصیبت کا تلاطم ہی حرم مین اکبر مہرو کی رخصت کا
ادھر بہنین تڑپتی ہین ادھر بیتاب مادر ہی

۱۱
ستم کی ہی شہ دین پر فراوانی کئی دن سے گھر انزغہ مین ہی احمد کا وہ جانی کئی دن سے
ہی بحر ظلم کی مولا پہ طغیانی کئی دن سے غضب ہی شاہ دین پر بند ہی پانی کئی دن سے

ہر اک معصوم کا فرطِ عطش سے حال ابتر ہے

۱۲ یہ حالت دیکھکر تشویش ہے سلطان صابر کو
تردد ہے بہت سرور کے ہر اک یار و ناصر کو
یہ فرطِ تشنگی ہے فی الحقیقت آل طاہر کو
برابر پیاس کی شدت سے غش آنے مین باقر کو

بلکتی ہے سکینہ جان بلب جھولے مین اصغر ہے

۱۳ علی و فاطمہ میدان مین منہ اشکون سے دھوتے ہین
رسول کبریا بالین پر سرور کے روتے ہین
عدوے دین جہاز آل احمد کو ڈبوتے ہین
حسین ابن علی اسطرح زمین ذبح ہوتے ہین

دعاے امت جد لب پہ گردن زیر خنجر ہے

۱۴ حرم بھیجے گئے جب خانۂ تاریک و ویران مین
عجب تشویش تھی کل اہلبیت شاہ مردان مین
یقین تھا ہو جدائی ڈر سے بچو نکے تن و جان مین
سکینہ کہتی تھی گھٹ گھٹ کے مر جاؤنگی زندان مین

پھوپھی اماں یہ گھر تو قبر سے بھی خوار و بدتر ہے

۱۵ کیا جب کربلا مین شہ پہ نرغہ فوج اعدا نے
پیا پے تب پیام بعیت حاکم سے لگے آنے
لڑائی ٹھہری جسدم کر دیا انکار مولا نے
شب عاشور حضرت سے یہ پوچھا بنت زہرا نے

کہو کچھ صلح پر آمادہ بھائی لشکر شر ہے

۱۶ عبث دشمن ہماری جانکی ساری خدائی ہے
نہ حب جاہ ہے نے آرزوے بادشاہی ہے
نکلنے کی بھی صورت اس بلا سے کوئی بھائی ہے
کہا حضرت نے کل تا عصر سب گھر کی صفائی ہے

یہ حلق خشک ہے اور شمر ذو الجوشن کا خنجر ہے

۱۷ حرم کو اسطرح کوفہ مین لائے ظالم بدخو
نہ اک رومال تک تھا پاس انکے منھ چھپانیکو

سر بازار اُسدم عجز سے اور شرم سے رو رو — کہا زینب نے بازارون مین کیون ہمکو پھراتے ہو

لعینو سر پہ ہم بیوون کے مقنع ہی نہ چادر ہی

۱۸ حرم کو لوٹ کر جسوقت فارغ ہو چکے ناری — گئے دفنانے اپنے کشتونکو وہ ظلم کے بانی
یہ حالت دیکھکر سر پیٹ کے زینب یہ کہتی تھی — غضب ہی دفن لاشین ہو رہی ہین فوج اعدا کی

اگر بے گور رن مین لاشہ سبط پیمبر ہی

۱۹ عدو تاراج خیمہ کر چکے سبط نبی کے جب — سر آل عبا سے چادرین تک لیگئے وہ سب
نظر آئی جو اُسکو نرغہ مین اس حال سے زینب — کہا سجاد نے اس ظلم کا شاہد ہی تو یا رب

مری آنکھون کے آگے دختر زہرا کھلے سر ہی

۲۰ نہین کام آئیگا ہرگز ذخیرہ دولت و زر کا — ہی یکسان بعد مردن حال درویش و تونگر کا
پتہ ہی جام جم کا اور نہ اُسکے تاج و افسر کا — ذرا عبرت سے دیکھو حال شاہان فلک فر کا

یہ قبر قیصر و دارا ہی وہ گور سکندر ہی

۲۱ لگی مداح کی لو ہی امام عصر غائب سے — بچائیگی ہمین دنیا کی وہ ہر اک نوائب سے
مین بالکل متفق ذاکر کے ہون اس قول صائب سے — بچاؤ بہر احمد اپنے خادم کو مصائب سے

شریف دل حزین یا مرتضیٰ مغموم و مضطر ہی

مخمس بر سلام چودھری سید نظیر الحسن صاحب جہانبی برادر زادۂ حضرت مداح

۱ ہند مین کیون رہے جسدم یہ خیال آتے ہین — کربلا کیون نہ گئے سوچ کے پچھتاتے ہین

شرف مدفن شبیر یہ تبلاتے ہین | مجرئی حائر شہ مین جو جگہ پاتے ہین
بند آنکھین کیے جنت کو چلے جاتے ہین

۲ تیغین میدان مین سفاک جو چمکاتے ہین | یاور شاہ زمن غیظ سے تھراتے ہین
حکم لڑنے کا شہ دین سے نہین پاتے ہین | فوج مین لشکر اعدا سے جو تیر آتے ہین
رفقا شاہ کا منھ دیکھ کے رہجاتے ہین

۳ گل کہان اور کہان رخسارۂ ہمشکل نبی | انتہا انکی لطافت ہی فقط دو دن کی
مین نہین جانتا کس نے زرہ بے ادبی | رنگ روے علی اکبر سے جو نسبت دی تھی
پھول بھی دیکھیے اب سر پہ چڑھے جاتے ہین

۴ رعشہ ہی خوف سے ہر اہل ستم کے تن مین | ڈر سے شیر دبکے ہین منھ اپنے چھپائے بن مین
رعب کے مارے ہی سکتہ سا صف دشمن مین | غل ہی شمشیر علی آج کھنچیگی رن مین
شور ہی فوج عدو مین کہ حسین آتے ہین

۵ کام جب آچکے شبیر کے خویش و یاور | تیر بیداد سے بیجان ہوے رن مین اصغر
آئے رخصت کے لیے خیمہ مین جبدم سرور | کہا سجاد نے جنت کو گیا سب لشکر
پیچھے ہم قافلہ والون سے رہے جاتے ہین

۶ حال پر اہل زمانہ کی ہی مجھکو حیرت | دولت و زر کے لیے کرتے ہین یہ کیون محنت
جبکہ ثابت یہ سر اک فرد پہ ہی بے وقت | کام آتی نہین کچھ اہل دول کے دولت
مال دنیا سے یہ تھوڑا سا کفن پاتے ہین

۷
جب بڑھی خیمۂ عترت کیطرف فوج حریف
شاہ دین کرنے لگے دوست کی اپنے تعریف
لیکے انصار بڑھے روکنے کو ابن عفیف
گو حبیب ابن مظاہر ہین بہت پیر ضعیف
پر جوانون سے کچھ آگے ہی بڑھے جاتے ہین

۸
قید کر لائے جو لشکر مین حرم کو بدخو
فرقت اصغر بے شیر مین اُسدم رو رو
کچھ نہ باقی تھا بچھاتے جو صف ماتم کو
بانو کہتی تھی کہ مقتل مین چلا جانے دو
بی بیو اصغر ناداں مجھے یاد آتے ہین

۹
بعد مرنیکے جو مطلوب ہو تم کو راحت
عمل خیر مین لازم نہین ہرگز غفلت
چاہیے ماتم شبیر مین ہر دم رقت
چھوڑ جاؤ گے یہین دولت و جاہ و حشمت
سنعمو قبر مین اعمال ہی کام آتے ہین

۱۰
طنطنے دہر مین جن شاہونکی تھے شوکت کے
چشم عبرت سے تو نظارہ کر و قدرت کے
نہین ملتے ہین نشان آنکی کہن تربت کے
کاسۂ سر ہین یہ شاہان فلک رفعت کے
راہ رو آج جنھین پانون سے ٹھکراتے ہین

۱۱
قتل جب ہو چکے انصار امام خوش خو
نوحہ کرتے تھے حرم پیٹ کے سر کو رو رو
کوئی باقی نہ تھا جو شہ پہ فدا جا کر ہو
جاتے ہین خیمہ سے شاہ شہدا مرنے کو
اِسے دیتے ہین تسلّی اُسے سمجھاتے ہین

۱۲
جب گرا گھوڑے سے سرور کا ہوا دل محزون
غش مین بھی ورد زبان اُسکے یہی تھا مضمون
غش پہ غش آتے تھے اسدرجہ بہا جسم سے خون
نزع مین نور الٰہی کی زیارت کرون

ابھی ای روح ٹھہر جا کہ امام آتے ہین

۱۳
عید کے روز بھی عابد کو جو پایا مغموم
وجہ کیا غم کی ہی تب بولا وہ رو کر مظلوم
عرض کی ایک صحابی نے نہین یہ معلوم
دل مین رہتا ہی جو میرے غم و ماتم کا ہجوم
عیش و راحت نہین رہنے کی جگہ پاتے ہین

۱۴ ق
دودھ اور پانی نہ دو روز جو اصغر کو ملا
کہتا ہی راوی پُر غم کہ مین یہ دیکھتا تھا
ہونٹھ پپڑا گئے اور خشک ہوا ننھا گلا
لا کے میدان مین معصوم کو حضرت نے کہا
زرد یہ پھول سے رخسار ہوے جاتے ہین

۱۵
تھے سمجھدار وہ پانی نہ دیا تھا جنکو
کوئی اِس درجہ ستاتا ہی بھلا محسن کو
ظالمو رحم کرو دیکھ کے اِنکے سن کو
پیاس سے مرتے ہین پانی کی طلب ہی اِنکو
خشک لب اصغرِ نادان تمھین دکھلاتے ہین

۱۶
غل تھا یہ ارض و سما مین کہ مبارک ای حُر
ذکر یہ تھا رفقا مین کہ مبارک ای حُر
تھی صدا آلِ عبا مین کہ مبارک ای حُر
شور تھا فوجِ خدا مین کہ مبارک ای حُر
کھولنے ہاتھ ترے عقدہ کشا آتے ہین

۱۷
سچ ہی مداح توانگر ہو کوئی یا کہ فقیر
آب زر سے لکھون یہ مقطع بے مثل و نظیر
اُنس احباب سے محدود ہی تا وقت اخیر
زندگی تک ہی عزیزون کی محبت ہی نظیر
چھوڑ کر قبر مین احباب چلے جاتے ہین

مخمس دیگر بر سلام چودھری سید نظیر الحسن صاحب مہانی برادر زادۂ حضرت مداح

١
آل پیغمبر سدا رنج و محن دیکھا کیے — سب ترے جور و جفا چرخ کہن دیکھا کیے
ظلم جو ان پر ہوے وہ خستہ تن دیکھا کیے — پیاس کے صدمے غریب و بیوطن دیکھا کیے
یاس سے سوے فلک شاہ زمن دیکھا کیے

٢
بند آنکھیں تھیں مگر سبز چمن دیکھا کیے — رنگ نسرین و بہار نسترن دیکھا کیے
صبح تک باغ جنان کو من و عن دیکھا کیے — شب کو یہ فضل خداے ذو المنن دیکھا کیے
خواب مین ہم روضۂ شاہ زمن دیکھا کیے

٣
ہوتا ہے ثابت یہی اکثر روایت سے مجھے — ظلم بیوون پر کیے کیا کیا نہ اہل جور نے
بازوے اہل حرم یون دست بدعت سے کسے — اہلبیت مصطفے چھوٹے جو قید ظلم سے
مدتون تک ہاتھ مین داغ رسن دیکھا کیے

٤
ہو چکے جس وقت پورے سب مراسم بعد عقد — تھے مہیا حسرت و غم کے لوازم بعد عقد
خیمون مین اپنے گئے سب آل ہاشم بعد عقد — آکے بیٹھے پاس کبرا کے جو قاسم بعد عقد
کس نگاہ یاس سے دولھا دلھن دیکھا کیے

٥
گرم میدان مین ہوئی جب آتش جنگ و جدال — کام آئے یاوران بادشاہ خوش خصال
پہونچی جب نوبت عزیزون کی بصد رنج و ملال — ہر پسر سے کہتی تھی زینب گئے مسلم کے لال
سوے باغ خلد تم اے جان من دیکھا کیے

۶
آب بن کمھلا گئے سب فاطمہ زہرا کے پھول — سیر سے گلزار کی کیا خاک فرحت ہو حصول
حال دل اپنا ہے مثل عندلیب دل ملول — مثل گل سینہ میں ہیں داغ غم سبط رسول

جب ذرا گردن جھکی سیر چمن دیکھا کیے

۷
جو غم آل نبی سے اس جہان میں ہیں ملول — سیر ہو باغ جہان کی سامنے اُسکے فضول
اِسطرح ہو لطف گلزار جنان انکو حصول — مثل گل سینوں میں ہیں داغ غم سبط رسول

جب ذرا گردن جھکی سیر چمن دیکھا کیے

۸
پیاس سے بیتاب جھولے میں ہوا جسم صغیر — لیکے اُسکو رن میں آئے سرور گردون سریر
کہتے ہیں یون راوی پرغم با اسناد کثیر — جب لگایا حرملہ نے گردن اصغر پہ تیر

دیر تک مولا سوئے ناوک فگن دیکھا کیے

۹
صابروں میں سب سے افضل ہیں امام انس و جان — خلق میں پیدا ہوا ثانی نہ جنکا بیگمان
کیون نہو ایوب سے افزود انکی عز و شان — ضبط دیکھو سر نہ پیٹا اور نہ کی آہ و فغان

قتل اکبر ہو گئے شاہ زمن دیکھا کیے

۱۰
مشک لیکر آیا جب جنگاہ میں ابن علی — ہو گئے یکجا شامیوں نے راہ روکی نہر کی
ایک ہی حملہ میں دریا پر جو ہو نجادہ جری — کہتے تھے عباس کیون دیکھی ہماری صفدری

نہر پر ہم آ گئے سب تیغ زن دیکھا کیے

۱۱
بولے یون اہل وطن سب کچھ تھیں مقدور تھے — لب ہلا ہی یہ سبب رنج و محن کا فور تھے
کیا سبب تھا قید میں جو اسقدر مجبور تھے — کہتے تھے سجاد حکم شاہ سے معذور تھے

	شام مین کنبہ کو پابند رسن دیکھا کیے	
قید سے چھٹ کر جو آیا کربلا مین قافلا سچ کہو ابن علی فخر سلیمان کیا نہ تھا	۱۲	دیکھکر بے سایہ لاش شہ کو زینب نے کہا دشت مین افسوس ہی ای طایران کربلا
	دھوپ مین تم لاشۂ شاہ زمن دیکھا کیے	
جاتے ہین ہر روز سوے کربلا جم غفیر حیف ہی ضایع کیا یان ہند مین وقت کثیر	۱۳	کسقدر مداح ہین ہم تابع نفس شریر روضۂ شبیر پر احباب جا پہونچے نظیر
	ایک ہم ہی ہند مین رنج و محن دیکھا کیے	

مخمس بر سلام جناب ذاکر آل نبی سید عباس علی صاحب فرد الہ آبادی

ازل کے دن کیا ہی عہد ہمنے اپنے داور سے خمیر اپنا ہی بیشک طینت آل پیمبر سے	۱	جدا ہونگے نہ روز حشر تک دامان حیدر سے سلامی کو نہ کیونکر ہو تو لا میر کوثر سے
	کرینگے حشر مین سیراب وہ کوثر کے ساغر سے	
علی کا زور ہی عالم مین ظاہر فتح خیبر سے صداقت امیر کے دعوی کی ہی ثابت قول اکثر سے	۲	سخاوت در عدالت ہی عیان قرآن داور سے علی اعلی سے اعلی ہین علی برتر ہین برتر سے
	نہین بہتر سلامی کوئی داماد پیمبر سے	
یہ دن وہ ہی جدا جس دن ہوے شبیر اکبر سے یہ دن وہ ہی گلا جس دن کٹا سرور کا خنجر سے	۳	یہ دن وہ ہی چھٹی جب زینب بیکس برادر سے سلامی روز عاشورا نہ کیون اشکون کا منہ برسے

ابھی دن غم کا برپا ہی جہانین چرخ اخضر سے		
اعزا ہو چکے سرور کے جسدم رن مین قربانی رضا لیکر جو پہونچا رزمین آخر شاہ کا جانی	۴	ہوئی سبط نبی پر رنج و آفت کی فراوانی بنا رن وادی ایمن کہ آئے احمد ثانی
بسا ہی دشت سارا بوے گیسوے معنبر سے		
کیا اللہ نے ایسا سخی فرزند حیدر کو محبو دیکھو تو اِس انقلاب چرخ اخضر کو	۵	لٹا دیتے تھے راہ حق مین سارے مال کو زر کو کیا تھا پیاس مین سیراب جس نے حُر کے لشکر کو
غضب ہی اُسکے بچے بوند پانی کے لیئے ترسے		
لٹایا واسطے امت کے شہ نے اپنا سارا گھر نہ ہون سو جان ہم کیونکر فدا سبط پیغمبر	۶	وفا کین آپ نے مخفر کی شرطین ری گن گن کر لیا تھا بخشش امت کا شہ نے بار جو سر پر
کٹا کر سر رہ حق مین اُتارا بوجھ وہ سر سے		
گرے گھوڑے سے جب اپنے علمدار شہ والا پئے رخصت علی اکبر ہوئے فی الفور آمادہ	۷	شہ بیکس نے کی اک آہ جس سے عرش تھرایا شبیہ خاص احمد ہو نہ جاؤ مرنے کو بیٹا
کہا زینب نے رو رو کر یہ ہمشکل پیمبر سے		
اکیلے رہ گئے میدان مین جسدم سید خوشخو حرم سر پیٹتے تھے خیمہ کے دروازے پر رو رو	۸	نہ تھا باقی کوئی جو شاہ دین پر جا فدا ہو کہا قاسم کے چھوٹے بھائی نے ماں سے نہ تم روکو
چچا پر ہونیکو قربان نہین کم سن مین اصغر سے		
کیا پاس پیمبر بھی نہ کچھ گمراہ اعدا نے	۹	لیے دنیاے فانی چھوڑ دی سیدھی راہ اعدا نے

یہانتک دشمنی کی شاہ سے بدخواہ اعدا نے
کیا زخمی حسین ابن علی کو آہ اعدا نے
تبر سے تیر سے تلوار سے نیزہ سے خنجر سے

١٠ سحر قتل حسین ابن علی کی جب ہوئی پیدا
تہیہ مین تیمم کے تھا لشکر شاہ بیکس کا
عبادت کو اٹھے خالق کے سب شبیر کے شیدا
اذان یہ آخری صبح شہادت کی ہے دو بیٹا
امام دین نے فرمایا یہ ہمشکل پیمبر سے

١١ ہوئی جب پیاس سے جھولے مین حالت غیر اصغر کی
ابھی تقریر سرور پوری ہو بھی نہ پائی تھی
لئے اتمام حجت رن مین آئے شہ عالی
جو جوڑا حرملہ نے تیر چلا کر کمان بولی
خطا ہے کیون شقاوت کرتا ہے معصوم اصغر سے

١٢ غضب ہے ہو گئے اعدا دین یہ درپئے ایذا
نگر روز دہم ہے راوی پرغم نے یون لکھا
کیا ہفتم سے پانی بند شہ پر آہ واویلا
قلم ایسا کیا تھا باغیون نے باغ زہرا کا
رہا باقی نہ کوئی ایک بھی سرو و صنوبر سے

١٣ ذبیح راہ حق جب ہو چکے ہمشکل پیغمبر
چلے مرنے کو تو نزدیک تر فرزند کے آکر
شہ مظلوم رن مین رہ گئے بے یار و بے یاور
نہین چلتے ہو بیٹا صدقے ہونے امت جد پر
کہا رو کر یہ شہ نے جھولے مین معصوم اصغر سے

١٤ حرم کا قافلہ لوٹا ہوا کوفہ مین جب پہونچا
تعجب ہے قیامت ہو گئی اسدم نہ کیون برپا
تماشا دیکھنے والون کا ہر کوچہ مین مجمع تھا
برہنہ سر حرم تھے اسطرح بلوہ مین واویلا
چھپائے تھی سر اک شہزادی منہ بانو کی چادر سے

۱۵
گرا گھوڑے سے جس دم خاک پر فرزندِ پیغمبر
نہیں معلوم دل سفاک کا آہن تھا یا پتھر
چڑھا سینہ پہ شہ کے گرتے ہی جلادِ بد اختر
علی و فاطمہ روتے رہے بالین سرور پر
گلا کاٹا گیا شمرِ لعین سے آبِ خنجر سے

۱۶
رضا جب بھانجوں نے رن کی پائی شاہِ والا سے
ہوئے مصروفِ جنگ آتے ہی وہ دو روز کے پیاسے
قدم کو چوم کر رخصت ہوئے وہ بنتِ زہرا سے
اُدھر عون و محمد لڑ رہے تھے فوجِ اعدا سے
اِدھر زینب بحسرت دیکھتی تھی خیمہ کے در سے

۱۷
فدا جب ہو چکے زینب کے بیٹے سر کو کٹوا کر
سمجھکر قصد کو فرزند کے گو دل ہوا مضطر
کمر کو باندھکر ماں پاس آیا وہ بسرِ شبر
کہا ماں نے میں راضی ہوں سدھارو صدقے ہو شہ پر
ہوئے رخصت طلب جب تشنہ قاسم اپنی مادر سے

۱۸
بوقتِ شام عاشورا جو آئی صحن میں صغرا
بچشمِ غور اُسکو دیکھکر اُسوقت واویلا
اُسے کوٹھے پہ خونیں تر کبوتر اِک نظر آیا
کہا صغرا نے آتی بوئے بابا اِس سے ہی پیدا
ٹپکتا ہی جو تازہ خون یہ بالِ کبوتر سے

۱۹
محرم میں ہو عشرت کسطرح سے مومنو سوچو
یہ ہی شرطِ محبت آلِ احمد سے جو رکھتے ہو
گرفتارِ بلا تھا اندنوں میں سیدِ خوشخو
محبو روؤ پیٹو خاک اُڑاؤ کھولدو سر کو
یہ ہے عاشور کا دن جو نہیں کم روزِ محشر سے

۲۰
بنایا اہلبیتِ مصطفےٰ کو آہ جب قیدی
اُٹھانیکو قدم جلدی سے جب کی شمر نے سختی
مہارِ ساربانی عابدِ بیمار کو سونپی
کہا عابد نے کیسے چل سکوں میں ظالمو جلدی

مرے تلوؤن مین کانٹے ہر قدم چبھتے ہین نشتر سے

٢١
عطا حق نے کیے تھے شاہِ دین کو مرتبے ایسے — کہ جنکا حصر ہو سکتا نہین جن و ملائک سے
نہ تھے محتاج تھے مختار جو وہ چاہتے کرتے — بھلا نو لاکھ کیا تھے سر قلم ہوتے کروڑون کے
مگر معذور تھے حضرت فقط تحریر محضر سے

٢٢
شمارِ حُر غازی تھا ہنوز تک فوجِ الکفر مین — یقینی جانتے تھے سب آئے فوجِ ستمگر مین
لکھا لایا تھا جو باغِ جنان اپنے مقدر مین — یکایک مل گیا حُر جبکہ جا کر شہ کے لشکر مین
یزیدی رہ گئے سکتے مین سب حیران و ششدر سے

٢٣
جگر پکڑے کھڑے تھے شاہِ خوش انجام خیمہ مین — تڑپتی خاک پر تھی زینبِ ناکام خیمہ مین
یقینی حشر کا تھا اُس گھڑی ہنگام خیمہ مین — چلے مرنیکو جب اکبر یہ تھا کہرام خیمہ مین
نکلتا ہے جنازہ نوجوان کا جسطرح گھر سے

٢٤
رفیق و اقربا جب کٹ گئے شبیر کے سارے — نہ بھائی نہ بھتیجا تھا نہ کوئی گود کے پالے
ہوئے خود سامنے آکر کھڑے جب فوجِ اعدا کے — کمانداروں کو چلاتا تھا ابنِ سعد گوشے سے
مشبک سینۂ سرور ہو یون تیرون کا مینھ برسے

٢٥
فدا شہ پر ہوئے جب حضرت عباس دریا پر — فقط سرور تھے باقی گھر مین یا ہمشکل پیغمبر
بصد منت شہِ مظلوم سے رن کی رضا لیکر — سدھارے رن کو جب اکبر ہوئی بیچین یہان مادر
لگی کہنے یہ رو رو کر بحسرت شہ کی خواہر سے

٢٦
غضب کا وقت ہے یان بنونگی اب تو جانون پر — اثر کرتی ہے چشمِ بد سدا ابرو کمانون پر

مین سنتی آتی ہون اکثر ہی یہ سب کی زبانون سے — برس اٹھارھوان ہوتا ہی بھاری نوجوانون کو

بہن زینب مجھے ڈر ہی شباب حسن اکبر سے

۲۷ خیال ماتم شہ رہتا ہی مداح جس سر مین — بلا شک ہی شمار اُسکا عزاداران سرور مین
سند آیا ہمین یہ اک مقولہ غم کے دفتر مین — مدد سے خامس آل عبا کی فرد محشر مین

قلم ہو نگے بد اعمال تیرے سارے دفتر سے

تضمین بر شعر جناب مرزا اسد اللہ خان غالب مرحوم دہلوی

۱ اے والہان الفت اولاد مصطفی — وے عاشقان لخت دل اشرف النسا
شاہ شہید خاصۂ حق فدیۂ خدا — مزد شفاعت و صلۂ صبر و خون بہا

ہیچ از کسے نخواستہ الا گریستن

۲ پہونچا وطن مین اہل حرم کا جو قافلہ — زینب نے رو کے اہل وطن سے یہی کہا
ابن علی غریب و حزین کشتۂ جفا — مزد شفاعت و صلۂ صبر و خون بہا

ہیچ از کسے نخواستہ الا گریستن

۳ یان تک تھے محو بخشش امت شہ ہدا — خنجر کے نیچے ہر گھڑی امت کی تھی دعا
اسپر بھی کیا غیور تھے شہ رو خا فدا — مزد شفاعت و صلۂ صبر و خون بہا

ہیچ از کسے نخواستہ الا گریستن

۴ قربان جود و بخشش سلطان کربلا — ہم عاصیون کے واسطے سب گھر لٹا دیا
اس بخشش و عطا پہ یہ تھا شہ کا حوصلا — مزد شفاعت و صلۂ صبر و خون بہا

ہیچ از کسی نخواستہ الا گریستن

۵
سوچو تو ای مجبو ہی سر پیٹنے کی جا
سر دیکے جس نے نذر بدرگاہ کبریا
ماتم مین اُسکے ہم نہ کرین نالہ و بکا
فرد شفاعت وصلۂ صبر و خون بہا

ہیچ از کسے نخواستہ الا گریستن

۶
ثابت ہی یہ کہ اشک عزاے شہ ہدا
اِسواسطے امام دو عالم نے برملا
مرہم ہی زخمہاے حسین غریب کا
فرد شفاعت وصلۂ صبر و خون بہا

ہیچ از کسے نخواستہ الا گریستن

۷
اچھا ہوا جو آنکھون سے خون جگر بہا
کس واسطے کہ سید بیکس نے مطلقا
مداح حق شاہ شہیدان کیا ادا
فرد شفاعت وصلۂ صبر و خون بہا

ہیچ از کسے نخواستہ الا گریستن

تضمین بر رباعی جناب خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمہ

۱
رونق دہ مہر و نجم و ماہ است حسین
ہادی زمان و قبلہ گاہ است حسین
در پیش خدا صاحب جاہ است حسین
شاہ است حسین و بادشاہ است حسین

دین است حسین و دین پناہ است حسین

۲
چون حاکم شام گشت منحوس و پلید
شہ دید ازین بدین حق نقص شدید
بیعت ز امام ہر دو عالم طلبید
سر داد و نداد دست در دست یزید

باسر کہ بناے لا الہ است حسین

کہا شہ نے ای فرقۂ اشقیا	۲	مین ہون کون سمجھو تو مجھکو ذرا
مرا جد ہی بیشک حبیب خدا		اک ادنی سی جس شہ کی ہی یہ ثنا

شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم وسیم

قطعات تاریخ از مصنف

یہ اک حقیر ترین بندون مین جو ہی مداح		ازل کے دن سے وہ ہی عاشق شہ کونین
سلام خمسو مین اُسنے برائے کسب ثواب		مصیبت شہ بیکس لکھی بہ شیون و شین
لکھی فکر سال کی اُسکو کہا یہ ہاتف نے		صحیح سال ہی۔ ہدیہ برائے نذر حسین ۱۳۱۵ھ

ایضاً

نظم کردم چون بامید نجات آخرت		از کتب ہائے صحیحہ کربلا را واقعات
گفت ہاتف سال اتمامش زمین سے بر وبحت (۲)		ماند از مداح نیکو باقیات الصالحات ۱۳۱۷ھ

(زبر د بینات)

ایضاً

جو ای مداح مدح شاہ عالیجاہ کہتے ہین		اُنھین تحسین بیشک سب گدا و شاہ کہتے ہین
لکھی تو نے بھی ہی جو نظم ذکر سبط احمد مین		علی تو صاد کرتے ہین پیمبر واہ کہتے ہین
لکھون تاریخ مین اتمام کے اِس نظم پر غم پر		اعزا سب مصر ہین سب ترقی خواہ کہتے ہین
تقاضہ سُنکے سب کا عرض کی مین نے یہ ہاتف سے		مجھے اِس امر مین کیا آپ حق آگاہ کہتے ہین

زروے وجد مجھ سے ہاتف غیبی نے فرمایا		زہی تاریخ - خود آقا جزاک اللہ کہتے ہین ۶ + ۱۳۰۹ھ
	ایضاً	
مداح نوشتم چو سلام و خمسہ		در ذکر مصائب امام الثقلین
از روے قبول گفت سالش ہاتف ۱۰۰		کاین نذر حسین ست ز اولاد حسین ۱۰۰ + ۱۷۹۶ء = ۱۸۹۶ء
	ایضاً	
مداح خوش نوشتہ کتابے بزیب و زین		در ذکر سروری کہ بود مالک نجات
والله از طفیل شہنشاہ کربلا		نامش بہ دہر ماند ز او بعد از ممات
جستم چو سال ختم بمن گفت ہاتفے		بے روے وہم سال بگو - شربت حیات ۶ ۱۳۲۱ - ۶ ھ

تقریظ و تاریخ چکیدۂ قلم اعجاز رقم قدوۃ الفصحا و زبدۃ البلغا فضیلت و کمالات دستگاہ جناب مولوی سید ضامن علی صاحب رضوی المشہدی الپہرسری مدرس عربی و فارسی مہاراجہ اسکول ریاست بھرت پور

تعالی اللہ جل شانہ کہ نشان مقام علو شان کلام را بالاتر از علیا رمار اعلیٰ برافراشتہ - و سمو مکان آن عالیشان را اعلیٰ تر از عالم بالا گماشتہ لامکان ادنی پایۂ کرسی رفعتش - و عرش اعظم کمترین زیر انداز عظمتش غرض از تجلی طور کہ در ازل تار و پود تافتۂ ظہور ہست و بود از ہمان نور بود جلوہ افروزی شاہد زیباے کلام ملک علام و تجمل حسناء گفت و شنود

رب وددو بود۔ کہ در حلیہ تجلی و حلہ نور رخ نمود نہ رویت وارائت بصر مصرحہ
استدعا مد نظر کہ شہادت جواب لن ترانی بسوال رب ارنی شاہد عادل
وگواہ صادق این مدعاست **ابیات**

خواست موسی بہ سوال ارنی کلمنی	لن ترانی بجواب ارنی دید وشنید
ارنی گفت باصرار جواہیدامم	صاعقہ دید دبیفتاد وز سر ہوش پرید
خر موسی صعقاً ہوش ربائے خرد ست	کہ چرا خواست رؤار ونتوانستش دید
فلہذا غرضش محض کلام حق بود	کہ ہمان گوہر دُر در صدف گوش رسید

غرض عصمت پیمبران ست کہ طلب محال وانچہ سزاوار جلالت شان
ذوالجلال نباشد سوال ننمایند۔ وبپائے خود در مقام خیبت نیایند۔
سنجل ضمیر خورشید نظر ودانایان حقیقت تخمیر تصویر پذیر این معنی خواہد بود
کہ مقصود اصلی وتمناے ولی نبی معصوم مکالمت ربانی واستماع کلام ربانی
بود۔ چنانکہ در جواب ماہذا بشوق تمام بس طول کلام فرمود۔ کلام از صفات
ثبوتیہ حق تعالی ست وبہ نتیجہ صفاتہ عین ذاتہ از ہمگین مجردات افضل واعلی **ابیات**

غیبت ذات حق تعالے	از جملہ شانہاست بالا
جائیست کہ جاے دم زدن نیست	راہے کہ رہ قدم زدن نیست
آن جا نہ رسائی رسائی	نے جوہر عقل را روائی
این طور وراے طور عقل ست	افزون ز حساب عقل ونقل ست

وکمترین مشک افشانی این ریحان جنان که قِیلًا سَلامًا سَلامًا شگفته ترین انوارش و اعبق ترین ازهارست قول اسلامیان ستبس روح پرور و دل آرا اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَةً وَّاِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا ابیات
تحقیق شعر مین حکمت ہی اور بیان مین جادو ہی

صبحی پی تصدیق چنین دعوی صادق … بگشود ز ابواب سموات سرادق
صبحی که ز رشکش دل خورشید بر آتش … بر دست سوال ید بیضا ز بر آتش
از روشنیش روی جهان جلوه گه طور … بر شاہق طورست ازان نور علی نور
زان لیلی شب هشت به پس پرده شب آسا … سُبْحَانَ قَدِیْرٍ جَعَلَ اللَّیْلَ لِبَاسًا
پاک ست ذی مقدورے که گردشب را پوشش
از لمعه او روز کواکب شب تیره … از شعشعه او دیده انجم همه خیره
آن نور که هر صبح همی جست و نمی دید … در گردش خود شعله جواله خورشید
تابانی تاب دل دل سوختگان کرد … ز اب حسدش آتش آتشکدها سرد
تابید یکایک بدلم نور تباشیر … فرمود به بیماری دل کار طباشیر

سبحان الله زہی صباح عالم آرا که بنجواے وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ سوگند
قسم صبح ہر گاه که دم زند
نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ راقسم به - و به تباشیر انوارش بر زبان
خدا یتعالی که نور آسمان و زمین ست
سحر خیزان اطیار و صبح نفسان ذی اذکار شور زہازہ ابیات

علی الصباح که چشم خور اشک انجم ریخت … سیاه زنگ بخوف قشون روم گریخت
صباح نور که خور سوخت ز آتش رشکش … غریق لجه شرم ست چشمش از اشکش
دل ست جلوه گه طور از تباشیرش … شفا سوزش و سوداے قلب تاثیرش

خجل زتاب رخش تاب آفتاب کند | صفائی آبروے آب آب کند
نفس ببرد آب وتاب آئنہ را | فروغ خیرہ کند دیدہ معائنہ را
درین صباح سروشی بگوش ہوشم گفت | عجب لآلی ستلالی نصیحت سفت
کہ غفلت از چہ توبید ار مغز واعجباہ | زہوشیار چنین بیہوشی معاذ اللہ
بوجد آمدہ ناز خویش بیخبری | بخواب رفتہ خیز از تیقظ سحری
چرا ز معجزۂ بینی نیاری یاد | کہ عقل کل پی تصدیق آن گواہی داد
جناب خان بہادر مشیر قیصر ہند | کلید قفل در بند وبست کشور ہند
نوشت مرثیہاے حسین ازغم ودرد | کباب کرد جگرہا بہ آتش دم سرد
چنین کلام کہ آتش زند بقلب وجگر | فتد کلیم زہش زین کلام برق اثر
بہ قصہ ہاے غم اندوز وغصۂ خونریز | بنظم ہمبر گداز وکلام درد انگیز
جگر شگافت بالماس ریزہ ہاے بیان | کہ از غم حسن انداخت لخت لخت بر آن

دَنَی الحُسَینَ وَقَتلَی الطُّفُوفِ مُکتَئِبًا
دہ رویا امام حسین وشہداے کربلا کو بادل دردمند واندوہگین
دَنَی الحُسَینَ عَلَیہِ السَّلَامُ مَرثِیَۃً
دہ رویا امام حسین علیہ السلام پر زار زار
هُوَ الحُسَینُ وثابتعلی لَہٗ اَصلٌ
انکا نام حسین ابن ثابت علی ہی
هُوَ الوَلِیدُ لِثابتعلی قَتِیلُ الحَیفِ
وہ بیٹے ہیں میر ثابت علی صاحب مرحوم کے جو ظلم باغیان سے شہید ہوے
اِذَا بَکَیتُ عَلَی سِبطِ سَیِّدِ الثَّقَلَین
جب میں روتا ہون سید دارد وجہان کے نواسہ پر
اَسَی مَصَائِبَ قَتلَی الطُّفُوفِ تَکمُدُنِی
شہداے کربلا کی مصیبتون کا غم میرا دل دکھائے دیتا ہی

وَدَمعُ عَینِہٖ لَا یَرقَانُ مُنسَکِبًا
درحالیکہ اسکی آنکھ کے آنسو نہین تھمتے تھے اور ریزان تھے
اِذَا اَنّٰہٗ ذَکَرَ عَزَّی الرَّسُولَ تَعزِیَۃً
جب کہ یاد کرتا تھا تعزیہ کرتا تھا رسول کی بہت تہنت
اِلَی الاِمَامِ حُسَینِ الشَّہِیدِ مُتَّصِلٌ
انکی نسل کا سلسلہ حضرت امام حسین شہید تک ملتا ہی
هُوَ السَّلِیلُ بِسِبطِ النَّبِیِّ ذَبِیحِ السَّیفِ
وہ پوتے ہیں اس نواسہ رسول کے جو تلوار سے شہید ہو گئے
یُستَحیِی عَیبَ البَحرِ مِن دُمُوعِ العَینِ
تو شرمندہ ہوجاتے ہیں جوش ہائے دریا آنکھ کے اشکون سے
رَثَیتُہُم وَیَنَاحُ الطُّیُورُ تُسعِدُنِی
میں انکو روتا ہون اور پرندون کے نوحے میری اعانت کرتے ہیں

نثرت من صدف العين لؤلؤا رطبا
مین نے صدف چشم سے گوہر آبدار بکھیرے

قطعت وجهي من ظلم دهر فا قطعا
اور زمانہ کے ظلم سے مین نے اپنا منھ چین بر جبین کر لیا

هربت نحو فلاة توحشا يوما
مین کسی روز از راہ وحشت سے جنگل کو بھاگتا تھا

الى الحديقة يوما ورمته دوما
اور کسی روز باغ کا قصد کرتا تھا

اذا سمعت حماما يرنم الاشعار
وہان جاکر سنا مین نے ایک کبوتر کو کہ اشعار دردناک گا رہا تھا

فكان من نغمات يسكن الانهار
اور اپنے نغمون کی تاثیر سے آب جاری کو راکد کر رہا تھا

شدى المراثي غما ينوح بالانشاد
اور مرثیہ پڑھ رہا تھا نوحون کے ساتھ اور اشعار گا رہا تھا

غناؤه بنياح يشقق الاكباد
اسکے راگ سے نوحے جگر کے ٹکڑے کر رہے تھے

واذ سمعت ببلبال بلبل غرد
ناگاہ سنا مین نے ایک نوحہ گر بلبل کے دردناک نالون کو

اجبته وتلظى بناره كبدي
تب مین نے اسکو جواب دیا در حالیکہ اسکی سوزش قلب سے میرا جگر کباب ہو رہا تھا

بیان بلبل اگر بامنت سر یاری ست
که ما دو زار و نزاریم و کار ما زاری ست

بود که نالهٔ دل شکل بسته برخیزد
که هم نعال تو گردیده اشک خون ریزد

يكون ثالثنا عمنا ومولانا
اے بلبل تیرے اور میرے ہمراہ تیسرے ہمارے چچا صاحب اور آقا ہونگے

ابو الفضائل فاق الانام ايمانا
جو صاحب فضائل ہین اور دین و ایمان میں تمام مخلوقات پر فائق ہین

ز ابر قطره بدریا در خوشش آب شود
که تا بصبح بنا گوشش آفتاب شود

برنگ لعل دل کان شود بامیدے
که تا شود بکف اور سپیده خورشیدے

کنیز دولت و اقبال نام نیک غلام
بخدمتش شرف اندوز باریاب سلام

معجز بیانے که تحدی کلامش جان بخشش اناجیل انفاس عیسی منسوخ و منکران اعجاز بیانش به بے بهرگی از عقل هیولانی و انسانی معدود در زمره مسوخ۔ مسیحائے که کلامش آیتے از آیات الہی۔ و اوصاف رفعت مقامش بر زبان عرشیان کماهی۔ حلاوت بیان عذب البیانش بہاے مدحت سرایان از غایت عذوبت پیوسته بسته۔ درپاچین مضامین رنگینش در دست تفرجیان طبع بہارینش دسته دسته۔ عالی دماغیکه اگر سامری جزو شتے

از خاک زیر سم سمند فلک تاز خیالش بدہن گوسالہ صور خیالیہ مضامین عالیہ اندازد
بہ آہنگ ثنایش صد ساز آواز عجلاً جسداً لہ خوار نبوازد۔ بیت

ملائک را بہ تحسین کلامش بزبان دہ دہ ۔۔۔ رسند افلاکیان بربام قصر معنیش گہ گہ

بارنگینی تقریر صبغۃ اللہ تفسیرش آل لالہ را داغ برجگر۔ و بابیاض بین السطور
تحریرش زہرۂ یاسمین عین سفیدی در بصر۔ بزم مشاعرہ اش را از ہفت
لاے چشم اولی الابصار زرابی مبثوثہ۔ و بہ شوق سماع پاکیزہ کلامش
ارواح طیبۂ پاکان از بستر تحت الارض عدم مبعوثہ۔ عندلیب صریر قلمش
با طوطی سدرہ نشین ہمصفیر۔ و تحریر دلپذیرش با وحی جبرئیل امین ہم تقریر۔
سواد مدادش سرمۂ چشم حور العین۔ و مداد سوادش کحل الجواہر دیدۂ حق بین۔
سیاہی ۱۲ ۔ مسودہ ۱۲
ہیہات ہیہات ذرہ خاکسار بتلاشی تاب و توانی از کجا آرد کہ خود را در زمرۂ
وصافان آفتاب عالمتاب شمارد۔ الحق زمین را بعرش برین چہ مناسبت
و کہین را با مہین چہ مساہمت۔ مثنوی

کلامم سر چو بر قرطاس دادہ ۔۔۔ قلم انگشت بر حرفم نہادہ
کہ ای بیتاب این تاب از کجایت ۔۔۔ صفاتش برترست از فہم و رایت
برای روشنش خورشید نامے ۔۔۔ گریزان ست از نزدش غلامی
تو خاکی اوست از پاکان افلاک ۔۔۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک
کہ ذرہ آفتابے کی نماید ۔۔۔ وجود کسے را عدم لاشئے نماید

به بیتابی ز دم قط بر زبانش — ز دم مهر خموشی بر دهانش
که استکنی استهی مغز و سیه روز — برو از رشتهٔ ریشه دهن دوز
نه بینی ذره هم از جام خورشید — می نوشیده تا بیدو درخشید
از آن می مست و مدهوش اوفتاده — لب از سر انا الشمس اوکشاده

هرچند اظهار کمالات ذات آن مجمع الصفات از مقولهٔ مشکلات بل محالات ست لیکن چنان که هوس زالی گمنام بشرای یوسف علیه السلام مستبعد نیست مقصر از حصول سعادت تحریر تقریظ مفقود مستسعد نیست رباعی

احصاے فضائلش به تقریظ کتاب — بیرون ز کتابت ست وافزون ز حساب
از طاقت امکان بیقین ممکن نیست — گنجاندن دریا به تنک ظرف حباب

مجموعهٔ مرثیه اش شور ماتم در عالم بالا انداخته ومنظومهٔ مبکیه اش اعلام آه والم تا مجمع معلاے ملاء اعلی افراخته غلغله در صوامع ملکوت وزلزله در ارض ناسوت افگنده ونخل اصطبار زمینیان وافلاکیان از بن برکنده همانا نمونهٔ شور محشر وغوغاء قیامت اثر از نیاحتش متصور مثنوی

همین کتاب همین و قبالهٔ جنت — بکف گرفته به جنت روند بی منت
که رهنماے بهشت و دلیل آخرت ست — چه خوب نام که زاد سبیل آخرت ست
بنام دیگر تاریخش چو فال زده — نوشت خامهٔ ضامن علی فروغکده
۱۳۱۵

تقریظ نتیجهٔ افکار وابکار جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول جناب

مستطاب مولانا مولوی سید اولاد حسن صاحب نقوی امروہوی المتخلص بہ سلیم مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ خالق الارض والسماء والصلوٰة علی رسولہ محمد وآلہ النجبار الاتقیار
اما بعد میگوید احقر الزمن السید اولاد حسن بن المولوی السید محمد حسن
الامروہوی صانہما اللہ القوی عن شر کل غبی وغوی کہ درین آوان سعادت
اقتران ببرکت توامان مجموعۂ سلام در رباعیات ومخمسات کہ اتصاف
او بخزینۂ مثوبات وگنجینۂ حسنات بر بالاے او خلعتی ست زیبا وتسمیہ اش
بقبالۂ جنة النعیم ودستاویز خوشنودی خداوند کریم بر قامت با استقامت
او زیورے ست الیق واحری چکیدۂ خامۂ عنبر شمامۂ ینبوع الفضل والافضال
سحاب الحشمة والاجلال البحر الزاخر الغیث الماطر شیعة آل العبار محب الائمة
النجبار موالی الاوصیار الامنار اولد علی حضرة سید الشہدار سلالة السادة
العظام نقاوة المومنین الکرام ذو الفکر النقاد والذہن الوقاد اوحد الکونین
السید اولاد حسین خان بہادر لازال ظلال جلالہم وراْفتہم علی رؤس المومنین
بالنبی وآلہ الغر المیامین بنظر احقر در رسید حقیقت کہ در رعایت فصاحت وبلاغت
کارے کردہ اند کہ اگر حسان درین زمان زندہ می بود بر حسن اسالیب خوبی
بندش وتراکیب زبان تحسین وآفرین میکشاد واگر سحبان درین آوان

بسحائب حیات فائز می بود بر لطافت سخن و طراوت بیان و آراستگی نظام
و شستگی کلام داد مدح و ثنا میداد چه عمل بر ضوابط فن معانی و بیان در ہر
زبان بہر زمان که باشد تفاوتے ندارد و نفاذ اصول و قواعد عروض و
اجراے احکام شعر و شاعری در ہر لہجه از ہر لہجهٔ که ظاہر شود امتیازی نیارد
دفی الاصول المنفرزة والالسنة المتفاوتة فرق اظهر لایحتاج الی الفکر والنظر
و بعضے از اشعار آبدار که در سلامهاے آن بزرگوار ست درین محل بطور
مشتی نمونه از خروار و قطرهٔ از دریاے زخار براے منصفان باخبر و قدر شناسان
ہنر و اہل ہنر دامی نمایم و آن این ست

طالب رخصت ہوئے اکبر تو بولی رو کے ماں مارئیے مین رک گیا گھوڑا تو یون شہ نے کہا دیا اک قطرہ پانی کا نہ افسوس کیا سلامی افضل و اعلیٰ ہی شان بوتراب سایۂ نور خدا ہی ذات ختم المرسلین	ایضاً ایضاً	تمکو کیا معلوم ہی ارمان جو میرے دل مین ہی تا قیامت اب مقام اپنا اسی منزل مین ہی دکھائی بیزبان نے گو زبان تک حامل وحی خدا ہی پاسبان بوتراب شبیہ ذات مصطفیٰ ہی جسم و جان بوتراب

و ماوراے این اشعار نیز ہر چه از سلام و خمسه و رباعی وغیره بر زبان قلم صدق رقم
جاری فرموده اگر متتبع بصیر و منصف خبیر به چشم بصیرت به بیند انشاء الله ہمه مجموعه
را از جواہر زواہر خلوص نیت و حسن فصاحت مرصع و مزین واز فرائد فوائد صفائے
طویت و لطف صباحت مربوط و محسن خواہد یافت واز انجا که مقبول الطباع

بودن کلام خالی از طوق بشر بلکہ در احاطۂ قدرت قضا و قدر رست کما قال بعض الاعیان من مہرۃ فن المعانی والبیان چہ عجب کہ این کلام بلاغت نظام کہ قربۃً الی اللہ تعالے برائے بکا و ابکا در عزائے جناب مظلوم کربلا روحی لہ الفدا از فکر جناب مصنف دام اقبالہ واجلالہ ظہور کردہ بالطاف احدے وعنایات سرمدی مقبول طبائع خاص وعام گردد اللھم اجزہ عن مساعیہ الجمیلۃ و افکارہ الرشیقۃ النبیلۃ خیر الجزاء بحرمۃ اشرف الانبیاء واوصیائہ

خیر الاوصیاء وقلت فی تاریخہ

جناب میر اولاد حسین آن اوحد العالم	کہ اقبال وحشم باشد برایش چاکر ادنی
رباعی وسلام وخمسہ از طبع رسا گفتہ	کہ ہست او عاشق سبط پیمبر شیعۂ مولا
تعالی اللہ عجب نظمی کہ از نور مضامینش	درخشد صفحہ چون رخسار حور جنت الماوی
اگر گوہر شناس فکر از عین الیقین بیند	برآید حرف حرفش در صفا چون لولو لالا
ول مومن اگر با چشم ایمان بنگرد سویش	بیابد موج طوفان بکا وقلزم ابکا
چرا امداح را باشد نہ فخر ہمچو مداحے	کہ در جنت بہر بیتے دہد بیتے خدا او را
چنین عالی مضامین از کجا گل کرد حیرانم	قلم دارد مگر از سدرہ یا از شجرۂ طوبی
ازان توت کہ از استاد جبریل امین یابد	روا باشد کہ گر الہام خوانم نظم پاکش را
سلیم از بہر سال جمع این تصنیف شد مصرع	رباعی ہم سلام وخمسہ از مداح دین زیبا ۱۳۱۵

تقریظ نتیجۂ طبع جناب حکیم الحکما ارسطو زمان بقراط دوران جناب

ابو محمد میر آل رضا المدعو بالسید محمد اسمعیل صاحب متخلص بہ سالف
اثنا عشری طبیب علویخانی ابن المطبب العلامہ سید محمد جعفر حسین
صاحب کاشف شیرازی نسلاً لکھنوی مولداً بانس بریلی مسکناً
کہ از ہر فقرہ اش سال تصنیف پیدا است
تعریف از کیہ مصنف حدید و مصنف جدید سنہ ۱۳۱۵ ہجری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ التَّوَّابِ الْمَجِيْدِ سنہ ۱۳۱۵ ہجری
شروع میکنم بنام ایزدیکہ رحمان رحیم و بسیار توبہ قبول کنندہ و بزرگ ست

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْعَزِيْزِ اللَّطِيْفِ الْجَمِيْلِ الْحَلِيْمِ سنہ ۱۳۱۵ ہجری
حمد بقیاس و بیحد سپاس مر اورا سزد کہ رحمان و رحیم و عزیز و لطیف و جمیل و حلیم ست

وَهُوَ الْخَالِقُ وَالْمُحْسِنُ الْمُعْطِيْ الْعَلِيْمُ سنہ ۱۳۱۵ ہجری
و او پیدا کنندہ و احسان کنندہ و عطا کنندہ و علیم ست

نَظَّامُهُ بِلَآلِي الْاَعْيَانِ جَمِيْلٌ سنہ ۱۳۱۵ ہجری
نظم او بلآلی اعیان کہ تمام موجودات ست صاحب جمال

وَنَثْرُهُ بِجَوَاهِرِ الْعُقُوْلِ وَجِيْحٌ جَلِيْلٌ سنہ ۱۳۱۵ ہجری
و نثر او بجواہر عقول استوار و صاحب جلال

يَا بَارِئُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ سنہ ۱۳۱۵ ہجری
ای پیدا کنندہ عالم دنیا از خاک صاحب بزرگی و اکرام

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْمُحْسِنِ وَاٰلِهِ الْفِخَامِ سنہ ۱۳۱۵ ہجری
رحمت کاملہ نازل کن بر محمد کہ احسان کنندہ و آل او کہ عظیم المقام اند

وَاَسْبَاطِهِمُ الَّذِيْنَ وُجُوْهُ بَيَانِهِمْ بِاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ عَلِيٍّ سنہ ۱۳۱۵ ہجری
و بر اسباط آنانکہ علل ظہور آنہا در دنیا بآل محمد و آل علی ست

وَاَحْفَادِهِمُ الْمُقْتَنِيْنَ بِاٰلِ حَسَنٍ وَاٰلِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ سنہ ۱۳۱۵ ہجری
و بر احفاد آنانکہ سرمایہ کردہ شدہ اند در دنیا بآل حسن و بآل حسین ابن علی

وَعَلَى الْمَنْسُوْبِيْنَ هُمُ الْمُرَدِّيْنَ بِاٰلِ جَعْفَرٍ وَاٰلِ مُوْسٰى سنہ ۱۳۱۵ ہجری
و بر آنانکہ ہمان منسوب اند نسبت درخشندہ و تابندہ بآل جعفر و آل موسی

وَعَلَى الْمَاجِلِيْنَ بِاٰلِ رِضَا سنہ ۱۳۱۵ ہجری
و بر آنان کہ زندگانی یافتہ اند بجہت بودن آنہا آل رضا

وَالْمُحَلِّيْنَ الْمُسْعَدِيْنَ مِنْهُمْ بِاٰلِ تَقِيٍّ وَاٰلِ نَقِيٍّ سنہ ۱۳۱۵ ہجری
و بر آنانکہ آراستہ شدہ اند باخلاق حسنہ و سعادت یاب اند بآل تقی و آل نقی

وَالْمُتَوَسِّلِیْنَ الْمُوَالِحِیْنَ بِآلِ حَسَنِ عَسْکَرِیٍّ ۱۳۱۵ سنہ ہجری

و بر آنانکہ توسل میدارند و در آمده آنہا در بودن آنہا آل حسن عسکری

هٰؤُلَاءِ الْهُدَاةِ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَوْلَادُ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ ۱۳۱۵ سنہ ہجری

این ہمہ رہنمایان راه خدا رحمت خدا بر آنہا اولاد حسین علیہ السلام اند

وَسَلِّمْ عَلٰی اَصْحَابِهِمُ النُّجُبِ الْاَتْقِیَاءِ الْکِرَامِ ۱۳۱۵ سنہ ہجری

و سلامتی نازل کن سلامتی کامل بر اصحاب آنہا کہ نجیب و متقی و صاحب اکرام اند

پس از طے مراحل اطیب تحمید و تمجید - و قطع منازل طریقہ اکمل توصیف
و نصب دلایل وصیلہ احسب تعریف منیف - نوید قاصد راه مستقیم
قصید منازل قصیده مدحت آل نبی بلیغ قویم - و مژده ترقی نصب مدارج پایہ سفینہ
عروج معارج حمد و ثنائے آل طیب و پاکیزه - و خوش آہنگ عندلیب چمن نیاز
زمزمہ پرداز مدحت رسول ایزد آگاه عالم نواز - سرود دلربا طوطی سدرة المنتہی
آوازه زاکیہ مدح و ثناہائے حبیب خدا - فطوبے مداحین عترت ہادیہ
و زلفی بمو الفین ذریۂ بہیہ طیبہ - و از ایشان ست درین اوان مطیۃ امان
مداحی خلیفۃ الاه برحق امام زمان - بلبل صد آہنگ اہم نواز بوستان مدحت
طوطی سحر بیان و یادگار اہل چمن فصاحت - قمری صماو سرو آزاد چمن نکتہ دانی -
کبک نازک خرام صحن و تاج حسن بیانی - سیاح عجایب مطوی امواج بحر محیط سخندانی
سیاح جید سیر عوالم منصوصات زباندانی - شاعر زکی و شیرین قال -
ناظم و باج لآلی کلام آسوده مآل - شرف آوازه مداحان سوالف روزگار
ہمچو طیب مداح فرزدق تمیمی نامدار - و بدیع ساخنی و ماہر متقبل والاتبار
و مہد رستوده مال اسماعیل حمیری یادگار - وچون دعبل خزاعی عالی مقدار -

وحسان ابن ثابت اجود کار۔ سر و گردانده آرام گاه با آنها کردگار۔ چه جا که اینها مداحان ائمه ۱۳۱۵ھ ۱۳۱۵ھ ۱۳۱۵ھ
شایقین مخصوص۔ و جای عجب که اوج مقاصد مداحی موصوف بمداحی چهارده معصومین منصوص ۱۳۱۵ھ

بشنو از من کیست آن ناز کرم ۱۳۱۵ھ — معدن احسان و زیرک محتشم ۱۳۱۵ھ

عالی عالی نسب افضل حسب ۱۳۱۵ھ — سید والا شهیر محترم ۱۳۱۵ھ

آن مهر و خیر اولاد حسین ۱۳۱۵ھ — خان بهادر راهین عالی همم ۱۳۱۵ھ

آن مشیر قیصر هندی مراد ۱۳۱۵ھ — نامور دانشور زیبر بیرهم ۱۳۱۵ھ

عدل گستر عادی جور و نفاق ۱۳۱۵ھ — طرحدارے شاه گستر اکرم ۱۳۱۵ھ

فخر عالم حاکم عاقل وجیه ۱۳۱۵ھ — خیر سازے صاحب سیف و قلم ۱۳۱۵ھ

آن چنان از خدمت منعم سودمند ۱۳۱۵ھ — فیض او جاری به لحنی همچو یم ۱۳۱۵ھ

با صد زیب عجائب زینها آراسته ۱۳۱۵ھ — و بصد زیبایش با حلیه محاسن پیراسته ۱۳۱۵ھ

عمر عزیزش صرف مدح گوئی ائمه زمن ۱۳۱۵ھ — و نقد جانش بکاوش نیل اجل منصب مداحی ائمه یمن ۱۳۱۵ھ

آرام گاهش بیت مقدس سلام ۱۳۱۵ھ — و سیرگاهش چمن معانی قصاید ائمه ابد مقام ۱۳۱۵ھ

ان من البیان لسحراً با دست درحق ۱۳۱۵ھ — و ان من الشعر لحکمه با و بطرز موافق ۱۳۱۵ھ

از تصانیف قدیم او مسمی باسم مبارک ینظوم مبارک ۱۲۹۹ھ ۱۳۱۵ھ۔ از طبع زاد

بدیعش باهل معرفت ۱۳۱۵ھ۔ زاد سبیل آخرت ۱۳۱۵ھ۔ بمیدان لبعبارت جو مجموعهٔ قصائد ۱۳۱۵ھ

و سلام۔ ولی بنقد بصیرت گلزار وادی السلام ۱۳۱۵ھ۔ صفحات اوراق وے

سطوح روائح جنان ۱۳۱۵ھ۔ و سطور آن از لمعات محاسن حوران ۱۳۱۵ھ۔

دو وا ایر سیہ حروفش زلفہاے حور العین ۱۳۱۵ھ - نقاط بنقوطش ۱۳۱۵ھ از سویداے قلوب عارفین - حروفش ۱۳۱۵ھ ازباب سادگیہا شموس ۱۳۱۵ھ افلاک مدائح - بالفاظ پابندی بمواہب بیانی لائح - شاہدان ۱۳۱۵ھ معانی حجابجرہاے ابیات سلام - چون حور العین ۱۳۱۵ھ از پردہاے خیام - از جملہ حجاحشہ ۱۳۱۵ھ عیوب شاعرے مبرا - چون خدشہ ۱۳۱۵ھ اقوا اکفا سناد ایطا - چہاز یب ۱۳۱۵ھ مجموعہ ۱۳۱۵ھ کہ مقبول جملہ اہل ذوق - وچہا باجمال کہ نثار او ویدہاے شوق - شایقین ۱۳۱۵ھ رابجنین حسن محفلہا کمال مژدہ میدہیم - وبہر دعا کلام عزیز ۱۳۱۵ھ را تمام میکنم - ایا الہی مداح سلامت ۱۳۱۵ھ باکرامت بباد - وجواہر سخن او مقبول ۱۳۱۵ھ اولاد طہ ویسین باد - بحق آلہ المطلق والرسول ۱۳۱۵ھ الفائق وآلہ العد الموافق - واینک ۱۳۱۵ھ تسطیر سائف نیاز کیش - ای برگ سبز تحفہ درویش ۱۳۱۵ھ

مبانی اوصاف جہد مداح خوش بیان ۱۳۱۵ھ

جہد جنی کوشش

سلام الله بر مداح بادا	کہ شغل اوست مدح آل احمد
کلامش جز ثناے مصطفی نیست	کلیم طور مدحت شد باین کد
مرتب کرد اول نظم لائق	کہ منظوم مبارک نام دارد
زفکر اوست حالا نظم ثانی	بخوبی ہمچو شاہد دل رباید
چو شد آراستہ بازیور چاپ	دلم تاریخ طبعش بر زبان زد
چو مقبول دو عالم شد او ایش	بگو سائف - زہی مرغوب آمد ۱۳۱۵ھ

وسیلہ نوزنیک مداح فخر زمان ۱۳۱۵ھ

چہ خوش بخت مداح در دین و دنیا	مبارک عروجش بہ نیروے مقصد
مہیا نمودہ عجب تحفہ را	کزو گشتہ مسرور آل محمد
ز نظمیکہ در ہاے مدح و ثنا سفت	اگر قیمتش خلد باشد بباید
پے سال تاریخ طبعش چو گویم	سزد گفتنش۔ وجہ مرغوب احمد
	۱۳۱۵ھ

تقریظ و قطعات از رشحات قلم الغیث الماطر والبحر الزاخر جناب مولوی مرزا قطب الدین صاحب المتخلص بہ عشقی رئیس ضلع مراد آباد حال سب رجسٹرار تحصیل تلہر ضلع شاہ جہان پور

حمدیکہ شایان بارگاہ کبریائی باشد کرا یارا کہ بجا آرد۔ و نعتیکہ لائق شان جناب خیر الانام و آلہ الکرام تواند شد چگونہ کسے ہدیہ گذارد۔ پس بر کلمہ الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ الطیبین الطاہرین اکتفا می نمایم۔ و سوے مطلب کہ علت غائی تحریر و تسطیر این سطور ست میگرایم۔ بر ہمگنان ظاہر ست کہ شرف حضرت انسان بر اصناف کائنات جہان از حصول علم و کمال ست۔ و انسان بے کمال چون پیکر بیجان سراپا اختلال و در معرض زوال۔ و حسن کمال انسانی را کلامش شاہد عادل ست نہ کہ رعنائی صورت کہ برنگ گل باعث عشق عنادل۔ زیرا کہ مابہ الامتیاز انسان از دیگر انواع حیوان نطق را قرار دادہ اند۔ و منطقیان شیرین کلام بنا رکار بر این سخن نہادہ پس کسانیکہ خوش بیان اند۔ اشرف بنی نوع

انسان اند۔ وکسانیکہ ازین صفت مہجور اند۔ از زمرۂ آدمیت دور۔ بہ نطق آدمی
بہتر ست از دواب + دواب از تو بہ گر نگوئی صواب ٭ وظاہر ست
کہ احسن و اعلی کلامی خواہد بود کہ سامعۂ سامعان از آن حظ وافر باید و
متکلم و سامعان را در دار آخرت بکار آید۔ و این چنین کلام نیز مشتمل بر انواع
و اقسام ست لیکن بہترین ہمہ اقسام نظم مصائب سید الشہدا علیہ السلام ست
واز انجاکہ امور مذکورہ از مسلمات اہل عقل و ایمان ست پس خوشا حال
سالکان این راہ سعادت آقران کہ در دنیا بوجہ سخنوری مشہور خاص و عام اند
و در عقبیٰ محشور بزمرۂ مداحان اہلبیت علیہم السلام خصوصاً حضرت مداح
بیمثال۔ دلدادۂ عشق محمد و آل۔ مقبول کونین سید اولاد حسین دام اقبالہ
کہ درین میدان گوے سبقت از ہمگنان ربودہ و باب جنت بزور بازوے
سخنوری کشودہ۔ مصائب جناب سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا بطرزے
در سلک نظم کشیدہ است کہ مورد تحسین و آفرین جہان گردیدہ۔ ہر سلامش را
از آیۂ کریمہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيمٍ خلعتی بر دوش۔ و ہر کلامش
براے کلیم طبعان عارج معارج طور فکر بلند و فہم مستقیم باعث زفتن ہوش مثنوی

زہی نظم مداح عالیجناب	درخشان و تابان تر از آفتاب
زہر شعر ش از بس فصاحت عیان	بہر بیت سدرہ بلاغت نہان
فصاحت عیان آنچنان انکلام	کہ غلمان بگلزار دار السلام

بلاغت زہر بیت سازد ظہور	کہ گوئی بہر قصر خلد ست حور
بمدح و ثنایش چہ سازم رقم	کہ مداح آل ست واز آل ہم

من بے بضاعت قلیل الاستطاعت کج مج زبان شوریدہ بیان راچہ یارا کہ بمدح کلام چنین مداحے پردازم واز عہدۂ مدحش برآمدہ خودرا در زمرۂ اہل سخن شمار سازم۔ پس بہتر کہ توسن خامہ راازین راہ عطف عنان نمایم۔ ولب بدعایش خالق ارض وسما بکشایم ؎

خدایا تا فلک دوار باشد	زمین تا مسکن جاندار باشد
بود تا مہر تابان عالم افروز	بگیتی تا بود دور شب و روز
فلک را تا بود زینت ز انجم	زمین تا رونقے دارد ز مردم
قمر تا نور می باشد بہ عالم	کواکب تا زنند از روشنی دم
بعالم تا بکاؤ شور و شین ست	بہر لب نالہ از یاد حسین ست
بود مداح با اولاد و احفاد	بگیتی با مراد و شاد و آباد
بعقبیٰ منزلش باغ جنان باد	غرض در ہر دو گیتی کامران باد

اگرچہ من بے ہیچ بہ سبب قلت استعداد قدم در مسلک تاریخ گوئی نمی گذارم۔ اما بہ سبب خلاص کہ در خدمت مداح و بارگاہ ممدوحش دارم قطعۂ تاریخ نظمش می نگارم

قطعات

پئے سکندر اگر نذر آئنہ زیبد	برائے جم نشان ہست جام تحفۂ خاص

به بارگاه امامان و انبیا و رسل	تحیت ست و درود و سلام تحفهٔ خاص
سلامها چو رقم کرد حضرت مداح	برای نذر شه تشنه کام تحفهٔ خاص
سخنوری که کلامش شنید گفت بوجد	که این کلام بود لا کلام تحفهٔ خاص
بلند هست و بسا دلپسند هر شعرش	بخوبی ست پی خاص و عام تحفهٔ خاص
ز خاص و عام چه رانی سخن که لاریب ست	برای نذر امام انام تحفهٔ خاص
غریق بحر تفکر بدم پی تاریخ	دلم بگفت که برخوان سلام تحفهٔ خاص
	۱۳۱۵

دیگر

ناظم بی مثل مداح امام	چون رقم زد مدح شاه مشرقین
هم مصائب هم شهادت درج کرد	تا کند خلقی بکا و شور و شین
زانکه بالتحقیق باشد جنتی	باکی و مبکی بر احوال حسین
الغرض مجموعهٔ پاک از سلام	شد مرتب با هزاران زیب و زین
هر که نظم او شنید و دید گفت	می فزاید روح روح و نور عین
فکر تاریخش نمود عشقی که هست	برا ولی الابصار انهم قرة عین
نظم او پیر خرد دید و بگفت	نیک ناظم سید اولاد حسین
	۱۵

دیگر

سلامها چو رقم کرد حضرت مداح	ز نازها بسر لوح پا نهاد قلم
خوشا کلام و خوشا بندش و خوشا مضمون	که روح تازه کند جسمها به نغمهٔ هم

کلام اوست زآب زلال کوثر جام — کہ جان اہل سخن زان خنک شود در دم
مرا چہ تاب کہ مدح کلام او گویم — کہ اوست مہر و بہ پیشش ہمہ ز ذرہ کم
کلام او کہ برد ہوش از کلیم اللہ — سخن بوصف و ثنایش چسان کنم ابکم
خوش آنکہ فکر نمایم بسال تاریخش — کہ بہترست ہمین یادگار در عالم
چو فکر ساختم عشقی بمن دل من گفت — کلید باغ ارم باد زود ساز رقم

تقریظ و قطعات نتیجہ طبع بحر زخار معانی و قلزم مواج نکتہ دانی جناب سید ناظم حسین صاحب ناظم نقوی امروہوی ابن سید سردار علی صاحب مرحوم حال محافظ دفتر بندوبست ضلع سیونی چھپارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر چند بمصداق کُلُّ اَمْرٍ ذِی بَالٍ الخ ضروری ہے کہ ہر صحیفہ کا عنوان نام پاک جناب باری اور حمد خدائے بزرگ و برتر ہو۔ لیکن دشواری یہ ہے کہ اسکا سرانجام کس صورت سے ہو اور کیونکر ہو۔ جب وہ عارف خدا رسیدہ جو مرتبہ لَا یَعْرِفُ اللّٰهَ اِلَّا اَنَا وَ عَلِیٌّ پر فائز ہو مَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ فرمائے تو کسکی تاب ہے کہ دعوی خدا شناسی زبان پر لائے۔ جب وہ نبی برگزیدہ جسکے وصی کی صرف ایک ضرب کی ثنا اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَیْنِ ہو مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ کہے تو کسکی تاب ہے کہ مرحلہ مرد آزمائے خدا پرستی میں ثابت قدم رہے واقعی وہ خدا جسکی شان کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ہو۔ اُسکی عظمت و شان

انسان بے نام ونشان سے کیا بیان ہو۔ تعَالیٰ شَانُہٗ عَمَّا یَقُوْلُوْنَ
حقیقت مین وہ واجب الوجود جسکا شبہ ومثال عالم وہم وخیال مین بھی
ممتنع وناممکن ہو۔ اُسکی ثنا وصفت ممکن بے حقیقت سے کیا ممکن ہو۔ سُبْحَانَ
رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ پس بہترین پیش کش جو ہم پیشگاہ
صمدیت مین پیش کر سکتے ہین اظہار عجز واقرار عبودیت ہی سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا
اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اور عمدہ ترین ہدیہ جو ہم بارگاہ احدیت مین نذر لا سکتے ہین
عذر تقصیر وشکر نعمت ہی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا لِنَعْمَآئِکَ مِنَ الشَّاکِرِیْنَ
وَلِاٰلَآئِکَ مِنَ الذَّاکِرِیْنَ ہرچند اس راہ مین بھی بے انتہا سختیان
اور بیشمار دشواریان ہین خصوصاً مرحلہ۔ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا
کہ پہلی ہی منزل مین پڑتا ہی لیکن صلاے لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ
کا دلکش ترانہ سنکر رہا نہین جاتا بے اختیار قدم آگے بڑھتا ہی۔ با این ہمہ اس
خود رفتگی نے ہمکو ایسا خود فراموش نہین کردیا کہ حد ادب سے آگے قدم
بڑھائین۔ اور ذوق وشوق تعمیل فرمان وَاشْکُرُوْا لِیْ مین انتباہ
قَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ کو بھول جائین۔ اسلیے محض امتثال الامر واجب
وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ منجملہ بے حصر وبیشمار نعمات خداوندی کے جسکا
ذکر وشکر ہم سے کسی طرح ممکن نہین ہم صرف دو نعمتون کا ذکر کرتے ہین جو
افضل واکمل نعمائے الٰہی ہین ؎

شکر کردن کے توانم درخور نعمہاے تو		شکر نعمتہاے تو چند انکہ نعمتہاے تو

اِن دونوں نعمتوں میں مقدم وہ نعمت ہی جس سے ذات بابرکات حضرت خاتم الانبیا
محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہی - یہ وہ مقرب بارگاہ الٰہی ہی کہ مقام قرب
قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى سے تشریف بَعَثَ فِى الْاُمِّيِّيْنَ
رَسُوْلًا پاکر اِس شوکت وشان سے ہدایت خلق کے لیے بھیجا گیا ہی کہ
توسن چالاک اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ زیر ران - تاج وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ
بالاے سر درخشاں - تیغ براں اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ بِالسَّيْفِ گلے
میں حمائل - سپر حفظ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ زیب پشت - تیر و
کمان نٓ وَالْقَلَمِ دست حق پرست میں - نیزہ خطی اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا
دوش فرس پر دھرا ہوا جبرئیل امین گوشۂ زین تھامے ہوے وَمَا اَرْسَلْنٰكَ
اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ کی صدائیں دیتے ہوے غاشیہ برداری میں میں
میکائیل لواے يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا
لیے ہوے جبیں لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ کا پھریرا لہرا رہا ہی آگے
آگے رواں ہیں - سرافیل وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ
کے نعرے بلند کرتے ہوے پیشاپیش رواں ہیں - اِس شوکت وعظمت کو
ملاحظہ فرمائیے - اِس منصب جلیل ہدایت وشفاعت کو دیکھیے - اِسکے بعد
امر رسالت پر غور کیجیے - اِس فخر آدم ونبی آدم کے توقیع رسالت پر جہان

اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ کی مُہر ثبت ہی اُسی کے قریب طغرا ے
قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّۃَ فِی الۡقُرۡبٰی نے بھی مرتسم ہی
اللہ اللہ کیا شان بے نیازی ورحیمی ہی - سبحان اللہ کیا بندہ نوازی وکریمی ہی
خداوندا ایسے کار بزرگ ومہم سترگ کا اجر اتنا سہل وقلیل قرار دینا تجھی سے
ہو سکتا ہی کہ تو ارحم الراحمین ہی - اور ایسی خدمت سخت کے معاوضہ مین ایسے
صلہ کا برضا وخوشی قبول فرمانا ایسے نبی سے ممکن ہی جو رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ہو

یارب تو کریمی ورسول تو کریم		صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم	

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا
بعد اسکے دوسری نعمت جو بہترین نعماے منعم حقیقی ہی وہ نعمت ہی جسکی تبلیغ
کے باب مین تنزیل نوری التعمیل یٰۤاَیُّہَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ بمزید تاکید
فَمَا بَلَّغۡتَ رِسَالَتَہٗ نازل ہوئی - یہ وہ نعمت ہی جسکی بدولت اہل ایمان کو
فضیلت اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ حاصل ہوئی - یہ وہ نعمت ہی جسکی تبلیغ
تبلیغ کل رسالت کے برابر ہی - یہ وہ نعمت خاص خداوندی ہی جسکا کمال شرف
اَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ سے مثل ماہ تمام روشن واظہر ہی - یہ وہ نعمت ہی جسکی
صلاے حَیَّ عَلٰی خَیۡرِ الۡعَمَلِ کے جواب مین شجر وحجر بحر وبر زمین وآسمان -
انس وجان نے لَبَّیۡکَ وَسَعۡدَیۡکَ کی ندائین بلند کین - یہ وہ نعمت ہی
جسکے غلغلۂ تہنیت بَخٍّ بَخٍّ لَکَ اور شور مبارکباد اَصۡبَحۡتَ وَلِیَّ کُلِّ مُؤۡمِنٍ وَّمُؤۡمِنَۃٍ

کی صدائین آجتک سکان ملأ اعلی کے کانون مین گونج رہی ہین۔ یہی نعمت
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کی تعبیر ہی۔ یہی نعمت یُتِمُّ عَلَیْكَ نِعْمَتَهٗ کی تعبیر ہی
یہی نعمت ہی کہ وَلْیُبَلِّغْ عَنْکُمُ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ جسکا اعلان ہی۔ یہی
نعمت ہی جسکا آیۂ ہدایت سرایہ لِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ مین بیان ہی۔ یہی نعمت ہی
جسکے کفران کی سزا عتاب پرخطاب۔ اِصْلَوْھَا الْیَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ
سے ظاہر ہی۔ یہی نعمت ہی جسکی ناسپاسی کی جزا وعید پرتہدید اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ
مُنْتَقِمُوْنَ مین مضمر ہی۔ یہ نعمت ہی نعمت ولایت بسم اللہ صحیفۂ امامت۔ فاتحۂ
کتاب خلافت۔ قرۂ باصرہ وَمَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی نفس ناطقہ وَمَا یَنْطِقُ
عَنِ الْھَوٰی اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی باب مدینۂ علم فَعُلِّمْتُ عُلُوْمَ الْاَوَّلِیْنَ
وَالْاٰخِرِیْنَ مخزن اسرار كُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ سند الیہ خبر
یَتَسَاءَلُوْنَ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ مرجع ضمیر اِنَّ مِنْ شِیْعَتِهٖ لَاِبْرٰھِیْمَ
سرخیل بشارت یافتگان یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مقدمۃ الجیش تازیان معرکہ
فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا محرم اسرار حرم یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اِذَا نَاجَیْتُمُ
مقصد ومراد تنزیل وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ یوسف بازار وَمَنْ
یَّشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ عزیز مصر مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَھٰذَا مَوْلَاهُ اثر قبول دعا
رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ نوید حصول مراد وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَھْلِیْ
صبح اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وجہ وجیہ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ

محیط انوار وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی منظر انظار لَوْ كُشِفَ الْغِطَآءُ فارس یکتاز مضمار وَالْعَادِيَاتِ۔ مفهوم ارشاد ہدایت بنیاد۔ اِیْتُوْنِیْ بِقِرْطَاسٍ وَّ دَوَاتٍ صدر نشین وسادہ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی نوح سفینہ سراپا سکینہ مَنْ رَكِبَهَا فَنَجٰی راس و رئیس اُولُوا النُّهٰی زیب و رنگ قُلْ كَفٰی بادشاہ اِنَّمَا تاجدار هَلْ اَتٰی المخاطب بہ خطاب اَنْفُسَنَا ثانی اثنین وَاَنَا مِنْكُمَا سابق الاسلام و امام محترم۔ فارق حق و باطل و فاروق اعظم۔ صدیق اکبر و زبان مخبر صادق۔ جامع القرآن و جان مصحف ناطق۔ مصدر الغرائب مظہر العجائب۔ غالب کل غالب۔ امیر المومنین

علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے

	نفس نبی خدای نصیری امام خلق		آن منت عظیم کہ حق بر جہان نہاد	

اسی منزلت و وقار اسی شوکت و اقتدار اسی رفعت و جلالت اسی جبروت عظمت کے گیارہ اور بزرگوار ہین۔ یہ کل معصوم حسب ضابطہ محکم سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا یکی بعد دیگرے مثل نقباء بنی اسرائیل خلیفہ پروردگار و جانشین احمد مختار ہین۔ یہی بارہ عظیم ہین جنکی بشارت کا صحف انبیاء سلف مین اظہار ہے۔ یہی بارہ شہزادے ہین جنکی کنیزی پر انوان عالم کا افتخار ہے جَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا انکا منشور خلافت ہے۔ اَلْاَئِمَّةُ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَتِیْ مِنْ بَعْدِیْ كُلُّهُمْ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ

انکا طغراے امامت ہی۔ ان سب مین آخر یعنے ثانی عشر ائمہ اثنا عشر فیض خاتم
خلافت گہر معدن ولایت۔ فرازندۂ رایت مرتضوی۔ طرازندۂ مسند مصطفوی
وارث ذوالفقار حیدر کرار۔ حافظ مصحف پروردگار۔ درمکنون خزینۂ راز
اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ شمع فانوس۔ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ
دانش آموز درسگاہ عَلَّمْنَاہُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ماہ کامل سپہر اِنَّمَا نَحْنُ
کَنُجُوْمِ السَّمَاءِ گل ہمیشہ بہار گلبن اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً آفتاب
نصف النہار فلک لَا یَنَالُ ہٰذَا الْاَمْرُ عَزِیْزًا خضر گم گشتگان بیداے
سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ المبشر بہ یُوَاطِیْ اِسْمُہٗ اِسْمِیْ۔ حضرت صاحب الزمان خلیفہ
الرحمان ابو القاسم محمد مہدی عَجَّلَ اللّٰہُ ظُہُوْرَہٗ وَسَہَّلَ مَخْرَجَہٗ ہین۔
یہی حجت قائم باعث قیام آسمان و زمین ہی۔ اسی فخر نوح کا قدم لنگر سفینۂ دین
ہی۔ یہی وجود موعود وعدۂ لَیَسْتَخْلِفَنَّہُمْ فِی الْاَرْضِ و ارادۂ نُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ
کا پورا کرنے والا ہی۔ اسی رشک مسیح و خضر کے دم قدم نے مومنین کو آفت
ضلالت و بلاے فَقَدْ مَاتَ مَوْتَ الْجَاہِلِیَّۃِ سے بچا رکھا ہی۔ صحت
لَنْ یَّفْتَرِقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ آپ ہی کی معرفت پر منحصر ہی۔ یُؤْمِنُوْنَ
بِالْغَیْبِ مین حضرت ہی کی غیبت کی خبر ہی۔ بَقِیَّۃُ اللّٰہِ خَیْرٌ لَّکُمْ مین
جناب ہی کا مذکور ہی۔ جَاءَ الْحَقُّ وَزَہَقَ الْبَاطِلُ حضور ہی کی شان
ظہور ہی۔ اَلَا اِنَّ الْحَقَّ فِیْ اٰلِ مُحَمَّدٍ آپ ہی کے کوس سلطانی کی

صدا ہی-سحاب رحمت الٰہی آپ کا چتر شاہی ہی-هٰذَا الْمَهْدِيُّ خَلِيفَةُ اللّٰهِ فَاتَّبِعُوْهُ آپ کے چاؤش سواری کی ندا ہی ؎

برون آے ای گوہر معرفت	برون آے ای اختر معدلت
برون آے ای کوکب برج دین	زظلمت بہ پردازہ روے زمین
زجولانگہ غیب بیرون خرام	برون آر تیغ علی از نیام
زعالم برانداز رسم ستم	نظر کن سوے دوستان از کرم
ستادہ بہ سر در رہ انتظار	گرفتہ بکف جان براے نثار
یکی ہم از ان جان نثاران منم	کہ پیوستہ فال ظہورت زنم

ہماری کیا تاب و طاقت کہ مناقب اہل بیت رسالت رقم کرین- ملائکہ مقربین اِنکے شمار محامد سے عاری ہین- یہ ایسے بلند پایہ بزرگوار ہین کہ ممدوح جناب باری ہین- کلام الٰہی مین ایک جگہ نہین جا بجا اِسنکے فضائل کا بیان ہی- اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ سے اِنکی عصمت وفضیلت عیان ہی- اِنکی شان ارفع و اعلیٰ ہماری ثناو منقبت سے بے نیاز ہی- کیونکہ اِنکا ثناخوان رسول- اِنکا مداح خداوند کارساز ہی- لیکن اِنکی مدح ہمارے لیے وسیلۂ نجات وسرمایۂ ناز ہی- خوشا نصیب اُسکے جو زمرۂ مداحان آل رسول مین داخل ہی- زہے طالع اُسکے جسکو اس ذریعہ سے شرف ہمزبانی خدا حاصل ہی- اکثر توفیق یافتگان

ازلی نے الدُّنیا مَزرَعَةُ الآخِرَةِ اپنا دستور العمل بنایا ہی - اور
اس سعادت سرمدی سے بہرہ وافی پایا ہی - اکثر شعراء مومنین نے مَنْ
یُرِیدُ حَرْثَ الآخِرَةِ پر عمل فرمایا ہی اور آپ کو مدارج رفیعہ
اِنَّ مَلَکًا یَلْقِی الشِّعْرَ عَلَیْکَ تک پہونچایا ہی - اِنکے کلام کے مقبول
ہونے مین کیا کلام ہی - مَنْ قَالَ فِینَا بَیْتًا قول امام ہی - اگرچہ ہر ایک
اِمین سے پایہ لَا زِلْتَ مُؤَیَّدًا بروح القدس پر سرفراز ہی - لیکن
اِن صاحبون کے کلام مین بھی بفحوائے تَفَضَّلْنَا بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ
باخو وہا امتیاز ہی - چنانچہ یہ مجموعہ زاد سبیل آخرت شاہد حال ہی - سبحان اللہ
کیا دلکش بیان کتنی پاکیزہ بول چال ہی - حسن عقیدت و خلوص ارادت
اِسکا ذاتی جوہر ہی - لَا یَسْمَعُونَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاثِیْمًا اِلَّا قِیْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا
اِسکا زیور ہی لَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا عَیْنٌ رَاَتْ اِسکی بلا مبالغہ توصیف ہی
لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ اِسکی سچی مدح اور واقعی تعریف ہی - ہر بیت مضامین
روشن سے صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِیْرَ یعنی رنگین شاہدان
فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ سے زیادہ دلربا و دلپذیر - سطرون مین سبزہ زار
اَنْبَتَهُ اللّٰهُ نَبَاتًا حَسَنًا کی بہار - بین السطور آبشار تَجْرِی مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ سواد سطور و بیاض بین السطور باہم بغلگیر ہین - یا اوپر تلے
والليل والضحى کی آیتین تحریر ہین - ہر مصرعہ بلند انگشت شہادت اُٹھائے ہوے

وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ گویان۔ ہر فرد کو سُبْحَانَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّھَا نوکِ زبان
ہر مخمس و لا خمسۃ بجا سے سرشار۔ ہر بند مین زبان حال سے لِیْ خَمْسَۃٌ
کی بار بار تکرار۔ رنگ کلام مین صِبْغَۃَ اللّٰہِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبْغَۃً کی جھلک
کلہاے مضامین مین شمیم رَوْحٌ وَّرَیْحَانٌ وَّجَنَّۃُ نَعِیْمٍ کی مہک۔ بات بات
مین قند ھٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ گھلا ہوا۔ اور لفظ لفظ میزان عدل وَزِنُوْا
بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ مین تلا ہوا۔ فصاحت زبان کی سادگی ومتانت پر جان
دیے ہوے۔ بلاغت سلاست کے ساتھ کَلِّمِ النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِھِمْ
کے پہلو لیے ہوے۔ ملاحت نکات نازل منزلہ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی
حلاوت کلمات جاری مجراے اَنْھَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی قطعہ بند اشعار
سراپا مرصع۔ حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِی الْخِیَامِ کا مرقع۔ ابکار افکار دوشیزگان
لَمْ یَطْمِثْھُنَّ اِنْسٌ قَبْلَھُمْ وَلَا جَانٌّ حسینان معانی روکش نازنینان
خَیْرَاتٌ حِسَانٌ حروف کَاَنَّھُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ لفظون مین
وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی کی شان۔ زمین شعر نمونہ وَالْاَرْضَ وَضَعَھَا لِلْاَنَامِ
مطالب دلنشین الفاظ دلپسند فِیْھَا فَاکِھَۃٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَکْمَامِ
بیاض نور سپیدۂ صبح ظہور صاحب الزمان۔ سواد سے معنی یُخْرِجُھُمْ
مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ عیان جہان عربی اشعار کو زبان اردو مین تضمین
کیا ہی۔ فِیْھِمَا عَیْنَانِ تَجْرِیَانِ کا نقشہ کھینچ دیا ہی۔ تضمین اور استاد کے

شعر سے مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ کا لطف آرہا ہی۔ گرہ کا مصرع
بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ کا سمان دکھارہا ہی۔ مدح آل نے شاہد سخن
کو اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ کا خلعت پنہادیا ہی۔ رفعت
خیال نے زمین شعر کو عرش الکمال بنادیا ہی۔ بیان روایات صحیحہ و حکایات
واقعیہ مین مَنْ صَدَقَ لِسَانَهٗ نَمَا عَمَلُهٗ پر پورا پورا عمل ہی۔ اور
اِس حسن و خوبی کے ساتھ کہ معلوم ہوتا ہی کہ قضیۂ مشہورہ اَحْسَنُ الشِّعْرِ اَكْذَبُهٗ
بالکل غلط و مہمل ہی۔ یہ وہ کلام ہی جسکا صلہ مژدۂ اِنَّ كِتَابَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ
عِلِّيِّيْنَ ہی۔ یہ وہ سلام ہین جس کا جواب فَسَلَامٌ لَّكَ مِنْ
اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ ہی۔ کیونکر وہ مجموعہ مطبوع طبائع خاص و عام نہو۔ اور کیونکر
وہ ہدیہ مقبول بارگاہ رسول انام و اہل بیت کرام نہ ہو۔ جو نتیجہ طبع وقاد
و ذہن نقاد۔ نیر رخشان آسمان لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ اٰدَمَ۔ شمع تابان دودمان
اَنَا اَفْصَحُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ۔ نقش دلپذیر ارژنگ صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ
صُوَرَكُمْ گل خندان بہارستان ضِحْكُ الْمُؤْمِنِ تَبَسُّمٌ۔ دوحۂ روضۂ
بہیۂ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ثمرۂ شجرۂ طیبۂ اِنَّكَ لَعَلٰى
خُلُقٍ عَظِيْمٍ قاصد مقاصد۔ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ صاعد مصاعد اَلتَّوَاضُعُ
لَا يَزِيْدُ عَبْدًا اِلَّا رِفْعَةً عارف معارف مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ
فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ واقف مواقف مَنْ كَانَ لِلّٰهِ فَكَانَ اللّٰهُ لَهٗ

مارج معارج الصلوٰۃ معراج المومنین ناہج مناہج اتقوا اللہ کونوا مع الصادقین نخلبند بستان سراے لکم اجر عظیم گلچین گلستان فبشرہ بمغفرۃ واجر کریم بلبل چمنستان علمہ البیان طوطی شکرستان الشعراء تلامیذ الرحمان ہزار دستان سراے گلزار فاطمہ زہرا عندلیب جادو بیان حدیقہ ان من البیان لسحرا رئیس رکین ولایت عجنوا بنور ولایتنا جلیس مجلس کان معنا فی درجاتنا نوحہ خوان محفل من بکی او ابکے روضہ خوان ممبر من تذکر بمصائبنا المتمسک بالثقلین جناب مستطاب سیدنا و مولانا سید اولاد حسین صاحب صانہ اللہ عن کل الشین والبین سبحان اللہ کیا نام نامی اور کیا اسم گرامی ہی کہ حدیث نبوی مین۔ اکرموا اولادی اس نام کی طرف کنایہ افصل من التوضیح ہی اور کلام امام مین السلام علی الحسین وعلی اولاد الحسین اس اشارہ کی تصریح صریح ہی۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

این سعادت بزور بازو نیست	تا نہ بخشد خداے بخشندہ
ہزار آفرین بر من و دین من	کہ منعم پرستی ست آئین من
زہی سید خان بہادر خطاب	مشیر شہنشاہ والا جناب
ز روے حسب مہتر مہتران	ز سوے نسب بہتر بہتران
بہین یادگار شہ قلعہ گیر	امیرے ز نسل جناب امیر

فرشته نهاد و پیمبر نژاد	پدر بر پدر سید پاک زاد
ز صدق و صفا قلب پیراسته	قد از راستی سرو آراسته
جوادی چو او کس بعالم ندید	که جود از وجودش بیامد پدید
چو دیده که اولاد پاک رسول	ز دنیای فانی برفته ملول
تاسی آل نبی ساخته	بتاج و نگین خود نه پرداخته
وگرنه که جز او به شاهی سزاست	که اولاد سلطان موسی رضاست
اگر بر نهد چون کلاه مهی	ز حسرت خورد رشک تاج شهی
کند تاج کیخسروی کی قبول	که عمامه دارد بفرق از رسول
ز تاج ار شکوه جهاندار هست	فضیلت بعالم ز دستار هست
بدست آمده رتبهٔ افسرش	چو دستار گردید گرد سرش
کند اطلس نه فلک کوتهی	چو شمله بمقدار علمش گهی
بروزش بود جا بکرسی ناز	بشب بر زمینش جبین نیاز
بروزش بعدل و بداد است کار	بشب کار او شکر پروردگار
بلی او ز دنیا نصیبی برد	که شبها بدینسان بروز آورد
رساناد حقش باوج کمال	ز دین و ز عمر و ز جاه و ز آل
بدهر از کسی بیم و باکش مباد	غمی جز غم آل پاکش مباد
بود تا به دنیا نکونام باد	بعقبیٰ فروهیده فرجام باد

تقریظ منظوم ناظم

اے خوشا چشمی که در دنیای دون　　در غم آل نبی گریان بود
روز محشر چون بگرید هر کسے　　صاحب آن چشم تر خندان بود
روی غم هرگز نبیناد آن دلی　　کز غم سبط نبی نالان بود
راکب دوش رسول ابن بتول　　آنکه جان شاه انس و جان بود
آن حبیب خاص محبوب خدا　　آنکه مهرش واجب از قرآن بود
آن گل و ریحان باغ مصطفی　　آنکه بویش عطر مغز جان بود
حیف از جور و جفای چرخ دون　　بعد احمد او بدین سامان بود
جسم او مانند جسم خارپشت　　از وفور ناوک و پیکان بود
آن گلو کان بوسه گاه احمدی ست　　بوسه گاه خنجر بران بود
سینهٔ کان مخزن سر خداست　　زیر پاے شمر بے ایمان بود
آنکه آید میوه هایش از جنان　　حیف او محتاج آب و نان بود
آنکه آید حله هایش از خدا　　بر تف گرمی تنش عریان بود
آنکه باشد مهد جنبانش ملک　　بر زمین در خاک و خون غلطان بود
این چنین ظلمی نگردد هم نگشت　　چرخ تا بود ست و تا گردان بود
گر نه خندی تا ابد زیبا بود　　گر بنالی تا ابد شایان بود
ور ترا دشوار باشد آنقدر　　این قدر کردن خودت آسان بود

زار نالی بشنوی چون حال او | تر ز اشکت جیب و هم دامان بود
خون بگریی چون ببینی آن کتاب | کان ز مدح شه ذیشان بود
آنکه نامش هست اولاد حسین | آنکه از اعیان هندستان بود
آنکه شخص مردمی را چون دل است | آنکه عین لطف را انسان بود
آنکه مداح نبی و آل اوست | آنکه رشک دعبل و حسان بود
جعفری در دین و رضوی در نسب | در حسب ممتاز از اقران بود
بهر تحصیل ثواب آخرت | آنکه نصب العین هر انسان بود
موجزے بنوشت در حال آمین | سعی او مشکور جاویدان بود
منتے بنهاد بر هر مومنے | خانهٔ احسانش آبادان بود
ما فرستیم از دعاهایش صله | تا جزا احسان را احسان بود
نور ایمان چون فزاید آن بیان | شادمان چون دل ز سیر آن بود
سال تصنیفش از دعا پیدا کنم | تا به حسب خواهش یاران بود
از سر اخلاص کن ناظم دعا | چشم روشن باد و دل شادان بود

۱۳۱۵ = ۱ + ۱۳۱۴ھ

قطعات تاریخ سید ناظم حسین صاحب ناظم ابن سید سردار علی صاحب ضامن مرحوم

بنوشت چو مداح بصد زینت و زین | مجموعهٔ در نثار شاه کونین
شد بے سر ابهام رقم تاریخش | نذر مداح باد مقبول حسین

۱۳۱۵ = ۱ ۱۳۱۶ھ

ایضاً

کرد مداح رقم چون ناظم	نظم پاکیزه بذکر حسنین
هاتفی گفت پئے تاریخش	نذر مقبول جناب سبطین ۱۳۱۵ھ

ایضاً

نسخهٔ تازه چو کرد رقم	سید پاک امیر باتوقیر
سال تاریخ ناظم از منقوط	گفت - مجموعهٔ غم شبیر ۱۳۱۵ھ

ایضاً

	حضرت مداح که او را ابباد	هیچ غمی جز غم ابن علی
	آنکه بود صاحب علم و عمل	آنکه بود جان تن آگهی
	کرد رقم طرفه کتاب عزا	از پئے کسب شرف اخروی
	فکر چو کردم پئے تاریخ آن	خواسته دل سال بطرز نوی
	هدیه برم تا به سوے آنجناب	تا بکند مدح مرا آن زکی
	هاتفی ناگاه بمن بانگ زد	گفت که ای ساده ز دانش تهی
	باش ازین هرزه خیالی چه سود	هدیه چه موری به سلیمان بری
ن دیده‌ور	سرمه صفاهان نبرد عاقلی	زیره بکرمان نبرد جز غبی
	گل به گلستان نبرد هوشیار	زر بسوے کان مبر ار بخردی
	از سر باطل گذر و بر نگار	تذکرهٔ ناظم آل نبی ۱۸۹۷ = ۲ - ۱۸۹۹ء

ایضاً

ایضاً

حضرت مداح چو فرمود نظم — نسخه در واقعهٔ اهلبیت
گفت سروشی پی تاریخ آن — تذکرهٔ سانحهٔ اهلبیت
۱۸۹۷ء

ایضاً

به خود گفتستم این نسخه چون شد تمام — مرا فکر تاریخ این لازم ست
که آمد ندا سال تصنیف و طبع — خوشا نظم هست و خوشا ناظم ست
۱۸۹۷ء ۱۸۹۸ء

ایضاً

مداح که از فضل خداوند دو عالم — ممدوح جهان باشد و مداح امام ست
فرمود رقم از پی تحصیل سعادت — این نظم که در حال شه عرش مقام ست
ما فکر نمودیم چو ناظم پی تاریخ — کین شیوه پسندیده و مقبول انام ست
هاتف بدل حزیم بمن گفت که تاریخ — مجموعهٔ تضمین و رباعی و سلام ست
۱۸۹۷ء = ۷ + ۱۸۹۰ء

مطبوع

ایضاً

چو مداح شبیر نیکو نهاد — که یارب حصولش شود هر مراد
پی نذر مهدی هادی نوشت — کتابیکه مطبوع عالم فتاد
پی سال آن هاتف غیب گفت — امام زمان نذر مقبول باد
۱۳۱۵ھ

ایضاً

چو مداح ذی رتبت و ذو المفاخر — جلیل المناصب جمیل المناقب

پئی نذر ہادی مہدی نوشتہ — زروے نیاز این کتاب مصائب
سروشے دعائیہ از غیب گفتا — پئی سال آن۔ باد منظور صاحب
۱۳۰۴ف

ایضاً

جناب خان بہادر مشیر قیصر ہند — کہ میر محترم و محتشم ہی متقبل ہی
عطا مین معن سخا مین ہی حاتم طائی — جو عدل دیکھو تو نوشیروان عادل ہی
ہی اپنے وقت کا حسان کہ ابن ثابت ہی — ہی اپنے عہد کا دعبل کہ فن مین کامل ہی
زبسکہ آل محمد پہ جی سے شیدا ہی — زبس کہ مدح ائمہ پہ دل سے مائل ہی
لکھی ہی ذکر مصائب مین یہ بیاض اُسنے — مین کیا ثنا کرون بس دیکھنے کے قابل ہی
ہی بیعدیل مصنف کتاب لاثانی — نہ اسکا مثل نہ اُسکا کوئی مماثل ہی
جو بہر سال ہر دمین نے غیب سے چاہی — کہ لوگ کہتے تھے ناظم یہ کام مشکل ہی
سروش غیب نے خود لکھدیا بر۲ بیاض — کلام محتشم عصر در شک مقبل ہی
سنہ ۱۹۵۲+۲=۱۹۵۴

تقاریظ و قطعات ریختۂ خامہ عنبر شمامہ سلالۂ خاندان مصطفوی و خلاصۂ دودمان مرتضوی جناب چودھری سید شریف الحسن صاحب رضوی مشہدی رئیس مہابن ضلع متھرا ابن جناب چودھری سید سردار علی صاحب مرحوم و برادر زادہ جناب قبلہ مداح مدظلہ

سبحان اللہ شاہد سخن نے بھی کیا حسن دل فروز پایا ہی کہ تمام عالم اِسکا دیوانہ ہی جو ہی اِس پھول کا بلبل ہی جو ہی اِس شمع کا پروانہ ہی کہین معجزہ ہی

تو کہین سحر حلال ہو- اِسکی ثنا و صفت مین زبان ناطقہ لال ہو- اِسکی شان مستغنی عن البیان ہو- یہی سخن فہمون اور سخن سنجون کی جان ہو- اِسی جنس بے بہا کے ذریعہ سے اظہار احکام الٰہی ہوا- اور یہی ہدایت صحف آسمانی سے باعث آگاہی ہوا- اِسی نے ہم کو جاہل سے عالم اور حیوان سے انسان بنایا- اِسی نے گم گشتگان وادی ضلالت کو ہدایت کا رستہ دکھایا- اِسی کے سبب انسان ضعیف البنیان بے زبانون سے ممتاز ہو- اِسی کے باعث آدم خاکی خطاب اشرف المخلوقات سے سرافراز ہو- اِسی کے ایک جلوہ نے مشرق سے مغرب تک تہذیب اسلام پھیلا دی- اِسی کے ایک کرشمہ نے صفحۂ عالم سے رسم جہالت یک قلم اُٹھا دی- اِسی کی شوخی قابل داد ہو اِسکی سادگی بھی لایق صاد ہو- فصاحت اِسکی غلام ہو بلاغت اِسکی خانہ زاد ہو- اِس سب کو جانے دیجیے جبکہ انا افصح العرب والعجم قول رسول انام ہو- تو پھر اُسکی مقبولیت مین کیا جا سے کلام ہو- اِسی کے بھروسہ پر ذہن رسا کی رسائی ہو- اِسی کی توجہ سے عالم خیال نے یہ وسعت پائی ہو- بغیر اِسکے سلسلۂ انتظام درہم برہم تھا- بلکہ سچ تو یون ہو کہ نظام عالم مین ہو کا عالم تھا غنیمت ہو کہ یہ پری پیکر اپنے خریدارون کی آنکھ سے نہان ہو- جس طرف دیکھیے جلوہ ہی جلوہ ہو نہین معلوم کیا ہو اور کہان ہو- اگر ایک نظر اِس شاہد رعنا کی صورت زیبا دکھائی دیجاتی بخود ان

محبت کیا کچھ نہ کر گذرتے۔ ہزارون دیوانہ ہو جاتے۔ صدہا برق نگاہ سے
جل جاتے لاکھون اسمین کٹ مرتے مختصر یہ کہ یہ پری جمال جمال وکمال
مین بے مثال ہی۔ نہ اِسکے کمال کو کبھی نقصان نہ اِسکے جمال کو کبھی
زوال ہی۔ حوادثات وتغیرات کے باعث ہمیشہ دفتر عالم درہم وبرہم رہا۔
مگر اِسکی شان دلربائی کا وہی عالم رہا۔ کیون نہو کیا حسن عروسِ سخن
حُسن یوسف ہی جو پائدار نہو۔ کیا عشق آشفتگان سخن عشقِ زلیخا ہی جسکو
قرار نہو۔ یہ مانا کہ یہ عروس دلفریبی اور دلربائی مین رشک یوسف کنعانی
ہی۔ اور اپنے رنگ ڈھنگ مین ہر طرح لاثانی ہی لیکن شان عروسی کے لیے
زیور درکار ہی۔ سادگی ہر موقع پر اچھی ہو اس جگہ ناسزاوار ہی۔ زیور نہین تو
بیوہ اور عروس مین فرق ہی کیا ہی۔ اور زیور عروس سخن مدح آل عبا ہی۔ جو
باعث خوشنودی رب ہی۔ اور ہماری نجات کا سبب ہی۔ اُنکے ہوتے
ہوے کسی اور کی مداحی کرنا عروس سخن کی آبرو گھٹانا ہی۔ جو ایسا کرے
بے عقل کیا دیوانہ ہی۔ اپنے ہمجنسون کی ثناگستری صرف دنیوی مفاد کی
امید پر خلاف عقل سلیم ہی۔ اُنکی مداحی کیون نہ کرے جنکا مداح خداوند کریم
ہی۔ دین کو چھوڑ کر دنیا حاصل کرنا اس نادانی کا کچھ ٹھکانا ہی۔ سواے اِسکے
کیا کہا جاے کہ آج کل کا زمانہ بھی عجب ناعاقبت اندیش زمانہ ہی۔ تعجب تو
یہ ہی کہ جو زیادہ تر لائق شمار کیے جاتے ہین وہی سب سے زیادہ اس بلا مین

گرفتار نظر آتے ہین - اسپر دعوے یہ ہین کہ ملک سخن کے ختمی مآب ہین مگر حقیقت مین دیکھا جائے تو مسیلمۂ کذاب ہین - اکثر کی تو رفتہ رفتہ یہ نوبت ہوگئی ہو کہ دروغ گوئی عادت کیا طبیعت ہوگئی ہو - عالیشان ممدوح نہ پائے تو خیالی معشوق ہی ممدوح بنائے - جوش جنون کو یہانتک بڑھایا کہ آسمان سر پر اُٹھا لیا - دن کی مقدار مقدار ساعت سے گھٹا دی - رات کی طوالت طوالت قیامت بڑھا دی پیر مغان سے بیعت کرلی - واعظون سے خصومت کرلی - ناصحون کے دشمن جانی ہوگئے - دیوانگی مین مجنون ثانی ہوگئے - ایسے عقل سے گذر گئے کہ دن بھر مین سو بار جیے تو سو بار مر گئے رونے پر طبیعت آئی تو چشم زدن مین طوفانِ اشک کے دریا بہا دیے ناتوانی کا زور بڑھا تو دو قدم اُٹھانے دشوار ہوگئے - دشت پیمائی کا ولولہ اُٹھا تو محیط عالم کے پرکار ہوگئے - خلافِ عقل باتین کرنے پر ہمیشہ افتخار کیا - جیتے جی نہ کمر کے قائل ہوے نہ دہن کا اقرار کیا بیمار ہو کر مرنے کو جی نہ چاہا تو برسون ملک الموت کو ہوا بتائین - دستِ وحشت یہانتک بڑھا کہ دامان محشر کی دھجیان اُڑائین - دیکھا جاے تو فی نفسہ خیال ہی خیال ہو - اور خیال بھی سراپا اختلال ہو - البتہ جہانتک دیوانگی اور دارفتگی کا اقرار ہو - اُسکی سچائی بیشک قابل اعتبار ہو - مگر دنیا عالم نیرنگ ہو - اِسکا جوڑ ڈھنگ ہر سب سے نرالا ڈھنگ ہو - ایک دوسرے

مشابہت کلی محال ہی۔ انسان کی طبیعت کا بھی یہی حال ہی۔ آئین ہوا پرست بے انتہا ہین تو خدا پرست بھی صدہا ہین۔ اور ان بندگان مقبول بارگاہ ایزدی سے ایک ہمارے قبلہ وکعبہ عالی جناب فریدون فر کیوان افسر عالم باعمل فاضل اجل شیرین سخن شیرین بیان ثانی حسان وہمسر سحبان

حاکم عالی غش عالی جناب	خیر خواہ قیصر و صاحب خطاب
بندۂ مقبول درگاہ خدا	عاشق نام جناب مصطفے
ذی کمال وذی وقار وذی شرف	شیعۂ پاک شہنشاہ نجف
جان نثار عترت خیر الانام	تعزیہ دار حسین تشنہ کام
آسمان حشمت وجاہ وجلال	ذاکر و مداح و ماتم دار آل

محتشم احتشام مقبل مقام ثناخوان آل رسول الثقلین خان بہادر سید اولاد حسین سی آئی ای زاد اللہ حشمتہ و اجلالہ وعمرہ واقبالہ ہین۔ الحق کہ یہ برگزیدۂ خدا وحید عالم ہے۔ تمام عمر مدح کیجائے توبھی کم ہی۔ ہر صفت مین بے نظیر ہی ہر بات مین انتخاب ہی۔ کیون نہو کہ مداح آل رسالت مآب ہی۔ جسپر روح القدس کو ناز ہی یہ وہ پایۂ اعلی ہی۔ ہمارا ممدوح ہمہ صفت موصوف ہی۔ مگر یہ صفت ہر صفت سے دوبالا ہی۔ جسکی ممدوح عترت خیر الانام ہو۔ اُسکا کلام کیون نہ خیر الکلام ہو۔ سبحان اللہ حال مین جو مجموعہ لکھا ہی اُسکا کیا کہنا ہی۔ شاہد کلام کا زیور ہی عروس سخن کا گہنا ہی۔ سراپا مستحسن

سلام ہی یا مجرا ہی یا سلام ہی۔ رسول کا یا آل پاک رسول کا ذکر ہی معاذ اللہ مبالغہ
و لغویات کا کیا ذکر ہی۔ خود ستائی اور طبع آزمائی کی ہی بلا وجہ طول نہین ہی
کوہ کندن و کاہ برآوردن بیان کا اصول نہین ہی نہ آورد کی بھرتی ہی نہ بناوٹ
کا کام ہی۔ فقط تائید ایزدی ہی یا الہام ہی معجزہ ہی یا کرامات ہی۔ سچ تو یہ ہی
خداداد بات ہی۔ اُمرا و رُؤسا سے التجا نہین ہی۔ صلۂ دنیوی کی تمنا نہین ہی۔
التجا ہی تو شافع محشر سے تمنا ہی تو ساقی کوثر سے۔ استمداد ہی تو خداوند ذوالجلال
سے۔ یا خدا کے حبیب سے یا اُسکے حبیب کے آل سے۔ ایسی تصنیف راہنمائے
جادۂ ثواب کیون نہ ہو۔ لاکھون مین بمثل ہزارون مین انتخاب کیون نہ ہو
جیسا پرنور بیان ہی ایسی ہی پرنور تحریر ہی۔ فصاحت مین لاثانی بلاغت مین
بینظیر ہی۔ سب سے بڑی یہ بات ہی۔ کہ ذاکرون اور عزادارون کے لیے ذریعہ
نجات ہی۔ اسی مین تو جناب محتشم الیہ نے دریا دلی کو کام فرمایا اور اِس گوہر
گرانمایہ کو وقف عام فرمایا۔ شیعیان علی ابن ابیطالب کی نجات کا سامان
کیا ہی۔ سچ پوچھیے تو ہم گنہگارون پر بہت بڑا احسان کیا ہی۔ اب کیا ہی
دامن امید گوہر مراد سے مالا مال ہی تمام عمر حق شکر سے عہدہ برائی محال ہی
بس شریف ژولیدہ بیان تیرا خیال کہان ہی۔ نہ وصف ممدوح کی انتہا ہی
نہ حسن تصنیف کا پایان ہی۔ بہتر ہی کہ اختتام کلام کیا جائے اور دعا پر
اختتام کیا جائے۔ دعا بھی وہ ہو کہ جسمین خلوص کے ساتھ خطاب ہو نہ بہت

طویل ہو نہ خلافِ آداب ہو

الٰہی در جہان باشی باقبال	جوان بخت جوان دولت جوان سال
بہ محشر حامیت خیر الورا باد	بہ کوثر ساقیت مشکلکشا باد

دیگر منظوم چودھری سید شریف الحسن صاحب

عروس سخن کی بھی کیا شان ہی	کہ جان جہان جسپہ قربان ہی
کبھی خوش خیالون کے ہمراز ہی	کبھی خوش بیانون کی دمساز ہی
کہین ہمدم بزم اخلاص ہی	کہین محرم خلوت خاص ہی
وطن اسکا ہی قلب ذی ہوش مین	محل اسکا ہی دامن گوش مین
کبھی نالۂ قلب غمگین مین ہی	کبھی خندۂ لعل نوشین مین ہی
کبھی ہم صدا ابربط و نی کے ساتھ	کبھی ہم نوا شور ہی ہی کے ساتھ
کرشمہ نہین اسکے کس رنگ مین	غرض دلربا ہی ہر اک ڈھنگ مین
یہ ہی کاشف سوز و ساز بشر	اسی سے ہوا امتیاز بشر
زبان کا شرف نطق کی جان ہی	اسی سے ہر انسان انسان ہی
اسی سے ہر اک شی کی ہی ہست و بود	اسی نے مٹایا عدم کا وجود
اسی سے جدا ہوتی ہی فکر طبع	اسی سے سرافراز ہی بکر طبع
اسی سے ہی خامہ جواہر نگار	اسی سے ہی بلبل پہ عالم نثار
اسی سے ہلالی نے پایا کمال	اسی سے ہوا بدر چاچی نہال

اسی کی بدولت بصد عز و شان
خدا سے سخن ہو گیا مرزبان

اسی سے سرافراز حافظ ہوا
کہ طوطی شیراز حافظ ہوا

اسی سے ہی سعدی نے پائی نمود
کہ گوے بلاغت زیاران ربود

مگر وہ سخن جو ہی سرتاج فکر
مگر وہ سخن جو ہی معراج فکر

جو ہی باعثِ افتخار بشر
جو ہی مایۂ اقتدارِ بشر

جو ہی چارۂ درد و رنج و تعب
مصنف کی بخشش کا جو ہی سبب

وہ ہی مدحتِ آل خیر الانام
علیہ الصلوٰۃ وعلیہ السلام

خوشا بخت اُس مرد دیندار کا
کہ مداح ہو آل اطہار کا

طبیعت ہو جس سمت مائل کبھی
مصائب لکھے یا فضائل کبھی

اگرچہ ہمیشہ سے اہل کمال
غلامان آل و محبان آل

بجان حزین و بہ قلب ملول
رہے ذاکر آل پاک رسول

مگر قبلہ و کعبہ عالی نہاد
محب علی سید پاک زاد

خداوند اقلیم عز و شرف
سزاوار وہیسم عز و شرف

بہ تدبیر پیر و بہ ہمت جوان
مشیر جہاندار ہندوستان

رفیق غریبان بے خانمان
شفیق فقیران بے آب و نان

فلک پایگاہ و حق آگاہ نے
عزادار شبیر ذیجاہ نے

مصائب میں لکھی ہی تازہ کتاب
جو ہی بے بدل بے بہا لاجواب

زبان بھی نفیس اور بیان بھی نفیس
متین و بلیغ و فصیح و سلیس

ہر اک بیت مین بیت جنت کا نور
ہر اک شعر پر ہی فدا زلف حور

قیامت کا تحریر مین جوش ہی
فصاحت بلاغت سے ہمدوش ہی

زبان مستند روزمرہ درست
مضامین بھی پاکیزہ بندش بھی چست

شگفتہ اور اُسپر عزا بار نظم
مزار شہیدان کا ہی ہار نظم

فصیحون کا بازار یان سرد ہی
لطافت مین جو فرد ہی فرد ہی

یہ تصنیف ہی یا کرامات ہی
اثر سے بھری اسکی ہر بات ہی

وسیلہ شفاعت کا نایاب ہی
کہ باب نجات اسکا ہر باب ہی

خداوند دین پرور و دادگر
اگر دے مجھے طول عمر خضر

لکھون مدح مداح فرخ خصال
شب و روز و صبح و مسا ماہ و سال

گذر جاے عمر اور نہو یہ تمام
دعا پر مناسب ہی ختم کلام

الٰہی بحق نبی کریم
قسیم جسیم نسیم و وسیم

الٰہی بحق شہ نامدار
علی ولی شاہ دلدل سوار

بحق بتول و بحق حسن
بحق حسین غریب الوطن

کہ مداح ذیجاہ والا تبار
رہے خرم و شاد لیل و نہار

گرفتار آفات عالم نہ ہو
سواے غم آل کچھ غم نہ ہو

قطعات تاریخ چودھری سید شریف الحسن صاحب

مداح نے لکھی ہی مصائب مین کیا کتاب	رکھتا ہی کس غضب کا اثر جو مقام ہی
شرح وفا شعاری انصار شاہ ہی	ذکر غم حسین علیہ السلام ہی
تھی فکر سال ختم کہ آئی ندائے غیب	یہ نظم یہ زبان قبول امام ہی
	۱۳۱۵ھ

دیگر

صد شکر کہ انتظار بیحد کے بعد	چھپنے کو ہی اندنون بیاض مداح
تاریخ کی فکر تھی کہ ہاتف نے کہا	مقبول خدا گل ریاض مداح
	۱۸۹۷ع

دیگر

کیا جناب حضرت مداح نے	نسخۂ ماتم لکھا ہی بے مثال
مصرع تاریخ لکھدو ای شریف	ہدیۂ مداح ہو منظور آل
	۱۳۱۵ھ

دیگر

خوشا ذکر مقبول آل پیمبر	کہ بر ذاکر او در خلد واشد
خوشا شان ماتم نشینان سرور	کہ شامل بایشان رسول خدا شد
خوشا بخت مداح عالی وقارے	کہ مداح اولاد خیر الورا شد
خوشا آن کتاب مبارک کہ در وے	رقم حال پاک شہ کربلا شد
خوشا سال نظمش خوشا فکر احقر	کہ تاریخ تاریخ آل عبا شد
	۱۳۱۵ھ

دیگر

قبلہ وکعبہ نے تائید خداے پاک سے
سوچتا تھا رات دن دلمین لکھون تاریخ کیا
واہ واکیا مادے اچھے ہین جو چاہو کہو

کیا کتاب بینظیر و بے بہا ہی یہ لکھی
ناگہان آوازیہ آئی سر دش غیب کی
تحفہ اخبار یا تاریخ اولاد نبی
۱۳۰۵ ف ۱۳۱۵ ھ

دیگر

قبلہ وکعبۂ من عالی جاہ
چون رستم دفتر ماتم فرمود
فکر کردم کہ بگویم تاریخ
خواستم من زخداوند جلیل
دل خوش فکر ذہنیم ناگاہ
سال تصنیف بنازاز من گفت

بفصاحت بہ بلاغت بمیثل
بہ سلاست بہ متانت بمیثل
بہ نفاست بہ لطافت بمیثل
سال تصنیف بغایت بمیثل
بہ محبت بہ عنایت بمیثل
چمنستان شہادت بمیثل
۱۳۱۴ھ

دیگر

قبلہ ام خان بہسا در ذیجود
چون رقم کرد کتابے کہ دراو
ہاتف غیب بنازاز ما گفت

آنکہ در خلق حسن بمثیل ست
حال سلطان زمن بمثیل ست
چمنستان سخن بمثیل ست
۱۳۱۴ھ

دیگر

جناب قبلہ وکعبہ نے جب یہ دفتر غم
لکھا بدیدۂ خونبار اور بچشم ملول

شریف بے سر و سامان نے سال نظم لکھا — بحق حرمت سبط رسول ہو مقبول
۱۳۱۴ھ

دیگر

چون قبلہ و کعبہ آنکہ از روز الست — شیدا و محب سرور لولاک ست
فرمود رقم کتاب در ذکر حسینؑ — کز خواندن او زمانہ سینہ چاک ست
تاریخ لطیف او بہ سال فصلی — افسانہ انتخاب آل پاک ست
۱۳۰۵ف

دیگر

قبلہ و کعبہ حضرت مداح — عالم و واقف فروع و اصول
چون رقم کرد این کتاب جلیل — باحادیث مستند مشمول
سال ہندی بنظم او گفتم — دفتر ذکر آل پاک رسول
سمت ۱۹۵۴

دیگر

قبلہ اہم جملہ جہان بندۂ احسان تو باد — کز پئے اہل عزا نظم کتابے کردی
تر دہ طبع شنیدیم و دعا میگوئیم — بارک اللہ کہ زہی کار ثوابے کردی
۱۳۰۵ف

دیگر

اک روز مجھے ہول قیامت سے جو گھیرا — دن بھر مین رہا مضطر و افسردہ و دلگیر
بستر پہ کبھی لیٹا تو تڑپتا ہوا اُٹھا — ممکن ہی نہ تھی چین کی صورت کسی تدبیر
کیونکر کہون اُس روز کو کس کرب سے کاٹا — رات آئی تو کچھ اور بھی حالت ہوئی تغیر
طاقت یہ ہوئی سلب کہ آنے لگے چکر — آنکھون کے تلے پھرنے لگی موت کی تصویر

دم چڑھ گیا دو چار دم سرد جو کھینچے — غش آگیا جس وقت کیا نالۂ شبگیر
غافل تھا مبارک تھی ولیکن مری غفلت — بیہوش تھا پر جاگ رہی تھی تقدیر
کچھ دیر نہ گذری تھی کہ مین دیکھتا کیا ہون — آیا مرے بالین پہ عصا ٹیکتا اک پیر
بولا کہ ہی کیون کثرت عصیان سے ہراسان — بخشش کا وسیلہ ہی غم شبر و شبیر
رو اور رُلا پڑھکے کتب ہاے مصائب — تا تجھکو ملے گلشن فردوس کی جاگیر
غافل تو کچھ ایسا ہی کہ ابتک نہین معلوم — نسخہ ہی ترے درد کا مداح کی تحریر
جم رتبہ فریدون حشم و خان بہادر — ممتاز جہان فخر زمان صاحب توقیر
اُس باغ کا بلبل ہی یہ ہم رتبہ حسان — جس گلشن بیخار کے قدسی ہین عصافیر
سرمست می حب علی خاصۂ داور — شیدائے نبی شیفتۂ شبر و شبیر
جسکے سخن پاک کا عالم ہی مسخر — جسکے رقم پاک کا شہرہ ہی جہانگیر
اُس سید ذیجاہ نے لکھا ہی وہ نسخہ — ہی جسکا صلہ گلشن فردوس کی جاگیر
وہ حسن بیان اور وہ مضامین کی نزاکت — ہی شور کہ دیکھی نہین اس نور کی تحریر
دیکھی ہو کبھی اہل جہان نے تو دکھادین — اسطرح بلاغت سے فصاحت شکر و شیر
یا دہین یہ پریان کہ جو باہم ہین ہم آغوش — یا گلشن فردوس مین حورین ہین بغلگیر
کیونکر نہ دل و جان سے خریدار ہون اسکا — یہ حسن کا سورہ ہی مرے خواب کی تعبیر
ذکر غم شہ سُنکے تڑپ جاتی ہی محفل — ہی درد کے فقرون مین عجب طرح کی تاثیر
دل کا یہ تقاضہ ہی کہ جامی جو خدا ہو — مداح کی خدمت مین پہونچکر کسی تدبیر

ہان

کرعرض پس از حمد ادب مصرعۂ تاریخ
مقبول خداوند مقدس ہی یہ تحریر
۱۱۹۵-۲ع

دیگر

واہ کیا تصنیف ہی تاریخ جس تصنیف کی
چونکہ ذکر کشتگان نینوا ہی واقعہ
سال تاریخی رقم کرتا ہوں بے فرق جل

با اصول و بیمثال و بے بہا تاریخ ہی
سمت ۱۹۵۴
چونکہ نظم حال پاک کربلا تاریخ ہی
۱۳۰۵ آف
واہ کیا تاریخ ہی واللہ کیا تاریخ ہی
۱۳۶۹-۳ یزدجردی ۱۳۲۹-۲ محمدی

دیگر

چون رقم کرد این کتاب جلیل
خواستم سال او بطرز لطیف
متردد بدم کہ ہاتف گفت
از زبان حق و کلام اللہ
۱۲۷

سید پاک دین خجستہ اساس
لیک نامد مرا بفہم و قیاس
سال تاریخ نظم بے وسواس
ہست ہذا بصایر للناس
۱۲۷+۸+۱۱۸۰=۱۳۱۵ھ

دیگر

بہ مداح وحسان ندانیم فرقے
بمداحی احمد وآل احمد
درین راہ ہر دو تگاپو نمودند
چو خواہی ز تاریخ تصنیف مداح
بجز فرق آل و نبی نیست فرقی
۹۲ ۳۲
۹۲-۳۲=۳۰

ہم او ابن ثابت ہم این جان ثابت
از و فخر ثابت ازین شان ثابت
باخلاص کامل بایمان ثابت
پئے دعوی بندہ برہان ثابت
بہ مداح ثابت وحسان ثابت
۱۹۸۴-۳۰=۱۹۵۴ سمت

دیگر

لہ جناب سید اولاد حسین خان صاحب بہادر شبیر نقوی المتخلص بہ ... نبیرہ ابن جناب سید ثابت علی صاحب ... منصور

چو این دفتر مدح شاه شهیدان	ز مداح ذی فهم و عاقل بیامد
ز سحبان ثانی و حسان ثانی	مرا فکر تاریخ در دل بیامد
به میزان عقلم چو سنجیدم اورا	بخاطر پس از غور کامل بیامد
ز سحبان خوش فهم و حسان کامل ۱۳۶۸-۵۳ = ۱۳۱۵ھ	بعقد از مداح فاضل بیامد ۵۳

دیگر

چون قبلهٔ دیجاہم مداح شه والا	کو هست شهنشاه اقلیم سخندانی
وقتیکه رقم فرمود این نظم گهر آمود	در فکرت تاریخش بودم به پریشانی
هاتف بمن این گفته کای مضطر و آشفته	نیسان خجل از کلکت هنگام دُر افشانی
از دفتر تسخیر و از دفتر بخشایش ۱۹۵۴ سمت ۱۸۹۷ء	سن سمت و انگریزی دریاب باسانی
هم از سر حق سالش هم فصلی و هم هجری	هم نسخهٔ بی‌مثل و هم نسخهٔ لاثانی ۱۳۰۷ف ۱۳۰۰ھ

دیگر

قبله و کعبه کتابی از برای فیض عام	چون رقم فرمود من واقف شدم از حال او
فکر چون کردم پئے سالش ز من هاتف بگفت	سال او از من شنو خواهی چو استحصال او
عیسوی و سمت و فصلی بدان بے تعمیه	تعمیه هجری مگر خواهد پئے اکمال او ۱۸۹۷ء ۱۳۰۵ف
گفتمش چون ست فرموده بعون کردگار ۵۷۱	ذخیرهٔ اخیار لاثانی بیامد سال او ۱۹۵۴ سمت

دیگر

نوشت دفتر غمم چون قبلهٔ معظم	ممدوح اهل عالم مداح آل طاها

ے اعداد لفظ ذخیرہ اخیار ہیں ۱۳۰۵ف
ثانی ۱۳۰۵ اور لا ثانی ہیں اعداد الفاظ
عون کردگار اضافہ کرنے ۱۳۰۰ سن ہجری حاصل ہوگا ۱۳۰۰ھ

تاریخ نظم روشن گفتم بوجہ احسن — بدر منیر ایمان والشمس والضحٰہا
١+ ١٨٩٦ء

تاریخ نظم روشن بہر دو سخت گفتم — بدر منیر ایقان والشمس والضحٰہا
١٩٥٦-٢ سمت

تقریظ وقطعات چکیدۂ قلم معجز رقم جناب منشی سید اعجاز حسین صاحب نقوی واسطی امروہوی سررشتہ دار محکمۂ بندوبست ضلع سیونی چھپارہ خلف جناب سید سردار علی صاحب مرحوم نقوی امروہوی

گلشن مین صبا کو جستجو تیری ہی — بلبل کی زبان پہ گفتگو تیری ہی
ہر رنگ مین جلوہ ہی تری قدرت کا — جس پھول کو سونگھتا ہون بو تیری ہی

اسکے سب قائل ہین کہ عالم اسباب مین خداوند عالم نے ہر شی کو ایک تاثیر عطا فرمائی ہی۔ تاثیرات کواکب۔ تاثیرات آب وہوا۔ کشش مقناطیس کشش کہربا۔ جذبۂ الفت۔ جذبۂ دل۔ دلربائی نظر۔ دلبری حسن۔ دلفریبی تقریر۔ دل آویزی تحریر۔ ایسی چیزین نہین جنسے کسی کو مجال انکار ہو۔ خاصکر حسن وکلام۔ یہ دو چیزین تو ایسی ہین کہ انکی تاثیر سے ہر متنفس واقف ہی۔ کچھ نہ کچھ ہر فرد بشر کا دل انسے متاثر ہوتا ہی۔ جسکے افسانے ہر روز سننے مین آتے ہین۔ اسکے قصے رات دن کہے جاتے ہین حسن کی معراج کمال جمال انسانی ہی۔ اس پردہ مین حسن نے عجب عجب شعبدے دکھائے ہین۔ آدمی تو بشر ہی فرشتون کو کوئین جھکائے ہین۔ جہان زور تاثیر

حسن خداداد دکھایا ہی انسانون نے پریزادون کو دیوانہ بنایا ہی - جہان
تسخیر حسن عالم فریب دکھانے پر آئے ہین - آدم زاد پرستان سے پریونکو
زمین پر کھینچ لائے ہین - لیلی مجنون - شیرین فرہاد - وامق وعذرا - یوسف و
زلیخا کا نام کون نہین جانتا - انکی سرگذشتین کسکو یاد نہین - انکی حالت
نے کس دل پر اثر نہین کیا - سچ پوچھیے تو گو اِسمین شک نہین کہ قیس وفرہادؔ
وامق کو فضل تقدم ہی مگر کوئی زمانہ ایسے لوگون سے خالی نہین رہا نہ کوئی
زمانہ اِنسے خالی رہیگا جہان حسن ہی عشق ساتھ ساتھ ہی - شمع کے ساتھ پروانہ
پریزاد کے ساتھ دیوانہ - گل کے ساتھ بلبل ناشاد - شیرین کے ساتھ فرہاد
کہان نہین - لیلی کے لیے مجنون کا ہونا لازمی ہی - یوسف کے لیے زلیخا کا
وجود ضروریات سے ہی - عالم وتغیر کی جدائی ممکن تغیر وحدوث کا افتراق
آسان - ناممکن ہی تو حسن وعشق کی جدائی - محال ہی تو حسن وعشق کا افتراق
حسن کی سب تاثیرین مسلم - لیکن کلام سے حسن کو کچھ بھی تو مناسبت نہین -
تاثیر کیا ہر حیثیت مین کلام حسن سے بدرجہا بڑھا ہوا ہی - اِسکو حسن پر جو
فضیلت ہی گو بادی النظر مین نہ معلوم ہو - لیکن ذرا بھی غور کیا جاوے تو
مثل آفتاب صاف روشن ہوجاے - حُسن کا اثر ایک زمانہ خاص تک
محدود ہی - قطع نظر تغیر وزوال حسن کے اِسکی اُسی تاثیر کے لیے اُسے صاحب
حسن کا وجود ضروری ہی - صاحب حسن کے بعد اُسکے حسن کے یادگار صرف

افسانے اور کہانیان رہجاتی ہین۔ اور اگر چند روز کسی حسین کی تصویر رہی بھی تو اُسمین وہ بات کہان۔ وہ رنگ و روغن وہ شوخی وہ شان۔ وہ آن جو حسن کی جان ہین کہان سے لائے۔ تصویر سے وہی جوش الفت پیدا ہونا محال۔ تصویر سے وہی ولولۂ عشق و محبت پیدا کرنے کی امید رکھنا وہم و خیال۔ بخلاف کلام کے کہ اُسکو خداوند عالم نے یہ شرف عطا فرمایا ہے کہ سیکڑون برس کیا ہزارون سال تک اِسکا وہی جمال وہی کمال رہتا ہی صاحب کمال کا جو حال ہو۔ اِسکے کمال کا ایک حال رہتا ہی بلکہ تا قیام قیامت وہی حال رہیگا۔ آب حیوان کا تو نام ہی نام ہی حقیقت مین زندگی جاوید بخشنا اِسی کا کام ہی۔ نظر انصاف سے دیکھیے تو حسینون کا نام بھی اِسی سے زندہ ہی حسن بھی اِسکا زیر بار احسان ہی۔ علاوہ ازین حسن کے شیدائیون مین نام برآوردہ لوگون کو دیکھا جائے تو اُنمین مشاہیر یہ ہی قیس۔ فرہاد وامق۔ یا دو چار ایسے ہی اور۔ مگر پھر بھی معدودے چند نظر آئینگے اور اِنکی وقعت جیسی کچھ ہی سب پر ظاہر ہی۔ لیکن اگر رتبہ شناسان کلام کی فہرست لکھیے تو اول فہرست کا تمام ہی ہونا محال ہو جائے۔ اور پھر وہ لوگ ہونگے کس اقتدار کے۔ ادیب۔ شاعر۔ علما۔ فضلا۔ حکما کا کیا شمار ہی۔ انبیاء مرسل ائمہ اطہار اِس فہرست مین حضرت موسیٰ کے نام پر پہلے نظر پڑیگی۔ حضرت تو کلام کے ایسے دلدادہ ہوے کہ اِسکے شوق مین کوہ طور کو گھر آنگن کر ڈالا

اور عشق کلام نے آخر انکو کلیم بنا کر چھوڑا - حضرت ہارون کی سعی سفارش
اِسی کلام نے کی - انکو خلافت کلیم اللہ کلام ہی کی بدولت ملی - حسن نے پہلا
یہ درجہ یہ رتبہ کہان پایا - اِسکو شہادت شرافت کے لیے لوح و قلم سے دو گواہ
معتبر کہان میسر - اِسکو اثبات فضیلت کے لیے لب عیسیٰ سے دو شاہد
عادل کہان نصیب - اِسکو سرکار رسول مختار سے انا افصح العرب والعجم
سے باوقعت سند کب ملی ہی - شب معراج خلوت حبیب و محبوب مین سوائے
کلام کے کسی اور کا گذر ہوا ہو تو کوئی کہدے رسول مقبول نے وقت رحلت
سوائے آل اور کلام کے اور کسی سے تمسک کے لیے وصیت کی ہو تو کوئی
ثابت کردے شعر

خالی ہو ازمانہ جو خیر الانام سے		یا آل سے رہی برکت یا کلام سے

اِس سے زیادہ کلام کی فضیلت کیا ہو سکتی ہی کہ اِسکا اور آل رسول کا ساتھ
ہی ساتھ بھی چندر روزہ نہین قیامت تک کا ساتھ ہی - حوض کوثر پر پہونچنے تک
آل عبا کا دامن ہی اور اِسکا ہاتھ ہی - اِس ساتھ کو جیسا اپنے کلام مین جناب
مستطاب معلی القاب محتشم حشمت - فرزدق فصاحت - حسان بلاغت مقبل
اقبال - کمیت کمال - حمیری ہمال - ارشد تلامذۂ رحمن - ثابت قدم معرکۂ
امتحان - مقبول بارگاہ ایزد - ممدوح انام و مداح آل محمد - مطاع خلایق و
مطیع پنجتن - منبع مکارم و مجمع اخلاق حسن - مخدوم جہانیان و خادم عترت

ے اور یہ کلام اللہ واخی ہارون ہو افصح منی لسانا فارسلہ معی بعد معنی ۱۲

نبی - محبوب عالمیان و محب آل علی - شیدائے آل رسول الثقلین -
جان نثار جناب حسنینؑ - منتظر ظہور امام منتظر - ظہیر و معین پیروان مذہب جعفر
موسی طور مودت وولا مسیح بادیۂ تسلیم و رضا - شبیر قیصر - خان بہادر سید
اولاد حسین صانہ اللہ عن کل شین ابن المرحوم السید ثابت علی رضوی حشرہما
اللہ مع النبی و آلہ التقی النقی الزکی نے بنایا ہی کم لوگون نے بنایا ہی - آپنے
جو کچھ فرمایا ہی آل رسول ہی کی شان مین فرمایا ہی - کوئی بیت نہین جو ذکر
اہلبیت سے خالی ہو - کوئی شعر نہین جسمین مضمون خیالی ہو - پھر اُسکے ساتھ کلام
کی ساری خوبیان موجود - زبان شیرین بیان رنگین - بندشین چست ترکیبین
نفیس - الفاظ سلیس - مضامین بلیغ - ردیفین نایاب - قوافی سیراب -
محاورے مستند تشبیہین دل پسند - تلمیحین نادر - غرض جو بات ہی انتخاب ہی -
جو شعر ہی فرد ہی - جو مصرعہ ہی لاجواب ہی - اِس حسن کا کلام کسی نے آجتک
دیکھا ہو تو دکھادے - یا بتادے - سنا ہو تو سنادے - یا پتا دے - یون تو
دعوائے بے دلیل قبول خرد نہین - چونکہ جناب محتشم الیہ کی طبع عالی کا
رجحان ہمیشہ سے نفع عام کی طرف رہا ہی - فی الحال بنظر خیر خواہی برادران
ایمانی توجہ طبع ادھر ہوئی کہ یہ کلام مطبوع - طبع ہو کر شائع ہو - تاکہ عامۂ مومنین
و ذاکرین کو نافع ہو - چنانچہ خداوند کریم کی عنایت سے تھوڑے ہی زمانہ
مین مجموعۂ کلام فصاحت انضمام بخوش اسلوبی تمام مرتب و مکمل ہو گیا -

آخرت جناب مرزا حسن علی [illegible]

سبحان اللہ کیا کتاب لاجواب اور کیا نسخہ سراپا صواب بلکہ سرمایۂ ثواب ہی۔کہ
مصنف کے لیے زاد سبیل آخرت اور ناظرین وسامعین کے لیے خضر راہ ہدایت
ہی۔ہرچند سلاموں کے بہت سے مجموعے طبع ہوکر شایع ہوے لیکن اِس
ترتیب اور تہذیب کا کوئی مجموعہ ہماری نظر سے نہین گذرا۔اِس امر خاص
مین یہ مجموعہ آپ ہی اپنی مثال ہی اور دوسرون کے واسطے آیندہ کے
لیے نظیر بے مثال۔تصنیف کی تعریف کی جاے۔یا صاحب تصنیف کی
توصیف۔وہان دم مارنے کی جگہ نہین۔یہان زبان ہلانے کا یارا نہین
ہمارا قصد تھا کہ جملہ کلام السید سید الکلام مین جو جامع وصف تصنیف و
مصنف ہی مصرعہ۔خاموشی ازثناے توحد ثناے تست۔کا متزاد لگاکر تقریظ
کو یہین تمام کردین۔مگر شاید بعض نکتہ بین احباب عذر اطناب کو نامقبول
فرمائین۔بلکہ عجب نہین کہ قصور طبع پر محمول فرمائین۔اِس خیال سے چند
فقرے حسب طریقہ مرضیۂ سلف صالح اور اضافہ کرتے ہین۔تاکہ کسی کے
دل مین یہ خیال بھی نہ آنے پاوے اور اِسکے ساتھ ہی سنت قدما بھی
ادا ہوجاے۔اللہ اللہ کیا ماتم شاہ شہیدان کا جوش ہی کہ کتاب کی
ہرایک سرخی بھی کثرت غم سے سیاہ پوش ہی۔مجموعہ ہی یا مرقع غم۔مصرع
ہین یا نخل ماتم۔ہرشعر بیت الحزن ہی۔ہرورق سراپا کاغذی پیرہن ہی
بحرین ہین یا بحر المصائب جوش زن ہی۔زمین شعر ہی یا گرد ملال خاطر

ناشاد کا مخزن۔ ہر حرف کے جسم مین سوگ کی سیاہ پوشاک ہر۔ ہر نقطہ سرشک دیدۂ نمناک ہی۔ ہر لفظ لخت دل دردناک۔ ہر کلمہ پارۂ جگر چاک چاک۔ فقرے نگاہ یاس بسمل سے زیادہ دردانگیز جملے نظر حسرت دم واپسین سے زیادہ رقت خیز۔ مضمون کی رسم کتابت سے صاحب عزا کی بدحواسی ہویدا ہی۔ پانچوان مصرعہ ہر کہ سراسیمگی مین شال عزا کا پلہ شانہ سے ڈھلکر زمین پر لٹک رہا ہی۔ مضمون نازکی مین دل دردرسیدہ یتیم سے بڑھا ہوا۔ خیال عرش پروازی مین آہ جگر خراش مظلوم سے چڑھا ہوا۔ سطرین ہین یا برابر ماتمی صفین بچھی ہوئی ہین۔ بیتین ہین یا سینۂ قرطاس پر کثرت ماتم سے بدھیان پڑی ہوئی ہین۔ بین السطور چاک گریبان سوگواران۔ سلسلۂ کلام تار اشکہائے مسلسل عزاداران۔ بیاض صفحہ سپیدی چشم پیر کنعان سواد خط روکش سیاہی شام غریبان۔ مگر یہ وہ سواد ہی جسکی سیاہی مین چشمۂ حیوان پنہان ہی۔ یہ وہ سواد ہی جسکی سیاہی سرمہ دیدہ اہل ایمان ہی۔ یہ وہ سواد ہی جسکے پردہ مین روشن سوادی مستور ہی۔ یہ وہ سواد ہی جس سے مردم چشم اہل یقین مین نور ہی۔ بس اعجاز خیال ایجاز چاہیے۔ اگر خود نمائی منظور نہین۔ خامہ فرسائی ضرور نہین۔ تقریظ کو طول ہو گیا ہی دعا ممدوح پر ختم کلام مناسب ہی۔ بار الٰہا بتصدق رسول و آل رسول اس ہدیۂ مداح کو مقبول کر۔ اور اسکے صلہ مین مصنف کو دنیا مین دولت زیارات عتبات

عالیات ہنگام ظہور۔ شرف مصاحبت صاحب الزمانؑ اور عقبیٰ مین جوار ائمہ اطہار عطا فرما۔ این دعا از من و از مومنین آمین باد

قطعات تاریخ

در غم سبط مصطفی مداح … دُر ناسفتہ راچہ خوش سفتہ
ہر کسے دید گفت در مدحش … ای خوشا نظم شستہ و رفتہ
سالش اعجاز از دل محزون … حال مظلوم کربلا گفتہ

۱۳۰۸+۷ھ

دیگر

تو خوش اللہ نسخہ مداح … کہ بحال شہ ہدا گفتہ
ہر کہ نگریست زار زار گریست … بسکہ حال الم فزا گفتہ
وانکہ آنرا انجو اندیا بشنید … آفرین کرد و مرحبا گفتہ
سالش اعجاز با دل محزون … حال مظلوم کربلا گفتہ

۱۳۰۸+۷ھ

از جملہ الفاظ پر غم و رقت * اگر مداح سخن بنظم گفتہ

دیگر

شنیدم سالہا بسیار اعجاز … بذکر شاہ رنج آمیز نظمی
نیامد تا کنون گاہی بگوشم … چنین پر جوش و دل آویز نظمی
شنیدم دی بہ بزم شہ زمداح … عجب پر درد و رقت خیز نظمی
ندا فرمود ہاتف از سر حزن … سن فصلی ست درد انگیز نظمی

۱۲۹۶+۸ ف

دیگر

الہام

حال پر درد سید الشہدا — کلک مداح از عجیب نوشت
یا بگوے پئے علاج گنہ — نسخۂ خوب چون طبیب نوشت
سال تاریخ از سر اعجاز — دل من دفتر غریب نوشت

۱+۱۸۹۶ء

دیگر

مرتب چو شد این کتاب غریب — پسندید ہر کس ز احباب وغیر
درو ہست ذکر مصائب رقم — ز شاہ امم خسرو وحش وطیر
بود سال اعجاز از معجمہ — کہ مداح کردہ عجب ذکر خیر

۱۳۱۵ھ

دیگر

زہے گلشن نظم مداح جس مین — نہ مضمون کہنہ نہ مضمون غیر
کہان ہین سخن فہم جدت پسند — کرین اس گلستان تازہ کی سیر
پئے سال تاریخ اعجاز مین نے — لکھا معجمہ مین عجب ذکر خیر

۱۳۱۵

دیگر

چون ز مداح در غم شبیر — بے بہا نظم در رقم آمد
ہر کہ بشنید و دید ای اعجاز — فرق عریان و چشم نم آمد
سال اتمام را بہ ہندی سال — فکر تحریر در دلم آمد
فال دیدم چو در صحیفۂ دل — بے سر و ہم ذکر غم آمد

[illegible] در نظر آمد

۱۹۶۰-۲-۶ [illegible]

دیگر

ذکر جناب شاہ شہیداں میں اک رسالا	مداح نے لکھی جو کتاب پر از بکا
پوچھا جو میں نے ہاتف غیبی سے اسکا سال	بیت جنان صلہ ہی ہر اک بیت کا کہا ۱۳۱۵ھ

دیگر

عجب پر نور ہی یہ نظم مداح	کہ جسمیں حال شاہ انس و جان ہی
بہت اعجاز کو تھی فکر تاریخ	کہا ہاتف نے تو پھر تا کہاں ہی
ز روے کعبہ و احرام کہدے ۳	صلہ ہر بیت کا بیت جنان ہی ۱۲۹۳+۲۱=۱۳۱۵ھ

تقریظ و قطعات تاریخ چکیدہ کلک گہر سلک شاعر رطب اللسان سحر بیان جناب منشی گردھاری لال صاحب اسد متوطن قصبہ ہڑہا ضلع اوناو ملک اودہ حال داروغہ چنگی ضلع سیونی چھپارہ کہ سلسلۂ تلمذہ بانا طق مکرانی مرحوم دارند

ثنا ہا خالق ارض و سمارا	کہ در دل نور ایمان داد مارا
فرستاد از رہ لطف و عنایت	رسول پاک را بہر ہدایت
شفیع مذنبین و حامی دین	ثنایش بس بود طاہا و یاسین
پس از حمد حق و نعت پیمبر	بود واجب ثنائے آل اطہر
کہ ہر یک محو تسلیم و رضا شد	شہید تیغ و زہر جانگزا شد
سپس توصیف آن عالیجناب ست	کہ خاک راہ آل بوتراب ست
ملایک حشمت و دالاخطابی	سپہر سروری را آفتابے

گرامی سیدی والانژادی
کریمی پاک ذاتی عالی نهادی

شرافت را بذات او نشانی
نجابت را بود زو عز و شانی

وحید الدهر در خلق و مروت
فرید العصر در حلم و فتوت

نکونام و نکوخواه و نکوفال
بکار خیر مایل در همه حال

بعز و قدر صدر آرای اقبال
یکی از خاندانش جاه و جلال

بنام او بود خان و بهادر
خدایش کرده ذیشان و بهادر

بکرامتها به نحوی صرف کردند
که در نامش بهم نُه حرف کردند

چه نام ست این که باشد مایهٔ آن
بهر حرفی بود اعجاز و مسان

الف در اول نامش هویدا
بود ایما که در ایمان ست یکتا

و لا از دا و چندان و نما شد
که مقبول وصی مصطفا شد

هبر الام از آلام باشد
که جایش در دل اسلام باشد

چو با آل علی دارد ارادت
الف شد راست در راه افادت

باسم ذات او راسم در راه است
چو حق پرسی گواه او اله است

ز روی اعتدال این حال باشد
دلیل دولت و دین دال باشد

بنام حق چو خا گردید واصل
و را شد حشمت کونین حاصل

سعادت یافته از سرور دین
هنر و تحسین فراوان از پی سین

بگویم آشکارا با تو یارا
که یا را از ید الله است یارا

نجابت حاصل نون ست اکنون — که با نام نبی گردید مقرون
علی شد چو او از فضل مولا — ازین نامش زادل گشت اولا
ز شکل لام الف شد لا هویدا — چو بینی نیک هم الاست پیدا
ولا از لا چو گشت این مرحله طی — بر هنر لافتی بردم از وپی
ز اولاد حسین این عقده بکشاد — که از لطف حسین او راست اولاد
بود آل محمد نور اکبر — بصد فر و حشم ذی کشفر
دگر فرزند او آل حسن شد — بعلم و حلم یکتاے زمن شد
سوم لخت دلش آل علی هست — که او صافش بهر یک منجلی هست
بود پور چهارم آل حسنین — که باشد مر ومی را قرة العین
بود فرزند پنجم آل جعفر — که صادق آمده در دانش و فر
ششم فرزند او شد آل موسی — که می تابد ز روے او تجلی
رضا جوے پدر فرزند هفتم — بود آل رضا چون مه با انجم
بود فرزند هشتم نیک فرجام — که شد آل محمد با تقی نام
نهم آل نقی فرزند باشد — سعید و نیک و دانشمند باشد
دهم آل حسن با عسکری شد — که ماه برج جاه و برتری شد
غرض هر یک بود مخبر زمانه — بجاه و دولت و دانش یگانه
کلامم را بود زین وجه صد زین — که مداح حسنین

فدای آل و احفاد حسین ست — از نیش نام اولاد حسین ست
کلام او سخن را زیور آمد — ز شعری شعر او بالاتر آمد
(نام ستارهٔ بلند ۱۲)
فصاحت چاشنی گیر بیانش — ملاحت از نمک پروردگانش
چو ورد ذکر شه گلگون قبای — قتیل خنجر جور و جفای
سلام و خمسه های دلکشا گفت — فلک بر گفتنش صد مرحبا گفت
رقم چون کرد با رنگین بیانی — بهار آمد به گلزار معانی
مرتب شد چو این رنگین رساله — بدست آمد پی جنت قباله
بنام ایزد چه تصنیف نیفی — پسند هر وضیع و هر شریفی
کتاب طرفه و نادر بیانی — پی دینداران باشد حرز جانی
کتابی نی که دریای شگرفست — در معنی نهان در حرف حرفست
به رنگینی بود رشک گلستان — بخوبی روکش گلزار رضوان
بیاض صفحه اش خجلت ده بدر — سوادش رونمای لیلة القدر
مسلسل مصرعهایش چشم بد دور — چو زلف عنبرین بر عارض حور
بود هر نقطه خال روی زیبا — حروفش خوشنما چون نقش دیبا
جداول مثل نهر سلسبیل ست — برای حق پرستان این سبیل ست
بگویم هر چه وصف او بود کم — پی ایمان ست دست آویز محکم
کتاب مخزن فیض عمیم ست — براه دین سراط مستقیم ست

اسد طول سخن را مختصر کن — دعاے حضرت ممدوح سر کن
خدایا حاملش ہر آرزو باد — علی مرتضی حامی او باد
مطرا گلشن اقبال بادا — چو سبزہ دشمنش پامال بادا
مسیحی سال بجم شد مناسب — چو تقریظ است عمدہ صاف واجب
۱۸۹۸ء

قطعات

جناب مداح نیک نیت عمیم خلق و بلند ہمت — کہ ہست وی ہم بصد دل و جان برائے پاک رسول شیدا
نوشت چندین سلام تازہ چو با مضامین صاف و طرفہ — بگفت سالش بلفظ ہیجا اسد چو صفرش نماند برجا
۱۳۱۵ھ

دیگر

مجموعۂ سلام چو مداح زد رقم — بندش نفیس صاف مضامین بیان پاک
ہر کس کہ دید از تہ دل آفرین بگفت — سالش رقم نمود اسد ارمغان پاک
۱۳۱۵ھ

دیگر

شد ز مجموعۂ سلام بلند — شور تحسین اسد ز ہر گوشہ
ہاتفی گفت سال تاریخش — کز پے عاقبت بود توشہ
۱۳۱۵ھ

دیگر

مجموعہ سلام جو مداح نے لکھا — جسنے سنا کہا کہ ہی خوشتر بیان عجیب
ہی معجمہ حروف مین تاریخ اسکی اسد — مجموعہ سلام لکھا دلکش و غریب
۱۳۱۵ھ

دیگر

مجموعہ کیا ہی خان بہادر نے یہ لکھا
آل رسول کی ہی عقیدت پہ جو گواہ
مطلوب ہی اسد جو تجھے سال عیسوی
لکھدے کلام نادر و خوشتر ہی واہ واہ
۱۸۹۷ء

دیگر

کرد تحریر حضرت مداح
ای اسد روکش ثریا نظم
سال تاریخ فصلیتش ناگاہ
ہاتفی گفت طرفہ زیبا نظم
۱۳۰۴ف

دیگر

طرفہ نظمیست کہ مداح نوشت
دلکش راست پسند ان بادا
اسد از بہر سن ہمت گفت
اعتقادات دو چندان بادا
ہمت ۱۹۸۴=۹۶۶+۲

دیگر

ای اسد کلک حضرت مداح
چون رقم زد نفیس چند سلام
سال تاریخ از سر آغاز
گو مکرر کہ روح را آرام
۱+۱۳۱۴ہجری=۶۵۶+۲

دیگر

صاحب جاہ جناب مداح
نو بچشم سید اولاد حسین
کردہ تحریر کتاب منظوم
چون در اذکار امام الثقلین
فکر تاریخ بدل کرد اسد
ملہمی داد ندا با صد زین
چاک کن قلب عہد و بنویس
نذر مداح قبول حسنین
۱۳۱۹-۲

قطعۂ تاریخ سحبانِ زمان مقبل دوران جناب شیخ صادق حسین خان صاحب ثائب بریلوی شاگرد رشید جناب علی اوسط صاحب رشک مرحوم

بے ریا خانِ بہادر نے جو چھپوایا ہے	مومنو کیون نہ ہو مقبول کلام مداح
کہی ثائب نے یہ تاریخ باعداد علی	شہ دین کرتے ہین تسلیم سلام مداح

قطعۂ تاریخ شاعر نازک خیال و شیرین مقال جناب سید ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی

جناب سید ذیجاہ کرد فکر بلیغ	بمدح و منقبتِ آل احمد ذیشان
نمود فکر چو بہر سنین ترتیبش	بگفت یاس ثناگر بہار باغ جنان ۱۳۱۵

قطعات تاریخ فصیح البیان شیرین زبان جناب سید فضل حسین صاحب فضل رضوی مشہدی رئیس متھرا و برادر حضرت مداح مدظلہ

خمسہ سلام لکھے ہین مداح نے عجیب	ہے مدح اُنکی حیطۂ تحریر سے سوا
مقبول سب کلام ہوا ہی فضل لاکلام	منظور حق ہو مادہ تاریخ کا لکھا ۱۳۱۵

دیگر

مداح نوشتہ چو سلام و خمسہ	در ذکر شہادت جناب سبطین
لاریب کہ لاجواب مجموعہ نوشت	با فضل حسین سید اولاد حسین
تو با سر لطف مصرعہ رابعہ گیر	تاریخ برآید بطفیل سبطین

دیگر

چون سلام و خمسہ مداح گفت	در بیان خامس آل عبا
سال آن زر کے بشارت گفت فضل	جذا صد مرحبا و مرحبا
	۱۳۰۲ھ

دیگر در صنعت توشیح

زہے نظم شایستہ دل پذیر	کہ گردش رقم سید نیک خو
بہ فیضے کہ از چشم مومن روان	شوند اشک در خواندنش مثل جو
شنیدم چو فرمایش سال آن	خیالم روان شد پیش سو بسو
فرو شد بجیب تفکر سرم	نشد بہرہ در خامہ آرزو
بر آمد سن ہندوی زین دعا	بماند بر او فضل خلاق او
	۱۹۰۴ سمہ ۱۳۱۵ھ
سن ہجری ای فضل خواہی اگر	جز این شعر از بد و ہر مصرعہ جو

دیگر

حاکم ہند دبستہ ذی وقعت	سید پاک دل نکو کردار
گفت مجموعہ بذکر حسین	کہ دہد خو اندنش خلاص زنار
ہاتف غیب گفت فضل ہن	نام او مظہر الخلوص بدار
	۱۸۹۷ء

قطعات تاریخ ناظم بیمثال ادیب نازک خیال جناب سید تفضل حسین صاحب جودت برادر سید فضل حسین صاحب متہردی

در صنعت واسع الشفتین

گوهر کانِ شرف ذیقدر اولاد حسین	شائق ذکر حسین و عاشق شاه نجف
کرد چون آراسته گلدستهٔ ذکر حسین	شهرهٔ شیرین لسانی در جهان شد هر طرف
گر کسش خواند شود از آتش دوزخ نجات	کز عوض گریه گردد دفتر عصیان تلف
کلک او گوهر فشان بحر برای گنج گهر	لولوی رخشان سخن فکر رسا او صدف
نیز چون گلدستهٔ او تاریخها نغز گفت	کز خجالت نغز گویان تیر حسرت را هدف
هر که گوید شعر داند سختی تاریخ را	دل خراشیها کند اندیشهٔ یک یک حرف
آفرین صد آفرین کز تیزی ذهن رسا	از قیاس افزون تواریخش نوشت آن ذی شرف
لولوی یکتاست هر تاریخ آن والا گهر	نزد آن تاریخ دیگر نزد گوهر چون خزف
از نوازش دل حیران زگویائی گریخت	چون کسی کاندر وغا گردد دگر زنده ز صف
لیکن از راه نوازشها و لطف از بیسونی	گفتن تاریخ را چون شد اشارت این طرف
ده چه کلک نادرش گوهر فشانده گفته شد ۱۳۱۵ھ	کرده شد حاصل ازین تاریخ اعزاز و شرف

دیگر

سید با فیض اولاد حسین	عاقل و دانا و ذی فهم و ذهین
گفت یک مجموعه از راه خرد	بینظیر و دلپذیر و دلنشین
هست آن مجموعهٔ ذکر حسین	تحفهٔ نادر برای مومنین
از پی تاریخ او جودت نوشت	برخرد و آفرین با آفرین ۱۸۹۷ء

دیگر

بہر تاریخ نظم امی جودت — سیونی سے جو آئی فرمایش
فکر تاریخ کی ہوئی مجھکو — کر دیا ترک عیش و آسایش
دیکھکر فکر سال دل نے کہا — لکھیے اسکو سبیل بخشایش
۱۳۱۵ھ

دیگر

زہی مجموعہ در ذکر شہیدان از رہِ خوبی — نوشتہ میر اولاد حسین ذاکر و شیدا
چو کردم فکر تاریخش دلم گفتہ بگو جودت — شود مقبول درگاہِ خدا این تحفۂ زیبا
۱۸۹۸ع

دیگر

سید اولاد حسین افسر والا درجت — عاشقِ حیدر و مداحِ شہ کرب و بلا
شائقِ نظم ہین لکھتے ہین لیکن وہ نظم — جسمین ہو تذکرہ و مدحتِ خاصان خدا
وصفِ خال و خطِ خوبان کا نہین شوق اُنکو — دائما پنجتنِ پاک کی لکھتے ہین ثنا
ذکرِ زلف و رخ و صہبا نہین آتا لب پر — مدح ابرار کی عادی ہی زبانِ گویا
اسکی عادت ہو نہ کیون اُس سے نہ کیون نفرت ہو — اِسکا اچھا ہی ثمر اُسکا نتیجہ ہی بُرا
وحشتِ پر خار ہی وہ گلشن امید ہی یہ — یہ بہار اور وہ خزان ہی وہ سموم اور یہ صبا
وہ خزف پارہ ہی یہ لعل بدخشانی ہی — ریزۂ سنگ ہی وہ اور یہ دُرِ یکتا
وہ ہی سامانِ عذاب اور یہ اسباب نجات — وہ فقط توشۂ دُنیا ہی یہ زادِ عقبیٰ
خوبیان سید موصوف کی کیا کیا ہون بیان — عابد و مولوی و ذاکرِ شاہِ شہدا

ذکر حسنین مین وہ نظم حسن کی ہی رقم	جسمین ہین خمسہ و تضمین و سلام و مجرا
اُسکی تاریخ کے لکھنے کا ہوا ہی ایسا	لاٰئہ باغ مُراد اِسلیے نام اُسکا رکھا ۱۳۱۷ھ

قطعۂ تاریخ سخن فہم و سخن رس جناب منشی سید احمد حسین صاحب احمد رئیس قصبۂ اول ضلع متھرا و برادر حضرت مداح مدظلہ

عجب مداح نے لکھی ہی یہ نظم	کہ جسمین ذکر شاہ انس وجان ہی
ہی شہرہ غرب سے تا شرق اِسکا	ہر اک تعریف مین رطب اللسان ہی
لکھون تاریخ مین اِسکی جو احمد	بھلا یہ حوصلہ میرا کہان ہی
مگر پیر خرد کہتا ہی مجھ سے	نہ چھوڑ اِسکو ثواب جاودان ہی
مسیحی سال لکھدے بے سر بحث	یہ نذر ہادی آخر زمان ہی ۲-۱۸۹۹ء

قطعات تاریخ چکیدۂ قلم اعجاز رقم جناب سید ممتاز حسین صاحب ممتاز پسر عم سید فضل حسین صاحب متھروی

نظم یہ ایسی ہی مداح کی ذکر شبہ مین	حق مین کہتا ہون کہ ممدوح بہر عنوان ہی
کیون نہ مقبولِ خلائق ہو یہ نظم پرنور	جبکہ منظور نبی خسروِ انس وجان ہی
ذاکرون کی یہ بضاعت ہی پئے کسب ثواب	مومنون کے لیے ہر حال مین حرزِ جان ہی
فکر تاریخ ہوئی مجھکو جو اُسکی ممتاز	بولا یہ پیر خرد مجھ سے عبث حیران ہی
سال بے تعمیہ و تخرجہ لینے کے لیے	صاف مین کہتا ہون تعویذ پئے ایمان ہی ۱۳۱۵ھ

دیگر

زہی نظم مداح معجز بیانے — نہ اغراق باشد اگر گویم اعجاز
دعائیہ ممتاز سالش نوشتم — سخنہائے مداح ما باد ممتاز
۱۳۱۵ھ

دیگر

آن رئیس کہ ذات بہمتاش — رشک تابندہ اختری باشد
سال تصنیف نظم او ممتاز — نظم ممتاز سروری باشد
۱۹۵۴ سمت

دیگر

اولاد حسین آن کہ یا رب — گم باد ز دہر بدسگالش
مجموعۂ تازہ نظم فرمود — در ذکرِ رسول پاک و آلش
ممتاز چو کرد فکر تاریخ — سلکِ دُرِ نظم یافت سالش
۱۳۰۴ف

دیگر

عالی جناب خان بہادر چو کرد نظم — خالِ جنابِ بادشہِ کربلا حسین
بودم بہ فکر سال کہ آمد ندائے غیب — باشد ترا بروز جزا حشر با حسین
بے روئے بحث مصرعۂ تاریخ آن بگو — نذر جلیل خامسِ آلِ عبا حسین
۱۹۵۶-۲ سمت

دیگر

سید ذی حشم و نیک نہاد — عالم با عمل و با توقیر
چون رقم کرد کتابے پر نور — بضیا و بصفا مہر منیر
فکر کردم پئے سالِ نظمش — من بیچارہ و بیکس دلگیر

گفت ہاتف کہ بگو اے ممتاز		دفتر ذکر جناب شبیر ۱۳۰۳ھ	

دیگر

لکھا جو حضرت مداح نے یہ نسخۂ غم		اور اختتام ہوئی اُس غیور کی تصنیف
سنا ہر ایک نے جب یہ کلام سب نے کہا		حضور کو ہو مبارک یہ نور کی تصنیف
دعائیں دیکے یہ ممتاز نے لکھی تاریخ		پسند اہل زبان ہو حضور کی تصنیف ۱۸۹۷ع

دیگر

جناب حضرت مداح کی مدح و ثنا کیا ہو		عجب ذہن رسا پایا ہی کیا عالی طبیعت ہی
لکھا ہی دفتر حال شہیدان کس قیامت کا		کہ جسکے ذکر سے ہر بزم میں برپا قیامت ہی
سراپا حسن ہی تصنیف کس کس کی صفت کیجے		فصاحت ہی بلاغت ہی نفاست ہی سلاست ہی
خیال آیا مجھے بھی قطعۂ تاریخ لکھنے کا		کرمجبہر خاص اُس ممدوح عالم کی عنایت ہی
ہوئی حد سے سوا جب فکر ہاتف نے کہا مجھ سے		ترا کیا رنگ ہی ممتاز یہ کیا تیری حالت ہی
جو ہی تاریخ کا جویا سر انصاف سے کہدے		کہ یہ وہ ذکر ہی جسکا صلہ گلزار جنت ہی ۱+۱۸۹۶ع

قطعۂ تاریخ اعجاز بیان رطب اللسان جناب سید اعجاز حسین صاحب

اعجاز رئیس متھرا

	مداح سلام و خمسہ ہای بیمثل		فرمود چہ دُر بسلک نظم خود سفت
	اعجاز چو کرد فکر سال تاریخ		مرغوب جہان باسر حق ہاتف گفت ۸+۱۳۰۷ھ

قطعات تاریخ طبع گہربار شاعر عالی وقار جناب سید اسناد علی صاحب شور ایڈیٹر مذاق سخن ضلع متھرا

آج آرائشین ہین طبع کو منظور نظر
گہر صبح بناگوش سے حیرانی ہو
پتہ پتہ سے ہو برگ شجر طور خجل
چاند گہنا کے بنے داغ تمنا ہمہ تن
طوق گردن اُسے ہالہ نظر آئے اپنا
چہرۂ صاف پہ گلگونہ والشمس ملون
جامۂ زیبی پہ فدا پیرہن گل ہو جائے
تاب نظارۂ رخسار نہ انجم لائین
جلوۂ حسن سے ہو برق تجلی بیتاب
نرگسی آنکھ سے ہو محو تحیر نرگس
اوس پڑ جائے حسینون پہ دم جلوہ گری
پانی پانی ہو جو آب دُر دندان دیکھے
کوئی معشوق نہ اِس نوک پلک کا نکلے
پر یہ این عشوہ و انداز و ادا و شوخی
ایک تصویر کی دو آئین نظر تصویرین

شاہد نظم کو پہناؤن جڑاؤ زیور
صورت آئینہ ہو دیدۂ انجم ششدر
کہکشان مانگ بنے عقد ثریا جھومر
رنگ رخسار اُڑے شرم سے جگنو بنکر
بالیان نور کی دیکھے جو کبھی چشم قمر
آنکھ مین سرمۂ واللیل لگاؤن یکسر
قامت ناز پہ شبنم کی اُڑھاؤن چادر
شرم سے سر بہ گریبان ہو رخ شمس و قمر
ہوش اُڑ جائین چکاچوند مین آجائے نظر
سنبل زلف سے سنبل ہو پریشان یکسر
ہون جوانان چمن جامۂ تن سے باہر
آبرو خاک مین ملجائے تری سلک گہر
نگہ ناز کرے سینہ پہ کار نشتر
غم شبیر کا چہرہ سے نمایان ہو اثر
ہمہ تن حسن و ادا ہو ہمہ تن سوز جگر

جسکے نظارہ سے دشمن کا کلیجہ بھر آئے		جسکی گفتار سے اِک چوٹ لگے سینے پر
کہ گیا بیخودی شوق مین ای شوریدہ کیا		اب تو آ ہوش مین ای مست ولائے حیدر
کیا سنی خوبی تصنیف جناب مداح		کہ گیا ولولۂ شوق مین تو خود سے گذر
اب کوئی مطلع برجستہ سنادے ایسا		پست ہو مرتبۂ مطلعِ خورشید سحر
حاکمِ محکمۂ مال خجستہ پیکر	مطلع	ایسے مداح کو ممدوح نہ کہیے کیونکر
عاشقِ آل نبی ذاکرِ اولادِ حسین		سالکِ راہِ خدا شیفتۂ پیغمبر
مجمع خوبی و لطف و کرم و مہر و عطا		عدل گستر ہمہ دان سید عالی گوہر
پھول جھڑتے ہین جو ہر بار دہن سے دمِ نطق		مدحتِ پنجتن پاک کا گویا ہی ثمر
واہ کیا بات ہی ہر بات مین دُہرا ہی مزا		کہ بلاغت سے فصاحت ہی بہم شیر و شکر
کی ہی تصنیف عجب آپنے منظوم کتاب		دیکھکر جسکو ہی روحِ متنبی ششدر
جسکے ہر نقطہ مین پوشیدہ ہین سو سو معنی		ہر ورق جسکا ہی مجموعۂ غم کا دفتر
جسکی ہر سطر ہی گیسوے حسینان بہشت		جسکا ہر مصرع تر موجۂ آب کوثر
جسکی ہر بیت سیہ خانۂ غم کا نقشہ		جسکا ہر نقطہ دُرِ اشک یتیم مضطر
غم شبیر مین ہی برگ خزان دیدہ ورق		گل مضمون ہی بہار چمن داغ جگر
یہ وثیقہ سند مغفرت عصیان ہی		یہ صحیفہ ہی کتاب الم و سوزِ جگر
یک قلم آئنۂ طبع کو حیرانی ہو		کس لطافت سے لکھا وصف جمال اکبر
مدرکہ پہونچے نہ اِس راز کی باریکی کو		غیر ممکن ہی کھلے عقدۂ مضمون کمر

راز نہ

زلف شپیر کا مضمون یہ کہے دیتا ہی — محمل فکر سے لیلی نکل آئی باہر
شاہد نظم عجب شان سے ہی جلوہ فروز — سر پہ ہی تاج تو ہی حلۂ زرین دربر
اب دعا ہی یہ خدا سے مری باعجز و نیاز — مرتبہ ہو مرے ممدوح کا سب سے برتر
سر ممدوح پہ ہو بال ہما کا سایہ — شامل حال رہے لطف جناب داور
ذکر شپیر انیس شب تنہائی ہو — مونس جان ہو غم بادشہ جن و بشر
شور یہ صنعت منقوطین لکھدے تاریخ — الم آل نبی راحت جان مضطر
۱۳۱۵ھ

دیگر

دریائے خوش کلامی مداح خوش بیان ہی — اللہ ری فصاحت جسکا نہین ہی پایان
معجز بیان خوش گو جو کچھ کہون بجا ہی — سب آپ کو ہی زیبا سب آپکو ہی شایان
تحریر کی صفت ہو تقریر کی ثنا ہو — ہرگز نہین یہ ممکن ہرگز نہین یہ امکان
یہ رنگ ہی نہین ہی یہ بات ہی نہین ہی — کہنے کو اور بھی ہین یون سیکڑون سخندان
نسخہ عجیب لکھا نادر کتاب لکھی — آئینے کی طرح ہی فکر نفیس حیران
مجموعۂ فصاحت سب دفتر بلاغت — دیباچہ محبت دیوان سوز ہجران
تعریف کیا کرون مین توصیف کیا لکھون مین — بیمثل ہی یہ نسخہ بیمثل ہی یہ دیوان
اعجاز جاندہی ہی ہر شعر تر سے پیدا — بین السطور گویا ہی موج آب حیوان
نور رخ معانی حسن نگار مضمون — خورشید سے درخشان مہتاب سے دوخندان
اللہ ری فصاحت اللہ ری بلاغت — بیساختہ پکارے دیکھے جو روح سحبان

ہر شعر فرد اسکا ہر بیت اِسکی یکتا
ایسی نہ مثنوی ہی ایسا نہ کوئی دیوان

دُرِ نجف ہین نقطے انجم خجل ہین جس سے
ہر سطر کہکشان ہی ہر نقطہ ہی درخشان

دیکھی ہی جامہ زیبی کیا شاہدِ سخن کی
گل کا کسی جگہہ سے نکلا ہوا ہی دامان

وصفِ جمالِ اکبر تحریر جس جگہ ہی
لفظون مین کھنچ رہی ہی تصویرِ ماہِ کنعان

پاے نظر کو سطرین زنجیر بنگئی ہین
دیکھا رقم جہان پر حالِ غمِ اسیران

ہر بیت رنج و غم سے بیت الحزن بنی ہی
لکھا ہی جس محل پر حالِ غمِ شہیدان

سینہ شگاف غم سے ہو تا نہ کیون قلم کا
دربار اور زینب سجاد اور زندان

حیران ہون شورؔ اِسکی تاریخ کیا لکھون مین
تقویم نظم قرآن یا بدرِ نظم حسان
۱۳۱۵ھ ۱۸۹۷ء

قطعۂ تاریخ چکیدۂ کلک گوہر سلک شاعر بے ہمتا و ناظم یکتا جناب ڈاکٹر ضامن علی صاحب تخلص بہ لہوی الہ آبادی

بحالِ شاہ انچہ گفت مداح
بفکرش تہو یا صد مرحبا کن

بگو تاریخ این مجموعۂ غم
نگہ بر گلشن طاعت فزا کن
۱۳۱۵ھ

قطعۂ تاریخ نتیجۂ طبع وقاد و ذہن نقاد جناب سید ذاکر علی صاحب ذاکر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ملک متوسط

زادِ سبیل آخرت کیا خوب ہی مداح کی
فردوس قیمت اِسکی ہی اسد اسکا مشتری

لے تو بھی ذاکر نذر اک مصرعۂ تاریخ و مدح
صد مرحبا آفرین اے تاجدار شاعری
۱۸۹۷ء

قطعات تاریخ طبعزاد سید خوش خصال شیفتۂ آل جناب سید زین العابدین صاحب زین رئیس برگاؤن صوبہ بہار

مرتب کرد چون مداح بازین
بحال سید مظلوم وبیکس
چو کردم فکر تاریخش ملک گفت
ز روئے آفرین دکلیۃ الخیر
۲۰ آ

کتابی خوش کہ باشد زاد عقبا
شہ تشنہ دہن بے یار وتنہا
بجو تاریخ آن زین طرز زیبا
جزاک اللہ فی الدارین خیرا
۱۲۹۴+۲۰+۱ ھ

دیگر

مدح نبی وآل نبی برزبان ماست
مداح خوش نوشت کتابی بذکر شاہ
تاریخ زین خواست سروش بگفت سال

گویا زبان برای ہمین در دہان ماست
قاصر ز وصف حسن کلامش بیان ماست
تذر جناب مہدی صاحب زبان ماست
۱۳۰۵ ف

قطعات ریختہ خامۂ عنبر شمامہ ذاکر آل نبی جناب سید محمد تقی صاحب تقی ساکن بھونگرس مضافات دہلی تحصیلدار سیونی چھپارہ

لکھ چکے مداح آل مصطفے جب یہ کتاب
جسنے دیکھا اور سنا اسنے کہا صد مرحبا
سب اعزا اور احبا نے لکھے قطعات سال
قصد میرا بھی ہوا تاریخ لکھنے کے لیے
ہاتف غیبی نے ناگہ یہ کہا از رو وجد
۶

درج جسمین ذکر ابن حیدر کرار ہے
کیا ہی عالی فکر ہے کیا نظم گوہربار ہے
جسمین ہر اک سال اور تاریخ کا اظہار ہے
گو سمجھتا تھا تقی مین یہ بہت دشوار ہے
خامۂ مداح ہر یا سیف جوہردار ہے
۱۳۰۰+۶ ھ

دیگر

رقم نمود چو مداح شاہ دین این نظم	پئے حصول ثواب از خلوص بیشک و ریب
دعائیہ پئے تاریخ این بیاض تقی	کلید باغ ارم باد گفت ہاتف غیب ۱۳۱۵ھ

دیگر

مداح نے لکھا ہے جو یہ نسخہ لطیف	عصیان کے عارضے کو نہایت مفید ہے
ہر ایک شعر بیتِ جنان کا قبالہ ہے	مصرعہ ہر ایک باب جنان کی کلید ہے
پوچھا تقی نے سال تو ہاتف نے دی ندا	طومارِ وارداتِ حسین شہید ہے ۱۳۱۵ھ

دیگر

اِس بیاض سخن کا کیا کہنا	شاہد مہ جبین نظم ہے یہ
ہر سخن فہم اسکا شیدا ہے	دلربا نازنین نظم ہے یہ
ہمنے لکھی ہے اِسکی یہ تاریخ	گنج دُرِ ثمین نظم ہے یہ ۱۳۰۹ھ

دیگر

بیا نظم مداح شبیر بنگر	بہ دیوان شعر و غزل کن تبرا
چہ نظم ایست مرغوب صاف و مصفا	چہ نظم ایست از نقص پاک و مبرا
چو زلف عروسان سراپا مطرز	چو روئے حسینان سراسر مطرا
ز نور مضامین روشن مجلی	چو رخسارِ خوبان از خط معرا
ثنا خوان زبانہاش سرّ و جہرا	بسیر شش ز دل محو سر او فرا

بریں حسن ترکیب و ترتیب عمدہ
ندیدیم تا حال خوشتر ازین
سروش از سر آفریں سال نظمش

ہزاران درود آمد از روح فرا
بیاضی پئے روضہ خوانان قرا
بگفتہ سخنہائے زیبا و غرا
۱۳۴۱ھ

قطعات تاریخ نتیجۂ فکر سلیم جناب چودھری سید عبد الحسن صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل ججی آگرہ ابن چودھری سید سردار علی صاحب مرحوم رئیس مہابن ضلع متھرا دبرادر زادۂ حضرت مداح مدظلہ

مداح حسین و نیز اولادِ حسین
در ذکر شہادتِ شہ کرب و بلا
بنمود بسے فکر زبہر تاریخ
بے رو الم نوشت ہاتف سالش

بنوشت کتاب خوب با زینت و زین
مذبوح قفا سبط رسول الثقلین
این عبد حسن بدل غلام حسنین
بارہ شجرہ ریاض مداح حسین
۱۳۴۱ھ

دیگر

مداح ذبیح راہ یزدان
تصنیف سلام و خمسہا کرد
الحق کہ چنین بیاض پر نور
عبد الحسنِ حقیر و کمتر
پس در پئے سال پی بہ بردم

یعنے کہ حسین امام ذیشان
در ذکر امام پر غم و درد
کے دید بخواب چشم جمہور
برخو اند چو آن کتابِ انور
ہجری سالش بدل شمردم

بنوشته قلم زروی دعوت	لاریب بود برات جنت ۴ + ۱۳۱۱ھ

دیگر

نازم برین که قبله و کعبه فلک وقار	وقتیکه کرد فکر سخن ہیچ آل گفت
نازم برین که کلک جواہر نگار من	تاریخ اوز ہی سخن بیمثال گفت ۱۳۱۵ھ

دیگر

عالی جناب قبلهٔ من مدظله	رونقش شود زفضل خداوند ہر بلا
بنوشت چون کتاب مصائب سرش نگفت	تاریخ نظم مرثیهٔ شاه کربلا ۱۳۱۴ھ

قطعات تاریخ شاعر عذب البیان و ناظم نکته دان جناب چودھری مولوی سید نظیر الحسن صاحب نظیر ابن چودھری سید سردار علی صاحب مرحوم رئیس تہابن برادرزادہ حضرت مداح مدظله

سید رضوی بنسب مشہور اولاد حسین	مشہدی و جعفری مداح ابن بوتراب
نظم کرده خوش سلام و خمسها بازیب و زین	در بیان ماتم سبط نبی عالی جناب
ہست تعریف کلامش روز و شب صبح و مسا	بر زبان ہر که و مه ورد ہر یک شیخ و شاب
بہر سال عیسوی فکر نمودم ای نظیر	تا نویسم یادگار خود بر این قدس کتاب
پیر عقلم از سر حسن بیان فرموده سال	بینظیر و بیمثال و بے بہا و باصواب ۸ + ۱۸۸۹ع

دیگر

مداح نے لکھا ہے عجب دفتر الم	شہرہ ہے جسکا روم سے تا شام آجکل

تھا غرق بحر فکر کہ تاریخ اک لکھوں — تا بخشش گناہ کا باعث ہو یہ عمل

آئی ندائے غیب کہ لکھ دیجئے نظیر — تنظیم بے نظیر تخامیس بے بدل

۱۳۰۱ + ۱۱۶۰ + ۱۱۱۱ ۴۴

۱۳۱۵ ھ = ۱۰۷۵ + ۲۴۰

دیگر

چون رقم فرمود نظمش پیر الم — قبلۂ اہل مداح با علم و عمل

ہاتفی فرمود گر خواہی نظیر — سال نظمش پاک از نقص و خلل

گو تضامین و تخامیس و سلام — بے نظیر ہے لاجواب بے بدل

۱۳۰۱ ۱۱۱۱ ۱۳۱ ۱۱۷۰ ۲۲ ۳۶

دیگر

میر اولاد حسین ذی شرف — آنکہ مثلش در جہان باشد عدیم

قبلۂ با قدوۂ ارباب فضل — ذی وجاہت صاحب قدر فخیم

مَا رَأَيْنَا مِثْلَهُ فِي عَصْرِهٖ — فِي الْعُلٰى وَالْفَضْلِ وَالْخُلْقِ الْعَمِيْمِ

لَوْذَعِيٌّ قَدْ سَمَا فِي فَضْلِهٖ — أَلْمَعِيٌّ أَجْلَّ قَدْ دَنَا فِي الْأَسْنِيْمِ

قَدْ عَلَتْ أَوْصَافُهٗ مِثْلَ الصَّفَا — عَمَّ كُلَّ الْخَلْقِ بِالْخُلْقِ الْعَظِيْمِ

شَاعَ فِي الدُّنْيَا جَمِيْلُ ذِكْرِهٖ — مُشْرِقُ الْأَنْوَارِ فِي اللَّيْلِ الْبَهِيْمِ

نَيِّرُ الْفَضْلِ سَمَاءٌ لِلْعُلٰى — صَاحِبُ الطَّبْعِ الْمَتِيْنِ الْمُسْتَقِيْمِ

حِيْنَ عَنْ كُلِّ الرَّزَايَا فِي الْوَرٰى — بہر حق صاحب شرع قویم

دَامَ فِي حِفْظِ الْإِلٰهِ نَفْسُهٗ — يَحْتَوِيْهَا لُطْفُ خَلَّاقٍ عَلِيْمِ

اِبْقِهٖ يَا رَبِّ فِي عَيْشٍ رَغِيْدٍ — يَرْتَجِيْهِ كُلُّ ذِي وُدٍّ حَمِيْمِ

[illegible]

مدح سبط سید لولاک گفت — از پئے تحصیل جنات النعیم
گر کلام او سخن ور بشنود — گہ نیارد یاد از شعر کلیم
حارَتِ الاَوهامُ فی اَشعارِہٖ — ای خوشا این فکر و این طبع سلیم
نَظمُهُ اَصفیٰ مِنَ المَاءِ الزُّلالِ — شِعرُہٗ اَبھیٰ مِنَ الدُّرِّ الیَتیمِ
چند انتظم و کلام بے نظیر — قَد حکیٰ فی حُسنِہِ الوَجہِ الوَسیمِ
غالِیاً یَزرِی عَلَی العِقدِ الثَّمِینِ — نافِحاً یَزرِی عَلیٰ طِیبِ النَّسیمِ
سطرہایش رو کشِ سلکِ گہر — نکتہ ہا ہم رتبۂ دُرِّ یتیم
مجلسے را شعر او بیخود فگند — سحر موسی ہست گر شان کلیم
از کلامش میرسد در ہر مشام — نکہتِ گلہائے جنات النعیم
چون کلامِ حضرت مداح ہست — باعثِ خوشنودی ربِّ کریم
سال تصنیفش عجب نبود اگر — آمد از قدر آن لکم اجر عظیم
۱۳۱۴ھ

لہ ... سلمہ ۱۲

دیگر

حضرت مداح عالی مرتبت عالی وقار — ذی شرف نیکو سیر والاہمم عرش احتشام
شاعر شیرین کلامی ذاکر آل رسول — آسمان مکرمت کانِ کرم کہفِ کرام
ذکر جود و فیض و احسانش نیاید در بیان — شرح علم و فضل و اوصافش نگنجد در کلام
در سخن فخر فصیحان در نسب فخر جہان — در سخا فخر سخیان در کرم فخرِ کرام
ذات پاکش صانہ اللہ اعتضاد ہر بشر — قدر و جاہش زادہ اللہ افتخارِ خاص و عام

تا مرتش باد اخدا و حامی اش لطف رسول
جاہ و اقبالش مطیع و بخت فیروزش غلام

گفت مدح سید ابرار شاہ انس و جان
ابن زہرا نور چشم حضرت خیر الانام

ہر دو این ممدوح و مداح اند لاثانی عصر
آن امام خلق و این ملک معانی را امام

ای زہی فکر بلندش ای خوشا نظم رفیع
حبذا شان بیانش مرحبا حسن کلام

بیتہای روشنش چون بیت کعبہ پر زنور
شعرہائے عالیش چون سلک گوہر با نظام

آبروئے نظم او از آب زمزم بیشتر
بیتہایش واجب التعظیم چون بیت الحرام

آفرین بر فکر معنی خیز این نازک خیال
مرحبا بر طبع گوہر سنج این شیرین کلام

سال تصنیفش چو پرسیدم ز ہاتف آن نظیر
گفت نظم پاک مداح امام ابن الامام
۱۳۱۴ھ

دیگر

ای ساقیٔ شوخ ماہ سیما
مشتاق ہون ایک جام مے کا

وہ مے دے کہ جس سے ہوش آئے
پژمردہ دلون مین جوش آئے

وہ مے دے کہ جب نشہ مین آؤن
بلبل کی طرح سے چہچہاؤن

لیکن نہ وہ مے سرور جس کا
ہو دشمنِ دین فرنگ دُنیا

ہرگز نہین دُخت رز کا جویا
خواہان ہون فقط مے سخن کا

لکھنی ہے ثنا کچھ اُس سخن کی
جس مین کہ ثنا ہے پنجتن کی

چھپنے کو ہے وہ کلام زیبا
مشتاق تھا جس کا اک زمانا

اُسکا یہ کلام دلربا ہے
جو منبع و معدن وفا ہے

ممدوح جہان وحید عالم — مداح حسین کشتۂ غم

عالی ہمم و فرشتہ خصلت — قدسی نفس و ملک طبیعت

یکتاے جہان وحید عالم — ذی رفعت و اکرم و مکرم

ذی شان ذی افتخار و اکمل — ذی شوکت و افضل و مفضل

ممدوح جو فخر دو جہان ہی — مداح بھی رشک شاعران ہی

شاعر ایسا فصیح و نامی — سحبان جسکی کرے غلامی

اللہ رکھے اُسے سلامت — پڑھتا رہے جاہ تا قیامت

لکھی ہی ثنا شاہ ذیشان — ہی ذکر مصائب شہیدان

یہ مدحت شاہ دوسرا ہی — احوال شہید کربلا ہی

مجموعۂ لاجواب ہی یہ — بیمثل ہی انتخاب ہی یہ

نادر اشعار دلربا نظم — اک شعر ہی معجزہ ہی یا نظم

دلچسپ سخن کلام رنگین — ہی قابل صد ہزار تحسین

کیسا زیبا کلام ہی یہ — کیسا پیارا کلام ہی یہ

گلدستۂ گلشن فصاحت — شیرازۂ نسخۂ بلاغت

آفت کا بیان غضب کی تحریر — مجموعۂ حال پاک شبیر

جو شعر ہی مخزن بکا ہی — لفظون مین اثر بھرا ہوا ہی

فقرون سے عیان ہی جوشش غم — بیتین ہین ہر ایک بیت ماتم

لفظون کی نشست سے ہی اظہار	بیٹھے ہین سکوت مین عزادار
جس وقت سنا کہ طبع ہوگا	یہ دفتر بے مثال و زیبا
تاریخ کی تھی تلاش مجھکو	ہاتف نے کہا کہ اے سخنگو
بے روے الم ہو سال اُسکا (آ)	مقبول حسین نظم زیبا ۱ — ۱۳۱۲ھ

دیگر

مداح ذی شرف کا کلام لطیف و پاک	بے شبہہ علم و فضل پہ اُنکے گواہ ہی
مداح کیونکہ خسرو ملک سخن نہو	ممدوح بھی تو خسرو عالم پناہ ہی
تحفہ ہی بس کہ آل پیمبر کے واسطے	تاریخ نذر آل رسول اِلٰہ ہی ۱۳۱۴ھ

دیگر

مداح ابن شیر خدا سبط مصطفے	تو ذاکرانِ ہند کا راس رئیس ہی
لکھی ہی کیا مصائب شبیر مین کتاب	بیمثل و بے بہا و فصیح و سلیس ہی
از بس پُر از لطافت و خوبی ہی یہ کلام	تاریخ بھی ذخیرۂ عقبی نفیس ہی ۱۸۹۰ء

دیگر

گفتم از ہاتف کہ مداح حسین	کرد مدح آل در طرز نکو
رفت ذکر نظم پاکش ہر طرف	شہرۂ اشعار او شد چار سو
از پے تاریخ آن نظم لطیف	گفت ہاتف آفرین بر ذہن او ۱۳۰۵ف

دیگر

چو مداح بنوشت مدح حسین — کہ باشد سبب از پئے مغفرت
پئے سال سمت نوشتم نظیر — زہے بے بہا توشۂ آخرت
۱۹۵۴ سمبت

دیگر

تصنیف پاک حضرت مداح ذی وقار — ہر کس شنید از دل و جان مرحبا بگفت
طبع نظیر زار پئے سال نظم او — ذکر جناب آل رسول ہدا بگفت
۱۳۱۴ھ

دیگر

ہے بے نظیر حضرت مداح کا سخن — واللہ کیا زبان فصیح و بلیغ ہے
گر اے نظیر ہے سنہ تصنیف کی تلاش — لکھدیجیے بیان بلیغ و فصیح ہے
۱۳۱۴ھ

دیگر

نظم مداح ابن شیر خدا — آنکہ مثلش بود بہ خلق محال
فکر کردم چو بہر تاریخش — گفت دل بے بہا چراغ کمال
۱۳۱۵ھ

دیگر

ای زہی تصنیف مداح حسین ابن علی — آنکہ بنوشت از برائے نذر شاہ دوسرا
بہر سال نظم او طبع نظیر از روے جد — گفت زیبا ارمغان یا ارمغان بے بہا
۱۳۱۲ + ۲ھ — ۱۳۱۲ + ۲ھ

دیگر

مرحبا حضرت مداح کہ تصنیف وے است — قمر چرخ فصاحت کہ دُر معدن فیض
گفتم از ہاتف غیبی پئے سال نظمش — گفت از روے جوابم کہ زہی گلشن فیض
۱۳۱۲ + ۲ھ

گفتم الحال سن عیسوی مطلوب ست | گفت زیبا و قریب گھر مخزن فیض
۱۸۹۷ء

دیگر

مرحبا و فر مداح حسین ابن علی | آنکہ بے شبہہ بود روح سخن جان کلام
گفتم از ہاتف غیبی چو پئے تاریخش | گفت از روئے ادب شمع شبستان کلام
۱۳۱۴ھ +۱
گفتم الحال بگوئی سن ہست۔ گفتہ | صاف پر نور و ضیائی مہ تابان کلام
۱۸۹۵ سمت

دیگر

مداح نے لکھا ہی عجب ذکر شاہ دین | کیا فکر کیا طبیعت موزون ہی مرحبا
جسدم سنا نظیر کہ چھپنے کو ہی یہ نظم | مجھکو خیال قطعہ تاریخ کا ہوا
ہاتف نے مجھکو بادل محزون صدا یہ دی | لکھدے یہ حال کشتۂ صحرائے کربلا
۱۳۰۸ + ۷
سال محمدی کی جو تم کو تلاش ہی | لکھدو کہ حال کشتۂ صحرائے کربلا
۱۳۲۶

دیگر

عجب میرے قبلہ کی طبع رسا ہی | کہ دھوم انکی تصنیف کی جا بجا ہی
غضب کی فصاحت ہی شعروں مین انکے | عجب وضع تحریر و طرز ادا ہی
کہین حال ضرب شجاعان رستم ہی | کہین ذکر مقتول تیغ جفا ہی
مجھے فکر تھی اسکی تاریخ لکھون | کہ یہ باعث اجر روز جزا ہی
کہی با سر جدیہ ہاتف نے تاریخ | یہ حال غم کشتۂ نینوا ہی
۱۹۵۱ + ۳ سمت

دیگر

حضرت مداح چون این دفتر بمثیل گفت — بهر تحصیل مثوبات و ثواب اخروی
خواستم از هاتفی سال و سن تصنیف او — گفت هاتف سال شان گویم بطرز بس نوی
بی نظیر و بی عدیلی سال نظمش هجری است ۱۳۱۴ھ — سال فصلی ـ بی نظیر و بی عدیل است آن کی ۱۳۰۴ ف
باز بی مثل است و نادر سال نظم پاک او ۱۳۰۴ ف — بی نظیری بی عدیل و بیمثال است عیسوی ۱۸۹۷ع

دیگر

عزادار شبیر مداح ذی جاه — فلک بارگاهی امیری کبیری
عزیز جهان افتخار عزیزان — خداوند هندوستان را مشیری
انوشیروان عدل جم اقتدارے — سکندر وقاری فریدون سریرے
غریبان محتاج را چاره سازی — ضعیفان مجبور را دستگیرے
دعاگویش از دل چه شیخ و چه شابی — هواخواهش از جان چه برنا چه پیرے
کتابے عجب پر ضیاء رقم کرد — که جرخ سخن راست مهری منیرے
دم فکر تاریخ هاتف به من گفت — نظیرے بگو نسخهٔ بی نظیرے ۱۸۹۷ع

دیگر

خان بهادر که وقت فکر سخن — مدح سبط رسول داور گفت
هرچه گفتا بعون رب مجید — بی بها بی نظیر بهتر گفت
چون کتاب مصائب شبیر — از پی ذاکران سرور گفت
سال تاریخ او نظیر حقیر — بی بدل بی مثال دفتر گفت ۱۳۱۵ھ

قطعات

قطعات تاریخ نتیجۂ طبع سلیم و ذہن مستقیم جناب سید محمد ابراہیم صاحب رضوی غوثنوی ہمشیر زادۂ جناب چودھری سید سردار علی صاحب مرحوم و حضرت مداح مدظلہ

لکھی ہمارے قبلہ و کعبہ نے کیا کتاب	جو چشم دل کے واسطے نسخہ ہی نور کا
یابے عدیل ہی یہ وسیلہ پئے نجات	یابے بدل علاج ہی عفو قصور کا
جو شعر ہی لطیف ہی جو لفظ انتخاب	کیونکر نہ اسپہ صاد ہو ہر ذی شعور کا
مضمون پر ضیا کی صفائی کو دیکھکر	جلوہ مری نگاہ مین ہی شمع طور کا
ہاتف ستا رہا ہی نوید از سر طرب	مقبول آل پاک ہی ہدیہ حضور کا ۹+ ۱۳۰۶ھ

دیگر

سلام و خمسہ بذکر امام تشنہ دہن	پئے ثواب چو مداح خوش نمود رقم
برای سال تمامش بدل چو ابراہیم	نمود غور و تامل و فکر ہاے اتم
بگفت ہاتف غیبی زہن بہ نوک زبان	کہ ہست سال ز ہجری کلید باغ ارم ۲+ ۱۳۰۸ھ

دیگر

واہ وا کیا جناب قبلہ نے	نسخۂ غم لکھا ہی قابل داد
اس سے بہتر زمین کو کی تاریخ	سخن منتخب یہ لکھدو صیاد ۹۵ ۱۸۰۲+۹۵

قطعات تاریخ نتیجۂ ذہن رسا و طبع گوہر زا جناب سید محمد امیر صاحب

رضوی خلف رشید جناب سید فضل حسین صاحب متھروی

مداحِ حسین ابنِ حیدر — بنوشت کتابِ پاک واطہر
در ذکرِ شہیدِ راہِ باری — مقتول زجورِ قوم ناری
ہر کس کہ لطیف نظم آن دید — از جان و دلش بسی پسندید
میداشت امیرِ پیچ وتابے — بہرِ تاریخ این کتابے
فکرِ سنِ ہندوی چو بنمود — ناگاہ بیافت دُرِّ مقصود
ہاتف ز سرش بگفت معقول — از فضل حسین گشتہ مقبول
۵ — ۱۹۴۹+۵ سمت

دیگر

مداح چو ذکرِ آل فرمود — در نظم کہ پایہ اش بلند ست
فرمود سروش سال نظمش — منظوم لطیف دل پسند ست
۱۳۱۵ھ

دیگر

فرمود بہ من چو قبلۂ من — کین گوہر مدح آل سفتم
بیساختہ بہر سال نظمش — سہ بار صد آفرین بگفتم
۴۳۵+۳ ف

دیگر

صاحبِ جاہ حضرتِ مداح — کر چکے ختم جب بیاض سلام
اور مدِ نظر ہوا کہ چھپے — تاکہ ہون فیضیاب خاص و عام
سال تصنیف امیر نے لکھا — انتخابِ لطیف ہے یہ کلام
۱۳۰۴ ف

قطعات تاریخ عذب البیان شیرین زبان جناب محمد عبدالرحمان خان صاحب المتخلص بہ نیر والمخاطب بہ خانصاحب وکیل عدالت رہلی ضلع ساگر شاگرد حضرت یاس

قبلہ و کعبہ نے جو کی محنت
اپنے اجداد کی ثناخوانی
خلق سے تو مطیع تھی دنیا
فکر تاریخ جب ہوئی نیر
سنکے اسکو عدو ہوا بیدل

حق تعالی اسے کرے مقبول
آپ نے کی ہی واہ کیا معقول
کیا عقبیٰ کو اسطرح سے حصول
ہوئی اعداد غیب آ کے شمول
وصف آل رسول نعت رسول
۱۳۱۹ - ۴ھ

دیگر

نبی کی آل کی حضرت نے کی ثنا نیر
بیان کی ہی جہان آل پاک کی جرأت
نظر سے گر گئی سب کے سخاوت حاتم
نکالے ڈھونڈ ھکے کیا کیا جواہر مضمون
یہ وہ کلام ہی مشکل ہی جسکا مثل و نظیر
سخنوروں کے کلامون مین ہی شریف کلام
ملا ہی قیصر ہندوستان سے وہ درجہ
کلکٹری کے ہین عہدے پہ آپکے فرزند

خدا سے پائینگے ثمرہ یہ اس ریاضت کا
ملائکہ کو کیا ہی مقر شجاعت کا
بیان کیا ہی جو شمہ کہین سخاوت کا
ہر ایک شعر کو دریا کیا فصاحت کا
کہ جسنے دیکھا وہ قائل ہوا ذکاوت کا
کہ ذات آپ کی مجموعہ ہی شرافت کا
کہ ڈنکا بجتا ہی شہروں مین انکی عزت کا
صلہ ملا ہی یہ سلطان سے حسن خدمت کا

ہوا یہ شوق مجھے بھی کہ لکھون مین تاریخ	لکھا جو آپ نے گلدستہ وصف عترت کا
سنائی ہاتف غیبی نے عیسوی تاریخ	قبالہ نادر ہی واہ باغ جنت کا ۱۸۹۷ء

دیگر

سید اولاد حسین نیک ذات	جو کہ ہین عالی نسب والا حسب
خوش رکھے اُنکو خداوند کریم	کوئی دنیا کا نہ ہو رنج وتعب
منکسر ایسے کہ سب سے جھکتے ہین	ہی یہی اُنکی ترقی کا سبب
کچھ سلام ومنقبت فرمائے ہین	مدح کا ہی شوق اُنکو روز وشب
ایک گلدستہ مرتب کر دیا	نظم ہین عالی مضامین حسین سب
لکھدے تیر سال ترتیب اسطرح	مدح لکھی پاک عترت کی عجب ۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ سخن فہم وسخن سنج جناب منشی محمد عبد الحق صاحب اسسٹنٹ سٹلمینٹ افیسر ضلع سیونی چھپارہ ملک متوسط

ذی ہمم خان بہادر ڈپٹی اولاد حسین	نیک نیت جامع اخلاق والا دستگاہ
اختر برج نجابت گوہر درج شرف	معدن علم وفراست صاحب تمکین وجاہ
حق پسند وحق رس وہم کاروان کارکن	کون ہی اُنکے سوا سرکار کا یون خیرخواہ
اُنکی ماتحتی مین بارہ سال سے ہی یہ حقیر	وہ سدا لطف وکرم کی مجھپر رکھتے ہین نگاہ
فیض ہی ذرہ کو حاصل جسطرح خورشید سے	مجھکو وہ نسبت ہی اُنکی ذات سے بے اشتباہ
کیا لکھون اُنکی ثنا عاجز ہی اِسمین میری عقل	وہ ہمیشہ خوش رہین ہی یہ دعا شام وپگاہ

لکھا مجموعہ اُنھون نے یہ سلامون کا عجیب — آخرت کے ہی سفر کو جو بلاشک زادِ راہ
کیا کلام شستہ و پاکیزہ و بیمثل ہی — ہی خلوص الفتِ آلِ نبی پر جو گواہ
عیسوی سن لکھا عبدالحق نے ازروے ادب — یہ ذخیرہ واسطے عقبیٰ کے کیا اچھا ہی واہ
۱۸۹۶+۱ع

قطعات تاریخ از صاحبِ ذہن وذکا و طبع رسا جناب بہمن جی میہرجی صاحب اسسٹنٹ سٹلمنٹ آفیسر ضلع سیونی ملک متوسط

زد رقم مداح چون اکثر سلام و مرثیہا — باکمالِ حسن وخوبی نیز باطرزِ عجیب
جملہ احباب داغ قطعۂ تاریخ سال بست — اندر ہمو دند و آوردند پیش ان لبیب
با مصنف چون تعلق دارم اندر بندِ و — اینکہ ما با شیم نایب او بود جائے نیب
یا فتم از بس چو خود را مورد الطاف او — آرزو یم بُد گذارم ہدیہ پیش آن حبیب
زین سبب بہمن ز یزدان خواست سال از دو جہد — تا مثالِ دیگران او را بود شرف نصیب
ناگہان ارشاد شد از درگہ ہرمز مرا — از سر حسرت بگو تاریخ احوالِ غریب
۱۲۵۸+۸ یزدجردی

دیگر

صاحب جاہ حضرت مداح — آسمان بارگاہ عرش مقام
کرچکے جب رقم بفضل الٰہ — حال سبط رسولِ تشنہ کام
ین نے اُسدم کہا بعد منت — ہاتفِ غیب سے یہ بعد سلام
تو تو واقف ہی میرے محسن ہین — سید نیک نام نیک انجام
اُنکی تصنیف پاک کی تاریخ — سب کہین اور ین رہون ناکام

ہاتفِ غیب نے کہا ہان ہان	نہ خفا ہو زبان کو اپنی تھام
مجھ سے ناحق تجھے گلہ کیون ہی	مجھکو کرتا ہی کیون عبث بدنام
کی کبھی تونے خواہش تائید	قطعہ کوئی کبھی کیا ارقام
مین تو خود خیر خواہ اُسکا ہون	جو ہی مداح سبط خیر انام
خان بہادر مشیر قیصر ہند	منصف وخوش بیان خوش فرجام
لے بتاتا ہون مصرعۂ تاریخ	جس سے محظوظ ہون خواص و عوام
انتخاب زمانہ ہی مداح	انتخاب کلام ہی یہ کلام

۱۳۱۲ یزدجردی

قطعات تاریخ نتیجہ طبع المعی لوذعی شیفتۂ آل نبی جناب سید باسط علی صاحب باسط مترجم محکمۂ بند وبست ضلع سیونی چھپارہ ملک متوسط خلف الصدق جناب سید فضل حسین صاحب متھروی

آنچہ مداح باحوال شہ ذیشان گفت	حق ہمین ست چہ خوش گفت خوشتر عنوان گفت
بہر تاریخ چو من فکر نمودم باسط	سن ہجریش دل من گہر غلطان گفت

۱۳۱۵ھ

دیگر

مرتب شد چو این مجموعہ الحق	کزو بہتر ندیدم در زمانے
ز مداح نبی و آل پاکش	بہ کرسعید تشنہ دہانے
نمودہ فکر باسط بہر سالش	فلک گفتہ بگو پر غم بیانے

۱۳۱۵ھ

دیگر

سید عالی نسب کو ہست مداح حسین — عاشق آلِ عبا شیدائے نام پنجتن
کرد چون تصنیف تضمین و سلام پر بکا — در عزائے سبطِ احمد سیدِ گلگون کفن
فکرِ تاریخش چو شد بشنید باسطؔ این ندا — بے سر اندیشہ گو ذکرِ شہیدِ بیوطن
آ ۱-۱۳۱۶ھ

دیگر

باسطؔ علی ز فضلِ حسین ست سرفراز — او غور و فکر کرد درین باب صبح و شام
تا گہ فتاد در کفِ او گوہرِ مراد — او بے بہا ز عقدِ ثریا ست لا کلام
پیشم گذاشت مادہ بہرِ کتاب من — مطبوعِ طبعِ خاص و پسندیدۂ انام
ہاتف ز روے زائچہ فرمود اینچنین — تاریخ و سال ست نو شا سال اختتام
۱۳۰۸

دیگر

چو مداحِ ذبیحِ راہِ خالق — نوشتہ نظم خوش بہتر ز بہتر
بذکرِ ماتمِ شاہِ شہیدان — حسین ابن علی سبطِ پیمبر
پئے تاریخِ فصلی اش بصد عجز — دعا باسطؔ نمود از ربِ اکبر
چنین القا بہ شد از روے الہام — پناہِ آفتابِ روزِ محشر
آ ۱ ۱۳۰۱۰ ۱۱ھ

دیگر

بیا ساقیا ہان بیا ہان بیا — بیا با مئے پرتگالِ سخن
بیاد بیار و بجامم بریز — ازان می کہ باشد زلالِ سخن
کہ تا در نشاطش فرامش کنم — ملالِ جہان و خیالِ سخن

که تا در نشاطش سرائیم مدح	ازان خسروِ بے ہمالِ سخن
که مداحِ پیغمبر و آل اوست	که از وی بیست جاه و جلال سخن
چو او شهسوارے نیامد پدید	بدورانِ ما در مجالِ سخن
زہے یوسفِ مصرِ معنی که شد	ز لطفش جوان پیر زالِ سخن
زہے آفتابی که از مهرِ آن	شده بدر کامل ہلالِ سخن
زہے کاشفِ مشکلاتِ فنون	که ممکن شد از وی مجالِ سخن
چو از غایتِ لطف و فضل و کرم	توجه نموده بحالِ سخن
باندک زمانے مرتب نمود	چنین نسخهٔ بے مثالِ سخن
تو گوئی بیار استه حجلهٔ	سپئے نو عروسِ جمالِ سخن
شده بے سر چهد تاریخ آن	زہے آفتاب کمالِ سخن ۳–۷ ۱۳۰۷ھ
شده بے سرِ چهد تاریخ آن	خہے آفتاب کمالِ سخن ۳– ۱۹۰۰ع
بگفته سروشِ بجان سالِ آن	خہے آفتاب کمالِ سخن ۵۴ + ۱۹۰۰ سمت
دلم سال فرمود از روے حق	زہے آفتاب کمالِ سخن ۸ + ۱۳۰۶ھ

دیگر

زہے مجموعهٔ رنگین بیانے	که زیبد گفتنش بستان مداح
معطر شد دماغ اہل عالم	ز خوشبوے گل و ریحان مداح
سنِ ہندی سروشی با فہم گفت ۲۰۰	بجو از نظم عطر افشان مداح ۱۲۰۰ ۱۰۵۰ سمت

دیگر

جناب خان بہادر رئیس والا شان
خلیق و باذل و فیاض و قدر دان ہنر
انھون نے کیا ہی یہ مجموعۂ سلام لکھا
کلام خان بہادر مشیر قیصر سے
یہ سال بکرمی باسط ہی بے سر طاہات
۱۹۰۴ع

کہ فضل حق سے جو رتبے مین ہین مفخر ہند
ہی ہمیشہ جہان مین یہ فیض گستر ہند
زہے کلام سخندان نکتہ پرور ہند
مسیحی سال بلا حد ہی ای سخنور ہند
کلام خان بہادر مشیر قیصر ہند
۱۹۰۴ مسیحی

دیگر

چو مداح سرکار سبط رسول
مرتب نمودہ کتابے عجیب
پئے سال ترتیب باسط علی
باد ہاتفی گفت از روے حق

امام امم سید نامدار
بذکر غمیم سرور بیدیار
خیالی بدل داشت لیل و نہار
بگو نظم سرکار عالی وقار
۱۳۲۲ھ

قطعات تاریخ شاعر شیرین سخن ذاکر جناب پنجتن جناب سید عباس علی صاحب جعفری المتخلص بہ فرد الہ آبادی

مژدہ باد از من زار بہ والا گہران
ہان نہ بینند بہ دُر عدن و لعل یمن
ہان زجانش عوض آرند کہ من می آرم
ہان مرتب شدہ مجموعۂ مداح امام

گوہر پاک برون آمدہ از کان سخن
ہان بہ بینند باین لعل بدخشان سخن
یوسفی بر سر بازار ز کنعان سخن
آنکہ از نسبتش افزود چنین شان سخن

نان به بینند و به سنجند و بگویند که بود — پیش ازین هم بجهان این هنر سامان سخن
سال آن فرد بسمت پئے نذر سرکار — گفت دل روح سخن مصحف ایمان سخن
سمت ۱۹۵۴

دیگر

دیکھا تمنے جو یہ نیا گلشن — یعنی مداح کا ریاض سخن
گلِ مضمون سے تختۂ قرطاس — باغ فردوس پر ہی چشمک زن
فکر تاریخ کی ہوئی جو زیاد — ہوگئی فرد طبع کو اُلجھن
کہ سرِ آسمان سے آئی ندا — مہر و مہ کی طرح رہے روشن
۱ + ۱۳۱۴ھ

دیگر

چو مداح سرور نوشت این کتاب — بذکرِ حسین علیہ السلام
پئے سال طبعش رقم کرد فرد — بیاضِ پئے ذاکرین امام
۱۸۹۸ع

قطعات تاریخ نتیجۂ فکرِ ذاکرِ جناب سید الشہدا و زائر خامس آل عبا جناب شیخ رضا حسین صاحب سونی پتی ضلع دہلی

عجب مداح نظم جان فزا گفت — بذکر بادشاہِ انس وہم جان
ز روئے بسملہ سال تمامش — رضا گفتہ بہار باغ ایمان
۲ + ۱۳۱۳ھ

دیگر

سیدِ پاک ذات ونیک نہاد — یعنی مداح بادشاہ انام
کرد تحریر در غمِ شبیر — خمسہ ہائے غریب ونیز سلام

ہر کہ بشنید گفت در وصفش — ہست لاریب پاک صاف کلام

از رضا سال ہاتفِ غیبی — گفت - افسانۂ غمِ و آلام

۱۳۱۵ھ

دیگر

والا حسین رفیع ہمم کہ عدیلش نیست بخلق دگر — خوش گفت و سلام و خمسۂ بی درد صفتِ امام حسن بشہر

حقا کہ کتابی خوب بود مقبولِ دلِ ہر اہلِ بصر — تاریخ بگفت سرِ خوش چین زرضا نذرِ حسین گہر

۱۳۱۵ھ

دیگر

حضرت مداح نے جسدم رقم کی یہ کتاب — مندرج ہی جسمین حالِ خسرو دنیا و دین

دیکھکر اُسکو رضا مین نے کہی تاریخ یہ — ہدیۂ مداح زیبا ہی یہ بہرِ ذاکرین

۱۳۱۵ھ

قطعات تاریخ چکیدۂ قلم اعجاز رقم سید ظہور حسین صاحب نقوی واسطی امروہوی خلف الصدق جناب سید سردار علی صاحب مرحوم و اہلکار کمشنری جبل پور

خوشا نظمِ مداح رطب اللسانی — کہ بہا بہم بستہ عذب مقالش

چو شد فکرِ تاریخ فرمود ہاتف — بحارِ غمِ آلِ پاک ست سالش

۱۳۱۵ھ

دیگر

جناب خان بہادر فرید عمر و وحید — کہ حل نمودہ بطبعش ہمہ مقاصد نظم

بذکرِ آلِ محمد چو این کتاب نوشت — زفخر روح امین شد باو مساعد نظم

محال ہست کہ در معرضِ بیان آید — زمن محامدِ مداح یا محامد نظم

ظہور فکر نمودم چو بہر تاریخش	براے سال بگفتہ دلم ہر شاید نظم
	۱۳۱۷ھ

دیگر

نظم مقبول چو مداح نوشت	عاشق ابن علی آل نبی
ہاتفی با دل شادان تاریخ	گفت منظور جناب مہدی
	۱۳۱۱ھ + ۳۴

قطعات تاریخ طبعزاد صاحب ذہن وقاد جناب سید اصغر حسین صاحب نقوی واسطی امروہوی خلف الصدق جناب سید سردار علی صاحب مرحوم واہلکار بندوبست

لکھا ہی جو مجموعہ مداح سنے	سلام و مخمس کا با صد صفا
لطافت پہ مضمون کے گر ہو نظر	تر و تازگی مین ہر جنت فضا
یہ تفصیل و تصریح تحریر ہی	جو دشت بلا کا تھا سب ماجرا
روایت صحیحہ ہر اسمین رقم	مطابق حدیثون کے سب ہر لکھا
رقم ہر وہ احوال آل نبی	رقم ہر وہ حال شہید جفا
کہ سنکر جسے پارہ پارہ ہو دل	نکل آئے منہ سے جگر بر ملا
گنہ کے مرض کو یہ اکسیر ہی	عوارض کو عصیان کے ہر کیمیا
ہوئی فکر تاریخ کی جو مجھے	تو ہاتف کی آئی فلک سے ندا
کہ اصغر زروے بشارت کہو	یہ نسخہ گنہ کے مرض کا لکھا
	۱۹۵۲ + ۲ سمت

دیگر

چو شد منظوم از مداح حال شاہ تشنہ لب	کہ باشد از غمش بر قلبہائے مومنین داغی
پئے سال مسیحی فکر چون کردم بدل اصغر	زمین فرمود ہاتف سال باشد با فضا باغی

قطعۂ تاریخ نتیجۂ طبع سلیم و فکر مستقیم جناب سید سیادت حسین صاحب نقوی امروہوی ۱۸۹۶ء

سُنا نظم مداح کی کیا لکھون	کلام ایسا دیکھا نہ اب تک سُنا
کہین بےمثال اِسکو تو ہے درست	کہین لاجواب اِسکو تو ہے بجا
یہ کہتے ہین وہ بھی ہے سحر حلال	ادب سے جو کہتے نہین معجزا
یہ بس مختصر اُسکی تعریف ہے	نہ ہے اور نہ ہوگا نہ ایسا سُنا
خدا کی عنایت سے حسب مراد	مرتب یہ مجموعہ جب ہو چکا
کہین اِسکی تاریخ احباب نے	کہ ہے شاعرون کا یہ ہی قاعدا
مجھے بھی ہوس اِسکی پیدا ہوئی	کہ ملجائے اچھا کوئی مادا
سُنا تھا جو ہمت کوئی گر کرے	مدد آپ کرتا ہے اُسکی خدا
بھروسا اِسی بات کا کر کے بس	نہ تھا مادہ پر ارادہ کیا
یہی فکر طائر تھی بس رات دن	اِسی دھن مین رہتا تھا صبح و مسا
مثل ہے کہ جوئندہ یابندہ ہست	غرض ایک دن ذہن جو لڑ گیا
نہ ہاتف کی بھی ایک پھر تو سنی	خدا جانے کیا کیا وہ کہتا رہا
سر حاکم شام کر کے قلم	لکھا مین نے ذکر شہید جفا ۱۳۲۲ھ

قطعات تاریخ از نتائج طبع فضیلت و کمالات دستگاہ جناب مولوی سید الطاف حسین صاحب پروفیسر عربی مہاراجہ کالج سجے پور

فکر جناب خان بہادر سے اندنون — مجموعۂ سلام و مخمس ہوا نیا
تاریخ نظم کے لیے دل نے یہ رائے دی — دار السلام اسکا عوض ہوئے گردنما
۱۳۱۵ھ

دیگر

نسخۂ نو بشد بہ طبع اندر — فکر مادح بلی چہ بہتر شد
۱۳۱۵ھ — ۱۳۱۵ھ
بود در ذکر خمسۂ نجبا — لائق و اہل من تذکر شد
۱۸۹۷ع — ۱۸۹۷ع

قطعہ تاریخ حکمت و حذاقت مآب جناب ڈاکٹر حبیب اللہ صاحب حبیب ڈاکٹر سونی چھپارہ متوطن اکہ آباد

این کتابی نوشت چون مداح — آرزوے دلش حصول آمد
زانکہ از بارگاہ ممدوحش — حکم نذرت بشد قبول آمد
سال آن ای حبیب از سر ہوش — ذکر جان و دل رسول آمد
۵+۱۳۱۰ھ

قطعہ تاریخ من تصنیف جناب سید خجستہ شعار ذاکر و زائر جناب سید ابرار المعروف بہ محب حسین ساکن ضلع بجنور

غلام شبر و شبیر ہم محب حسین — خطاب یافتہ مداح کو ز روز الست
سلام و خمسہ چو تصنیف کرد بہر ثواب — ہمین خوش است خوشا زاد آخرت بربست

چو فکر سال تمامش نمودم از دل خود — گذشت شب ہمہ بارا باین کشاد و بہ بست
بگوش من ز سر خویش گفت ہاتف غیب — بیان فدیۂ ذبح عظیم تاریخ ست
۵+۱۸۹۲ء

قطعات تاریخ از نتائج طبع شاعر بے بدل و ناظم عدیم المثل جناب منشی محمد عیسی صاحب اہلکار محکمۂ جنگل ضلع سیونی متوطن ضلع بجنور

کتابے چون رقم فرمود مداح — بہ ذکر سرور گردون مکانے
عیان شد سال نظمش ای مسیحا — ز نظم شاعر رطب اللسانے
سمت ۱۹۵۴

دیگر

ای تو مداح حسین و آل تو ممدوح ہمہ — ایکہ باشد مدح تو در زبان شیخ و شاب
نظم فرمودی بذکر شاہ زیبا نسخۂ — از پی نذر امام و از پی کسب ثواب
چون پئے تاریخ تصنیف جناب آمد خیال — یافتم تاریخ از تاریخ تصنیف جناب
۱۸۹۷ء

دیگر

چو این نسخہ تشریف اتمام یافت — مسیحا مرا فکر تاریخ بد
بگفتا دلم بے سر احتمال — پئے سال ترتیب ترتیب شد
۱۳۱۶-۱ھ

دیگر

مداح کے کلام کی کیسا مدح ہو بھلا — یہ نظم ہے وہ نظم جو ہے افتخار نظم
تاریخ کی جو فکر ہوئی مجھکو ای مسیح — رضوان پکارا لکھدے گل نوبہار نظم
۱۳۰۸

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع روشن جناب سید خورشید علی صاحب امین

ضلع سیونی چھپارہ ملک متوسط متوطن الہ آباد

مداح نے جو مقتل شہ مین لکھی کتاب ... مقبول بادشاہ دو عالم یہ نظم ہی
روتے ہین سُنکے حور و ملک انس اور جن ... واللہ نوحہ خیز ہی پُر غم یہ نظم ہی
بے روے جد سال یہ خورشید نے لکھا ... عطر گل حدیقۂ ماتم یہ نظم ہی
۳ - ۱۹۵۷ سمت

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع گہربار سید خجستہ اطوار جناب سید محمد علی صاحب خلف الصدق سید امداد علی صاحب نمبردار رئیس قصبۂ اول ضلع متھرا و برادر حضرت مداح مدظلہ

مطبوع چو گشت این بیاض پر نور ... از صدقۂ سلطان زمن با تزئین
بے روے جد ہاتف غیبی از من ... سال طبعش بگفت. نذر شہ دین
۳ - ۱۳۱۹ھ

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع فصاحت شعار بلاغت آثار اوحد الزمن سید محمد حسن ابن المرحوم ڈپٹی سید احمد حسین صاحب و برادر حضرت مداح مدظلہ رئیس قصبۂ اول ضلع متھرا

چون مرتب گشت این نادر کتاب ... بہر تحصیل ثواب سرمدی
ای حسن سال تمامش ہاتفی ... گفت۔ منظور جناب احمدی
۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ بدیع نتیجہ افکار رفیع جناب مولوی محمد مرتضیٰ خانصاحب رئیس ضلع سیونی چھپارہ

جو مداح نبی و آل یاکش این کتابی را ... پی کسب ثواب و ہم برای یادنامش گفت

سروش غیب بے روح ازمرتضی الحق — شہادت نامۂ شبیر۔ سال اختتامش گفت
۲ ۔ ۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ من جانب زائر جناب سید الشہدا و تعزیہ دار جناب آل عبا سید فرخ حسین صاحب المعروف بہ داروغہ جی ابن سید مردان علی صاحب مرحوم جعفری الپھرسری

کتاب باصفا بنوشت چون مداح در ماتم — پئی اظہار حال سید غمناک تاریخ ست
زروی بارک اللہ گفت فرخ سال اتمامش — کلام پر ضیا و باصفا و پاک۔ تاریخ ست
۲ + ۱۳۱۳ھ

قطعہ تاریخ از جناب مستطاب مستغنی عن الخطاب جناب سید تراب علی صاحب رضوی ڈپٹی کلکٹر پنشنر اخی المعظم جناب حضرت مداح مدظلہ

چونکہ عزیز من بہ نظم بہر ثواب آخرت — حال مصائب حسین سید تشنہ کام گفت
فکر چو کردم ای تراب از پئی سال آن خرد — بے سر بحث سال او۔ ذکر شہ انام گفت
۲ ۔ ۱۳۱۷ھ

قطعہ تاریخ نتیجہ صاحب ذہن و ذکا اوحد الکونین جناب میر سید حسین صاحب رضوی پھرسری ڈپٹی کلکٹر ممالک مغربی و شمالی برادر زادۂ حضرت مدظلہ

چو عم من زروی پاک اخلاص — نمودہ نظم حال شاہ ذیجاہ
پئی تاریخ اتمامش بہ ہجری — بکردم در دل خود فکر ہر گاہ
زردی وجد سید ہاتف غیب — بہ من گفتہ۔ حدیث ماتم شاہ
۶ + ۱۳۰۹ = ۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ چکیدۂ خامہ عنبر شمامہ سمی امامین سید جعفر حسین صاحب رضوی پھپرسری سب جج ممالک مغربی و شمالی برادرزادۂ حضرت مداح مدظلہ

عمر من چون نوشت ای جعفر ‌ ‌ ‌ خوش کتابی بہ حال خسرو دین
قلزم مغفرت۔ بود سالش ‌ ‌ ‌ از سنین مسیح باتمکین
۱۸۹۷ع

قطعات تاریخ طبعزاد عرفی دوران و خاقان زمان سید مرتضی حسین صاحب جعفری پھپرسری وکیل عدالت مہابن ضلع متھرا

سید ذی وقار نے جب یہ لکھی کتاب غم ‌ ‌ ‌ صاف و سلیس و بیبدل خوشتر و خوب و بیبہا
دفتر ماتم حسین باعث آہ و شور و شین ‌ ‌ ‌ زینت مجلس عزا ذکر شہید کربلا
تھا مین غریق بحر فکر بہر تلاش سال نظم ‌ ‌ ‌ توشۂ عاقبت یہ ہی ہاتف غیب نے کہا
۱۳۱۴ھ

دیگر

وہ کلام لطیف نظم ہوا ‌ ‌ ‌ جس کا شہرہ جہان مین پیہم ہی
جس کا ہر ایک مصرعہ موزون ‌ ‌ ‌ مجلس غم کا نخل ماتم ہی
جسکی ہر بیت کے صلہ مین اگر ‌ ‌ ‌ قصر خلد برین سلے کم ہی
جس کا ہر اک سلام باتسلیم ‌ ‌ ‌ زینت مجلس محرم ہی
فکر تاریخ کی جو مجھکو ہوئی ‌ ‌ ‌ کہا ہاتف نے نیر غم ہی
۱۳۱۵ھ

دیگر

واہ کیا خوب لکھی مدح ریاض زہرا	نظم گلریزین تو گلشن جنت پھولا
فکر تاریخ ہوئی مجھکو تو بولا رضوان	کیون نہین کہتا گلستان شہادت پھولا ۱۳۱۵ھ

دیگر

جناب سید اولاد حسین ذاکر مداح	وحید عصر و یکتاے زمان خاصۂ یزدان
براے اکتساب اجراین کارنکو کردہ	رقم زد نظم نادر در عزاے سرور ذیشان
بفکر مدحت مداح ممدوح جہان بودم	دلم در سال نظمش گفت یکتای سخن سنجان

قطعات تاریخ از تصنیفات شاعر ذکی و ماہر فن شاعری جناب سید ذاکر حسین صاحب جعفری پہرسری برادر حضرت مداح مدظلہ

قبلۂ من سید اولاد حسین	خان ذیشان قدوۂ ارباب دین
نخل بستان شہنشاہ نجف	سرو گلزار امام ہشتمین
عالم و فاضل فقیہ و متقی	مقتدای اتقیای اہل دین
از سخایش اہل دنیا مستفیض	وز کلامش مستفید ارباب دین
جمع فرمودہ کلام نظم خویش	بہر نفع ذاکرین و مومنین
اقتباسش جملہ زیارات و حدیث	وز کلام سالکان راہ دین
جند النظم و لطیف و معجزش	لفظ لفظش سبحۂ دُرِّ ثمین
بہر سالش ذاکر از روے ادب	گفت مدح آل خیر المرسلین ۱۳۱۴ھ

دیگر

خان بہادر قبلہ و کعبہ	غربا پرور خبیر مجتہم
سرور ریاض شاہ ولایت	نور نگاہ سید عالم
عالم و فاضل فخر اماثل	سید با دل غیرت حاتم
راکع و ساجد فخر اماجد	عابد و زاہد قائم و صائم
جملہ کلام نظم معجز	گفتہ خود فرمودہ فراہم
نعت پیمبر خاصۂ داور	صلی اللہ علیہ وسلم
مدحت حیدر ساقی کوثر	خواجۂ قنبر افسر عالم
ذکر مصائب حال نوائب	سید شہدا شاہ دو عالم
ذاکر از پے سال ختمش	گفت - جدید بیاض ماتم ۱۳۱۵ھ

دیگر

جناب قبلہ ام خان بہادر	معینش باد ہر دم فضل یزدان
ز اولاد حسین اولاد حسین ست	گل باغ جناب شاہ مردان
محب احمد و زہرا و حیدر	فدائے نام حسنین از دل و جان
فصیحی منشی جادو نگارے	بلیغی نکتہ پردازی سخندان
خہی گلہائے نظمم روح پرور	فدائے حرف حرفش صد گلستان
ز نظم شان خجل نظم نظامی	ز نثرش نثر نثرہ گشت بیجان
کنون از گفتۂ خود جمع فرمود	کلام ذکر سلطان شہیدان

بگو ذاکر بہ یک مصرعہ دو تاریخ	خوشا نظم عقاید خان ذیشان
	۱۸۹۷ء ۱۸۹۷ء

دیگر

قبلہ و کعبہ سید ذیجاہ	تا ہرش باد خالق عالم
جمع فرمود چون کلام خود	مدحت آل سید اکرم
ذاکر از بہر سال تاریخش	شرح حال بہشتیان گفتم
	۱۳۱۵ھ

قطعات تاریخ نتیجۂ طبع سلیم و ذہن مستقیم جناب سید آل محمد صاحب جعفری بہرسری سب رجسٹرار ملک متوسط تحصیل سونگیلی ضلع بلاسپور

مداح پاک آل محمد جو از خلوص	تیار کرد زاد سبیل رہ مآل
یعنی نمود نظم مصائب بجد و کد	طوریکہ نیست در صفتش جای قیل و قال
این بندۂ حقیر کہ آل محمد ست	در دل نمود فکر پئے سال این مقال
الحق شنیدم از سر الہام این ندا	نور بیاض مہر بگو از برای سال
	۱۳۱۴+۱ھ

دیگر

اللہ ری نظم حضرت مداح خوش بیان	روشن ہی جس سے بدر کی صورت کمال نظم
سب کی نظر سے گر گیا نور و فروغ مہر	دیکھا ہی جیسے جلوۂ حسن و جمال نظم
ہاتف نے دی صدا یہ وہین بے سر الم	لکھ دفتر فصاحت مداح سال نظم
	۱۳۱۶-۱ھ

قطعہ تاریخ از نتیجۂ فکر ذاکر سلطان زمن جناب سید صدیق الحسن صاحب

بودن کلام خالی از طوق بشر بلکہ در احاطۂ قدرت قضا و قدر رست کما قال بعض
الاعیان من مہرۃ فن المعانی والبیان چہ عجب کہ این کلام بلاغت نظام کہ
قربۃً الی اللہ تعالےٰ برائے بکا و ابکا در عزائے جناب مظلوم کربلا روحی لہ الفدا
از فکر جناب مصنف دام اقبالہ و اجلالہ ظہور کردہ بالطاف احدے و عنایات
سرمدی مقبول طبائع خاص و عام گردد اللھم اجزہ عن مساعیہ الجمیلۃ و
افکارہ الرشیقۃ النبیلۃ خیر الجزاء بحرمۃ اشرف الانبیاء و اوصیائہ
خیر الاوصیاء و قلت فی تاریخہ

جناب میر اولاد حسین آن اوحد العالم	کہ اقبال و حشم باشد برایش چاکر ادنیٰ
رباعی و سلام و خمسہ از طبع رسا گفتہ	کہ ہست او عاشق سبط پیمبر شیعۂ مولا
تعالی اللہ عجب نظمی کہ از نور مضامینش	درخشد صفحہ چون رخسار حور جنت الماوی
اگر گوہر شناس فکر از عین الیقین بیند	برآید حرف حرفش در صفا چون لولو لالا
دل مومن اگر با چشم ایمان بنگرد سویش	بیابد موج طوفان بکا و قلزم ابکا
چرا ادراح را باشد نہ فخر ہمچو مداحے	کہ در جنت بہر بیتے دہد بیتے خدا اورا
چنین عالی مضامین از کجا گل کرد حیرانم	قلم دارد مگر از سدرہ یا از شجرۂ طوبیٰ
ازان توت کہ از استاد جبریل امین یابد	روا باشد کہ گر الہام خوانم نظم پاکش را
سلیم از بہر سال جمع این تصنیف شد مصرع	رباعی ہم سلام و خمسہ از ادراح دین زیبا ۱۳۱۵

تقریظ نتیجۂ طبع جناب حکیم الحکما ارسطو زمان بقراط دوران جناب

ابومحمد میر آل رضا المدعو بالسید محمد اسمٰعیل صاحب تخلص بہ سائف
اثنا عشری طبیب علویخانی ابن المطبب العلامہ سید محمد جعفر حسین
صاحب کاشف شیرازی نسلاً لکھنوی مولداً بانس بریلی مسکناً
کہ از ہر فقرہ اش سال تصنیف پیدا است
تعریف از کیہ مصنف جدید و مصنف جدیدہ سنہ ۱۳۱۵ ہجری

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ التَّوَّابِ الْمَجِیْدِ سنہ ۱۳۱۵ ہجری
شروع میکنم بنام ایزدیکہ رحمان رحیم و بسیار توبہ قبول کنندہ و بزرگ ست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْعَزِیْزِ اللَّطِیْفِ الْجَمِیْلِ الْحَلِیْمِ سنہ ۱۳۱۵ ہجری
حمد بقیاس و بیحد سپاس مرا زد وے را کہ رحمان و رحیم و عزیز و لطیف و جمیل و حلیم ست

وَھُوَ الْخَالِقُ وَالْمُحْسِنُ الْمُعْطِیُّ الْعَلِیْمُ سنہ ۱۳۱۵ ہجری
و او پیدا کنندہ و احسان کنندہ و عطا کنندہ و علیم ست

نِظَامُہٗ بِلَآلِی الْاَعْیَانِ جَمِیْلٌ سنہ ۱۳۱۵ ہجری
نظم او بلآلی اعیان کہ تمام موجودات ست صاحب جمال

وَنَثْرُہٗ بِجَوَاھِرِ الْعُقُوْلِ وَجِیْہٌ جَلِیْلٌ سنہ ۱۳۱۵ ہجری
و نثر او بجواہر عقول استوار و صاحب جلال

یَا بَارِیْ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ سنہ ۱۳۱۵ ہجری
ای پیدا کنندہ عالم و دنیا از خاک صاحب بزرگی و اکرام

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمُحْسِنِ وَاٰلِہِ الْفِخَامِ سنہ ۱۳۱۵ ہجری
رحمت کاملہ نازل کن بر محمد کہ احسان کنندہ و آل او کہ عظیم المقام اند

وَاَسْبَاطِھِمُ الَّذِیْنَ وُجُوْہُ بَیَاذِھِمْ بِاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ عَلِیٍّ سنہ ۱۳۱۵ ہجری
و بر اسباط آنانکہ علل ظہور آنہا در دنیا بآل محمد و آل علی ست

وَاَحْفَادِھِمُ الْمُقْتَنِیْنَ بِاٰلِ حَسَنٍ وَّاٰلِ حُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ سنہ ۱۳۱۵ ہجری
و بر احفاد آنانکہ سرمایہ کردہ شدہ اند در دنیا بآل حسن و بآل حسین ابن علی

وَعَلَی الْمَنْسُوْبِیْنَ ھُمُ الْمُزَھِّرِیْنَ بِاٰلِ جَعْفَرٍ وَّاٰلِ مُوْسٰی سنہ ۱۳۱۵ ہجری
و بر آنانکہ بایشان منسوب اند نسبت درخشندہ و تابندہ بآل جعفر و آل موسی

وَعَلَی الْمَاجِلِیْنَ بِاٰلِ رِضَا سنہ ۱۳۱۵ ہجری
و بر کسانیکہ زندگانی یافتہ اند بجہت بودن آنہا آل رضا

وَالْمُحَلِّیْنَ الْمُسْعَدِیْنَ مِنْھُمْ بِاٰلِ تَقِیٍّ وَّاٰلِ نَقِیٍّ سنہ ۱۳۱۵ ہجری
و بر آنانکہ آراستہ شدہ اند باخلاق حسنہ و سعادت یاب اند بآل تقی و آل نقی

وَالْمُتَوَسِّلِیْنَ الْمُوَالِیْنَ بِاٰلِ حَسَنِ عَسْکَرِیٍّ ۱۳۱۵ سنہ ہجری

و بر آنانکہ توسل مینمایند و درآمدہ آنہا در بودن آنہا آل حسن عسکری

هٰؤُلَاءِ الْهُدَاةُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَوْلَادُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۱۳۱۵ سنہ ہجری

این ہمہ ہادیان راہ خدا رحمت خدا بر آنہا اولاد حسین علیہ السلام اند

وَسَلِّمْ عَلٰى اَصْحَابِهِمُ النُّجُبِ الْاَتْقِيَاءِ الْكِرَامِ ۱۳۱۵ سنہ ہجری

وسلامتی نازل کن سلامتی کامل بر اصحاب آنہا کہ نجیب و متقی و صاحب اکرام اند

پس از طے مراحل اطیب تحمید و تمجید۔ و قطع منازل طریقہ اکمل توصیف و نصب دلایل وصیلہ احسب تعریف منیف۔ نوید قاصد راہ مستقیم قصد منازل قصید مدحت آل نبی بلیغ قویم۔ و مژدہ ترقی نصب مدارج پایۂ سنیہ عروج معارج حمد و ثنا ے آل طیب و پاکیزہ۔ و خوش آہنگ عندلیب چمن نیاز زمزمہ پرداز مدحت رسول ایزد آگاہ عالم نواز۔ سرود دلربا طوطی سدرۂ منتہی آوازہ زاکیہ مدح و ثناہاے حبیب خدا۔ فطوبے مداحین عترت ہادیہ و زلفی بموالفین ذریۂ بیبہ طیبہ۔ و از ایشان ست درین آوان مطیۂ امان مداحی خلیفۂ الاہ برحق امام زمان بلبل صد آہنگ اہم نواز بوستان مدحت طوطی سحر بیان ویادگار اہل چمن فصاحت۔ قمری صما و سرو آزاد چمن نکتہ دانی۔ کبک نازک خرام صحن و باج حسن بیانی۔ سباح عجایب مطوی امواج بحر محیط سخندانی سیاح جید سیر عوالم منصوصات زباندانی۔ شاعر زکی و شیرین مقال۔ ناطم و باج لآلی کلام آسودہ مآل۔ شرف آوازہ مداحان سوالف روزگار ہمچو طیب مداح فرزدق تمیمی نامدار۔ و بدیع سامی و ماہر مقبل و الاتبار و مہد ستودہ مال اسماعیل حمیری یادگار۔ و چون دعبل خزاعی عالی مقدار

وحسان ابن ثابت اجودکار۔ سرو گرداند آرام گاہ بآنہا کردگار۔ چہ جاکہ اینہا ہمہ احسان ائمہ ۱۳۱۵ھ
شائقین مخصوص۔ وجای عجب کہ اوج مقاصد مداحی موصوف بمداحی چہاردہ معصومین منصوص ۱۳۱۵ھ

بشنو از من کیست آن ناز کرم ۱۳۱۵ھ	معدن احسان وزیرک محتشم ۱۳۱۵ھ
عالی عالی نسب افضل حسب ۱۳۱۵ھ	سید والا شہیر محترم ۱۳۱۵ھ
ان میر وخیبر اولاد حسین ۱۳۱۵ھ	خان بہادر راہِ عالی ہمم ۱۳۱۵ھ
آن مشیر قیصر ہندی مراد ۱۳۱۵ھ	نامور دانشور رہبر ہم ۱۳۱۵ھ
عدل گستر عادی جور ونفاق ۱۳۱۵ھ	طرحدارے شاہ گستر اکرم ۱۳۱۵ھ
فخر عالم حاکم عاقل وجیہ ۱۳۱۵ھ	خبر سازے صاحب سیف وقلم ۱۳۱۵ھ
آن چنان از خذف منعم سودمند ۱۳۱۵ھ	فیض او جاری بہ لحنی ہیچ ہم ۱۳۱۵ھ

باصد ترتیب عجائب زینہا آراستہ ۱۳۱۵ھ — وبصد زیبایش باجملہ محاسن پیراستہ ۱۳۱۵ھ
عمر عزیزش صرف مدح گوئی ائمہ زمن ۱۳۱۵ھ — ونقد جانش بکاوش نیل اجل منصبی یا امین ۱۳۱۵ھ
آرام گاہش بیت مقدس سلام ۱۳۱۵ھ ۔ وسیر گاہش چمن معانی قصاید ائمہ ابد مقام ۱۳۱۵ھ
ان من البیان لسحرا باو ست درحق ۱۳۱۵ھ ۔ وان من الشعر لحکمۃ باو بطرز موافق ۱۳۱۵ھ
از تصانیف قدیم او مسمی باسم مبارک منظوم مبارک ۱۲۹۹ھ ۱۳۱۵ھ ۔ از طبع زاد
بدیعش باہل معرفت ۱۳۱۵ھ ۔ زاد سبیل آخرت ۱۳۱۵ھ ۔ بیدان بعبارت جو مجموعۂ قصائد ۱۳۱۵ھ
وسلام ۔ ولی بنقد بصیرت گلزار وادی السلام ۱۳۱۵ھ ۔ صفحات اوراق وے
سطوح روائح جنان ۱۳۱۵ھ ۔ وسطور آن از لمعات محاسن حوران ۱۳۱۵ھ ۔

دو دو ائرہ سلسلۂ حروفش زلفہاے حورالعین (۱۳۱۵ھ) - نقاط منقوطش ازسویداے قلوب (۱۳۱۵ھ)
عارفین - حروفش ازباب ساد گیہا (۱۳۱۵ھ) شموس افلاک مدائح (۱۳۱۵ھ) - باالفاظ پابندی
مواہب بیانی لائح (۱۳۱۵ھ) - شاہدان معانی چہا بحجرہاے ابیات بسلام - چون حورالعین
از پردہاے خیام (۱۳۱۵ھ) - از جملہ سیہ مجاحشۂ بیہ عیوب شاعرے مبرا (۱۳۱۵ھ) - چون خدشۂ اقوا اکفا
سناد ایطا (۱۳۱۵ھ) - چہا زیب مجموعہ کہ مقبول جملہ اہل ذوق (۱۳۱۵ھ) - وچہا باجمال کہ نشار
اوویدہاے شوق - شایقین راجبین حسن (۱۳۱۵ھ) محفلہا کمال مژدہ میدہم - وبہردعا
کلام عزیز را اتمام میکنم (۱۳۱۵ھ) - ایا الٰہی مداح سلامت باکرامت بباد (۱۳۱۵ھ) - وجواہر سخن
او مقبول اولاد طٰہٰ ویسین باد - بحق الٰہ المطلق والرسول (۱۳۱۵ھ) الفائق (۱۳۱۵ھ) وآلہ الصدّ
الموافق (۱۳۱۵ھ) - واینک تسطیر سائف نیازکیش (۱۳۱۵ھ) - ای برگ سبز تحفۂ درویش

مبانی اوصاف جہد مداح خوش بیان (۱۳۱۵ھ)

جہد یعنی کوشش

سلام اللہ بر مداح بادا — کہ شغل اوست مدح آل احمد
کلامش جز ثناے مصطفٰے نیست — کلیم طور مدحت شد باین کد
مرتب کرد اول نظم لائق — کہ منظوم مبارک نام دارد
ز فکر اوست حالا نظم ثانی — بخوبی ہمچو شاہد دل رباید
چو شد آراستہ بازیور چاپ — دلم تاریخ طبعش بر زبان زد
چو مقبول دو عالم شد ادایش — بگو سائف - زہی مرغوب آمد (۱۳۱۵ھ)

وسیلۂ فوز نیک مداح فخر زمان (۱۳۱۵ھ)

چہ خوش نجبت مداح در دین و دنیا	مبارک عروجش بہ نیروے مقصد
مہیا نمودہ عجب تحفہ را	گزو گشتہ مسرور آل محمد
ز نظمیکہ در ہاے مدح و ثنا سفت	اگر قیمتش خلد باشد بباید
پئے سال تاریخ طبعش چو گویم	سزد گفتنش - وجہ مرغوب احمد

١٣١٥ھ

تقریظ و قطعات از رشحات قلم الغیث الماطر والبحر الزاخر جناب مولوی مرزا قطب الدین صاحب المتخلص بہ عشقی رئیس ضلع مراد آباد حال سب رجسٹرار تحصیل تلہر ضلع شاہ جہان پور

حمدیکہ شایان بارگاہ کبریائی باشد کرا یارا کہ بجا آرد - و نعتیکہ لائق شان جناب خیر الانام و آلہ الکرام تواند شد چگونہ کسے ہدیہ گذارد - پس بر کلمۂ الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ الطیبین الطاہرین اکتفا می نمایم - و سوے مطلب کہ علت غائی تحریر و تسطیر این سطور ست میگرایم - بر ہمگنان ظاہر ست کہ شرف حضرت انسان بر اصناف کائنات جہان از حصول علم و کمال ست - و انسان بے کمال چون پیکر بیجان سراپا اختلال و در معرض زوال - و حسن کمال انسانی را کلاش شاہد عادل ست نہ کہ رعنائی صورت کہ برنگ گل باعث عشق عنادل - زیرا کہ مابہ الامتیاز انسان از دیگر انواع حیوان نطق را قرار دادہ اند - و منطقیان شیرین کلام بنا ر کار برین سخن نہادہ - پس کسانیکہ خوش بیان اند - اشرف بنی نوع

انسان اند۔ وکسانیکه ازین صفت مهجور اند- اززمرۂ آدمیت دور۔ به نطق آدمی بهترست از دواب + دواب از تو به گر نگوئی صواب ٭ وظاهرست که احسن واعلی کلامی خواهد بود که سامعۂ سامعان ازآن حظ وافر یابد و متکلم وسامعان را در دار آخرت بکار آید۔ واین چنین کلام نیز مشتمل بر انواع واقسام ست لیکن بهترین همه اقسام نظم مصائب سیدالشهدا علیه السلام ست۔ واز انجاکه امور مذکوره از مسلمات اهل عقل وایمان ست پس خوشا حال سالکان این راه سعادت آقران که در دنیا بوجه سخنوری مشهور خاص وعام اند ودر عقبیٰ محشور بزمرۂ مداحان اهلبیت علیهم السلام خصوصاً حضرت مداح بیمثال۔ دلدادۂ عشق محمد وآل۔ مقبول کونین سید اولاد حسین دام اقباله که درین میدان گوی سبقت از همگنان ربوده وباب جنت بزور بازوی سخنوری کشوده۔ مصائب جناب سیدالشهدا علیه التحیة والثنا بطرزی درسلک نظم کشیده است که مورد تحسین وآفرین جهان گردیده۔ هر سلامش را از آیه کریمه سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ خلعتی بردوش۔ وهر کلامش برای کلیم طبعان عارج معارج طور فکر بلند وفهم مستقیم باعث رفتن هوش مثنوی

زهی نظم مداح عالیجناب	درخشان وتابان تر از آفتاب
زهر شعرش از بس فصاحت عیان	بهر بیت سدره بلاغت نهان
فصاحت عیان آنچنان از کلام	که غلمان بگلزار دار السلام

بلاغت زہر بیت ساز ظہور	کہ گوئی بہر قصر خلد ست حور
بمدح و ثنائش چہ سازم رقم	کہ مداح آل ست و از آل ہم

من بے بضاعت قلیل الاستطاعت کج مج زبان شوریدہ بیان راچہ یارا کہ بمدح کلام چنین مداحے پردازم و ازعہدۂ مدحش برآمدہ خود را در زمرۂ اہل سخن شمار سازم۔ پس بہتر کہ توسن خامہ را ازین راہ عطف عنان نمایم۔
ولب بدعایش خالق ارض وسما بکشایم ؎

خدایا تا فلک دوار باشد	زمین تا مسکن جاندار باشد
بود تا مہر تابان عالم افروز	بگیتی تا بود دور شب و روز
فلک را تا بود زینت ز انجم	زمین تا رونقے دارد ز مردم
قمر تا نور می باشد بہ عالم	کواکب تا زنند از روشنی دم
بعالم تا بکاؤ شور و شین ست	بہر لب نالہ از یاد حسین ست
بود مداح با اولاد و احفاد	بگیتی با مراد و شاد و آباد
بعقبیٰ منزلش باغ جنان باد	غرض در ہر دو گیتی کامران باد

اگرچہ من بے ہیچ بہ سبب قلت استعدادقدم در مسلک تاریخگوئی نمی گذارم۔ امابہ سببِ خلاص کہ در خدمت مداح و بارگاہ حمد وحش دارم قطعۂ تاریخ نظمش می نگارم

قطعات

پئے سکندر اگر نذر آئنہ زیبد	برائے جم نشان ہست جام تحفۂ خاص

بہ بارگاہ امامان و انبیاء و رسل … تحیتست و درود و سلام تحفۂ خاص
سلامہا چو رقم کرد حضرت مداح … برای نذر شہ تشنہ کام تحفۂ خاص
سخنوریکہ کلامش شنید گفت بوجد … کہ این کلام بود لا کلام تحفۂ خاص
بلند ہست و بسا دلپسند ہر شعرش … بخوبی ست پی خاص و عام تحفۂ خاص
ز خاص و عام چہ رانی سخن کہ لاریبست … برای نذر امام انام تحفۂ خاص
غریق بحر تفکر بدم پی تاریخ … دلم بگفت کہ برخوان سلام تحفۂ خاص

۱۳۱۳ھ

دیگر

ناظم بے مثل مداح امام … چون رقم زد مدح شاہ مشرقین
ہم مصائب ہم شہادت درج کرد … تا کند خلقی بکاء و شور و شین
زانکہ بالتحقیق باشد جنتی … باکی و مبکی بر احوال حسین
الغرض مجموعۂ پاک از سلام … شد مرتب با ہزاران زیب و زین
ہر کہ نظم او شنید و دید گفت … می فزاید روح روح و نور عین
فکر تاریخش نمود عشقی کہ ہست … بر اولی الابصار انیس فرح عین
نظم او پیر خرد دید و بگفت … نیک ناظم سید اولاد حسین

۱۳۱۵ھ

دیگر

سلامہا چو رقم کرد حضرت مداح … ز نازہا بسر لوح پا نہاد قلم
خوشا کلام و خوشا بندش و خوشا مضمون … کہ روح تازہ کند جسمہا بہ نغمہ ہم

کلام اوست ز آب زلال کوثر جام ۔۔۔ کہ جان اہل سخن زان خنک شود دردم

مرا چہ تاب کہ مدح کلام او گویم ۔۔۔ کہ اوست مہر و بہ پیشش منم ز ذرہ کم

کلام او کہ برد ہوش از کلیم اللہ ۔۔۔ سخن بوصف و ثنایش چسان کنم ابکم

خوش آنکہ فکر نمایم بسال تاریخش ۔۔۔ کہ بہتر ست ہمین یادگار در عالم

چو فکر ساختم عشقی بمن دل من گفت ۔۔۔ کلید باغ ارم باد زود ساز رقم

تقریظ و قطعات نتیجہ طبع بحر زخار معانی و قلزم مواج نکتہ دانی جناب سید ناظم حسین صاحب ناظم نقوی امروہوی ابن سید سردار علی صاحب مرحوم حال محافظ دفتر بندوبست ضلع سیونی چھپارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر چند بمضمون کُلُّ اَمْرٍ ذِی بَالٍ الخ ضروری ہو کہ ہر صحیفہ کا عنوان نام پاک جناب باری اور حمد خدائے بزرگ و برتر ہو۔ لیکن دشواری یہ ہو کہ اسکا سرانجام کس صورت سے ہو اور کیونکر ہو۔ جب وہ عارف خدا رسیدہ جو مرتبہ لَایَعْرِفُ اللّٰہَ اِلَّا اَنَا وَ عَلِیٌّ پر فائز ہو مَاعَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ فرمائے تو کسکی تاب ہو کہ دعوی خدا شناسی زبان پر لائے۔ جب وہ نبی برگزیدہ جسکے وصی کی صرف ایک ضرب کی ثنا اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْنِ ہو مَاعَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ کہے تو کسکی تاب ہو کہ مرحلہ مرد آزمائے خدا پرستی مین ثابت قدم رہے واقعی وہ خدا جسکی شان کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَانٍ ہو۔ اُسکی عظمت و شان

انسان بے نام ونشان سے کیا بیان ہو۔ تعالیٰ شانہٗ عمّا یقولون
حقیقت مین وہ واجب الوجود جسکا شبہ ومثال عالم وہم وخیال مین بھی
ممتنع وناممکن ہو۔ اُسکی ثنا وصفت ممکن بے حقیقت سے کیا ممکن ہو۔ سُبحَانَ
رَبِّكَ رَبِّ العِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ پس بہترین پیش کش جو ہم پیشگاہ
صمدیت مین پیش کر سکتے ہین اظہار عجز واقرار عبودیت ہی سُبحَانَكَ لَا عِلمَ لَنَا
اِلَّا مَا عَلَّمتَنَا اور عمدہ ترین ہدیہ جو ہم بارگاہ احدیت مین نذر لا سکتے ہین
غایت تقصیر وشکر نعمت ہی اَللّٰھُمَّ اجعَلنَا لِنَعمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ
وَلِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ ہرچند اس راہ مین بھی بے انتہا سختیان
اور بیشمار دشواریان ہین خصوصاً مرحلہ۔ وَاِن تَعُدُّوا نِعمَةَ اللّٰهِ لَا تُحصُوهَا
کہ پہلی ہی منزل مین پڑتا ہی لیکن صلاے لَئِن شَكَرتُم لَاَزِيدَنَّكُم
کا دلکش ترانہ سنکر رہا نہین جاتا بے اختیار قدم آگے بڑھتا ہی۔ با این ہمہ اس
خود رفتگی نے ہمکو ایسا خود فراموش نہین کردیا کہ حد ادب سے آگے قدم
بڑھائین۔ اور ذوق وشوق تعمیل فرمان وَاشكُرُوا لِي مین انتباہ
قَلِيلٌ مِّن عِبَادِيَ الشَّكُورُ کو بھول جائین۔ اسلیے محض امتثالاً لامر واجب
وَاَمَّا بِنِعمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّث منجملہ بے حصر وبیشمار نعمات خداوندی کے جسکا
ذکر وشکر ہم سے کسی طرح ممکن نہین ہم صرف دو نعمتون کا ذکر کرتے ہین جو
افضل واکمل نعماء الٰہی ہین ؎

شکر کردن کے توانم در خور نعماے تو	شکر نعمتہاے تو چندانکہ نعمتہاے تو

اِن دونوں نعمتوں میں مقدم وہ نعمت ہی جس سے ذات بابرکات حضرت خاتم الانبیا
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہی۔ یہ وہ مقرب بارگاہ الٰہی ہی کہ مقام قرب
قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى سے تشریف بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ
رَسُوْلًا پاکر اِس شوکت وشان سے ہدایت خلق کے لیے بھیجا گیا ہی کہ
توسن چالاک اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ زیر ران۔ تاج وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ
بالاے سر درخشان۔ تیغ بران اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ بِالسَّيْفِ گلے
مین حائل۔ سپر حفظ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ زیب پشت۔ تیرو
کمان نون والقلم دست حق پرست مین۔ نیزہ خطی اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا
گوش فرس پر دھرا ہوا جبرئیل امین گوشہ زین تھامے ہوے وَمَا اَرْسَلْنٰكَ
اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ کی صدائین دیتے ہوے غاشیہ برداری مین ہین
میکائیل لواے يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا
لیے ہوے جبین لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ کا پھریرا لہرا رہا ہی آگے
آگے روان ہین۔ سرافیل وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ
کے نعرے بلند کرتے ہوے پیشا پیش رواں ہین۔ اِس شوکت وعظمت کو
ملاحظہ فرمائیے۔ اِس منصب جلیل ہدایت وشفاعت کو دیکھیے۔ اِسکے بعد
اجر رسالت پر غور کیجیے۔ اِس فخر آدم وبنی آدم کے توقیع رسالت پر جہان

أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ کی مُہر ثبت ہو اُسی کے قریب طغراے
قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى بھی مرتسم ہو
اللہ اللہ کیا شان بے نیازی و رحیمی ہو - سبحان اللہ کیا بندہ نوازی و کریمی ہو
خداوندا ایسے کار بزرگ و مہم سترگ کا اجر اتنا سہل و قلیل قرار دینا تجھی سے
ہو سکتا ہو کہ تو ارحم الراحمین ہو - اور ایسی خدمت سخت کے معاوضہ مین ایسے
صلہ کا برضا و خوشی قبول فرمانا ایسے نبی سے ممکن ہو جو رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ہو

یا رب تو کریمی و رسول تو کریم		صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم	

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

بعد اسکے دوسری نعمت جو بہترین نعماے منعم حقیقی ہو وہ نعمت ہو جسکی تبلیغ
کے باب مین تنزیل فوری التعمیل يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ بمزید تاکید
فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ نازل ہوئی - یہ وہ نعمت ہو جسکی بدولت اہل ایمان کو
فضیلت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ حاصل ہوئی - یہ وہ نعمت ہو جسکی تبلیغ
تبلیغ کل رسالت کے برابر ہو - یہ وہ نعمت خاص خداوندی ہو جسکا کمال شرف
اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ سے مثل ماہ تمام روشن و اظہر ہو - یہ وہ نعمت ہو جسکی
صلاے حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ کے جواب مین شجر و حجر بحر و بر زمین و آسمان -
انس و جان نے لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ کی ندائین بلند کین - یہ وہ نعمت ہو
جسکے غلغلۂ تہنیت بَخٍ بَخٍ لَّكَ اور شور مبارکباد اَصْبَحْتَ وَلِيَّ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ

کی صدائین آجتک سکان ملأ اعلی کے کانون مین گونج رہی ہین۔ یہی نعمت صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ کی تعبیر ہی۔ یہی نعمت یُتِمَّ عَلَیْكَ نِعْمَتَهٗ کی تعبیر ہی یہی نعمت ہی کہ وَلْیُبَلِّغْ عَنْکُمُ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ جسکا اعلان ہی۔ یہی نعمت ہی جسکا آیۂ ہدایت سراپا لِکُلِّ قَوْمٍ هَادٍ مین بیان ہی۔ یہی نعمت ہی جسکے کفران کی سزا عتاب پرخطاب۔ اِصْلَوْهَا الْیَوْمَ بِمَا کُنْتُمْ تَکْفُرُوْنَ سے ظاہر ہی۔ یہی نعمت ہی جسکی ناسپاسی کی جزا وعید پرتہدید اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ مین مضمر ہی۔ یہ نعمت ہی نعمت ولایت بسم اللہ صحیفۂ امامت۔ فاتحۂ کتاب خلافت۔ قرۂ باصرہ وَمَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی نفس ناطقہ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی باب مدینۂ علم فَعُلِمْتُ عُلُوْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ مخزن اسرار کُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنَاهُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ مسند الیہ خبر یَتَسَاءَلُوْنَ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ مرجع ضمیر اِنَّ مِنْ شِیْعَتِهٖ لَاِبْرَاهِیْمَ سرجبل بشارت یا فتگان یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مقدمۃ الجیش تازیان معرکہ فَاِنْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا محرم اسرار حرم یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اِذَا نَاجَیْتُمْ مقصد ومراد تنزیل وَاُولُوا الْاَمْرِ مِنْکُمْ یوسف بازار وَمَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ عزیز مصر مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا مَوْلَاهُ اثر قبول دعا رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ نوید حصول مراد وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ شرح صحیح اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وجہ وجیہ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ

میط انوار وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی منظر انظار کو کُشِفَ الغِطَاءِ فارس یکہ تاز
مضمار وَالعَادِیَاتِ مفہوم ارشاد ہدایت بنیاد - اِیْتُوْنِیْ بِقِرْطَاسٍ
وَدَوَاتٍ صدر نشین وسادہ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی
نوح سفینہ سراپا سکینہ مَنْ رَکِبَهَا فَنَجٰی راس و رئیس اُولُوا النُّهٰی زیب و رنگ
قُلْ کَفٰی بادشاہ اِنَّمَا تاجدار هَلْ اَتٰی المخاطب بہ خطاب اَنْفُسَنَا
ثانی اثنین وَاَنَا مِنْکُمَا سابق الاسلام و امام محترم - فارق حق و باطل
و فاروق اعظم - صدیق اکبر و زبان مخبر صادق - جامع القرآن و جان مصحف
ناطق - مصدر الغرائب مظہر العجائب - غالب کل غالب - امیر المومنین
علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے

	آن منت عظیم کہ حق بر جہان نہاد		نقش نبی خدای نصیری امام خلق	

اسی منزلت و وقار اسی شوکت و اقتدار اسی رفعت و جلالت اسی جبروت
عظمت کے گیارہ اور بزرگوار ہین - یہ کل معصوم حسب ضابطہ محکم سُنَّةَ اللّٰهِ
الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا یکی بعد دیگرے مثل
نقباء بنی اسرائیل خلیفہ پروردگار و جانشین احمد مختار ہین - یہی بارہ عظیم ہین
جنکی بشارت کا صحف انبیاء سلف مین اظہار ہی یہی بارہ شہزادے ہین جنکی
کنیزی با نوان عالم کا افتخار ہی جَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً یَهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا
انکا منشور خلافت ہی - اَلْاَئِمَّةُ اِثْنَا عَشَرَ خَلِیْفَتِیْ مِنْ بَعْدِیْ کُلُّهُمْ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ

انکا طغراے امامت ہی۔ ان سب مین آخر یعنے ثانی عشر ائمہ اثنا عشر فیض خاتم خلافت گہر معدن ولایت۔ فرازندۂ رایت مرتضوی۔ طرازندۂ مسند مصطفوی وارث ذوالفقار حیدر کرار۔ حافظ مصحف پروردگار۔ درمکنون خزینۂ راز اِنِّیْ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ شمع فانوس۔ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ دانش آموز درسگاہ عَلَّمْنَاهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ماہ کامل سپہر اِنَّمَا نَحْنُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ گل ہمیشہ بہار گلبن اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً آفتاب نصف النہار فلک لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ عَزِيْزًا خضر گم گشتگان بیداے سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ المبشر بہ يُوَاطِیْ اِسْمُهٗ اِسْمِیْ۔ حضرت صاحب الزمان خلیفہ الرحمان ابو القاسم محمد مہدی عَجَّلَ اللّٰهُ ظُهُوْرَهٗ وَسَهَّلَ مَخْرَجَهٗ ہین۔ یہی حجت قائم باعث قیام آسمان و زمین ہی۔ اِسی فخر نوح کا قدم لنگر سفینۂ دین ہی۔ یہی وجود موعود وعدۂ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ وارادۂ نُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ کا پورا کرنے والا ہی۔ اِسی رشک مسیح و خضر کے دم قدم نے مومنین کو آفت ضلالت وبلاے فَقَدْ مَاتَ مَوْتَ الْجَاهِلِيَّةِ سے بچا رکھا ہی صحت لَنْ يَّفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ آپ ہی کی معرفت پر منحصر ہی يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ مین حضرت ہی کی غیبت کی خبر ہی۔ بَقِيَّةُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ مین جناب ہی کا ذکر ہی۔ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ حضور ہی کی شان ظہور ہی۔ اَلَا اِنَّ الْحَقَّ فِیْ اٰلِ مُحَمَّدٍ آپ ہی کے کوس سلطانی کی

صدا ہی۔ سحاب رحمت الٰہی آپ کا چتر شاہی ہی۔ هٰذَا الْمَهْدِيُّ خَلِيفَةُ اللّٰهِ فَاتَّبِعُوهُ آپ کے چاؤش سواری کی ندا ہی ؎

برون آے ای گوہر معرفت ۔۔۔ برون آے ای اختر معدلت
برون آے ای کوکب برج دین ۔۔۔ زظلمت بہ پردازرو ے زمین
زجولانگہ غیب بیرون خرام ۔۔۔ برون آر تیغ علی از نیام
زعالم برانداز رسم ستم ۔۔۔ نظر کن سوے دوستان از کرم
ستادہ بہ سر بر رہِ انتظار ۔۔۔ گرفتہ بکف جان براے نثار
یکی ہم از ان جان نثاران منم ۔۔۔ کہ پیوستہ فال ظہورت زنم

ہماری کیا تاب وطاقت کہ مناقب اہل بیت رسالت رقم کرین۔ ملائکہ مقربین اِنکے شمار محامد سے عاری ہین۔ یہ ایسے بلند پایہ بزرگوار ہین کہ ممدوح جناب باری ہین۔ کلام الٰہی مین ایک جگہ نہین جا بجا اِنکے فضائل کا بیان ہی۔ اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ سے اِنکی عصمت وفضیلت عیان ہی۔ اِنکی شان ارفع واعلیٰ ہماری ثنا و منقبت سے بے نیاز ہی۔ کیونکہ اِنکا ثناخوان رسول۔ اِنکا مداح خداوند کارساز ہی۔ لیکن اِنکی مدح ہمارے لیے وسیلۂ نجات وسرمایۂ ناز ہی۔ خوشا نصیب اُسکے جو زمرۂ مداحان آل رسول مین داخل ہی۔ زہے طالع اُسکے جسکو اِس ذریعہ سے شرف ہمزبانی خدا حاصل ہی۔ اکثر توفیق یافتگان

ازلی نے الدُّنیا مَزرَعَةُ الآخِرَةِ اپنا دستور العمل بنایا ہی۔ اور
اِس سعادت سرمدی سے بہرہ وافی پایا ہی۔ اکثر شعراء مومنین نے مَنْ
یُرِیْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ پر عمل فرمایا ہی اور آپ کو مدارج رفیعہ
اِنَّ مَلَکاً یُلَقِّی الشِّعْرَ عَلَیْکَ تک پہونچایا ہی۔ اِنکے کلام کے مقبول
ہونے مین کیا کلام ہی۔ مَنْ قَالَ فِینَا بَیْتاً قول امام ہی۔ اگرچہ ہر ایک
اِنمین سے پایہ لَا زِلْتَ مُؤَیَّدًا بروح القدس پر سرفرازہ ہی۔ لیکن
اِن صاحبون کے کلام مین بھی بفحواے تَفَضَّلْنَا بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ
باخود ہا امتیاز ہی۔ چنانچہ یہ مجموعہ زاد سبیل آخرت شاہد حال ہی سبحان اسم
کیا دلکش بیان کتنی پاکیزہ بول چال ہی حسن عقیدت وخلوص ارادت
اِسکا ذاتی جوہر ہی۔ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّ لَا تَاْثِیْمًا اِلَّا قِیْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا
اِسکا زیور ہی لَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَ لَا عَیْنٌ رَاَتْ اِسکی بلا مبالغہ توصیف ہی
لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ اِسکی سچی مدح اور واقعی تعریف ہی۔ ہر بیت مضامین
روشن سے صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِیْرَ یعنی رنگین شاہدان
فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ سے زیادہ دلربا و دلپذیر۔ سطرون مین سبزہ زار
اَنْبَتَهُ اللّٰهُ نَبَاتًا حَسَنًا کی بہار۔ بین السطور آبشار تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ سواد سطور وبیاض بین السطور باہم بغلگیر ہین۔ یا اوپر تلے
واللیل والضحیٰ کی آیتین تحریر ہین۔ ہر مصرعہ بلند انگشت شہادت اٹھائے ہوئے

وَحدَہٗ لَاشَرِیکَ لَہٗ گویان - ہر فرد کو سُبحَانَ الَّذِی خَلَقَ الاَزوَاجَ کُلَّھَا نوک زبان
ہر مخمس و لا خمسۃ بجا سے سرشار - ہر بند مین زبان حال سے لِی خَمسَۃٌ
کی بار بار تکرار - رنگ کلام مین صِبغَۃُ اللہِ وَمَن اَحسَنَ صِبغَۃً کی جھلک
گلہاے مضامین مین شمیم رَوحٌ وَرَیحَانٌ وَجَنَّۃُ نَعِیمٍ کی مہک - بات بات
مین قند ھٰذَا عَذبٌ فُرَاتٌ گھلا ہوا - اور لفظ لفظ میزان عدل وَزِنُوا
بِالقِسطَاسِ المُستَقِیمِ مین تلا ہوا - فصاحت زبان کی سادگی و متانت پر جان
دیے ہوے - بلاغت سلاست کے ساتھ کَلِّمِ النَّاسَ عَلیٰ قَدرِ عُقُولِهِم
کے پہلو لیے ہوے - ملاحت نکات نازل منزلہ اَنزَلنَا عَلَیکُمُ المَنَّ وَالسَّلوٰی
حلاوت کلمات جاری مجراے اَنھَارٌ مِن عَسَلٍ مُصَفًّی قطعہ بند اشعار
سراپا مرصع - حُورٌ مَقصُورَاتٌ فِی الخِیَامِ کا مرقع - ابکار افکار دوشیزگان
لَم یَطمِثھُنَّ اِنسٌ قَبلَھُم وَلَا جَانٌّ حسینان معانی روکش نازنینان
خَیرَاتٌ حِسَانٌ حروف کَاَنَّھُنَّ الیَاقُوتُ وَالمَرجَانُ لفظون مین
وَالنَّجمِ اِذَا ھَوٰی کی شان - زمین شعر نمونہ وَالاَرضَ وَضَعَھَا لِلاَنَامِ
مطالب دلنشین الفاظ دلپسند فِیھَا فَاکِھَۃٌ وَالنَّخلُ ذَاتُ الاَکمَامِ
بیاض نور سپیدۂ صبح ظہور صاحب الزمان - سواد سے معنی یُخرِجُھُم
مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّورِ عیان جہان عربی اشعار کو زبان اردو مین تضمین
کیا ہی - فِیھِمَا عَینَانِ تَجرِیَانِ کا نقشہ کھینچ دیا ہی - تضمین اور استاد کے

شعر سے مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ کا لطف آ رہا ہی۔ گرہ کا مصرع
بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ کا سمان دکھا رہا ہی۔ مدح آل نے شاہد سخن
کو اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ کا خلعت پنھا دیا ہی۔ رفعت
خیال نے زمین شعر کو عرش الکمال بنا دیا ہی۔ بیان روایات صحیحہ و حکایات
واقعیہ میں مَنْ صَدَقَ لِسَانُهٗ زَكٰى عَمَلُهٗ پر پورا پورا عمل ہی۔ اور
اِس حسن و خوبی کے ساتھ کہ معلوم ہوتا ہی کہ قضیۂ مشہورہ اَحْسَنُ الشِّعْرِ اَكْذَبُهٗ
بالکل غلط و مہمل ہی۔ یہ وہ کلام ہی جسکا صلہ مژدۂ اِنَّ كِتَابَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ
عِلِّيِّيْنَ ہی۔ یہ وہ سلام ہین جس کا جواب فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ
اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ ہی۔ کیونکر وہ مجموعہ مطبوع طبائع خاص و عام نہو۔ اور کیونکر
وہ ہدیہ مقبول بارگاہ رسول انام و اہل بیت کرام نہ ہو۔ جو نتیجۂ طبع وقاد
و ذہن نقاد۔ نیر رخشان آسمان لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ۔ شمع تابان دودمان
اَنَا اَفْصَحُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ۔ نقش دلپذیر ارژنگ صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ
صُوَرَكُمْ گل خندان بہارستان ضِحْكُ الْمُؤْمِنِ تَبَسُّمٌ دوحۂ روضۂ
بہیہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ثمرۂ شجرۂ طیبہ اِنَّكَ لَعَلٰى
خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔ قاصد مقاصد۔ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ صاعد مصاعد اَلتَّوَاضُعُ
لَا يَزِيْدُ عَبْدًا اِلَّا رَفْعَةً عارف معارف مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ
فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ واقف مواقف مَنْ كَانَ لِلّٰهِ فَكَانَ اللّٰهُ لَهٗ

مارج معارج الصَّلوٰةُ معراج المؤمنین ناہج مناہج اتَّقُوا اللّٰہَ کُونُوا
مَعَ الصَّادِقِینَ نخلبند بستان سرا سے لکم اجر عظیم گلچین گلستان
فَبَشِّرہُ بِمَغفِرَۃٍ وَّاَجرٍ کَرِیمٍ بلبل چمنستان عَلَّمَہُ البَیَانَ طوطی شکرستان
اَلشُّعَرَاءُ تَلَامِیذُ الرَّحمٰنِ ہزار دستان سرا سے گلزار فاطمۂ زہرا
عندلیب جادو بیان حدیقہ اِنَّ مِنَ البَیَانِ لَسِحراً زین رکین ولایت
عَجِبُوا بِنُورِ وَلَایَتِنَا جلیس مجلس کَانَ مَعَنَا فِی دَرَجَتِنَا نوحہ خوان
محفل مَن بَکیٰ اَوْ اَبکیٰ روضہ خوان ممبر مَن تَذَکَّرَ بِمَصَائِبِنَا المتمسک
بالثقلین جناب مستطاب سیدنا و مولانا سید اولاد حسین صاحب صانہ اللہ
عن کل الشین والبین سبحان اللہ کیا نام نامی اور کیا اسم گرامی ہی کہ حدیث
نبوی مین ۔ اَکرِمُوا اَولَادِی اس نام کی طرف کنایہ افضل من التوضیح
ہی اور کلام امام مین اَلسَّلَامُ عَلَی الحُسَینِ وَعَلیٰ اَولَادِ الحُسَینِ اس اشارہ
کی تصریح صریح ہی ۔ ذٰلِکَ فَضلُ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ

این سعادت بزور بازو نیست	تا نہ بخشد خدا سے بخشندہ
ہزار آفرین بر من و دین من	کہ منعم پرستی ست آئین من
زہی سید خان بہادر خطاب	مشیر شہنشاہ والا جناب
ز روے حسب مہتر مہتران	ز سوے نسب بہتر بہتران
ہمین یادگار شہ قلعہ گیر	امیرے ز نسل جناب امیر

فرشته نهاد و نبیره نژاد ... پدر بر پدر سید پاک زاد
ز صدق و صفا قلب پیراسته ... قد از راستی سرو آراسته
جوادی چو او کس بعالم ندید ... که جود از وجودش بیامد پدید
چو دیده که اولاد پاک رسول ... ز دنیای فانی برفته ملول
تأسی آل نبی ساخته ... بتاج و نگین خود نه پرداخته
دگر نه که جز او به شاهی سزاست ... که اولاد سلطان موسی رضاست
بسر بر نهد چون کلاه مهی ... ز حسرت خورد رنج تاج شهی
کند تاج کیخسروی کی قبول ... که عمامه دارد بفرق از رسول
ز تاج ار شکوه جهاندار هست ... فضیلت بعالم ز دستار هست
بدست آمده رتبهٔ افسرش ... چو دستار گردید گرد سرش
کند اطلس نه فلک کوتهی ... چو شمله بمقدار علمش کنی
بروزش بود جا بکرسی ناز ... به شب بر زمینش جبین نیاز
بروزش بعدل و بداد است کار ... به شب کار او شکر پروردگار
بلی او ز دنیا نصیبی برد ... که شبها بدینسان بروز آورد
رساناد حقش باوج کمال ... ز دین و ز عمر و ز جاه و ز آل
بدهر از کسی بیم و باکش مباد ... غمی جز غم آل پاکش مباد
بود تا به دنیا نکونام باد ... بعقبی فرخنده فرجام باد

زاولاد

تقریظ منظوم ناظم

ای خوشا چشمی که در دنیا ز دون … در غم آل نبی گریان بود

روز محشر چون بگرید هر کسی … صاحب آن چشم تر خندان بود

روی غم هرگز نبیناد آن دلی … کز غم سبط نبی نالان بود

راکب دوش رسول ابن بتول … آنکه جان شاه انس و جان بود

آن حبیب خاص محبوب خدا … آنکه مهرش واجب از قرآن بود

آن گل و ریحان باغ مصطفی … آنکه بویش عطر مغز جان بود

حیف از جور و جفای چرخ دون … بعد احمد او بدین سامان بود

جسم او مانند جسم خار پشت … از وفور ناوک و پیکان بود

آن گلو کان بوسه گاه احمدی ست … بوسه گاه خنجر بران بود

سینهٔ کان مخزن سر خداست … زیر پای شمر بی ایمان بود

آنکه آید میوه هایش از جنان … حیف او محتاج آب و نان بود

آنکه آید حله هایش از خدا … بر تف گرمی تنش عریان بود

آنکه باشد مهد جنبانش ملک … بر زمین در خاک و خون غلطان بود

این چنین ظلمی نگردد هم نگشت … چرخ تا بود ست و تا گردان بود

گر نه خندی تا ابد زیبا بود … گر بنالی تا ابد شایان بود

ور ترا دشوار باشد آنقدر … این قدر کردن خودت آسان بود

زار نالی بشنوی چون حال او — تر ز اشک ته جیب و هم دامان بود
خون بگریے چون بہ بینی آن کتاب — کان ز مدح شہ ذیشان بود
آنکه نامش هست اولاد حسین — آنکه از اعیان هندستان بود
آنکه شخص مردمی را چون آن است — آنکه عین لطف را انسان بود
آنکه مداح نبی و آل اوست — آنکه رشک دعبل و حسان بود
جعفری در دین و رضوی در نسب — در حسب ممتاز از اقران بود
بهر تحصیل ثواب آخرت — آنکه نصب العین هر انسان بود
موخبرے بنوشت در حال آنچنین — سعی او مشکور جاویدان بود
منتے بنهاد بر هر مومنے — خانهٔ احسانش آبادان بود
ما فرستیم از دعاهایش صله — تا جزا احسان را احسان بود
نور ایمان چون فزاید آن بیان — شادمان چون دل ز سیر آن بود
سال تصنیف از دعا پیدا کنم — تا به حسب خواهش یاران بود
از سر اخلاص کن ناظم دعا — چشم روشن باد و دل شادان بود
۱۳۱۵ = ۱ + ۱۳۱۴ھ

قطعات تاریخ سید ناظم حسین صاحب ناظم ابن سید سردار علی صاحب مرحوم

بنوشت چو مداح بصد زینت و زین — مجموعهٔ در رثاء شاه کونین
شد بے سر ابهام رقم تاریخش — ندر مداح باد مقبول حسین
۱۳۱۵ = ۱ − ۱۳۱۶ھ

ایضاً

کرد مداح رقم چون ناظم — نظم پاکیزہ بذکر حسنین
ہاتفے گفت پئے تاریخش — نذر مقبول جناب سبطین
۱۳۱۵ھ

ایضاً

نسخۂ تازہ چو کرد رقم — سید پاک امیر باتوقیر
سال تاریخ ناظم از منقوط — گفت۔ مجموعۂ غم شبیر
۱۳۱۵ھ

ایضاً

حضرت مداح کہ او را ابا د — ہیچ غمی جز غم ابن علی
آنکہ بود صاحب علم و عمل — آنکہ بود جان تن آگہی
کرد رقم طرفہ کتاب عزا — از پئے کسب شرف اخروی
فکر چو کردم پئے تاریخ آن — خواستہ دل سال بطرز نوی
ہدیہ برم تا بہ سوے آنجناب — تا بکند مدح مرا آن زکی
ہاتفی ناگاہ بن بانگ زد — گفت کہ ای سادہ ز دانش تہی
باش ازین ہرزہ خیالی چہ سود — ہدیہ چہ موری بہ سلیمان بری
سرمہ صفاہان نبرد عاقلی (دیدہ ور) — زیرہ بکرمان نبرد جز غبی
گل بہ گلستان نہ برد ہوشیار — زر بسوے کان مبر ار بخردی
از سر باطل گذر و بر نگار — تذکرۂ ماتم آل نبی
۱۸۹۷ = ۲-۱۸۹۹ء

ایضاً

حضرت مداح چو فرمود نظم	نسخهٔ در واقعهٔ اہلبیت
گفت سروشی پئ تاریخ آن	تذکرهٔ سانحهٔ اہلبیت ۱۸۹۷ع

ایضاً

بخود گفتم این نسخہ چون شد تمام	مرا فکر تاریخ این لازم ست
کہ آمد ندا سال تصنیف و طبع	خوشا نظم ہست و خوشا ناظم ست ۱۸۹۷ع ۱۸۹۸ع

ایضاً

مداح کہ از فضل خداوند دو عالم	ممدوح جہان باشد و مداح امام ست
فرمود رقم از پئ تحصیل سعادت	این نظم کہ در حال شہ عرش مقام ست
ما فکر نمودیم چو ناظم پئ تاریخ	کین شیوہ پسندیدہ و مقبول انام ست
ہاتف بدل جزیم بمن گفت کہ تاریخ	مجموعۂ تضمین و رباعی و سلام ست ۱۸۹۷ع = ۷ + ۱۸۹۰ع

مطبوع

ایضاً

چو مداح شبیر نیکو نہاد	کہ یا رب حصولش شود ہر مراد
پئ نذر مہدی ہادی نوشت	کتابیکہ مطبوع عالم فتاد
پئ سال آن ہاتفِ غیب گفت	امام زمان نذر مقبول باد ۱۳۱۵ھ

ایضاً

چو مداح ذی رتبت و ذو المفاخر	جلیل المناصب جمیل المناقب

پی نذر ہادی مہدی نوشتہ — زروے نیاز این کتاب مصائب
سروش دعائیہ از غیب گفتا — پی سال آن۔ باد منظور صاحب
۱۳۲۱ ف

ایضاً

جناب خان بہادر مشیر قیصر ہند — کہ میر محترم و محتشم ہر مقبل ہی
عطا مین معن سخا مین ہی حاتم طائی — جو عدل دیکھو تو نوشیروان عادل ہی
ہی اپنے وقت کا حسان کہ ابن ثابت ہی — ہی اپنے عہد کا دعبل کہ فن مین کامل ہی
زبسکہ آل محمد پہ جی سے شیدا ہی — زبس کہ مدح ائمہ پہ دل سے مائل ہی
لکھی ہی ذکر مصائب مین یہ بیاض اُسنے — مین کیا ثنا کرون بس دیکھنے کے قابل ہی
ہی بیعدیل مصنف کتاب لاثانی — نہ اسکا مثل نہ اُسکا کوئی مماثل ہی
جو بہر سال ہر دمین نے غیب سے چاہی — کہ لوگ کہتے تھے ناظم یہ کام مشکل ہی
سروش غیب نے خود لکھدیا بر دے بیاض — کلام محتشم عصر و رشک مقبل ہی
۱۹۵۲ + ۲ = ۱۹۵۴ سمت

تقاریظ و قطعات ریختہ خامہ عنبر شمامہ سلالۂ خاندان مصطفوی و خلاصۂ دودمان مرتضوی جناب چودھری سید شریف الحسن صاحب رضوی مشہدی رئیس مہابن ضلع متھرا ابن جناب چودھری سید سردار علی صاحب مرحوم و برادرزادہ جناب قبلہ مداح مدظلہ

سبحان اللہ شاہد سخن نے بھی کیا حسن دل فروز پایا ہی کہ تمام عالم اِسکا دیوانہ ہر جو ہی اس پھول کا بلبل ہر جو ہی اس شمع کا پروانہ ہی کہین معجزہ ہی

تو کہین سحر حلال ہو۔ اِسکی ثنا وصفت مین زبان ناطقہ لال ہو۔ اِسکی شان مستغنی عن البیان ہو۔ یہی سخن فہمون اور سخن سنجون کی جان ہو۔ اِسی جنس بے بہا کے ذریعہ سے اظہار احکام الٰہی ہوا۔ اور یہی ہدایت صحف آسمانی سے باعث آگاہی ہوا۔ اِسی نے ہم کو جاہل سے عالم اور حیوان سے انسان بنایا۔ اِسی نے گم گشتگان وادی ضلالت کو ہدایت کا رستہ دکھایا۔ اِسی کے سبب انسان ضعیف البنیان بے زبانون سے ممتاز ہی۔ اِسی کے باعث آدم خاکی خطاب اشرف المخلوقات سے سرافراز ہو۔ اِسی کے ایک جلوہ نے مشرق سے مغرب تک تہذیب اسلام پھیلا دی۔ اِسی کے ایک کرشمہ نے صفحۂ عالم سے رسم جہالت یک قلم اُٹھا دی۔ اِسی کی شوخی قابل داد ہی اِسکی سادگی بھی لایق صاد ہی۔ فصاحت اِسکی غلام ہو بلاغت اِسکی خانہ زاد ہی۔ اِس سب کو جانے دیجیے جبکہ انا افصح العرب والعجم قول رسول انام ہو۔ تو پھر اُسکی مقبولیت مین کیا جا ے کلام ہو۔ اِسی کے بھروسہ پر ذہن رسا کی رسائی ہو۔ اِسی کی توجہ سے عالم خیال نے یہ وسعت پائی ہو۔ بغیر اِسکے سلسلۂ انتظام درہم برہم تھا۔ بلکہ سچ تو یون ہو کہ نظام عالم مین ہو کا عالم تھا غنیمت ہو کہ یہ پری پیکر اپنے خریدارون کی آنکھ سے نہان ہو۔ جس طرف دیکھیے جلوہ ہی جلوہ ہو نہین معلوم کیا ہو اور کہان ہی۔ اگر ایک نظر اِس شاہد رعنا کی صورت زیبا دکھائی دیجاتی بیخود ان

محبت کیا کچھ نہ کر گذرتے۔ ہزارون دیوانہ ہوجاتے۔ صدہا برق نگاہ سے
جل جاتے لاکھون اسمین کٹ مرتے مختصر یہ کہ یہ پری جمال جمال وکمال
مین بے مثال ہی۔ نہ اِسکے کمال کو کبھی نقصان نہ اِسکے جمال کو کبھی
زوال ہی۔ جو اڈثات وتغیرات کے باعث ہمیشہ دفتر عالم درہم وبرہم رہا۔
مگر اِسکی شان دلربائی کا وہی عالم رہا۔ کیون نہو کیا حسن عروسِ سخن
حُسن یوسف ہی جو پائدار نہو۔ کیا عشق آشفتگان سخن عشق زلیخا ہی جسکو
قرار نہو۔ یہ مانا کہ یہ عروس دلفریبی اور دلربائی مین رشک یوسف کنعانی
ہی۔ اور اپنے رنگ ڈھنگ مین ہر طرح لاثانی ہی لیکن شان عروسی کے لیے
زیور درکار ہی۔ سادگی ہر موقع پر اچھی ہو اِس جگہ ناسزاوار ہی۔ زیور نہین تو
بیوہ اور عروس مین فرق ہی کیا ہی۔ اور زیور عروس سخن مدح آل عبا ہی۔ جو
باعث خوشنودی رب ہی۔ اور ہماری نجات کا سبب ہی۔ اُنکے ہوتے
ہوے کسی اور کی مداحی کرنا عروس سخن کی آبرو گھٹانا ہی۔ جو ایسا کرے
بے عقل کیا دیوانہ ہی۔ اپنے ہمجنسون کی ثناگستری صرف دنیوی مفاد کی
امید پر خلاف عقل سلیم ہی۔ اُنکی مداحی کیون نہ کرے جنکا مداح خداوند کریم
ہی۔ دین کو چھوڑ کر دنیا حاصل کرنا اِس نادانی کا کچھ ٹھکانا ہی۔ سواے اِسکے
کیا کہا جاے کہ آج کل کا زمانہ بھی عجیب ناعاقبت اندیش زمانہ ہی۔ تعجب تو
یہ ہی کہ جو زیادہ تر لائق شمار کیے جاتے ہین وہی سب سے زیادہ اِس بلا مین

گرفتار نظر آتے ہین - اسپر دعوے یہ ہین کہ ملک سخن کے ختمی مآب ہین مگر حقیقت مین دیکھا جائے تو مسیلمۂ کذاب ہین - اکثر کی تو رفتہ رفتہ یہ نوبت ہوگئی ہو کہ دروغ گوئی عادت کیا طبیعت ہوگئی ہو - عالیشان ممدوح نہ پائے تو خیالی معشوق ہی ممدوح بنائے - جوش جنون کو یہانتک بڑھایا کہ آسمان سر پر اُٹھالیا - دن کی مقدار مقدار ساعت سے گھٹا دی - رات کی طوالت قیامت تک بڑھا دی پیر مغان سے بیعت کرلی - واعظون سے خصومت کرلی - ناصحون کے دشمن جانی ہوگئے - دیوانگی مین مجنون ثانی ہوگئے - ایسے عقل سے گذر گئے کہ دن بھر مین سو بار جیے تو سو بار مرگئے رونے پر طبیعت آئی تو چشم زدن مین طوفانِ اشک کے دریا بہا دیے ناتوانی کا زور بڑھا تو دو قدم اُٹھانے دشوار ہوگئے - دشت پیمائی کا ولولہ اُٹھا تو محیط عالم کے پرکار ہوگئے - خلافِ عقل باتین کرنے پر ہمیشہ افتخار کیا - جیتے جی نہ کمر کے قائل ہوے نہ دہن کا اقرار کیا بیمار ہوکر مرنے کو جی نہ چاہا تو برسون ملک الموت کو ہوا بتائین - دستِ وحشت یہانتک بڑھا کہ دامان محشر کی دھجیان اُڑائین - دیکھا جاے تو فی نفسہ خیال ہی خیال ہو - اور خیال بھی سراپا اختلال ہو - البتہ جہانتک دیوانگی اور وارفتگی کا اقرار ہو - اُسکی سچائی بیشک قابل اعتبار ہو - مگر دنیا عالم نیرنگ ہو - اِسکا جو ڈھنگ ہو سب سے نرالا ڈھنگ ہو - ایک دوسرے

مشابہت کُلّی محال ہی- انسان کی طبیعت کا بھی یہی حال ہی- آئین ہوا پرست
بے انتہا ہین تو خدا پرست بھی صدہا ہین- اور اِن بندگان مقبول بارگاہ
ایزدی سے ایک ہمارے قبلہ وکعبہ عالی جناب فرید دن فرکیوان افسر
عالم باعمل فاضل اجل شیرین سخن شیرین بیان ثانی حسان وہمسر سحبان

حاکم عالی نفس عالی جناب	خیر خواہ قیصر و صاحب خطاب
بندۂ مقبول درگاہ خدا	عاشق نام جناب مصطفےٰ
ذی کمال وذی وقار وذی شرف	شیعۂ پاک شہنشاہ نجف
جان نثار عترت خیر الانام	تعزیہ دار حسین تشنہ کام
آسمان حشمت وجاہ وجلال	ذاکر و مداح و ماتم دار آل

محتشم احتشام مقبل مقام ثناخوان آل رسول الثقلین خان بہادر
سید اولاد حسین سی آئی ای زاد اللہ حشمتہ واجلالہ وعمرہ واقبالہ ہین- الحق
کہ یہ برگزیدۂ خدا وحید عالم ہے- تمام عمر مدح کیجائے تو بھی کم ہی- ہر صفت
مین بے نظیر ہی ہر بات مین انتخاب ہی- کیون نہو کہ مداح آل رسالت مآب
ہی- جسپر روح القدس کو ناز ہی یہ وہ پایۂ اعلی ہی- ہمارا ممدوح ہمہ صفت
موصوف ہی- مگر یہ صفت ہر صفت سے دوبالا ہی- جسکی مدوح عترت خیر الانام کا
ہو- اُسکا کلام کیون نہ خیر الکلام ہو- سبحان اللہ حال مین جو مجموعہ لکھا ہی
اُسکا کیا کہنا ہی- شاہد کلام کا زیور ہی عروس سخن کا گہنا ہی- سراپا مستحسن

سلام ہی یا مجرا ہی یا سلام ہی۔ رسول کا یا آل پاک رسول کا ذکر ہی معاذ اسّر مبالغہ
و لغویات کا کیا ذکر ہی۔ خود ستائی اور طبع آزمائی کی ہی بلا وجہ طول نہین ہی
کوہ کندن وکاہ برآوردن بیان کا اصول نہین ہی نہ آورد کی بھرتی ہی نہ بناوٹ
کا کام ہی۔ فقط تائید ایزدی ہی یا الہام ہی معجزہ ہی یا کرامات ہی۔ سچ تو یہ ہی
خداداد بات ہی۔ اُمرا و رؤسا سے التجا نہین ہی۔ صلۂ دنیوی کی تمنا نہین ہی۔
التجا ہی تو شافع محشر سے تمنا ہی تو ساقی کوثر سے۔ استمداد ہی تو خداوند ذوالجلال
سے۔ یا خدا اکے حبیب سے یا اُسکے حبیب کے آل سے۔ ایسی تصنیف کا ہنمائے
جادۂ ثواب کیون نہ ہو۔ لاکھون مین بمثل ہزارون مین انتخاب کیون نہ ہو
جیسا پرنور بیان ہی ایسی ہی پرنور تحریر ہی۔ فصاحت مین لاثانی بلاغت مین
بینظیر ہی۔ سب سے بڑی یہ بات ہی۔ کہ ذاکرون اور عزادارون کے لیے ذریعہ
نجات ہی۔ اسی مین تو جناب محتشم الیہ نے دریا دلی کو کام فرمایا اور اِس گوہر
گرانمایہ کو وقف عام فرمایا۔ شیعیان علی ابن ابیطالب کی نجات کا سامان
کیا ہی۔ سچ پوچھیے تو ہم گنہگارون پر بہت بڑا احسان کیا ہی۔ اب کیا ہی
دامن امید گوہر مراد سے مالا مال ہی تمام عمر حق شکر سے عہدہ برائی محال ہی
بس شرلیف ژولیدہ بیان تیرا خیال کہان ہی۔ نہ وصف ممدوح کی انتہا ہی
نہ حسن تصنیف کا پایان ہی۔ بہتر ہی کہ اختتام کلام کیا جائے اور دعا پر
اختتام کیا جائے۔ دعا بھی وہ ہو کہ جسمین خلوص کے ساتھ خطاب ہو نہ بہت

طویل ہو نہ خلاف آداب ہو

الٰہی در جہان باشی باقبال — جوان بخت و جوان دولت جوان سال
بہ محشر حامیت خیرالورا باد — بہ کوثر ساقیت مشکلکشا باد

دیگر منظوم چودھری سید شریف الحسن صاحب

عروس سخن کی بھی کیا شان ہی — کہ جان جہان جسپہ قربان ہی
کبھی خوش خیالون کے ہمراز ہی — کبھی خوش بیانون کی دمساز ہی
کہین ہمدم بزم اخلاص ہی — کہین محرم خلوت خاص ہی
وطن اسکا ہی قلب ذی ہوش مین — محل اسکا ہی دامن گوش مین
کبھی نالۂ قلب غمگین مین ہی — کبھی خندۂ لعل نوشین مین ہی
کبھی ہم صدا بربط و نی کے ساتھ — کبھی ہم نوا شور ہی ہی کے ساتھ
کرشمہ نہین اسکے کس رنگ مین — غرض دلربا ہی ہر اک ڈھنگ مین
یہ ہی کاشف سوز و ساز بشر — اسی سے ہوا امتیاز بشر
زبان کا شرف نطق کی جان ہی — اسی سے ہر انسان انسان ہی
اسی سے ہر اک شی کی ہی ہست و بود — اسی نے مٹایا عدم کا وجود
اسی سے جدا ہوتی ہی فکر طبع — اسی سے سرافراز ہی بکر طبع
اسی سے ہی خامہ جواہر نگار — اسی سے ہی بلبل پہ عالم نثار
اسی سے ہلالی نے پایا کمال — اسی سے ہوا بدر چاچی نہال

اسی کی بدولت بصد عز و شان — خدائے سخن ہو گیا مرزبان
اسی سے سرافراز حافظ ہوا — کہ طوطی شیراز حافظ ہوا
اسی سے ہی سعدی نے پائی نمود — کہ گوے بلاغت ز یاران ربود
مگر وہ سخن جو ہی سرتاج فکر — مگر وہ سخن جو ہی معراج فکر
جو ہی باعثِ افتخار بشر — جو ہی مایۂ افتخارِ بشر
جو ہی چارۂ درد و رنج و تعب — مصنف کی بخشش کا جو ہی سبب
وہ ہی مدحتِ آل خیر الانام — علیہ الصلوۃ و علیہ السلام
خوشا بخت اُس مرد دیندار کا — کہ مداح ہو آل اطہار کا
طبیعت ہو جس سمت مائل کبھی — مصائب لکھے یا فضائل کبھی
اگرچہ ہمیشہ سے اہل کمال — غلامان آل و محبانِ آل
بجان حزین و بہ قلب ملول — رہے ذاکرِ آل پاک رسول
مگر قبلہ و کعبہ عالی نہاد — محب علی سید پاک زاد
خداوند اقلیم عز و شرف — سزاوار و بیسیم عز و شرف
بہ تدبیر پیر و بہ ہمت جوان — مشیر جہاندار ہندوستان
رفیق غریبان بے خانمان — شفیق فقیران بے آب و نان
فلک پائگاہ و حق آگاہ نے — عزادار شبیر ذیجاہ نے
مصائب مین لکھی ہی تازہ کتاب — جو ہی بے بدل بے بہا لاجواب

زبان بھی نفیس اور بیان بھی نفیس / متین و بلیغ و فصیح و سلیس
ہر اک بیت مین بیت جنت کا نور / ہر اک شعر پر ہی فدا زلف حور
قیامت کا تحریر مین جوش ہی / فصاحت بلاغت سے ہمدوش ہی
زبان مستند روزمرہ درست / مضامین بھی پاکیزہ بندش بھی چست
شگفتہ اور اسپر عزا بار نظم / مزار شہیدان کا ہی ہار نظم
فصیحون کا بازار یان سرد ہی / لطافت مین جو فرد ہی فرد ہی
یہ تصنیف ہی یا کرامات ہی / اثر سے بھری اسکی ہر بات ہی
وسیلہ شفاعت کا نایاب ہی / کہ باب نجات اسکا ہر باب ہی
خداوند دین پرور داد گر / اگر دے مجھے طول عمر خضر
لکھون مدح مداح فرخ خصال / شب و روز صبح و مسا ماہ و سال
گذر جاے عمر اور نہو یہ تمام / دعا پر مناسب ہی ختم کلام
الٰہی بحق نبی کریم / قسیمِ جحیمِ نعیمِ و سیم
الٰہی بحق شہ نامدار / علی ولی شاہ دلدل سوار
بحق بتول و بحق حسن / بحق حسین غریب الوطن
کہ مداح ذیجاہ و والا تبار / رہے خرم و شاد لیل و نہار
گرفتار آفات عالم نہ ہو / سواے غم آل کچھ غم نہ ہو

قطعات تاریخ چودھری سید شریف الحسن صاحب

مداح نے لکھی ہی مصائب مین کیا کتاب — رکھتا ہی کس غضب کا اثر جو تمام ہی
شرح وفا شعاری انصار شاہ ہی — ذکر غم حسین علیہ السلام ہی
تھی فکر سال ختم کہ آئی ندائے غیب — یہ نظم یہ زبان قبول امام ہی
۱۳۱۵ھ

دیگر

صد شکر کہ انتظار بیحد کے بعد — چھپنے کو ہی اندنون بیاض مداح
تاریخ کی فکر تھی کہ ہاتف نے کہا — مقبول خدا گل ریاض مداح
۱۸۹۷ء

دیگر

کیا جناب حضرت مداح نے — نسخۂ ماتم لکھا ہی بے مثال
مصرع تاریخ لکھدوای شریف — ہدیۂ مداح ہو منظور آل
۱۳۱۵ھ

دیگر

خوشا ذکر مقبول آل پیمبر — کہ بر ذاکر او در خلد وا شد
خوشا شان ماتم نشینان سرور — کہ شامل بایشان رسول خدا شد
خوشا بخت مداح عالی وقارے — کہ مداح اولاد خیر الورا شد
خوشا آن کتاب مبارک کہ در وے — رقم حال پاک شہ کربلا شد
خوشا سال نظمش خوشا فکر احقر — کہ تاریخ تاریخ آل عبا شد
۱۳۱۵ھ

دیگر

قبلہ وکعبہ نے تائید خداے پاک سے
سوچتا تھا رات دن دلمین لکھون تاریخ کیا
واہ واکیا مادے اچھے ہین جو چاہو کہو

کیا کتاب بینظیر و بے بہا ہی یہ لکھی
ناگہان آوازیہ آئی سروش غیب کی
تحفہ اخبار یا تاریخ اولاد نبی
۱۳۰۵ ف ۱۳۱۵ ھ

دیگر

قبلہ وکعبۂ من عالی جاہ
چون رقم دفتر ماتم فرمود
فکر کردم کہ بگویم تاریخ
خواستم من ز خداوند جلیل
دل خوش فکر ذہنیم ناگاہ
سال تصنیف بناز از من گفت

بفصاحت بہ بلاغت بیمثل
بہ سلاست بہ متانت بیمثل
بہ نفاست بہ لطافت بیمثل
سال تصنیف بغایت بیمثل
بہ محبت بہ عنایت بیمثل
چمنستان شہادت بیمثل
۱۳۱۴ ھ

دیگر

قبلہ ام خان بہسا در ذیجود
چون رقم کرد کتابے کہ در او
ہاتف غیب بناز از ما گفت

آنکہ در خلق حسن بیمثل ست
حال سلطان زمن بیمثل ست
چمنستان سخن بیمثل ست
۱۳۱۴ ھ

دیگر

جناب قبلہ وکعبہ نے جب یہ دفتر غم
لکھا بدیدۂ خونبار اور بچشم ملول

شریف بے سر و ساماں نے سال نظم لکھا ۔ بحق حرمت سبط رسول ہو مقبول
۱۳۱۴ھ

دیگر

چون قبلہ و کعبہ آنکہ از روز الست ۔ شیدا و محب سرور لولاک ست
فرمود رقم کتاب در ذکر حسینؑ ۔ کز خواندن او زمانہ سینہ چاک ست
تاریخ لطیف او بہ سال فصلی ۔ افسانۂ انتخاب آل پاک ست
۱۳۰۵ف

دیگر

قبلہ و کعبہ حضرت مداح ۔ عالم و واقف فروع و اصول
چون رقم کرد این کتاب جلیل ۔ با احادیث مستند مشمول
سال ہندی نظم او گفتم ۔ دفتر ذکر آل پاک رسول
۱۹۵۴ سمت

دیگر

قبلہ امم جملہ جہان بندۂ احسان تو باد ۔ کز پئے اہل عزا نظم کتابے کردی
فردہ طبع شنیدیم و دعا میگوئیم ۔ بارک اللہ کہ زہی کار ثوابے کردی
۱۳۰۵ف

دیگر

اک روز شب مجھے ہول قیامت سے جو گھیرا ۔ دن بھر میں رہا مضطر و افسردہ و دلگیر
بستر پہ کبھی لیٹا تو تڑپتا ہوا اُٹھا ۔ ممکن ہی نہ تھی چین کی صورت کسی تدبیر
کیونکر کہوں اُس روز کو کس کرب سے کاٹا ۔ رات آئی تو کچھ اور بھی حالت ہوئی تغییر
طاقت یہ ہوئی سلب کہ آنے لگے چکر ۔ آنکھوں کے تلے پھرنے لگی موت کی تصویر

دم چڑھ گیا دوچار دم سرد جو کھینچے
غافل تھا مبارک تھی ولیکن مری غفلت
کچھ دیر نہ گذری تھی کہ مین دیکھتا کیا ہون
بولا کہ ہی کیون کثرت عصیان سے ہراسان
رو اور رُلا پڑھکے کتب ہاے مصائب
غافل تو کچھ ایسا ہی کہ ابتک نہین معلوم
جم رتبہ فریدون حشم وخان بہادر
اُس باغ کا بلبل ہی یہ ہم رتبہ حسان
سرمست مئ حب علی خاصہ داور
جسکے سخن پاک کا عالم ہی مسخر
اُس سید ذیجاہ نے لکھا ہی وہ نسخہ
وہ حسن بیان اور وہ مضامین کی نزاکت
دیکھی ہو کبھی اہل جہان نے تو دکھادین
یا دہین یہ پریان کہ جو باہم ہین ہم آغوش
کیونکر نہ دل وجان سے خریدار ہون اسکا
ذکر غم شہ سُنکے تڑپ جاتی ہی محفل
دل کا یہ تقاضہ ہی کہ حامی جو خدا ہو

غش آگیا جس وقت کیا نالۂ شبگیر
بیہوش تھا پر جاگ رہی تھی تقدیر
آیا مرے بالین پہ عصا ٹیکتا اک پیر
بخشش کا وسیلہ ہی غم شبر وشبیر
تا تجھکو ملے گلشن فردوس کی جاگیر
نسخہ ہی ترے درد کا مداح کی تحریر
ممتاز جہان فخر زمان صاحب توقیر
جس گلشن بیخار کے قدسی ہین عصافیر
شیدا اے نبی شیفتۂ شبر وشبیر
جسکے رقم پاک کا شہرہ ہی جہانگیر
ہی جسکا صلہ گلشن فردوس کی جاگیر
ہی شور کہ دیکھی نہین اس نور کی تحریر
اسطرح بلاغت سے فصاحت شکر وشیر
یا گلشن فردوس مین حورین ہین بغلگیر
یہ حسن کا سورہ ہی مرے خواب کی تعبیر
ہی درد کے فقرون مین عجب طرح کی تاثیر
مداح کی خدمت مین پہونچکر کسی تدبیر

کر عرض پس از حمد ادب مصرعۂ تاریخ ۲
مقبول خداوند مقدس ہو یہ تحریر
۱۱۹۵-۲ء

دیگر

واہ کیا تصنیف ہو تاریخ جس تصنیف کی
چونکہ ذکر کشتگان نینوا ہو واقعہ
سال تاریخی رقم کرتا ہوں بے فرق جمل ۳

با اصول و بےمثال و بے بہا تاریخ ہو
سمت ۱۹۵۴
چونکہ نظم حال پاک کربلا تاریخ ہو
۱۳۰۵ ف
واہ کیا تاریخ ہو واللہ کیا تاریخ ہو
۳-۱۲۶۹ یزدجردی ۳-۱۳۲۹ محمدی

دیگر

چون رقم کرد این کتاب جلیل
خواستم سال او بطرز لطیف
متردد بدم کہ ہاتف گفت
از زبان حق و کلام اللہ
۸ ۱۲۷

سید پاک دین خجستہ اساس
لیک نامد مرا بہ فہم و قیاس
سال تاریخ نظم بے وسواس
ہست ہذا بصایر للناس
۸+۱۲۷+۱۱۸۰=۱۳۱۵ھ

جناب سید اولاد حسین خان ... بہادر ... المتخلص بہ ثابت ... ابن جناب سید ثابت علی صاحب ... مغفور

دیگر

بہ مداح و حسان ندانیم فرقے
بمداحی احمد و آل احمد
درین راہ ہر دو تگاپو نمودند
چو خواہی ز تاریخ تصنیف مداح
بجز فرق الٰ و نبی نیست فرقی
۶۲ ۳۲
۶۲-۳۲=۳۰

ہم او ابن ثابت ہم این جان ثابت
از و فخر ثابت ازین شان ثابت
با خلاص کامل با یمان ثابت
پئے دعوی بندہ برہان ثابت
بہ مداح ثابت و حسان ثابت
۱۹۸۴-۳۰=۱۹۵۴ سمت

دیگر

چو این دفتر مدح شاه شهیدان	ز مداح ذی فهم و عاقل بیاماد
ز سحبان ثانی و حسان ثانی	مرا فکر تاریخ در دل بیاماد
به میزان عقلم چو سنجیدم او را	بخاطر پس از غور کامل بیاماد
ز سحبان خوش فهم و حسان کامل ۱۳۶۸-۵۳=۱۳۱۵ھ	بمعتمد از مداح فاضل بیاماد ۵۳

دیگر

چون قبلهٔ دیجا هم مداح شه والا	کو هست شهنشاه اقلیم سخندانی
وقتیکه رقم فرمود این نظم گهر آمود	در فکرت تاریخش بودم به پریشانی
هاتف بمن این گفته کای مضطر و آشفته	نیسان خجل از کلکت هنگام درافشانی
از دفتر تسخیر و از دفتر بخشایش ۱۹۵۴ سمت ۱۸۹۷ء	سن سمت و انگریزی دریاب بآسانی
هم از سر حق سالش هم فصلی و هم هجری ۹	هم نسخهٔ بیمثل و هم نسخهٔ لاثانی ۱۳۰۷+۹=۱۳۱۶ف ۱۳۰۷+۹ ھ

دیگر

قبله و کعبه کتابے از برائے فیض عام	چون رقم فرمود من واقف شدم از حال او
فکر چون کردم پئے سالش ز من هاتف بگفت	سال او از من خوش خواهی چو استحصال او
عیسوی و سمت و فصلی بدان بے تعمیه	تعمیه هجری مگر خواهد پئے اکمال او ۱۸۹۷ء
گفتمش چون ست فرموده بعون کردگار ۵۷۱	[تحفهٔ اخیار] [لاثانی] بیامد سال او ۱۳۰۵ف ۱۹۵۴ سمت

دیگر

نوشت دفتر غم چون قبلهٔ معظم	ممدوح اهل عالم مداح آل طاها

تاریخ نظم روشن گفتم بوجہ احسن
بدر منیر ایمان والشمس والضحٰہا
+١ ١٨٩٦ع

تاریخ نظم روشن بہر دے نجت گفتم
بدر منیر ایقان والشمس والضحٰہا
١٩٥٦-٢ سمت

تقریظ و قطعات چکیدۂ قلم معجز رقم جناب منشی سید اعجاز حسین صاحب نقوی واسطی امروہوی سررشتہ دار محکمہ بند و بست ضلع سیونی چھپارہ خلف جناب سید سردار علی صاحب مرحوم نقوی امروہوی

گلشن مین صبا کو جستجو تیری ہی
بلبل کی زبان پہ گفتگو تیری ہی

ہر رنگ مین جلوہ ہی تری قدرت کا
جس پھول کو سونگھتا ہون بو تیری ہی

اِسکے سب قائل ہین کہ عالم اسباب مین خداوند عالم نے ہر شی کو ایک تاثیر عطا فرمائی ہی - تاثیرات کواکب - تاثیرات آب و ہوا - کشش مقناطیس کشش کہربا - جذبۂ الفت - جذبۂ دل - دلربائی نظر - دلبری حسن - دلفریبی تقریر - دل آویزی تحریر - ایسی چیزین نہین جنسے کسی کو مجال انکار ہو - خاصکر حسن و کلام - یہ دو چیزین تو ایسی ہین کہ انکی تاثیر سے ہر متنفس واقف ہی - کچھ نہ کچھ ہر فرد بشر کا دل اِنسے متاثر ہوتا ہی - جسکے افسانے ہر روز سننے مین آتے ہین - اِسکے قصے رات دن کہے جاتے ہین حسن کی معراج کمال جمال انسانی ہی - اِس پردہ مین حسن نے عجب عجب شعبدے دکھا ہین - آدمی تو بشر ہی فرشتون کو کوئین جھکائے ہین - جہان زور تاثیر

حسن خداداد دکھایا ہی انسانون نے پریزادون کو دیوانہ بنایا ہی - جہان
تسخیر حسن عالم فریب دکھانے پر آئے ہین - آدم زاد پرستان سے پریونکو
زمین پر کھینچ لائے ہین - لیلی مجنون - شیرین فرہاد - وامق وعذرا - یوسف و
زلیخا کا نام کون نہین جانتا - انکی سرگذشتین کسکو یاد نہین - انکی حالت
نے کس دل پر اثر نہین کیا - سچ پوچھیے تو گو اسمین شک نہین کہ قیس و فرہاد و
وامق کو فضل تقدم ہی مگر کوئی زمانہ ایسے لوگون سے خالی نہین رہا نہ کوئی
زمانہ انسے خالی رہیگا جہان حسن ہی عشق ساتھ ساتھ ہی - شمع کے ساتھ پروانہ
پریزاد کے ساتھ دیوانہ - گل کے ساتھ بلبل ناشاد - شیرین کے ساتھ فرہاد
کہان نہین - لیلی کے لیے مجنون کا ہونا لازمی ہی - یوسف کے لیے زلیخا کا
وجود ضروریات سے ہی - عالم وتغیر کی جدائی ممکن تغیر وحدوث کا افتراق
آسان - ناممکن ہی تو حسن وعشق کی جدائی - محال ہی تو حسن وعشق کا افتراق
حسن کی سب تاثیرین مسلم - لیکن کلام سے حسن کو کچھ بھی تو مناسبت نہین -
تاثیر کیا ہر حیثیت مین کلام حسن سے بدرجہا بڑھا ہوا ہی - اسکو حسن پر جو
فضیلت ہی گو بادی النظر مین نہ معلوم ہو - لیکن ذرا بھی غور کیا جاوے تو
مثل آفتاب صاف روشن ہوجاے - حسن کا اثر ایک زمانہ خاص تک
محدود ہی - قطع نظر تغیر وزوال حسن کے اسکی اسی تاثیر کے لیے اسے صاحب
حسن کا وجود ضروری ہی - صاحب حسن کے بعد اسکے حسن کے یادگار صرف

افسانے اور کہانیان رہجاتی ہین - اور اگر چند روز کسی حسین کی تصویر رہی بھی تو اُسمین وہ بات کہان - وہ رنگ و روغن وہ شوخی وہ شان - وہ آن جو حسن کی جان ہین کہان سے لائے - تصویر سے وہی جوش الفت پیدا ہونا محال - تصویر سے وہی ولولۂ عشق و محبت پیدا کرنے کی امید رکھنا وہم و خیال - بخلاف کلام کے کہ اُسکو خداوند عالم نے یہ شرف عطا فرمایا ہی کہ سیکڑون برس کیا ہزارون سال تک اِسکا وہی جمال وہی کمال رہتا ہی صاحب کمال کا جو حال ہو - اِسکے کمال کا ایک حال رہتا ہی بلکہ تاقیام قیامت وہی حال رہیگا - آب حیوان کا تو نام ہی نام ہی - حقیقت مین زندگی جاوید بخشنا اِسی کا کام ہی - نظر انصاف سے دیکھیے تو حسینون کا نام بھی اِسی سے زندہ ہی - حسن بھی اِسکا زیر بار احسان ہی - علاوہ ازین حسن کے شیدائیون مین نام برآوردہ لوگون کو دیکھا جائے تو اُنمین مشاہیر یہ ہی قیس - فرہاد وامق - یا دو چار ایسے ہی اور - مگر پھر بھی معدودے چند نظر آئینگے اور اِنکی وقعت جیسی کچھ ہی سب پر ظاہر ہی - لیکن اگر رتبہ شناسان کلام کی فہرست لکھیے تو اول فہرست کا تمام ہی ہونا محال ہو جائے - اور پھر وہ لوگ ہونگے کس اقتدار کے - ادیب - شاعر - علما - فضلا - حکما کا کیا شمار ہی - انبیاء مرسل ائمہ اطہار اِس فہرست مین حضرت موسیٰ کے نام پر پہلے نظر پڑیگی - حضرت تو کلام کے ایسے دلدادہ ہوے کہ اِسکے شوق مین کوہ طور کو گھر آنگن کر ڈالا

اور عشق کلام نے آخر اُنکو کلیم بنا کر چھوڑا - حضرت ہارون کی سعی سفارش
اِسی کلام نے کی - اِنکو خلافت کلیم اللہ کلام ہی کی بدولت ملی - حسن نے پہلا
یہ درجہ یہ رتبہ کہان پایا - اِسکو شہادت شرافت کے لیے لوح و قلم سے دو گواہ
معتبر کہان میسر - اِسکو اثبات فضیلت کے لیے لب عیسی سے دو شاہد
عادل کہان نصیب - اِسکو سرکار رسول مختار سے انا افصح العرب والعجم
سے باوقعت سند کب ملی ہی - شب معراج خلوت حبیب و محبوب مین سوائے
کلام کے کسی اور کا گذر ہوا ہو تو کوئی کہدے رسول مقبول نے وقت رحلت
سوائے آل اور کلام کے اور کسی سے تمسک کے لیے وصیت کی ہو تو کوئی
ثابت کردے شعر

خالی ہوا زمانہ جو خیر الانام سے	یا آل سے رہی برکت یا کلام سے

اِس سے زیادہ کلام کی فضیلت کیا ہو سکتی ہی کہ اِسکا اور آل رسول کا ساتھ
ہی ساتھ بھی چندر دزہ نہین قیامت تک کا ساتھ ہی - حوض کوثر پر پہونچنے تک
آل عبا کا دامن ہی اور اِسکا ہاتھ ہی - اِس ساتھ کو جیسا اپنے کلام مین جناب
مستطاب معلی القاب محتشم حشمت - فرزدق فصاحت - حسان بلاغت - مقبل
اقبال - کمیت کمال - حمیری ہمال - ارشد تلامذۂ رحمن - ثابت قدم معرکۂ
امتحان - مقبول بارگاہ ایزد - ممدوح انام و مداح آل محمد - مطاع خلایق و
مطیع پنجتن - منبع مکارم و مجمع اخلاق حسن - مخدوم جہانیان و خادم عترت

لہ از کلام اسرورا نی ہارون ہو افصح منی لسانا فارسلہ معی ردا یصدقنی ۱۲

نبی - محبوب عالمیان و محب آل علی - شیدا ے آل رسول الثقلین -
جان نثار جناب حسنینؑ - منتظر ظہور امام منتظر - ظہیر و معین پیروان مذہب جعفر
موسی طور مودت وولا - مسیح بادیۂ تسلیم و رضا - شیر قیصر - خان بہادر سید
اولاد حسین صانہ اللہ عن کل شین ابن المرحوم السید ثابت علی رضوی حشرہما
اللہ مع النبی و آلہ التقی النقی الزکی نے بنایا ہی کم لوگون نے بنایا ہی - آپنے
جو کچھ فرمایا ہی آل رسول ہی کی شان مین فرمایا ہی - کوئی بیت نہین جو ذکر
اہلبیت سے خالی ہو - کوئی شعر نہین جسمین مضمون خیالی ہو - پھر اُسکے ساتھ کلام
کی ساری خوبیان موجود - زبان شیرین بیان رنگین - بندشین چست ترکیبین
نفیس - الفاظ سلیس - مضامین بلیغ - ردیفین نایاب - قوافی سیراب -
محاورے مستند تشبیہین دل پسند - تلمیحین نادر - غرض جو بات ہی انتخاب ہی
جو شعر ہی فرد ہی - جو مصرعہ ہی لاجواب ہی - اِس حسن کا کلام کسی نے آجتک
دیکھا ہو تو دکھا دے - یا بتا دے - سنا ہو تو سنا دے - یا پتا دے - یون تو
دعواے بے دلیل قبول نہین - چونکہ جناب محتشم الیہ کی طبع عالی کا
رجحان ہمیشہ سے نفع عام کی طرف رہا ہی - فی الحال بنظر خیر خواہی برادران
ایمانی توجہ طبع ادھر ہوئی کہ یہ کلام مطبوع - طبع ہو کر شائع ہو - تاکہ عامۂ مومنین
و ذاکرین کو نافع ہو - چنانچہ خداوند کریم کی عنایت سے تھوڑے ہی زمانہ
مین مجموعۂ کلام فصاحت انضمام بخوش اسلوبی تمام مرتب و مکمل ہوگیا -

سبحان اللہ کیا کتاب لاجواب اور کیا نسخہ سراپا صواب بلکہ سرمایۂ ثواب ہے۔ کہ
مصنف کے لیے زاد سبیل آخرت اور ناظرین وسامعین کے لیے خضر راہ ہدایت
ہے۔ ہرچند سلاموں کے بہت سے مجموعے طبع ہوکر شایع ہوے لیکن اس
ترتیب اور تہذیب کا کوئی مجموعہ ہماری نظر سے نہین گذرا۔ اس امر خاص
مین یہ مجموعہ آپ ہی اپنی مثال ہے اور دوسرون کے واسطے آیندہ کے
لیے نظیر بے مثال۔ تصنیف کی تعریف کی جاے۔ یا صاحب تصنیف کی
توصیف۔ وہان دم مارنے کی جگہ نہین۔ یہان زبان ہلانے کا یارا نہین
ہمارا قصد تھا کہ جملہ کلام السید سید الکلام مین جو جامع وصف تصنیف و
مصنف ہے مصرعہ۔ خاموشی از ثنائے تو حد ثنائے تست ٭ کا متنراد لگا کر تقریظ
کو یہین تمام کردین۔ مگر شاید بعض نکتہ بین احباب عذر اطناب کو نامقبول
فرمائین۔ بلکہ عجب نہین کہ قصور طبع پر محمول فرمائین۔ اس خیال سے چند
فقرے حسب طریقہ مرضیہ سلف صالح اور اضافہ کرتے ہین۔ تاکہ کسی کے
دل مین یہ خیال بھی نہ آنے پاوے اور اسکے ساتھ ہی سنت قدما بھی
ادا ہوجاے۔ اللہ اللہ کیا ماتم شاہ شہید ان کا جوش ہے کہ کتاب کی
ہر ایک سرخی بھی کثرت غم سے سیاہ پوش ہے۔ مجموعہ ہے یا مرقع غم۔ مصرع
ہین یا نخل ماتم۔ ہر شعر بیت الحزن ہے۔ ہر ورق سرتاپا کاغذی پیرہن ہے
بحرین ہین یا بحر المصائب جوش زن ہے۔ زمین شعر ہے یا گرد ملال خاطر

ناشاد کا مخزن - ہر حرف کے جسم مین سوگ کی سیاہ پوشاک ہو - ہر نقطہ سر شک دیدۂ نمناک ہی - ہر لفظ لخت دل دردناک - ہر کلمہ پارۂ جگر چاک چاک - فقرے نگاہ یاس بسمل سے زیادہ درد انگیز جملے نظر حسرت دم واپسین سے زیادہ رقت خیز - خمسون کی رسم کتابت سے صاحب عزا کی بدحواسی ہویدا ہی - پانچوان مصرعہ ہو کہ سراسیمگی مین شال عزا کا پلہ شانہ سے ڈھلکر زمین پر لٹک رہا ہی - مضمون نازکی مین دل دردرسیدہ یتیم سے بڑھا ہوا - خیال عرش پروازی مین آہ جگر خراش مظلوم سے چڑھا ہوا - سطرین ہین یا برابر ماتمی صفین بچھی ہوئی ہین - بیتین ہین یا سینۂ قرطاس پر کثرت ماتم سے بدھیان پڑی ہوئی ہین - بین السطور چاک گریبان سوگواران - سلسلۂ کلام تار اشکہائے مسلسل عزاداران - بیاض صفحہ سپیدی چشم پیر کنعان سواد خط روکش سیاہی شام غریبان - مگر یہ وہ سواد ہی جسکی سیاہی مین چشمۂ حیوان پنہان ہو - یہ وہ سواد ہی جسکی سیاہی سرمہ دیدہ اہل ایمان ہو - یہ وہ سواد ہی جسکے پردہ مین روشن سوادی مستور ہی - یہ وہ سواد ہو جس سے مردم چشم اہل یقین مین نور ہی - بس اعجاز خیال ایجاز چاہیے - اگر خود نمائی منظور نہین - خامہ فرسائی ضرور نہین - تقریظ کو طول ہو گیا ہی دعار ممدوح پر ختم کلام مناسب ہی - بار آلہا بتصدق رسول وآل رسول اس ہدیۂ مداح کو مقبول کر - اور اسکے صلہ مین مصنف کو دنیا مین دولت زیارات عتبات

عالیات - ہنگام ظہور - شرف مصاحبت صاحب الزمانؑ اور عقبیٰ مین جوار
ائمۂ اطہار عطا فرما - این دعا ہا از من و از مومنین آمین باد

قطعات تاریخ

درغم سبط مصطفیٰ مداح — دُرِ ناسفته راچه خوش سفته
ہر کسے دید گفت در مدحش — ای خوشا نظم شسته و رفته
سالش اعجاز از دل محزون — حال مظلوم کربلا گفته
۷ + ۱۳۰۸ھ

دیگر

تو خوش الله نسخهٔ مداح — که بحال شه ہدا گفته
ہر که نگریست زار زار گریست — بسکه حال الم فزا گفته
وانکه آنرا بجو اندیا بشنید — آفرین کرد و مرحبا گفته
سالش اعجاز بادل محزون — حال مظلوم کربلا گفته
۷ + ۱۳۰۸ھ

زحبذا لفظ سرِ عمر و رفت + اگر مداح بسے بلا گفته

دیگر

شنیدم سالہا بسیار اعجاز — بذکر شاه رنج آمیز نظمی
نیا مد تا کنون گاہی بگوشم — چنین پر جوش و دل آویز نظمی
شنیدم دی به بزم شه ز مداح — عجب پر درد و رقت خیز نظمی
ندا فرمود ہاتف از سر حزن — سن فصلی ست درد انگیز نظمی
۸ + ۱۲۹۶ف

دیگر

الہام

حال پر درد سید الشہدا ۔۔۔ کلکِ مداح او عجیب نوشت
یا بگوے پئے علاج گنہ ۔۔۔ نسخہ خوب چون طبیب نوشت
سال تاریخ از سرِ اعجاز ۔۔۔ دل من دفترِ غریب نوشت
۱+۱۸۹۶ء

دیگر

مرتب چو شد این کتابِ غریب ۔۔۔ پسندید ہر کس ز احباب و غیر
در و ہست ذکرِ مصائب رقم ۔۔۔ ز شاہ امم خسرو وحش و طیر
بود سال اعجاز از معجمہ ۔۔۔ کہ مداح کردہ عجب ذکرِ خیر
۱۳۱۵ھ

دیگر

زہے گلشنِ نظمِ مداح جس مین ۔۔۔ نہ مضمون کہنہ نہ مضمون غیر
کہان ہین سخن فہم جدت پسند ۔۔۔ کرین اِس گلستان تازہ کی سیر
پئے سال تاریخ اعجاز مین نے ۔۔۔ لکھا معجمہ مین عجب ذکرِ خیر
۱۳۱۵ء

دیگر

چون ز مداح در غمِ شبیر ۔۔۔ بے بہا نظم در رقم آمد
ہر کہ بشنید و دید ای اعجاز ۔۔۔ فرق عریان و چشم نم آمد
سال اتمام را بہ ہندی سال ۔۔۔ فکر تحریر در دلم آمد
فال دیدم چو در صحیفۂ دل ۔۔۔ بے سر و ہم ذکرِ غم آمد
[illegible]
۱۹۶۰ - ۲۶ سمت

دیگر

ذکر جناب شاہ شہیدان مین اہو دلا
مداح نے لکھی جو کتاب پر از بکا

پوچھا جو مین نے ہاتف غیبی سے اسکا سال
بیت جنان صلہ ہی ہر اک بیت کا کہا
١٣١٥ھ

دیگر

عجب پر نور ہی یہ نظم مداح
کہ جسمین حال شاہ انس و جان ہی

بہت اعجاز کو تھی فکر تاریخ
کہا ہاتف نے تو پھرتا کہان ہی

ز روے کعبہ و احرام کہدے
صلہ ہر بیت کا بیت جنان ہی
١٢٩٤+٢١ھ

تقریظ و قطعات تاریخ چکیدہ کلک گہر سلک شاعر رطب اللسان سحر بیان جناب منشی گردھاری لال صاحب اسد متوطن قصبہ ہڑہا ضلع اوناو ملک اودھ حال وارد غہ چُنگی ضلع سیونی چھپارہ کہ سلسلۂ تلمذ بہ ناطق مکرانی مرحوم دارند

ثنا ہا خالق ارض و سما را
کہ در دل نور ایمان داد ما را

فرستاد از رہ لطف و عنایت
رسول پاک را بہر ہدایت

شفیع مذنبین و حامی دین
ثنایش بس بود طاہا و یاسین

پس از حمد حق و نعت پیمبر
بود واجب ثناے آل اطہر

کہ ہر یک محو تسلیم و رضا شد
شہید تیغ و زہر جانگزا شد

سپس توصیف آن عالیجناب ست
کہ خاک راہ آل بوتراب ست

ملایک حشمت و والا خطابی
سپہر سروری را آفتابے

گرامی سید والانژادے ‌ ‌ کریمے پاکذاتے عالی نہادے
شرافت را بذات او نشانے ‌ ‌ نجابت را بود زو عز و شانے
وحید الدہر در خلق و مروت ‌ ‌ فرید العصر در حلم و فتوت
نکو نام و نکو خواه و نکو فال ‌ ‌ بکار خیر مایل در ہمہ حال
بعز و قدر صدر آراے اقبال ‌ ‌ یکی از خادمانش جاه و جلال
بنام او بود خان و بہادر ‌ ‌ خدا ایش کرده ذیشان و بہادر
کرامتہا بہ نحوے صرف کردند ‌ ‌ کہ در نامش ہم نُہ حرف کردند
چہ نام ست این کہ باشد مایہ آن ‌ ‌ بہر حرفی بود اعجاز و مسان
الف در اول نامش ہویدا ‌ ‌ بود ایما کہ در ایمان ست یکتا
ولا از دال چندان رونما شد ‌ ‌ کہ مقبول وصی مصطفا شد
میر الام از آلام باشد ‌ ‌ کہ جایش در دل اسلام باشد
چو با آل علی دارد ارادت ‌ ‌ الف شد راست در راه اذات
باسم ذات او را سم در راه است ‌ ‌ چو حق پرسی گواه او الہ است
ز روے اعتدال این دال باشد ‌ ‌ دلیل دولت و دین دال باشد
بنام حق چو خا گردید واصل ‌ ‌ ورا شد حشمت کونین حاصل
سعادت یافتہ از سرور دین ‌ ‌ سزد تحسین فراوان از پی سین
بگویم آشکارا با تو یارا ‌ ‌ کہ یارا از ید الله است یارا

انجابت حاصل نون ست اکنون — کہ با نام نبی گروید مقرون
سعلی شد چو او از فضل مولا — ازین نامش زاول گشت اولا
زشکل لام الف شد لا ہویدا — چو بینی نیک ہم الاست پیدا
ولا از لا چو گشت این مرحلہ طی — بہ عز لافتی بردم از وپے
ز اولاد حسین این عقدہ یکتا — کہ از لطف حسین اوراست اولاد
بود آل محمد نور اکبر — بصد فر و حشم ڈپٹی کمشنر
دگر فرزند او آل حسن شد — بعلم و حلم یکتاے زمن شد
سوم لخت دلش آل علی ہست — کہ اوصافش بہر یک منجلی ہست
بود پور چہارم آل حسنین — کہ باشد مردمی را قرۃ العین
بود فرزند پنجم آل جعفر — کہ صادق آمدہ در دانش و فر
ششم فرزند او شد آل موسی — کہ می تابد ز روے او تجلی
رضا جوے پدر فرزند ہفتم — بود آل رضا چون مہ با انجم
بود فرزند ہشتم نیک فرجام — کہ شد آل محمد با تقی نام
نہم آل نقی فرزند باشد — سعید و نیک و دانشمند باشد
دہم آل حسن با عسکری شد — کہ ماہ برج جاہ و برتری شد
غرض ہر یک بود فخر زمانہ — بجاہ و دولت و دانش یگانہ
کلامم را بود زین وجہ صد زین — کہ ممدوحم بود مداح حسنین

فدای آل و احفاد حسین ست ‖ از ینش نام اولاد حسین ست

کلام او سخن را زیور آمد ‖ ز شعری شعر او بالاتر آمد

(نام ستارهٔ بلند ۱۲)

فصاحت چاشنی گیر بیانش ‖ ملاحت از نمک پروردگانش

چو در ذکر شه گلگون قبای ‖ قتیل خنجر جور و جفای

سلام و خمسه های دلکشا گفت ‖ فلک بر گفتنش صد مرحبا گفت

رقم چون کرد با رنگین بیانی ‖ بهار آمد به گلزار معانی

مرتب شد چو این رنگین رساله ‖ بدست آمد پی جنت قباله

بنام انیر چه تصنیف نیقی ‖ پسند هر وضیع و هر شریفی

کتاب طرفه و نادر بیانی ‖ پی دینداران باشد حرز جانی

کتابی که دریای شگرف ست ‖ در معنی نهان در حرف حرف ست

به رنگینی بود رشک گلستان ‖ بخوبی روکش گلزار رضوان

بیاض صفحه اش خجلت ده بدر ‖ سوادش رونمای لیلة القدر

مسلسل مصرعهایش چشم بد دور ‖ چو زلف عنبرین بر عارض حور

بود هر نقط خال روی زیبا ‖ حروفش خوشنما چون نقش دیبا

جداولش مثل نهر سلسبیل ست ‖ برای حق پرستان این سبیل ست

بگویم هرچه وصف او بود کم ‖ پی ایمان ست دست آویز محکم

کتاب مخزن فیض عمیم ست ‖ براه دین سراط مستقیم ست

اسد طول سخن را مختصر کن	دعا بے حضرت ممدوح سر کن
شد یا حاصلش ہر آرزو باد	علی مرتضیٰ حامی او باد
مطرا گلشن اقبال بادا	چو سبزہ دشمنش پامال بادا
امیسجی سال معجم شد مناسب	چو تقریظ است عمدہ صاف و رحب ۱۸۹۸ء

قطعات

جناب مداح نیک نیت عمیم خلق و بلند ہمت	کہ ہست دایم بصد دل و جان بر آل پاک رسول شیدا
نوشت چندین سلام تازہ چو با مضامین بہا و طرفہ	بگفت سالش بلفظ ہیجا اسد چو صفرش نماند بر جا ۱۳۱۵ھ

دیگر

مجموعۂ سلام چو مداح زور قم	بندش نفیس صاف مضامین بیان پاک
ہر کس کہ دید از تہ دل آفرین بگفت	سالش رقم نمود اسد ارمغان پاک ۱۳۱۵ھ

دیگر

شد ز مجموعۂ سلام بلند	شور تحسین اسد ز ہر گوشہ
ہاتفی گفت سال تاریخش	کز پئے عاقبت بود توشہ ۱۳۱۵ھ

دیگر

مجموعہ سلام جو مداح نے لکھا	جسنے سنا کہا کہ ہی خوشتر بیان عجیب
ہی معجمہ حروف مین تاریخ اے اسد	مجموعہ سلام لکھا دلکش و غریب ۱۳۱۵ھ

دیگر

مجموعہ کیا ہی خان بہادر نے یہ لکھا
مطلوب ہی اسد جو تجھے سال عیسوی
آل رسول کی ہی عقیدت پہ جو گواہ
لکھدے کلام نادر و خوشتر ہی واہ واہ
۱۸۹۷ء

دیگر

کرد تحریر حضرت مداح
سال تاریخ فصلیتش ناگاہ
ای اسد روکش ثریا نظم
ہاتفی گفت طرفہ زیبا نظم
۱۳۰۴ھ

دیگر

طرفہ نظمیست کہ مداح نوشت
اسد از بہر سن سمت گفت
دلکش راست پسندان بادا
اعتقادات دو چندان بادا
سمت ۱۹۸۸=۹۷۶+۲

دیگر

ای اسد کلک حضرت مداح
سال تاریخ از سر آغاز
چون رقم زد نفیس چند سلام
گو مکرر کہ روح را آرام
ہجری ۱+۱۳۱۳=۶۵۷+۲

دیگر

صاحب جاہ جناب مداح
کردہ تحریر کتاب منظوم
فکر تاریخ بدل کرد اسد
چاک کن قلب عدو و بنویس
ذی حشم سید اولاد حسین
چون در اذکار امام ثقلین
ملہمی داد ندا با صد زین
نذر مداح قبول حسنین
۱۳۱۹ھ

قطعۂ تاریخ سحبانِ زمان مقبلِ دوران جناب شیخ صادق حسین خان صاحب ثائب بریلوی شاگرد رشید جناب علی اوسط صاحب رشک مرحوم

بے ریا خانِ بہادر نے جو چھپوایا ہی		مومنو کیوں نہ ہو مقبول کلام مداح
کہی ثائب نے یہ تاریخ باعداد علی		شبہ دین کرتے ہین تسلیم سلام مداح

۱۱۰+ ۱۲۰۹ھ

قطعۂ تاریخ شاعر نازک خیال و شیرین مقال جناب سید ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی

جناب سید ذیجاہ کرد فکر بلیغ		بمدح و منقبتِ آل احمد ذیشان
نمود فکر چو بہر سنین ترتیبش		بگفت یاس ثناگر بہار باغ جنان

۱۳۱۵ھ

قطعات تاریخ فصیح البیان شیرین زبان جناب سید فضل حسین صاحب فضل رضوی مشہدی رئیس متھرا و برادر حضرت مداح مدظلہ

خمسہ سلام لکھے ہین مداح نے عجیب		ہر مدح اُنکی حیطۂ تحریر سے سوا
مقبول سب کلام ہو اے فضل لاکلام		منظور حق ہو مادہ تاریخ کا لکھا

۱۳۱۵ھ

دیگر

	مداح نوشتہ چو سلام و خمسہ		در ذکر شہادت جناب سبطین	
	لاریب کہ لاجواب مجموعہ نوشت		با فضل حسین سید اولاد حسین	
	تو با سر لطف مصرعۂ رابعہ گیر		تاریخ برآید بطفیل سبطین	

۳۰   ۳۰+۱۲۸۵

دیگر

چون سلام و خمسہ امداح گفت — در بیان خامس آل عبا
سال از روی بشارت گفت فضل — حبذا صد مرحبا و مرحبا
١٢٣٢ھ

دیگر در صنعت توشیح

زہے نظم شایستۂ دل پذیر
بہ فیضے کہ از چشم مومن روان
شنیدم چو فرمایش سال آن
فرو شد بجیب تفکر سرم
بر آمد سن ہندوی زین دعا
سن ہجری ای فضل خواہی اگر

اگر کردش رقم سید نیک خو
شوند اشک درخواندنش مثل جو
خیالم روان شد پیش سو بسو
بشد بہرہ در خامۂ آرزو
بماند بر او فضل خلاق او
١٩٥٤ سمہ — ١٣١٥ھ
جز این شعر از بد و ہر مصرعہ جو

دیگر

حاکم بند و بستہ ذی وقعت — سید پاک دل نکو کردار
گفت مجموعۂ بذکر حسین — کہ دہد خواندنش خلاص ز نار
ہاتف غیب گفت فضل بن — نام او مظہر الخلوص بدار
١٨٩٧ء

قطعات تاریخ ناظم بیمثال ادیب نازک خیال جناب سید
تفضل حسین صاحب جودت برادر سید فضل حسین صاحب متھردی

در صنعت واسع الشفتین

گوهر کان شرف ذیقدر اولاد حسین	شائق ذکر حسین و عاشق شاه نجف
کرد چون آراسته گلدستهٔ ذکر حسین	شهرهٔ شیرین لسانی در جهان شد هر طرف
گر کسش خواند شود از آتش دوزخ نجات	کز فیوض گریه گردد دفتر عصیان تلف
کلک او گوهر فشان تحریر او گنج گهر	لولوے رخشان سخن فکر رسای او صدف
نیز چون گلدستهٔ او تاریخهای نغز گفت	کز خجالت نغز گویان تیر حسرت را هدف
هر که گوید شعر داند سختی تاریخ را	دل خراشیها کند اندیشهٔ یک یک حرف
آفرین صد آفرین کز تیزی ذهن رسا	از قیاس افزون تواریخش نوشت آن ذی شرف
لولوے یکتاست هر تاریخ آن والا گهر	نزد آن تاریخ دیگر نزد گوهر چون خزف
از تواریخش دل حیران ز گویائی گریخت	چون کسی کاندر وغا گردد گریزنده ز صف
لیکن از راه نوازشها و لطف از سیونی	گفتن تاریخ را چون شد اشارت این طرف
ده چه کلک نادرش گوهر فشانده گفته شد ۱۳۱۵ھ	کرده شد حاصل ازین تاریخ اعزاز و شرف

دیگر

سید با فیض اولاد حسین	عاقل و دانا و ذی فهم و ذهین
گفت یک مجموعه از راه خرد	بینظیر و دلپذیر و دلنشین
هست آن مجموعهٔ ذکر حسین	تحفهٔ نادر براے مومنین
از پے تاریخ او جودت نوشت	بر خردور آفرین باد آفرین ۱۸۹۷ع

دیگر

بہر تاریخ نظم اے جودت — سیونی سے جو آئی فرمایش
فکر تاریخ کی ہوئی مجھکو — کر دیا ترک عیش و آسایش
دیکھکر فکر سال دل نے کہا — کہیے اِسکو سبیل بخشایش
۱۳۱۵ھ

دیگر

زہی مجموعہ در ذکر شہیدان از رہِ خوبی — نوشتہ میر اولاد حسین ذاکر و شیدا
چو کردم فکرِ تاریخش دلم گفتہ بگو جودت — شود مقبول درگاہِ خدا این تحفۂ زیبا
۱۸۹۷ء

دیگر

سید اولاد حسین افسر والا درجت — عاشقِ حیدر و مداحِ شہ کرب و بلا
شائقِ نظم ہین لکھتے ہین لیکن وہ نظم — جسمین ہو تذکرہ و مدحتِ خاصانِ خدا
وصفِ خال و خطِ خوبان کا نہین شوق اُنکو — دائما پنجتنِ پاک کی لکھتے ہین ثنا
ذکرِ زلف و رخ و صہبا نہین آتا لب پر — مدح ابرار کی عادی ہے زبانِ گویا
اِسکی عادت ہو نہ کیون اُس سے نہ کیون نفرت ہو — اِسکا اچھا ہے ثمر اُسکا نتیجہ ہے بُرا
دشتِ پر خار ہے وہ گلشن امید ہے یہ — یہ بہار اور وہ خزان ہے وہ سموم اور یہ صبا
وہ خزف پارہ ہے یہ لعل بدخشانی ہے — ریزۂ سنگ ہے وہ اور یہ دُرِ یکتا
وہ ہے سامانِ عذاب اور یہ اسباب نجات — وہ فقط توشۂ دُنیا ہے یہ زادِ عقبیٰ
خوبیان سید موصوف کی کیا کیا ہون بیان — عابد و مولوی و ذاکرِ شاہِ شہدا

ذکر حسنین مین وہ نظم حسن کی ہی رقم	جسمین ہین خمسہ و تضمین و سلام و مجرا
اُسکی تاریخ کے لکھنے کا ہوا ہی ایسا	لائہ بانغ مُراد اِسلیے نام اُسکا رکھا
	۱۳۱۶ھ

قطعۂ تاریخ سخن فہم و سخن رس جناب منشی سید احمد حسین صاحب احمد رئیس قصبۂ اول ضلع متھرا و برادر حضرت مداح مدظلہ

عجب مداح نے لکھی ہی یہ نظم	کہ جسمین ذکر شاہ انس و جان ہی
ہی شہرہ غرب سے تا شرق اِسکا	ہر اک تعریف مین رطب اللسان ہی
لکھوں تاریخ مین اِسکی جو احمد	بھلا یہ حوصلہ میرا کہان ہی
مگر پیر خرد کہتا ہی مجھسے	نہ چھوڑ اِسکو تو اب جاودان ہی
مسیحی سال لکھدے بے سر بحث	یہ نذر ہادی آخر زمان ہی
	۱۸۹۹ء-۲

قطعات تاریخ چکیدۂ قلم اعجاز رقم جناب سید ممتاز حسین صاحب ممتاز پسر عم سید فضل حسین صاحب متھروی

نظم یہ ایسی ہی مداح کی ذکر شہ مین	حق مین کہتا ہون کہ ممدوح بہر عنوان ہی
کیون نہ مقبول خلائق ہو یہ نظم پر نور	جبکہ منظور نبی خسرو انس و جان ہی
ذاکرون کی یہ بضاعت ہی پئے کسب ثواب	مومنون کے لیے ہر حال مین حرز جان ہی
فکر تاریخ ہوئی مجھکو جو اُسکی ممتاز	بولا یہ پیر خرد مجھ سے عبث حیران ہی
سال بے تعمیہ و تخرجہ لینے کے لیے	صاف مین کہتا ہون تعویذ پئے ایمان ہی
	۱۳۱۵ھ

دیگر

زہی نظم مداح معجز بیانے — نہ اغراق باشد اگر گویم اعجاز
وعمایہ ممتاز سالش نوشتم — سخنہاے مداح ما باد ممتاز

۱۳۱۵ھ

دیگر

آن رئیس کہ ذات ہمثالش — رشک تابندہ اختری باشد
سال تصنیف نظم او ممتاز — نظم ممتاز سروری باشد

۱۹۵۴ سمت

دیگر

اولاد حسین آن کہ یا رب — گم باد ز دہر بد سگالش
مجموعۂ تازہ نظم فرمود — در ذکر رسول پاک و آلش
ممتاز چو کرد فکر تاریخ — سلک دُر نظم یافت سالش

۱۳۰۴ھ

دیگر

عالی جناب خان بہادر چو کرد نظم — خال جناب بادشہ کربلا حسین
بودم بہ فکر سال کہ آمد ندائے غیب — باشد ترا بروز جزا حشر با حسین
بے روے بحث مصرعۂ تاریخ آن بگو — نذر جلیل خامس آل عبا حسین

۱۹۵۶-۲ سمت

دیگر

سید ذی حشم و نیک نہاد — عالم باعمل و با توقیر
چون رقم کرد کتابے پر نور — بضیا و بصفا مہر منیر
فکر کردم پئے سال نظمش — من بیچارہ و بیکس دلگیر

گفت ہاتف کہ بگو اے ممتاز	دفتر ذکر جناب شبیر ۱۳۰۴ھ

دیگر

لکھا جو حضرت مداح نے یہ نسخۂ غم	اور اختتام ہوئی اُس غیور کی تصنیف
سنا ہر ایک نے جب یہ کلام سب نے کہا	حضور کو ہو مبارک یہ نور کی تصنیف
دعائیں دیکے یہ ممتاز نے لکھی تاریخ	پسند اہل زبان ہو حضور کی تصنیف ۱۸۹۷ء

دیگر

جناب حضرت مداح کی مدح و ثنا کیا ہو	عجب ذہن رسا پایا ہے کیا عالی طبیعت ہے
لکھا ہے دفتر حال شہیدان کس قیامت کا	کہ جسکے ذکر سے سر بزم میں برپا قیامت ہے
سراپا حسن ہے تصنیف کس کس کی صفت کیجے	فصاحت ہے بلاغت ہے نفاست ہے سلاست ہے
خیال آیا مجھے بھی قطعۂ تاریخ لکھنے کا	کہ مجھپر خاص اُس ممدوح عالم کی عنایت ہے
ہوئی حد سے سوا جب فکر ہاتف نے کہا مجھسے	ترا کیا رنگ ہے ممتاز یہ کیا تیری حالت ہے
جو ہے تاریخ کا جویا سر انصاف سے کہدے	کہ یہ وہ ذکر ہے جسکا صلہ گلزار جنت ہے ۱+۱۸۹۶ء

قطعۂ تاریخ اعجاز بیان رطب اللسان جناب سید اعجاز حسین صاحب

اعجاز رئیس متھرا

مداح سلام و خمسہ ہا ہمیشل	فرمودہ در سلک نظم خود سفت
اعجاز چو کرد فکر سال تاریخ	مرغوب جہان باسر حق ہاتف گفت ۸+۱۳۰۷ھ

قطعات تاریخ طبع گہربار شاعر عالی وقار جناب سید اسناد علی صاحب شور ایڈیٹر مذاق سخن ضلع متھرا

آج آرائشیں ہین طبع کو منظور نظر
شاہد نظم کو پہناؤن جڑاؤ زیور

گوہر صبح بناگوش سے حیرانی ہو
صورت آئینہ ہو دیدۂ انجم ششدر

پتہ پتہ سے ہو برگ شجر طور خجل
کہکشان مانگ بنے عقد ثریا جھومر

چاند گہنا کے بنے داغ تمنا ہمہ تن
رنگ رخسار اڑے شرم سے جگنو بنکر

طوق گردن اسے ہالہ نظر آئے اپنا
بالیان نور کی دیکھے جو کبھی چشم قمر

چہرۂ صاف پہ گلگونہ والشمس ملون
آنکھ مین سرمۂ واللیل لگاؤن یکسر

جامۂ زیبی پہ فدا پیرہن گل ہوجائے
قامت ناز پہ شبنم کی اڑھاؤن چادر

تاب نظارۂ رخسار نہ انجم لائین
شرم سے سر بہ گریبان ہو رخ شمس و قمر

جلوہ حسن سے ہو برق تجلی بیتاب
ہوش اڑجائین چکا چوند مین آجائے نظر

نرگسی آنکھ سے ہو محو تحیر نرگس
سنبل زلف سے سنبل ہو پریشان بکھیر

اوس پڑجائے حسینون پہ ہم جلوہ گری
ہون جوانان چمن جامۂ تن سے باہر

پانی پانی ہو جو آب در دندان دیکھے
آبرو خاک مین ملجائے تری سلک گہر

کوئی معشوق نہ اس نوک پلک کا نکلے
نگہ ناز کرے سینہ پہ کار نشتر

پر یہ این عشوہ و انداز و ادا و شوخی
غم شبیر کا چہرہ سے نمایان ہو اثر

ایک تصویر کی دو آئین نظر تصویرین
ہمہ تن حسن و ادا ہو ہمہ تن سوز جگر

جسکے نظارہ سے دشمن کا کلیجہ بھر آئے
جسکی گفتار سے اِک چوٹ سے لگے سینے پر

کہ گیا بیخودی شوق مین اے شور یہ کیا
اب تو آہوش مین اے مست ولاے حیدر

کیا سنی خوبی تصنیف جناب مداح
کہ گیا ولولۂ شوق مین تو خود سے گذر

اب کوئی مطلع برجستہ سنادے ایسا
پست ہو مرتبۂ مطلعِ خورشید سحر

مطلع

حاکمِ محکمۂ مال خجستہ پیکر
ایسے مداح کو ممدوح نہ کہیے کیونکر

عاشقِ آل نبی ذاکرِ اولادِ حسین
سالکِ راہِ خدا شیفتۂ پیغمبر

مجمع خوبی و لطف و کرم و مہر و عطا
عدل گستر ہمہ دان سید عالی گوہر

پھول جھڑتے ہین جو ہر بار دہن سے دم نطق
مدحتِ پنجتن پاک کا گویا ہی ثمر

واہ کیا بات ہی ہر بات مین دُہرا ہی مزا
کہ بلاغت سے فصاحت ہی بہم شیر و شکر

کی ہی تصنیف عجب آپنے منظوم کتاب
دیکھکر جسکو ہی روح متنبی ششدر

جسکے ہر نقطہ مین پوشیدہ ہین سو سو معنی
ہر ورق جسکا ہی مجموعۂ غم کا دفتر

جسکی ہر سطر ہی گیسوے حسینان بہشت
جسکا ہر مصرع تر موجۂ آب کوثر

جسکی ہر بیت سیہ خانۂ غم کا نقشہ
جسکا ہر نقطہ دُرِ اشک یتیم مضطر

غم شبیر مین ہی برگ خزان دیدہ ورق
گل مضمون ہی بہار چمن داغ جگر

یہ وثیقہ سندِ مغفرتِ عصیان ہی
یہ صحیفہ ہی کتابِ الم و سوزِ جگر

یک قلم آئنۂ طبع کو حیرانی ہو
کس لطافت سے لکھا وصفِ جمالِ اکبر

مدرکہ پہونچے نہ اِس راز کی باریکی کو
غیر ممکن ہی کھلے عقدۂ مضمون کمر

زلف شپیر کا مضمون یہ کہے دیتا ہی
محمل فکر سے لیلی نکل آئی باہر

شاہد نظم عجب شان سے ہی جلوہ فروز
سر پہ ہی تاج تو ہی حُلّۂ زرین دربر

اب دعا ہی یہ خدا سے مری باعجز و نیاز
مرتبہ ہو مرے ممدوح کا سب سے برتر

سر ممدوح پہ ہو بال ہما کا سایہ
شامل حال رہے لطف جناب داور

ذکر شپیر انیس شب تنہائی ہو
مونس جان ہو غم بادشہ جن و بشر

شعر یہ صنعت منقوط مین لکھدے تاریخ
الم آل نبی راحت جان مضطر

۱۳۱۵ھ

دیگر

دریاے خوش کلامی مداح خوش بیان ہی
اللہ ری فصاحت جسکا نہین ہی پایان

معجز بیان خوش گو جو کچھ کہون بجا ہی
سب آپ کو ہی زیبا سب آپکو ہی شایان

تحریر کی صفت ہو تقریر کی ثنا ہو
ہرگز نہین یہ ممکن ہرگز نہین یہ امکان

یہ رنگ ہی نہین ہی یہ بات ہی نہین ہی
کہنے کو اور بھی ہین یون سیکڑون سخندان

نسخہ عجیب لکھا نادر کتاب لکھی
آئینے کی طرح ہی فکر نفیس حیران

مجموعۂ فصاحت سب دفتر بلاغت
دیباچۂ محبت دیوان سوز ہجران

تعریف کیا کرون مین توصیف کیا لکھون مین
بیمثل ہی یہ نسخہ بیمثل ہی یہ دیوان

اعجاز جاندہی ہی ہر شعر تر سے پیدا
بین السطور گویا ہی موج آب حیوان

نور رخ معانی حسن نگار مضمون
خورشید سے درخشان مہتاب سے دوخندان

اللہ ری فصاحت اللہ ری بلاغت
بیساختہ پکارے دیکھے جو روح سحبان

ہر شعر فرد اسکا ہر بیت اِسکی یکتا — ایسی نہ مثنوی ہی ایسا نہ کوئی دیوان
در نجف ہین نقطے انجم خجل ہین جس سے — ہر سطر کہکشان ہی ہر نقطہ ہی درخشان
دیکھی ہی جامہ زیبی کیا شاہد سخن کی — گل کا کسی جگہہ سے نکلا ہوا ہی دامان
وصف جمال اکبر تحریر جس جگہ ہی — لفظون مین کھنچ رہی ہی تصویر ماہ کنعان
پاے نظر کو سطرین زنجیر بنگئی ہین — دیکھا رقم جہان پر حال غم اسیران
ہر بیت رنج و غم سے بیت الحزن بنی ہی — لکھا ہی جس محل پر حال غم شہیدان
سینہ شگاف غم سے ہو ناہ کیون قلم کا — دربار اور زینب سجاد اور زندان
حیران ہون شور اسکی تاریخ کیا لکھون مین — تقویم نظم قرآن یا بدر نظم حسان
۱۳۱۵ھ ۱۸۹۷ع

قطعۂ تاریخ چکیدۂ کلک گوہر سلک شاعر بے ہمتا و ناظم یکتا جناب ڈاکٹر ضامن علی صاحب متخلص بہ لہوی الہ آبادی

بحال شاہ انچہ گفت مداح — بفکرش لہو یا صد مرحبا کن
بگو تاریخ این مجموعۂ غم — نگہ بر گلشن طاعت فراکن
۱۳۱۵ھ

قطعۂ تاریخ نتیجۂ طبع وقاد و ذہن نقاد جناب سید ذاکر علی صاحب ذاکر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ملک متوسط

زاد سبیل آخرت کیا خوب ہی مداح کی — فردوس قیمت اسکی ہی اللہ اسکا مشتری
لے تو بھی ذاکر نذر اک مصرعۂ تاریخ و مدح — صد مرحبا و آفرین اے تاجدار شاعری
۱۸۹۷ع

قطعات تاریخ طبعزاد سید خوش خصال شیفتۂ آل جناب سید زین العابدین صاحب زین رئیس برگاؤن صوبہ بہار

مرتب کرد چون مداح بازین ۔ کتابی خوش کہ باشد زاد عقبا
بحال سید مظلوم و بیکس ۔ شہ تشنہ دہن بے یار و تنہا
چو کردم فکر تاریخش ملک گفت ۔ بجو تاریخ آن زین طرز زیبا
ز روے آفرین و کلمۂ الخیر ۔ جزاک اللہ فی الدارین خیرا
۲۰ ۱
۱+۲۰+۱۲۹۴ھ

دیگر

مدح نبی و آل نبی بر زبان ماست ۔ گویا زبان برای ہمین در دہان ماست
مداح خوش نوشت کتابی بذکر شاہ ۔ قاصر ز وصف حسن کلامش بیان ماست
تاریخ زین خواست سروش بگفت سال ۔ نذر جناب مہدی صاحب زبان ماست
۱۳۰۵ف

قطعات ریختۂ خامۂ عنبر شمامہ ذاکر آل نبی جناب سید محمد تقی صاحب تقی ساکن بھونگرین مضافات دہلی تحصیلدار سیونی چھپارہ

لکھ چکا مداح آل مصطفےٰ جب یہ کتاب ۔ درج جسمین ذکر ابن حیدر کرار ہے
جسنے دیکھا اور سنا اُسنے کہا صد مرحبا ۔ کیا ہی عالی فکر ہے کیا نظم گوہر بار ہے
سب اعزا اور احبا نے لکھے قطعات سال ۔ جنمین ہر اک سال اور تاریخ کا اظہار ہے
قصد میرا بھی ہوا تاریخ لکھنے کے لیے ۔ گو سمجھتا تھا تقی ہیں یہ بہت دشوار ہے
ہاتف غیبی نے ناگہ یہ کہا از رو وجد ۔ خامۂ مداح ہے یا سیف جوہر دار ہے
۶
۱۳۰۰+۹ = ۱۳۰۹ھ

دیگر

رقم نمود چو مداح شاہ دین این نظم — پئے حصول ثواب از خلوص بے شک و ریب
دعا ایہ پئے تاریخ این بیاض تقی — کلید باغ ارم باد گفت ہاتف غیب ۱۳۱۵ھ

دیگر

مداح نے لکھا ہی جو یہ نسخۂ لطیف — عصیان کے عارضے کو نہایت مفید ہی
ہر ایک شعر بیت جنان کا قبالہ ہی — مصرعہ ہر ایک باب جنان کی کلید ہی
پوچھا تقی نے سال تو ہاتف نے دی ندا — طومار واردات حسین شہید ہی ۱۳۱۵ھ

دیگر

اس بیاض سخن کا کیا کہنا — شاہد مہ جبین نظم ہی یہ
ہر سخن فہم اسکا شیدا ہی — دلربا نازنین نظم ہی یہ
ہمنے لکھی ہی اسکی یہ تاریخ — گنج دُر ثمین نظم ہی یہ ۱۳۰۹ھ

دیگر

بیا نظم مداح شبیر بنگر — بہ دیوان شعر و غزل کن تبرا
چہ نظم ایست مرغوب صاف و مصفا — چہ نظم ایست از نقص پاک و مبرا
چو زلف عروسان سراپا معطر — چو روئے حسینان سراسر مطہر
ز نور مضامین روشن مجلی — چو رخسار خوبان از خط معرا
ثناخوان زبانہاش سرّاً و جہراً — بسیرش ز دل محو سرا و ضرا

برین حسن ترکیب و ترتیب عمدہ	ہزاران درود آمد از روح فرا
ندیدیم تاحال خوشتر ازین	بیاضی پئ روضہ خوانان قرا
سروش از سر آفرین سال نظمش	بگفتہ سخنہاے زیبا و غرا
	۱۳۴۱ھ

قطعات تاریخ نتیجۂ فکر سلیم جناب چودھری سید عبد الحسن صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل ججی آگرہ ابن چودھری سید سردار علی صاحب مرحوم رئیس مہابن ضلع متھرا و برادر زادہ حضرت مداح مدظلہ

مداح حسین و نیز اولاد حسین	بنوشت کتاب خوب با زینت و زین
در ذکر شہادت شہ کرب و بلا	مذبوح قفا سبط رسول الثقلین
بنمود بسے فکر ز بہر تاریخ	این عبد حسن بدل غلام حسنین
بے روالم نوشت ہاتف سالش	بارہ شجر ریاض مداح حسین
	۱۹۰۹ء

دیگر

مداح ذبیح راہ یزدان	یعنے کہ حسین امام ذیشان
تصنیف سلام و خمسہا کرد	در ذکر امام پر غم و درد
الحق کہ چنین بیاض پرنور	کے دید بخواب چشم جمہور
عبد الحسن حقیر و کمتر	برخواند چو آن کتاب انور
بس در پئے سال پی بہ بردم	ہجری سالش بدل شمردم

نبوشتہ قلم زروے دعوت	لاریب بود برات جنت ۱۳۱۱ھ + ۴

دیگر

نازم برین کہ قبلہ و کعبہ فلک وقار	وقتیکہ کرد فکر سخن ہیچ آں گفت
نازم برین کہ کلک جواہر نگار من	تاریخ او زہی سخن بیمثال گفت ۱۳۱۵ھ

دیگر

عالی جناب قبلۂ من مدظلہ	رونق شود ز فضل خداوند ہر بلا
نبوشت چون کتاب مصائب فرس گفت	تاریخ نظم مرثیۂ شاہ کربلا ۱۳۱۴ھ

قطعات تاریخ شاعر عذب البیان و ناظم نکتہ دان جناب چودھری مولوی سید نظیر الحسن صاحب نظیر ابن چودھری سید سردار علی صاحب مرحوم رئیس تھا بن برادر زادہ حضرت مداح مدظلہ

سید رضوی نسب مشہور اولاد حسین	مشہدی و جعفری مداح ابن بوتراب
نظم کردہ خوش سلام و خمسہا با زیب و زین	در بیان ماتم سبط نبی عالی جناب
ہست تعریف کلامش روز و شب صبح و مسا	بر زبان ہر کہ و مہ در دہر یک شیخ و شاب
بہر سال عیسوی فکرے نمودم ای نظیر	تا نویسم یادگار خود برائے قدس کتاب
پیر عقلم از سر حسن بیان فرمودہ سال	بینظیر و بیمثال و بے بہا و باصواب ۱۸۹۹ + ۸ ع

دیگر

مداح نے لکھا ہے عجب دفتر الم	شہرہ ہے جسکا روم سے تا شام آجکل

تھا غرق بحر فکر کہ تاریخ اک لکھوں — تا بخشش گناہ کا باعث ہو یہ عمل
آئی ندا کہ غیب کہ لکھ دیجیے نظیر — تنظیم بے نظیر تحامیس بے بدل

۱۴۰ + ۱۱۶۰ + ۱۱۱۱ ۴۴
۲۴۰ + ۱۰۷۵ = ۱۳۱۵ھ

دیگر

چون رسم فرمود نظمش پر الم — قبلہ ام مداح با علم و عمل
ہاتفی فرمود گر خواہی نخست — سال نظمش پاک از نقص و خلل
گو تضامین و تحامیس و سلام — بے نظیرے لاجوابے بے بدل

۱۳۰۱ ۱۱۱۱ ۱۳۱ — ۱۱۶۰ ۲۲ ۳۶

دیگر

میر اولاد حسین ذی شرف — آنکہ مثلش در جہان باشد عدیم
قبلۂ ما قدوۂ ارباب فضل — ذی وجاہت صاحب قدر رفیع
مَا رَأَيْنَا مِثْلَهٗ فِيْ عَصْرِهٖ — فِي الْعُلٰى وَالْفَضْلِ وَالْخُلْقِ الْعَمِيْمِ
لَوْذَعِيٌّ قَدْ سَمَا فِيْ فَضْلِهٖ — اَلْمُسَجَّلُ قَدْ دَنَا فِي الْاَنْبِيْمِ
قَدْ عَلَتْ اَوْصَافُهٗ مِثْلَ الصَّفَا — عَمَّ كُلَّ الْخَلْقِ بِالْخُلْقِ الْعَظِيْمِ
شَاعَ فِي الدُّنْيَا جَمِيْلُ ذِكْرِهٖ — مُشْرِقَ الْاَنْوَارِ فِي اللَّيْلِ الْبَهِيْمِ
نَيِّرُ الْفَضْلِ سَمَاءٌ لِلْعُلٰى — صَاحِبُ الطَّبْعِ الْمَتِيْنِ الْمُسْتَقِيْمِ
حِيْنَ عَنْ كُلِّ الرَّزَايَا فِي الْوَرٰى — بہسر حق صاحب شرع قویم
دَامَ فِيْ حِفْظِ الْاِلٰهِ نَفْسُهٗ — يَحْتَوِيْهَا لُطْفُ خَلَّاقٍ عَلِيْمٍ
اَبْقِهٖ يَا رَبِّ فِيْ عَيْشٍ رَغِيْدٍ — يَرْتَجِيْهِ كُلُّ ذِيْ وُدٍّ حَمِيْمٍ

مدح سبط سید لولاک گفت	از پی تحصیل جنات النعیم
گر کلام او سخن ور بشنود	گہ نیارد یاد از شعر کلیم
جَادَتِ الْاَوْهَامُ فِیْ اَشْعَارِهٖ	ای خوشا این فکر و این طبع سلیم
نَظْمُهٗ اَصْفٰی مِنَ الْمَاءِ الزُّلَالِ	شِعْرُهٗ اَبْهٰی مِنَ الدُّرِّ الْیَتِیْمِ
جسد انظم و کلام بے نظیر	قَدْ حَکٰی فِیْ حُسْنِهِ الْوَجْهِ الْوَسِیْمِ
غَالِیًا یُزْرِیْ عَلَی الْعِقْدِ الثَّمِیْنِ	نَافِجًا یُزْرِیْ عَلٰی طِیْبِ النَّسِیْمِ
سطرہایش روکش سلک گہر	نکتہ ہا ہم رتبۂ دُرِّ یتیم
مجلسے را شعر او بیخود فگند	خر موسی ہست گر شان کلیم
از کلامش میرسد در ہر مشام	نکہت گلہاے جنات النعیم
چون کلام حضرت مداح ہست	باعث خوشنودی رب کریم
سال تصنیفش عجب نبود اگر	آمد از قرآن لکم اجر عظیم ۱۳۱۴

لمولوی قربانعلی بہروی سلمہ ۱۱

دیگر

حضرت مداح عالی مرتبت عالی وقار	ذی شرف نیکو سیر والاہمم عرش احتشام
شاعر شیرین کلامی ذاکر آل رسول	آسمان مکرمت کان کرم کہف کرام
ذکر جود و فیض و احسانش نیاید در بیان	شرح علم و فضل و اوصافش نگنجد در کلام
در سخن فخر فصیحان در نسب فخر جہان	در سخا فخر سخیان در کرم فخر کرام
ذات پاکش صانہ اللہ اعتضاد دہر بشر	قدر و جاہش زادہ اللہ افتخار خاص و عام

تا مرتش باد اخدا و حامی اش لطف رسول | جاه و اقبالش ... بخت ... غلام

گفت مدح سید ابرار شاه انس و جان | این بزرگوار ... حضرت خیر الانام

هر دو این ممدوح و مداح اند لاثانی عصر | آن امام خلق و این ملک معانی را امام

ای زهی فکر بلندش ای خوشا نظم رفیع | چند شان ... [illegible]

بیتهای روشنش چون بیت کعبه پر ز نور | شعر ... [illegible]

آبروی نظم و از آب زمزم بیشتر | بیتهایش ... [illegible]

آفرین بر فکر ... نازک خیال | مرحبا ... [illegible]

سال تصنیفش ... هاتف آخر | گفت نظم پاک مداح امام ابن الامام

دیگر

[illegible]

ممدوح جہان وحید عالم — مداح حسین کشتۂ غم
عالی ہمم و فرشتہ خصلت — قدسی نفس و ملک طبیعت
یکتاے جہان وحید عالم — ذی رفعت و اکرم و مکرم
ذی شان ذی افتخار و اکمل — ذی شوکت و افضل و مفضل
ممدوح جو فخر دو جہان ہی — مداح بھی رشک شاعران ہی
شاعر ایسا فصیح و نامی — سحبان جسکی کرے غلامی
اللہ رکھے اُسے سلامت — ٹہرا رہے جاہ تاقیامت
لکھی ہی ثنا شاہ ذیشان — ہی ذکر مصائب شہیدان
یہ مدحت شاہ دوسرا ہی — احوال شہید کربلا ہی
مجموعۂ لاجواب ہی یہ — بیمثل ہی انتخاب ہی یہ
نادر اشعار دلربا نظم — اک شعر ہی معجزہ ہی یا نظم
دلچسپ سخن کلام رنگین — ہی قابل صد ہزار تحسین
کیسا زیبا کلام ہی یہ — کیسا پیارا کلام ہی یہ
گلدستۂ گلشن فصاحت — شیرازۂ نسخۂ بلاغت
آفت کا بیان غضب کی تحریر — مجموعۂ حال پاک شبیر
جو شعر ہی مخزن بکا ہی — لفظون مین اثر بھرا ہوا ہی
فقرون سے عیان ہی جوشش غم — بیتین ہین ہر ایک بیت ماتم

نقطون کی نشست سے ہی اظہار — بیٹھے ہیں سکوت میں عزادار
جس وقت سنا کہ طبع ہوگا — یہ دفتر بے مثال و زیبا
تاریخ کی تھی تلاش مجھکو — ہاتف نے کہا کہ اے سخنگو
بے روے الم ہے سال اسکا — مقبول حسین نظم زیبا
ا — ۱ — ۱۳۱۲ھ

دیگر

مداح ذی شرف کا کلام لطیف و پاک — بے شبہہ علم و فضل پہ اُنکے گواہ ہے
مداح کیونکہ خسروِ ملک سخن نہو — ممدوح بھی تو خسروِ عالم پناہ ہے
تحفہ ہے بس کہ آل پیمبر کے واسطے — تاریخ نذر آل رسول اِلٰہ ہے
۱۳۱۴ھ

دیگر

مداح ابن شیر خدا سبط مصطفےٰ — تو ذاکرانِ ہند کا راس رئیس ہے
لکھی ہے کیا مصائب شبیر میں کتاب — بے مثل و بے بہا و فصیح و سلیس ہے
از بس پُر از لطافت و خوبی ہے یہ کلام — تاریخ بھی ذخیرۂ عقبیٰ نفیس ہے
۱۸۹۷ء

دیگر

گفتم از ہاتف کہ مداح حسین — کرد مدح آل در طرزِ نکو
رفت ذکر نظم پاکش ہر طرف — شہرۂ اشعار او شد چار سو
از پے تاریخ آن نظم لطیف — گفت ہاتف آفرین بر ذہن او
۱۳۰۵ھ

دیگر

چو مداح نبوشت مدح حسین	کہ باشد سبب از پئے مغفرت
پئے سال سمت نوشتم نظیر	زہے بے بہا توشئہ آخرت ۱۹۵۴ سمبت
دیگر	
تصنیف پاک حضرت مداح ذی وقار	ہر کس شنید از دل و جان مرحبا بگفت
طبع نظیر زار پئے سال نظم او	ذکر جناب آل رسول ہدا بگفت ۱۳۱۴ھ
دیگر	
ہے بے نظیر حضرت مداح کا سخن	واللہ کیا زبان فصیح و بلیغ ہے
گر ای نظیر ہے سنہ تصنیف کی تلاش	لکھدیجیے بیان بلیغ و فصیح ہے ۱۳۱۴ھ
دیگر	
نظم مداح ابن شیر خدا	آنکہ مثلش بود بہ خلق محال
فکر کردم چو بہر تاریخش	گفت دل بے بہا چراغ کمال ۱۳۱۵ھ
دیگر	
ای زہی تصنیف مداح حسین ابن علی	آنکہ نبوشت از برائے نذر شاہ دوسرا
بہر سال نظم او طبع نظیر از روے جد ۳	گفت زیبا ارمغان ۱۳۱۲ + ۳ھ یا ارمغان بے بہا ۱۳۱۲ + ۳ھ
دیگر	
مرحبا حضرت مداح کہ تصنیف ویست	قمر چرخ فصاحت کہ در معدن فیض
گفتم از ہاتف غیبی پئے سال نظمش	گفت از روے جواہم کہ زہی گلشن فیض ۱۳۱۲ + ۳ھ

گفتم الحال سن عیسوی مطلوب ست — گفت زیبا و قریب گہر مخزن فیض
۱۸۹۷ء

دیگر

مرحبا فکر مداح حسین ابن علی — آنکہ بے شبہہ بود روح سخن جان کلام
گفتم از ہاتف غیبی چو پئے تاریخش — گفت از روے ادب شمع شبستان کلام
۱۳۱۴ھ +۱
گفتم الحال بگوئی سن سمت۔ گفتہ — صاف پر نور و ضیائی مہ تابان کلام
۱۹۵۴ سمبت

دیگر

مداح نے لکھا ہی عجب ذکر شاہ دین — کیا فکر کیا طبیعت موزون ہی مرحبا
جسدم سنا نظیر کہ چھپنے کو ہی یہ نظم — مجھکو خیال قطعۂ تاریخ کا ہوا
ہاتف نے مجھکو با دل محزون صدا یہ دی — لکھدیجے حال کشتۂ صحرا ے کربلا
۱۳۰۸ھ +۷
سال محمدی کی جو تم کو تلاش ہی — لکھدو کہ حال کشتۂ صحرا ے کربلا
۱۳۲۶

دیگر

عجب میرے قبلہ کی طبع رسا ہی — کہ دھوم اُنکی تصنیف کی جا بجا ہی
غضب کی فصاحت ہی شعروں مین اُنکے — عجب وضع تحریر و طرزِ ادا ہی
کہین حال ضرب شجاعان رستم ہی — کہین ذکر مقتول تیغ جفا ہی
مجھے فکر تھی اسکی تاریخ لکھون — کہ یہ باعث اجر روز جزا ہی
کہی با سر جد یہ ہاتف نے تاریخ — یہ حال غم کشتۂ نینوا ہی
۱۹۵۱ +۳ سمبت

دیگر

حضرت مداح چون این دفتر بمثیل گفت / بہر تحصیل مثوبات و ثواب اخروی
خواستم از ہاتفی سال و سن تصنیف او / گفت ہاتف سال شان گویم بطرز بس نوی
بے نظیر و بے عدیلی سال نظمش ہجری است ۱۳۱۴ھ / سال فصلی - بے نظیر و بی عدیل ست آزکی ۱۳۰۴ ف
باز بے مثل ست و نادر سال نظم پاک او ۱۳۰۴ ف / بے نظیری بے عدیل و بے مثال ست عیسوی ۱۸۹۷ء

دیگر

عزادار شبیر مداح ذیجاه / فلک بارگاہی امیری کبیری
عزیز جہان افتخار عزیزان / خداوند ہندوستان را شیری
انوشیروان عدل جم اقتدارے / سکندر رو قاری فریدون سریرے
غریبان محتاج را چارہ سازی / ضعیفان مجبور را دستگیرے
دعا گویش از دل چہ شیخ و چہ شابی / ہوا خواہش از جان چہ برنا چہ پیرے
کتابے عجب پر ضیائے رقم کرد / کہ چرخ سخن راست مہری منیرے
دم فکر تاریخ ہاتف بمن گفت / ز نظیرے بگو نسخۂ بے نظیرے ۱۸۹۷ء

دیگر

خان بہادر کہ وقت فکر سخن / مدح سبط رسول داور گفت
ہرچہ گفتا بعون رب مجید / بے بہا بے نظیر بہتر گفت
چون کتاب مصائب شبیر / از پئے ذاکران سرور گفت
سال تاریخ او نظیر حقیر / بے بدل بے مثال دفتر گفت ۱۳۱۵ھ

قطعات تاریخ نتیجۂ طبع سلیم و ذہن مستقیم جناب سید محمد ابراہیم صاحب رضوی غوثنوی ہمشیر زادۂ جناب چودھری سید سردار علی صاحب مرحوم و حضرت مداح مدظلہ

لکھی ہمارے قبلہ و کعبہ نے کیا کتاب
یابے عدیل ہی یہ وسیلہ پئے نجات
جو شعر ہی لطیف ہی جو لفظ انتخاب
مضمون پر ضیا کی صفائی کو دیکھکر
ہاتف ستارہا ہی نوید از سر طرب

جو چشم دل کے واسطے نسخہ ہی نور کا
یابے بدل علاج ہی عفو قصور کا
کیونکر نہ اسپہ صاد ہو ہر ذی شعور کا
جلوہ مری نگاہ مین ہی شمع طور کا
مقبول آل پاک ہی ہدیہ حضور کا
۹+ ۱۳۰۶ھ

دیگر

سلام و خمسہ بذکر امام تشنہ دہن
برائے سال تمامش بدل چو ابراہیم
بگفت ہاتف غیبی زمن بہ نوک زبان

پئے ثواب چو مداح خوش نمود رقم
نمود غور د تامل و فکرہائے اتم
کہ ہست سال ز ہجری کلید باغ ارم
۷+ ۱۳۰۸ھ

دیگر

واہ واکیا جناب قبلہ نے
اس سے بہتر نہین کوئی تاریخ

نسخۂ غم لکھا ہی قابل داد
سخن منتخب یہ لکھد و صیاد
۹۵
۹۵+ ۱۸۰۲

قطعات تاریخ نتیجۂ ذہن رسا و طبع گوہر زا جناب سید محمد امیر صاحب

رضوی خلف رشید جناب سید فضل حسین صاحب متھروی

مداحِ حسین ابن حیدر	بنوشت کتابِ پاک و اطہر
در ذکر شہید راہ باری	مقتول ز جور قوم ناری
ہر کس کہ لطیف نظم آن دید	از جان و دلش بسی پسندید
میداشت امیر ہیچ و تابے	بہرِ تاریخ این کتابے
فکر سن ہندوی چو بنمود	ناگاہ بیافت دُرِّ مقصود
ہاتف ز سرش بگفت معقول	از فضل حسین گشتہ مقبول ۵ + ۱۹۴۹ سمت

دیگر

مداح چو ذکر آل فرمود	در نظم کہ پایہ اش بلند ست
فرمود سروش سال نظمش	منظوم لطیف دل پسند ست ۱۳۱۵ھ

دیگر

فرمود بمن چو قبلۂ من	کین گوہر مدح آل سفتم
بیساختہ بہر سال نظمش	سہ بار صد آفرین بگفتم ۳ + ۴۳۵ ف

دیگر

صاحبِ جاہ حضرتِ مداح	کر چکے ختم جب بیاض سلام
اور مد نظر ہوا کہ چھپے	تاکہ ہوں فیضیاب خاص و عام
سال تصنیف امیر نے لکھا	انتخابِ لطیف ہے یہ کلام ۱۳۰۴ ف

قطعات تاریخ عذب البیان شیرین زبان جناب محمد عبد الرحمان خان صاحب المتخلص بہ نیر والمخاطب بہ خانصاحب وکیل عدالت رہلی ضلع ساگر شاگرد حضرت یاس

قبلہ و کعبہ نے جو کی محنت — حق تعالیٰ اُسے کرے مقبول
اپنے اجداد کی ثنا خوانی — آپ نے کی ہو واہ کیا معقول
خُلق سے تو مطیع تھی دُنیا — کیا عقبیٰ کو اِسطرح سے حصول
فکر تاریخ جب ہوئی نیر — ہوئی اعداد غیب آ کے شمول
سُنکے اُسکو عدو ہوا بیدل — وصفِ آلِ رسول نعت رسول
۴ — ۱۳۱۹ھ

دیگر

نبی کی آل کی حضرت نے کی ثنا نیر — خدا سے پائینگے ثمرہ یہ اِس ریاضت کا
بیان کی ہو جہان آل پاک کی جرأت — ملائکہ کو کیا ہو مقر شجاعت کا
نظر سے گر گئی سب کے سخاوت حاتم — بیان کیا ہو جو شمہ کہین سخاوت کا
نکالے ڈھونڈ ھکے کیا کیا جواہر مضمون — ہر ایک شعر کو دریا کیا فصاحت کا
یہ وہ کلام ہو مشکل ہی جسکا مثل و نظیر — کہ جسنے دیکھا وہ قائل ہوا ذکاوت کا
سخنوروں کے کلامون مین ہو شریف کلام — کہ ذات آپ کی مجموعہ ہی شرافت کا
ملا ہو قیصر ہندوستان سے وہ درجہ — کہ ڈونکا بجتا ہی شہر مین انکی عزت کا
کلکٹری کے ہین عہدے پہ آپکے فرزند — صلہ ملا ہی یہ سلطان سے حسن خدمت کا

ہوا یہ شوق مجھے بھی کہ لکھون مین تاریخ	لکھا جو آپنے گلدستہ وصف عترت کا
سنائی ہاتف غیبی نے عیسوی تاریخ	قبالہ نادر ہی واہ باغ جنت کا ۱۸۹۷ء

دیگر

سید اولاد حسین نیک ذات	جو کہ ہین عالی نسب والا حسب
خوش رکھے اُنکو خداوند کریم	کوئی دنیا کا نہ ہو رنج و تعب
منکسر ایسے کہ سب سے جھکتے ہین	ہی یہی اُنکی ترقی کا سبب
کچھ سلام و منقبت فرمائے ہین	مدح کا ہی شوق اُنکو روز و شب
ایک گلدستہ مرتب کر دیا	نظم ہین عالی مضامین حسین سب
لکھدے تیر سال ترتیب اسطرح	مدح لکھی پاک عترت کی عجب ۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ سخن فہم و سخن سنج جناب منشی محمد عبد الحق صاحب اسسٹنٹ سٹلمینٹ افیسر ضلع سیونی چھپارہ ملک متوسط

ذی ہمم خان بہادر ڈپٹی اولاد حسین	نیک نیت جامع اخلاق والا دستگاہ
اختر برج نجابت گوہر درج شرف	معدن علم و فراست صاحب تمکین و جاہ
حق پسند و حق رس و ہم کاروان و کارکن	کون ہی اُنکے سوا سرکار کا یون خیرخواہ
اُنکی ماتحتی مین بارہ سال سے ہی یہ حقیر	وہ سدا لطف و کرم کی مجھپر رکھتے ہین نگاہ
فیض ہی ذرہ کو حاصل جسطرح خورشید سے	مجھکو وہ نسبت ہی اُنکی ذات سے بے اشتباہ
کیا لکھون اُنکی ثنا عاجز ہی اسمین میری عقل	وہ ہمیشہ خوش رہین ہی یہ دعا شام و پگاہ

لکھا مجموعہ اُنھون نے یہ سلامون کا عجیب — آخرت کے ہی سفر کو جو بلاشک زادِ راہ

کیا کلام شستہ و پاکیزہ و بےمثل ہی — ہی خلوص الفتِ آلِ نبی پر جو گواہ

عیسوی سن لکھا عبدالحق نے ازروے ادب — یہ ذخیرہ واسطے عقبیٰ کے کیا اچھا ہی واہ

۱+۱۸۹۶ء

قطعات تاریخ از صاحبِ ذہن و ذکا و طبع رسا جناب بہمن جی منیجر جی صاحب اسسٹنٹ سٹلمنٹ افیسر ضلع سیونی ملک متوسط

ز در قم مداح چون اکثر سلام و خمسہا — با کمالِ حسن و خوبی نیز با طرزِ عجیب

جملہ احباب داغ قطعۂ تاریخ سال — ند رنمودند و آوردند پیش ان لبیب

با مصنف چون تعلق دارم اندر بند و بست — اینکہ ما باشیم نائب او بود جائے نیب

یا فتم از بس چو خود را موردِ الطاف او — آرزو دیم بُد گذارم ہدیہ پیش آن حبیب

زین سبب بہمن ز یزدان خواست سال از در جو — تا مثالِ دیگران او را بود شرف نصیب

ناگہان ارشاد شد از درگہِ ہرمز مرا — از سر حسرت بگو تاریخ احوالِ غریب

۸+۵۸ ۱۳ نیز ہجری

دیگر

صاحب جاہ حضرت مداح — آسمان بارگاہ عرش مقام

کر چکے جب رقم بفضل الٰہ — حالِ سبطِ رسولِ تشنہ کام

مین نے اُس دم کہا بصد منت — ہاتفِ غیب سے یہ بعد سلام

تو تو واقف ہی میرے محسن ہین — سید نیک نام نیک انجام

اُنکی تصنیف پاک کی تاریخ — سب کہین اور مین رہون ناکام

ہاتفِ غیب نے کہا ہان ہان
نہ خفا ہو زبان کو اپنی تھام

مجھ سے ناحق تجھے گلہ کیون ہی
مجھکو کرتا ہی کیون عبث بدنام

کی کبھی تو نے خواہش تائید
قطعہ کوئی کبھی کیا ارقام

مین تو خود خیر خواہ اُسکا ہون
جو ہی مداح سبط خیر انام

خان بہادر مشیر قیصر ہند
منصف و خوش بیان خوش فرجام

سے بتاتا ہون مصرعۂ تاریخ
جس سے محظوظ ہون خواص و عوام

انتخاب زمانہ ہی مداح
انتخابِ کلام ہی یہ کلام

۱۲۶۶ یزدجردی

قطعات تاریخ نتیجہ طبع المعی لوذعی شیفتہ آل نبی جناب سید باسط علی صاحب باسط مترجم محکمۂ بند و بست ضلع سیونی چھپارہ ملک متوسط خلف الصدق جناب سید فضل حسین صاحب متھروی

آنچہ مداح باحوال شہ ذیشان گفت
حق ہمین ست چہ خوش گفت چہ خوش عنوان گفت

بہر تاریخ چو من فکر نمودم باسط
سن ہجریش دل من گہر غلطان گفت

۱۳۱۵ھ

دیگر

مرتب شد چو این مجموعہ الحق
اگر زو بہتر ندیدم در زمانے

ز مداح نبی و آل پاکش
بذکر سید تشنہ دہانے

نمودہ فکر باسط بہر سالش
فلک گفتہ بگو پر غم بیانے

۱۳۱۵ھ

دیگر

سید عالی نسب کو هست مداح حسین	عاشق آل عبا شیدای نام پنجتن
کرد چون تصنیف تضمین و سلام پر بکا	در عزای سبط احمد سید گلگون کفن
فکر تاریخش چو شد بشنید باسط این ندا	بی سر اندیشه گو ذکر شهید بیوطن
	۱-۱۳۱۶ھ

دیگر

باسط علی ز فضل حسین ست سرفراز	او غور و فکر کرد درین باب صبح و شام
تا که فتاد در کف او گوهر مراد	او بی بها ز عقد ثریاست لاکلام
پیشم گذاشت ماده بهر کتاب من	مطبوع طبع خاص و پسندیده انام
هاتف ز روی زایچه فرمود اینچنین	تاریخ و سال ست نو شا سال اختتام
	۱۳۰۹

دیگر

چو مداح ذبیح راه خالق	نوشته نظم خوش بهتر ز بهتر
ندکر ماتم شاه شهیدان	حسین ابن علی سبط پیمبر
پی تاریخ فصلی اش بصد عجز	دعا باسط نمود از رب اکبر
چنین القا به شد از روی الهام	پناه آفتاب روز محشر
	۳۱ ۱۳۱۰ ۱۰ھ

دیگر

بیا ساقیا هان بیا هان بیا	بیا بامی پر تگال سخن
بیا و بیار و بجامم بریز	از آن می که باشد زلال سخن
که تا در نشاطش فراموش کنم	ملال جهان در خیال سخن

که تا در نشاطش سرایم مدح	ازان خسروِ بے ہمالِ سخن
که مداح پیغمبر و آل اوست	که از وییست جاه وجلال سخن
چو او شہسوارے نیامد پدید	بدوران ما در مجالِ سخن
زہے یوسفِ مصر معنی که شد	ز لطفش جوان پیر زال سخن
زہے آفتابی که از مہر آن	شده بدر کامل ہلالِ سخن
زہے کاشفِ مشکلاتِ فنون	که ممکن شد از وی مجالِ سخن
چو از غایتِ لطف وفضل وکرم	توجه نموده بحالِ سخن
باندک زمانے مرتب نمود	چنین نسخهٔ بے مثالِ سخن
تو گوئی بیاراسته حجله	پئے نوعروسِ جمال سخن
شده بے سر چهد تاریخ آن	زہے آفتاب کمال سخن ۱۳۰۲ھ
شده بے سرِ چهد تاریخ آن	خہے آفتاب کمال سخن ۱۹۰۶ع
بگفته سروشِ بجان سال آن	خہے آفتاب کمال سخن ۱۹۰۰ + ۵۴ سمت
دلم سال فرمود از روے حق ۵۴	زہے آفتاب کمال سخن ۱۳۰۶ + ۸

دیگر

زہے مجموعهٔ رنگین بیانے	که زیبد گفتنش بستان مداح
معطر شد دماغ اہلِ عالم	ز خوشبوے گل وریحان مداح
سنِ ہندی سروشی با تبسم گفت ۲۰۰	بجو از نظم عطرافشان مداح ۱۲۰۰ ۱۰۵۴ سمت

دیگر

جناب خان بہادر رئیس والا شان
کہ فضل حق سے جو رتبے مین ہین مفخر ہند

خلیق و باذل و فیاض و قدردان ہنر
ہی بمثال جہان مین یہ فیض گستر ہند

انھون نے کیا ہی یہ مجموعہ سلام لکھا
زہے کلام سخندان نکتہ پرور ہند

کلام خان بہادر مشیر قیصر سے
مسیحی سال بلا چہ ہی اے سخنور ہند

یہ سال بکرمی باسط ہی بے سر و پا بات
کلام خان بہادر مشیر قیصر ہند

۱۹۰۴ء — ۹

۱۹۶۴ سمت — ۹

دیگر

چو مداح سرکار سبط رسول
امام امم سید نامدار

مرتب نمودہ کتابے عجیب
بذکر غنیم سرور بیدیار

پئے سال ترتیب باسط علی
خیالی بدل داشت لیل و نہار

بادہا تفی گفت از روے حق
بگو نظم سرکار عالی وقار

۴۸ — ۱۸۹۹ء

قطعات تاریخ شاعر شیرین سخن ذاکر جناب پنجتن جناب سید عباس علی صاحب جعفری المتخلص بہ فرد الہ آبادی

مژدہ باد از من زار بہ والا گہران
گوہر پاک برون آمدہ از کان سخن

ہان نہ بینند بہ دُر عدن و لعل یمن
ہان بہ بینند باین لعل بدخشان سخن

ہان زجانش عوض آرند کہ من می آرم
یوسفی بر سر بازار ز کنعان سخن

ہان مرتب شدہ مجموعہ مداح امام
آنکہ از نسبتش افزود چنین شان سخن

تان بہ بینند و بہ سنجند و بگویند کہ بود	پیش ازین ہم بجہان این ہمہ سامان سخن
سال آن فرد بسمت پئے نذر سرکار	گفت دل روح سخن مصحف ایمان سخن ۱۹۵۴ سمت

دیگر

دیکھا جنھنے جو یہ نیا گلشن	یعنے مداح کا ریاض سخن
گلِ مضمون سے تختۂ قرطاس	باغ فردوس ہر ہے چشمک زن
فکر تاریخ کی ہوئی جو زیاد	ہوگئی فرد طبع کو الجھن
کہ سر آسمان سے آئی ندا	مہر و مہ کی طرح رہے روشن ۱+۱۳۱۴ھ

دیگر

چو مداح سرور نوشت این کتاب	بذکرِ حسین علیہ السلام
پئے سال طبعش رقم کرد فرد	بیاضِ پئے ذاکرین امام ۱۹۹۸ء

قطعات تاریخ نتیجۂ فکر ذاکرِ جناب سید الشہدا و زائر خامس آل عبا جناب شیخ رضا حسین صاحب سونی پتی ضلع دہلی

عجب مداح نظم جان فزا گفت	بذکر بادشاہ اِنس و ہم جان
ز روے بسملہ سال تمامش	رضا گفتہ بہار باغ ایمان ۱۳۱۳+۲ھ

دیگر

سید پاک ذات و نیک نہاد	یعنی مداح بادشاہ انام
کرد تحریر در غمِ شبیر	خمسہ ہاے غریب و نیز سلام

هر که بشنید گفت در وصفش — هست لاریب پاک صاف کلام
از رضا سال هاتف غیبی — گفت - افسانهٔ غم و آلام
۱۳۱۵ھ

دیگر

والا حسین رفیع همم که عدیلش نیست بخلق دگر — خوش گفت و سلام و خمسه بسی در صفت امام جن و بشر
حقا که کتابی خوب بود و مقبول دل هر اهل بصر — تاریخ بگفت سروش حسین ز رضا نذر حسین گہر
۱۳۱۵ھ

دیگر

حضرت مداح نے جس دم رقم کی یہ کتاب — مندرج ہی جسمین حالِ خسرو دنیا و دین
دیکھکر اُسکو رضا مین نے کہی تاریخ یہ — ہدیہ مداح زیبا ہی یہ بہر ذاکرین
۱۳۱۵ھ

قطعات تاریخ چکیدهٔ قلم اعجاز رقم سید ظہور حسین صاحب نقوی واسطی امروہوی خلف الصدق جناب سید سردار علی صاحب مرحوم و اہلکار کمشنری جبل پور

خوشا نظم مداح رطب اللسانی — که بہا ہم بستہ عذب مقالش
چو شد فکر تاریخ فرمود ہاتف — بحار غم آل پاک ست سالش
۱۳۱۵ھ

دیگر

جناب خان بہادر فرید عصر و وحید — که حل نموده بطبعش ہمہ مقاصد نظم
بذکر آل محمد چو این کتاب نوشت — ز فخر روح امین شد باو مساعد نظم
محال ہست که در معرض بیان آید — ز حسن محامد مداح یا محامد نظم

ظہور فکر نمودم چو بہر تاریخش	براے سال بگفتہ دلم ہی شاہد نظم ۱۳۱۰ھ

دیگر

نظم مقبول چو مداح نوشت	عاشق ابن علی آل نبی
ہاتفی بادل شادان تاریخ	گفت منظور جناب مہدی ۱۳۱۰ھ

قطعات تاریخ طبعزاد صاحب ذہن وقاد جناب سید اصغر حسین صاحب نقوی واسطی امروہوی خلف الصدق جناب سید سردار علی صاحب مرحوم وہلکار بندوبست

لکھا ہی جو مجموعہ مداح نے	سلام و مخمس کا باصد صفا
لطافت پہ مضمون کے گر ہو نظر	ترو تازگی مین ہی جنت فضا
بہ تفصیل و تصریح تحریر ہی	جو دشت بلا کا تھا سب ماجرا
روایت صحیحہ ہی اسمین رقم	مطابق حدیثوں کے سب ہی لکھا
رقم ہی وہ احوال آل نبی	رقم ہی وہ حال شہید جفا
کہ سنکر جسے پارہ پارہ ہو دل	نکل آئے منھ سے جگر بر ملا
گنہ کے مرض کو یہ اکسیر ہی	عوارض کو عصیان کے ہی کیمیا
ہوئی فکر تاریخ کی جو مجھے	تو ہاتف کی آئی فلک سے ندا
کہ اصغر زروے بشارت کہو	یہ نسخہ گنہ کے مرض کا لکھا ۱۹۵۲ سمت

دیگر

چو شد منظوم از مداح حال شاہ تشنہ لب
کہ باشد از غمش بر قلبہائے مومنین داغی
پئے سال مسیحی فکر چون کردم بدل اصغر
زمن فرمود ہاتف سال باشد با فضا باغی

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع سلیم وفکر مستقیم جناب سید سیادت حسین صاحب نقوی امروہوی

سنا نظم مداح کی کیا لکھون
کلام ایسا دیکھا نہ ابتک سنا
کہین بیمثال اسکو تو ہی درست
کہین لاجواب اسکو تو ہی بجا
یہ کہتے ہین وہ بھی ہی سحر حلال
ادب سے جو کہتے نہین معجزا
یہ بس مختصر اسکی تعریف ہی
نہ ہی اور نہ ہو گا نہ ایسا سنا
خدا کی عنایت سے حسب مراد
مرتب یہ مجموعہ جب ہو چکا
کہین اسکی تاریخ احباب نے
کہ ہی شاعرون کا یہ ہی قاعدا
مجھے بھی ہوس اسکی پیدا ہوئی
کہ ملجائے اچھا کوئی مادا
سنا تھا جو ہمت کوئی گر کرے
مدد آپ کرتا ہی اسکی خدا
بھروسا اسی بات کا کر کے بس
نہ تھا مادہ پر ارادہ کیا
یہی فکر طائر تھی بس رات دن
اسی دھن مین رہتا تھا صبح و مسا
مثل ہی کہ جوئندہ یابندہ ہست
غرض ایک دن ذہن جو لڑ گیا
نہ ہاتف کی بھی ایک پھر تو سنی
خدا جانے کیا کیا وہ کہتا رہا
سر حالم شام کرکے قلم
لکھا مین نے ذکر شہید جفا
۱۳۲۳ھ

قطعات تاریخ از نتائج طبع فضیلت و کمالات دستگاہ جناب مولوی سید الطاف حسین صاحب پروفیسر عربی مہاراجہ کالج جے پور

فکر جناب خان بہادر سے اندنون	مجموعۂ سلام و مخمس ہوا اینا
تاریخ نظم کے لیے دل نے یہ رأی دی	دار السلام اِسکا عوض ہوئے گر دعا ۱۳۱۵ھ

دیگر

نسخۂ نو بشد به طبع ایدر ۱۳۱۵ھ	فکر مادح بلی چه بهتر ستہ ۱۳۱۵ھ
بود در ذکر خمسۂ نجبا ۱۸۹۷ء	لائق و اہل من تذکر شد ۱۸۹۷ء

قطعہ تاریخ حکمت و حذاقت مآب جناب ڈاکٹر حبیب الله صاحب حبیب ڈاکٹر سونی چھپارہ متوطن اکہ آباد

این کتابی نوشت چون مداح	آرزوے دلش حصول آمد
زانکه از بارگاه ممدوحش	حکم ندرت بشد قبول آمد
سال آن ای حبیب از سر ہوش	ذکر جان و دل رسول آمد ۵+۱۳۱۰ھ

قطعہ تاریخ من تصنیف جناب سید خجستہ شعار ذاکر و زائر جناب سید ابرار المعروف بہ محب حسین ساکن ضلع بجنور

غلام شبر و شبیر ہم محب حسین	خطاب یافتہ مداح کو ز روز الست
سلام و خمسہ چو تصنیف کرد بہتر بود	ہمین حق ست خوشا زاد آخرت بربست

چو فکر سال تمامش نمودم از دل خود — گذشت شب ہمہ ما را باین کشاد و بست
بگوش من ز سر خویش گفت ہاتف غیب — بیان فدیۂ ذبح عظیم تاریخ ست
۵+۱۸۹۲ء

قطعات تاریخ از نتائج طبع شاعر بے بدل و ناظم عدیم المثل جناب منشی محمد عیسی صاحب اہلکار محکمۂ جنگل ضلع سیونی متوطن ضلع بجنور

کتابے چون رقم فرمود مداح — بہ ذکر سرور گردون مکانے
عیان شد سال نظمش ای مسیحا — ز نظم شاعر رطب اللسانے
۱۹۵۷ ستمت

دیگر

ای تو مداح حسین و آل تو ممدوح ہمہ — ایکہ باشد مدح تو در زبان شیخ و شاب
نظم فرمودی بذکر شاہ زیبا نسخۂ — از پئی نذر امام و از پئی کسب ثواب
چون پئے تاریخ تصنیف جناب آمد خیال — یافتم تاریخ از تاریخ تصنیف جناب
۱۸۹۷ء

دیگر

چو این نسخہ تشریف اتمام یافت — مسیحا مرا فکر تاریخ بُد
بگفتا دلم بے سر احتمال — پئے سال ترتیب ترتیب شد
۱۳۱۶-۱ھ

دیگر

مداح کے کلام کی کیسا مدح ہو بھلا — یہ نظم ہے وہ نظم جو ہے افتخار نظم
تاریخ کی جو فکر ہوئی مجھکو ای مسیح — رضوان پکارا لکھدے گل نوبہار نظم
۱۳۰۴ھ

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع روشن جناب سید خورشید علی صاحب امین

ضلع سیونی چھپارہ ملک متوسط متوطن الہ آباد

مداح نے جو مقتل شہ مین لکھی کتاب ۔ مقبول بادشاہ دو عالم یہ نظم ہی
روتے ہین سنکے حور و ملک انس اور جن ۔ واللہ نوحہ خیز ہی پرغم یہ نظم ہی
بے روے جہد سال یہ خورشید نے لکھا ۔ عطر گل حدیقۂ ماتم یہ نظم ہی
۱۹۵۷-۳ سمت

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع گہربار سید خجستہ اطوار جناب سید محمد علی صاحب خلف الصدق سید امداد علی صاحب نمبردار رئیس قصبۂ اول ضلع متھرا و برادر حضرت مداح مدظلہ

مطبوع چو گشت این بیاض پرنور ۔ از صدقۂ سلطان زمن با تزئین
بے روے جہد ہاتف غیبی از من ۔ سال طبعش بگفت . نذر شہ دین
۱۳۱۹-۳ھ

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع فصاحت شعار بلاغت آثار اوحد الزمن سید محمد حسن ابن المرحوم ڈپٹی سید احمد حسین صاحب و برادر حضرت مداح مدظلہ رئیس قصبۂ اول ضلع متھرا

چون مرتب گشت این نادر کتاب ۔ بہر تحصیل ثواب سرمدی
ای حسن سال تمامش ہاتفی ۔ گفت ۔ منظور جناب احمدی
۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ بدیع نتیجۂ افکار رفیع جناب مولوی محمد مرتضی خان صاحب رئیس ضلع سیونی چھپارہ

جو مداح نبی و آل پاکش این کتابی را ۔ پی کسب ثواب و ہم برای یاد ناش گفت

سروش غیب بے رو جرح از مرتضی الحق | شہادت نامۂ شبیر - سال اختتامش گفت
۱۳۱۵ھ - ۲

قطعہ تاریخ من جانب زائر جناب سید الشہدا و تعزیہ دار جناب آل عبا سید فرخ حسین صاحب المعروف بہ داروغہ جی ابن سید مردان علی صاحب مرحوم جعفری الہرسری

کتاب با صفا نوشت چون مداح در ماتم | پی اظہار حال سید غمناک تاریخ ست
زری بارک اللہ گفت فرخ سال اتمامش | کلام پر ضیا و با صفا و پاک - تاریخ ست
۱۳۱۳ھ + ۲

قطعہ تاریخ از جناب مستطاب مستغنی عن الخطاب جناب سید تراب علی صاحب رضوی ڈپٹی کلکٹر پنشنر اخی المعظم جناب حضرت مداح مدظلہ

چونکہ عزیز من بہ نظم بہر ثواب آخرت | حال مصائب حسین سید تشنہ کام گفت
فکر چو کردم ای تراب از پی سال آن خرد | بے سر بحث سال او - ذکر شہ انام گفت
۱۳۱۷ھ - ۲

قطعہ تاریخ نتیجۂ صاحب ذہن و ذکا اوحد الکونین جناب میر سید حسین صاحب رضوی پھرسری ڈپٹی کلکٹر ممالک مغربی و شمالی برادر زادۂ حضرت مدظلہ

چو عم من زروے پاک اخلاص | نمودہ نظم حال شاہ دیجاہ
پی تاریخ اتمامش بہ ہجری | بکردم در دل خود فکر ہر گاہ
زر دی وجد سید ہاتف غیب | بہ من گفتہ - حدیث ماتم شاہ
۲ + ۱۳۰۹ = ۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ چکیدۂ خامہ عنبر شمامہ سمی امامین سید جعفر حسین صاحب رضوی پھر سری سب جج ممالک مغربی و شمالی برادر زادۂ حضرت مداح مدظلہ

عم من چون نوشت ای جعفر — خوش کتابی بہ حال خسرو دین
قلزم مغفرت۔ بود سالش — از سنین مسیح باتمکین
۱۸۹۷ء

قطعات تاریخ طبعزاد عرفی دوران و خاقان زمان سید مرتضی حسین صاحب جعفری پہر سری وکیل عدالت مہابن ضلع متھرا

سید ذی وقار نے جب یہ لکھی کتاب غم — صاف و سلیس و بیدل خوشتر و خوب و بے بہا
دفتر ماتم حسین باعث آہ و شور و شین — زینت مجلس عزا ذکر شہید کربلا
تھا مین غریق بحر فکر بہر تلاش سال نظم — توشۂ عاقبت یہ ہی ہاتف غیب نے کہا
۱۳۱۴ھ

دیگر

وہ کلام لطیف نظم ہوا — جس کا شہرہ جہان مین ہیم ہی
جس کا ہر ایک مصرعہ موزون — مجلس غم کا نخل ماتم ہی
جسکی ہر بیت کے صلہ مین اگر — قصر خلد برین سے ملے کم ہی
جس کا ہر اک سلام باتسلیم — زینت مجلس محرم ہی
فکر تاریخ کی جو مجھکو ہوئی — کہا ہاتف نے نیر غم ہی
۱۳۱۵ھ

دیگر

واہ کیا خوب لکھی مدح ریاض زہرا — نظم گلریز ہین یہ گلشن جنت پھولا
فکر تاریخ ہوئی مجھکو تو بولا رضوان — کیون نہین کہتا گلستان شہادت پھولا

۱۳۱۵ھ

دیگر

جناب سید اولاد حسین ذاکر مداح — وحید عصر و یکتاے زمان خامۂ یزدان
براے اکتساب اجرایں کار نکو کردہ — رقم زد نظم نادر در عزاے سرور ذیشان
بفکر مدحت مداح ممدوح جہان بودم — دلم در سال نظمش گفت یکتاے سخن سنجان

۱۳۱۵ھ

قطعات تاریخ از تصنیفات شاعر ذکی و ماہر فن شاعری جناب سید ذاکر حسین صاحب جعفری پہر سری برادر حضرت مداح مدظلہ

قبلۂ من سید اولاد حسین — خان ذیشان قدوۂ ارباب دین
نخل بستان شہنشاہ نجف — سرو گلزار امام ہشتمین
عالم و فاضل فقیہ و متقی — مقتداے اتقیاے اہل دین
از سخایش اہل دنیا مستفیض — وز کلامش مستفید ارباب دین
جمع فرمودہ کلام نظم خویش — بہر نفع ذاکرین و مومنین
اقتباسش جملہ ز آیات و حدیث — وز کلام سالکان راہ دین
حبذا نظم لطیف و معجزش — لفظ لفظش سبحۂ دُرِّ ثمین
بہر سالش ذاکر از روے ادب — گفت مدح آل خیر المرسلین

[illegible]

دیگر

خان بہادر قبلہ و کعبہ	غربا پرور خیر مجسم
سرورِ ریاضِ شاہِ ولایت	نورِ نگاہ سید عالم
عالم و فاضل فخر اماثل	سید باذل غیرتِ حاتم
راکع و ساجد فخر اماجد	عابد و زاہد قائم و صائم
جملہ کلام نظم معجز	گفتہ خود فرمودہ فراہم
نعت پیمبر خاصہ داور	صلی اللہ علیہ وسلم
مدحتِ حیدر ساقی کوثر	خواجۂ قنبر افسر عالم
ذکر مصائب حال نوائب	سید شہدا شاہِ دو عالم
ذاکر از پے سال ختمش	گفت - جدید بیاض ماتم ۱۳۱۵ھ

دیگر

جناب قبلہ ام خانِ بہادر	معینش باد ہر دم فضل یزدان
ز اولاد حسین اولاد حسین ہست	گلِ باغِ جناب شاہ مردان
محب احمد و زہرا و حیدر	فدائے نام حسنین از دل و جان
فصیحی منشیِ جادو نگارے	بلیغی نکتہ پردازی سخندان
غنی گلہائے نظم روح پرور	فدائے حرف حرفش صد گلستان
ز نظمِ شان خجل نظمِ نظامی	ز نثرش نثرِ نثرہ گشتہ بیجان
کنون از گفتۂ خود جمع فرمود	کلام ذکر سلطان شہیدان

بگو ذاکر بہ یک مصرعہ دو تاریخ … خوشا نظم عقاید خان ذیشان
۱۸۹۷ء ۱۸۹۷ء

دیگر

قبلہ و کعبہ سید ذیجاہ … تا هرشش باد خالق عالم
جمع فرمود چون کلام خود … مدحت آل سید اکرم
ذاکر از بہر سال تاریخش … شرح حال بتشیبان گفتم
۱۳۱۵ھ

قطعات تاریخ نتیجۂ طبع سلیم و ذہن مستقیم جناب سید آل محمد صاحب جعفری پہرسری سب رجسٹرار ملک متوسط تحصیل سونگیلی ضلع بلاس پور

مداح پاک آل محمد چو از خلوص … تیار کرد زاد سبیل رہ مآل
یعنی نمود نظم مصائب بجد و کد … طوریکہ نیست در صفتش جای قیل و قال
این بندۂ حقیر کہ آل محمد ست … در دل نمود فکر پی سال این مقال
الحق شنیدم از سر الہام این ندا … نور بیاض مہر بگو از برای سال
۱۳۱۴+۱ھ

دیگر

اللہ ری نظم حضرت مداح خوش بیان … روشن ہی جس سے بدر کی صورت کمال نظم
سب کی نظر سے گر گیا نور فروغ مہر … دیکھا ہی جبسے جلوۂ حسن جمال نظم
ہاتف نے دی صدا یہ وہین بے سر الم … لکھ دفتر فصاحت مداح سال نظم
۱۳۱۶-۱ھ

قطعہ تاریخ از نتیجۂ فکر ذاکر سلطان زمن جناب سید صدیق الحسن صاحب

جعفری بہر سری رونیو انسپکٹر ضلع چاندہ مُلک متوسط

جس گھڑی حضرت مداح نے لکھی یہ کتاب
سب عزیزون نے لکھیں شوق سے اسکی تاریخ
ملتجی ہو کے بصد عجز زروے اخلاص
اُسکو ہاتف نے ندا دی یہی از رے جواب

جسمین ہے حالِ حسین ابن علی با شد و مد
تب تو صدیق کے بھی دلمین ہوئی اِسکی کد
چاہی حضرات ائمہ سے بحد اِسمین مدد
سال تاریخ تو لکھ چشمۂ فیضِ سعید
۱۳۱۲ + ۲ ھ

قطعہ تاریخ طبع روشن ذاکر جناب پنجتن جناب سید محمد علی صاحب خلف الصدق جناب سید مصطفےٰ حسین صاحب مرحوم جعفری بہر سری

لکھا مداح نے مجموعہ کیا خوب
لکھی ہر ایک نے جب اُسکی تاریخ
کہا ہاتف نے یون از روے طوبیٰ

بحالِ بادشاہِ دین و دنیا
خیال اِسکا ہوا مجھکو بھی پیدا
محمد لکھدے باغ روح زہرا
۱۳۰۶ + ۹ ھ

قطعہ تاریخ ذکی وفہیم جناب سید ابرار حسین صاحب رضوی تحصیلدار سیہورہ ملک متوسط خویش حضرت مداح مدظلہ

جبکہ مداح چون نظمی نوشت
چون درین شد ذکرِ باغ فاطمہ
بایقین نظم تریاہست نظم
خواستہ ابرار تا سازد رقم
از سرِ ہم ہاتفی گفتہ بہ من

در بیانِ میہمانِ کربلا
چون نگویم بوستانِ کربلا
از بیانِ مہوشانِ کربلا
سالِ نظمِ داستان کربلا
ماجراے کشتگان کربلا
۱۲۹۹ + ۵ ف

قطعہ تاریخ از تصنیف زیب و سادۂ مسند کمال و زینت سجادہ ابہت و اجلال جناب سید آل محمد صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع منڈلہ ملک متوسط خلف الرشید جناب قبلہ مداح مدظلہ

والد ماجدم بصد کوشش	خوش کتابی نوشت باصد زین
کہ دران ہست حالِ شاہ شہید	فدیۂ رب و ہادی ثقلین
خواست آلِ محمد از تہ دل	چون پے کسب عزتِ دارین
کہ نویسد بآن کتابِ شریف	سال از ہجرت شہ کونین
یافت تاریخ باسر برکت	از بیان غم امام حسین

۱۳۱۳

قطعات تاریخ نتیجہ فکر رزین وطبع رنگین جناب سید مظاہر حسین عرف عبد اللہ صاحب تحصیلدار لکھنا دون برادر زادہ جناب مداح مدظلہ

تصانیفات عم ذوی حشم کا	برائے طبع مجموعہ ہوا نظم
پئے تاریخ مظہر نے جو کی فکر	ندا ہاتف نے دی لکھدے خوشا نظم

۱۸۹۷ء

دیگر

جناب عموی والا گہر را	شدہ طبع تصانیفش چو مقصود
پئی تاریخ ختمش مظہر زار	ز سال عیسوی چون فکر نبود
سر دشمن شکستہ گفت ہاتف	بجو سال از بیاض نظم محمود

قطعات تاریخ ناظم ملک معانی و ہادی مسلک سخندانی جناب

سید آل حسن صاحب رضوی پہر سری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع نرسنگہپور ملک متوسط خلف جناب مداح مدظلہ

بذکر شہنشاہ گردون جناب	امام امم ہادی شیخ و شاب
سلام و مخمس بطرز لطیف	رقم کرد چون والد این نحیف
پسندید ہر کش بدید و بخواند	ز حسن فصاحت بحیرت بماند
حسن کمترین خادم آنجناب	بسالش بدل گشت چون پیچ و تاب
سروشی بدو کرد زینسان مقال	کہ ای ذرۂ آفتاب کمال
چرا ای کنی اینقدر فکر ہا	بیا سال تاریخ بشنو ز ما
بجو سال ہجری ز روی اصول	ز اذکار اسباط پاک رسول
	۱+۱۳۱۴ھ
مسیحی عیان می شود لا کلام	ز اذکار اسباط خیر انام
	۱۸۹۶ء

دیگر

این نظم چہ نظم ست بذکر شبیر	بہر مرض گنہ دوا ے مداح
مخدوم زمان گشت ز مدح شہ	ای صل علی نجبت رسا ے مداح
یابد بجنان قصر طفیل حسنین	مقبول کند دعا خدا ے مداح
بنمود حسن فکر برا ے تاریخ	کو ہست سیکے زلہ ربا ے مداح
او یافتہ سال آن ز روے الہام	توقیع نجات از برا ے مداح
	۱+۱۳۱۴ھ

قطعات تاریخ نتیجۂ شہسوار میدان فصاحت و یکہ تاز میدان بلاغت

جناب سید محمود الحسن صاحب جعفری پہرسری اسسٹنٹ سٹلمنٹ افسر چانده ناک متوسط ہمشیرزاده جناب مداح مد ظلہ

نوشتہ نظم در حال شہ دین	چو مداح دل و جان ہمیسر
رسیده شہره اش از شرق تا غرب	صدائے مرحبا برخواست یکسر
عجب نظم ست وہم پرغم بیان ست	کہ مثل او بود در دہر کمتر
پئے تاریخ او کردم چو فکرے	ندا آمد بگوشم این مکرر
بگو محمود سالش این ز ہجری	حدیث ماتم دلبند حیدر ۱۳۱۵ھ

دیگر

در بیان خامس آل عبا	نظم زیبائے نوشتہ خال من
ذاکر و مداح اولاد حسین	زبدة السادات من وجہ حسن
شاعر عذب البیان رطب اللسان	نطق بند طوطی شکر شکن
گلشن آرائے معانی جدید	تازگی بخش مضامین کہن
طبلۂ گوہر دہانش از زبان	موجۂ کوثر زبانش در دہن
از فیوض خامۂ گلریز او	صفحۂ قرطاس شد گل پیرہن
بیش از ہار کلام پاک او	سبزۂ باغست خضرائے دمن
وه چہ تحریر و چہ آئین السطور	سبزہار دیده بر نہر لبن
بہر فکر سال آن حیران بدم	گز سروش آمد بگوشم این سخن

از پی تحسین باین محمود نظم	مرحبا بر یک بگفت از پنجتن
	۷۵۱+۵+۵۰

دیگر

آنکه در انجیل اسم پاک بابش ایلیات	آنکه در تورات نام جد پاکش ماوماد
آنکه اُمش را محمد بضعة منی بخو اند	آنکه عمش را خدا بال و پر از یاقوت داد
آنکه او را جز علی همسر نباشد در غزا	آنکه او را جز حسن ثانی نباشد در نژاد
آنکه جنبانید جبریل امین گهواره اش	آنکه میکائیل به در چون چاکرانش ایستاد
آنکه روز عید آمد حله هایش از بهشت	آنکه ایزد خاطرش زانمار جنت کرد شاد
آنکه در روز ازل بار الم از خود گرفت	آنکه حق او را به سر تاج شفاعت برنهاد
آنکه جایش بد به دوش رحمة للعالمین	آنکه ملجایش بُد آغوش بتول پاکزاد
روز عاشورا بوقت عصر در کرب و بلا	فرق پاکش از قفا ببرید شمر بدنژاد
در بیانش نظم زیبائے نوشته خال من	نام او ماناد در دنیا الی یوم التناد
از سر الہام گفته سال تاریخش سروش	کنه تفسیر حروف کہیعص
	۱۳۱۴

قطعات تاریخ تصنیف منیف نتیجه طبع لطیف جناب سید فضل رسول صاحب رضوی پهرسری شاگرد جناب حضرت انس مرحوم برادرزادهٔ جناب قبله حضرت مداح مدظله

سید ذی رتبه و نام آور اولاد حسین	پاک مشرب پاک طینت پاک نسبت پاکذات
در عطا و مکرمت فرد است مابین دو کون	در سخا و جود یکتا در میان شش جهات

قدوهٔ ابرار نزد مومنان زیر فلک	زبدهٔ اخیار بالاے زمین پیش ثقات
ہست سٹلمنٹ افسر بحال و پیش ازین	بود اسسٹنٹ آن بزرگ پاک ذات از خوش صفات
چون براے اکتساب خیر و تحصیل ثواب	جمع فرموده سلام و خمسها و نوحه جات
ده چه مجموعه که ہر سطرش عقیل حق نگر	راست می فہمند نشان میل منہاج نجات
رتبهٔ عالی و اجر خیر حق او را دہاد	بہر پیغمبر که زو شد رونق صوم و صلوة
خواسته تاریخ سالش سید فضل رسول	کان بزرگ او راست عم نامور در کائنات
نام آن گشته بیاض بت صوری سال آن ۱۳۱۵ھ	پانزده مرقوم شد بر یک ہزار و سه مأت
پس ازین مصرعه بر آید جمله اعداد سنین	آسمان داده صداے باقیات الصالحات ۱۳۱۵ھ

دیگر

چند امجموعهٔ اشعار غم	جسمین ہی حال حسین دل ملول
اسکا ہر نقطہ ہی پیش نکتہ بین	خال روے شاہد حسن قبول
جامع اسکے میر اولاد حسین	عاشق ذریت پاک بتول
کل کے دانا چہ حدیث وچہ کتاب	سب کے عالم چہ فروع وچہ اصول
قطعۂ تاریخ کی جب فکر کی	جس سے علم وقت ہوتا ہی حصول
دی صدا فوراً سروش غیب نے	ہی یہ کار مختصر بیجا ہی طول
مادہ بالطف اس مصرعہ مین ہی	با ادب کہ سید فضل رسول ۱۳۱۵ھ

قطعۂ تاریخ نتیجۂ طبع ملیح و ذہن فصیح جناب سید نظیر الحسن صاحب

نواب رضوی پہرسری برادر زادۂ جناب مداح قبلہ مدظلہ

عمِ من چون بہ غمِ سبطِ رسول ثقلین — نظم بنوشت بصد زین بحسن اسلوب
سال اتمام زمن پیرِ خرد ای نواب — از سرِ درد بفرمود بیان مرغوب
+۴ ۱۳۱۱ھ

قطعۂ تاریخ طبع ذہین و فکرِ رزین جناب سید مقصود الحسن صاحب جعفری پہرسری سب انسپکٹر پولیس ہمشیرزادۂ جناب قبلہ مداح مدظلہ

بہر تحریر سلام و خمسہا — خال من چون کرد عہد استوار
خوش نوشتہ حال شاہِ کربلا — از کتب ہاے عزا بالاختصار
گشت آن مجموعہ قدر یک بیاض — از عنایاتِ رسول کردگار
فکر کردہ بہر سالِ ہجریش — در دلش مقصود چون لیل و نہار
بلبل سدرہ زرے باغ سال — گفتہ نخلِ آرزو آوردہ بار
+۲ ۱۳۱۳ھ

قطعات تاریخ نتیجہ طبع جلی و ذہن ذکی جناب سید آل علی صاحب رضوی پہرسری نائب تحصیلدار مرواڑہ ملک متوسط خلف جناب قبلہ مداح مدظلہ

جناب قبلہ و کعبہ نے اے دل — لکھا جو حال شاہِ انس و جان کا
سلام و خمسہ مین با طرزِ زیبا — ہوا شہرہ بہت حسن بیان کا
لکھی ہر اک نے اسکی سال تاریخ — دکھایا زور طبع نکتہ دان کا
ہوئی آل علی مجھکو بھی یہ فکر — لکھون تا سال مین اس حرزِ جان کا

سر طوبیٰ سے رضوان نے کہا سال ۹ — قبالہ ہی یہی باغ جنان کا
۱۳۰۶ + ۹ = ۱۳۱۵ھ

دیگر

چون والد حقیر که مداح آل هست — شیدای اهلبیت محمد کمال هست
فرمود از خلوص دل این نسخه را رقم — در حال سبط ختم رسل شاه محترم
یعنی حسین کشتهٔ بیداد اشقیا — مظلوم کربلا و شهید ره خدا
بستود هر که دید کلام رزین او — صد آفرین بخواند به نظم متین او
الحق که وصف آن نبود حد چون منی — خورشید پر ضیاست نه در خورد روزنی
آل علی که بندهٔ از بندگان اوست — در حضرتش بصد ادب این ارمغان اوست
در خاطله سه ماده آمد بروی کار — افتد اگر قبول زهی عز و افتخار
بی روی اختلاف رقم گشته بهر سال — آرام روح حور ارم مرصد مآل
۱ – ۱۳۱۶ھ
فصلی ازان بر آمده بی نقص و ازدیاد — آرام روح حور ارم مطلع مراد
۱۳۰۵ف
از عون آل کرده مسیحی چنان ظهور ۳۱ — آرام روح حور ارم صدر را سرور
۱۹۶۶ + ۳۱ ع

دیگر

این نامه چو مداح نموده بنیاد — در حال حسین امام پاکیزه نهاد
گفتند بسالش ز سر پردهٔ غیب — توقیع قبول مهدیش روزی باد
۱۳۱۲ + ۴ ھ

قطعات تاریخ نتیجهٔ طبع شیدا ے آل رسول الثقلین جناب سید آل حسنین صاحب رضوی پہرسری خلف جناب قبله

راح مدظلہ

والد ماجدم چو نظم نمود — حالِ مظلوم کشتۂ شمشیر
سالِ حسنین گفتم از سرِ وجد — ماجرای مصیبت شبیر
۶–۱۹۰۶ء

دیگر

جناب قبلہ چو نوشت نظم پر غم و رنج — بذکر بادشہ خوش خصال و نیک سرشت
ہر آنکہ خواند بفرمود واقعی راح — چہ خوب تخم عمل از برای عقبی کشت
رقم بمعجمہ تاریخ گشت بی سر پاک — چنین نزیب زفیض بن نبی بہشت
۲ — ۱۸۹۹ء

دیگر

خجستہ والدم آن سید کہ روز ازل — زفضل طینت آلش قضا نمودہ سرشت
بری ز دوستی دشمنانِ آل بود — چنان کہ دور بود رحمتِ خدا از کنشت
ولای آل کسی را کہ نیست مخذول ست — ز دودمان قریش ست و گر ز دودہ چشت
چہ آل آلِ محمد کہ کشتی نوح ست — سفینہ کہ تبہ شد کسی کہ آنرا ہشت
بذکر سید شبان خلد امام حسین — سلام و خمسہا پاکیزہ و شگرف نوشت
چو یافت مزرعہ عقبی جہانِ فانی را — چہ خوب تخم عمل از برای فردا کشت
خوشا کتاب کہ سرتا بہ پاست پاک ز نقص — چنان کہ نامۂ اعمال صالحان از زشت
زہی طراوتِ گلہای باغ مضمونش — کہ در مقابل آن خار ہست ہشت بہشت
بدوست برد و سلام ست ہمچو نار خلیل — ز گرمی تف‌تفش قلب دشمن ار چہ برشت

رقم بعجمہ تاریخ گشتست بے سرِ بحث ۲ ... چنین زیب زرفیق بن بی بہشت
۱۸۹۹-۲ء

دیگر

والدما چو کتابے بنوشت ... بہر تحصیل ثواب عقبیٰ
سالِ آن از سرِ بہجت گفتم ۲ ... نظم رنگین و شگرف و زیبا
۲+ ۱۹۵۲ سمت

دیگر

لکھی جنابِ قبلہ وکعبہ نے یہ بیاض ... تا ہو ثواب اُخروی اِسوجہ سے حصول
ہر مصرعہ اِسکا سروہی باغ بہشت کا ... ہر لفظ اِسکا گلشنِ فردوس کا ہی پھول
حسنین نے جو فکر کی تاریخ کے لیے ... پیرِ خرد یہ بولا مرا قول ہو قبول
مصرعہ یہ پورا ہی سن فصلی کے واسطے ... گلدستہ کیا بنا ہی لیے دلبر بتول
۱۳۰۰ف

دیگر

قبلہ وکعبہ ام عجب نظمی ... ماتم انگیز و پُر بکا گفتہ
ہر کہ بشنید گفت حق این ست ... آنچہ گفتہ ہمہ بجا گفتہ
بہرِ کسبِ ثوابِ روزِ جزا ... با صفا گفتہ بے ریا گفتہ
ای خوشا بخت والدم حسنین ... روحِ شبیر مرحبا گفتہ
از سرِ وجد سالِ ہاتفِ غیب ۲ ... ذکرِ مہمانِ کربلا گفتہ
۲۶+ ۱۳۰۹ء

دیگر

عجب باغیست نظمِ قبلۂ من ... کہ آبش داد از بحر ریافت

سنش حسنین بے روئے زبان گفت		خیابانے زبستان شہادت ۱۹۰۴ع +۷
	دیگر	
والدم این کتاب پر اندوہ بہر تاریخ سال او حسنین ہاتفی سالش از در جنت		چون بذکر حسین جمع نمود التجا کرد چون برب ودود زہے سامان مغفرت فرمود ۱۸۹۲ع +۳

قطعۂ تاریخ چکیدۂ کلک گہربار ذاکر سبطین جناب سید افضل حسین صاحب رضوی بہرسری برادر زادہ جناب قبلہ مداح مدظلہ

عم اقدس نے عجب لکھے ہین تضمین و سلام حق یہ ہے حال غریبی غریب الغربا فکر تاریخ ہوئی مجھکو مسیحی سن مین سر ہاتف سے ندا آئی یہ افضل مجھکو		جس طرف دیکھتا ہون اُنکا ہی اک شہرا ہی کیا ہی پردرد والم طرز مین سب لکھا ہی اسکے ہی لکھنے کا فی الحال بہت چرچا ہی افضل الذکر ہی یہ سال یہی اچھا ہی ۱۸۹۲ع +۵

قطعات تاریخ نتیجۂ طبع وقاد و ذہن نقاد جناب آل جعفر صادق صاحب رضوی بہرسری خلف جناب قبلہ مداح مدظلہ

جناب قبلہ ام مداح ای دل نوشتہ جعفر از روی بشارت		چو کردہ نظم ذکر آل طاہا کتاب فیض سال نظم زیبا ۱۳۱۳ھ +۲
	دیگر	
ز سوز رقم والدمن در غم شبیر		این نظم کہ مقبول ائمہ شدہ واسر

ہاتف پئے سالش ز سر جان چنین گفت		احوال سر در دل سر دار رسل آہ ۱۳۰۷ء
	دیگر	
مسطور حال درد و الم کرد و الدم الہام کرد سال مرا ملہم الٰہ		ہو سمار مہر و ولا مطلع علا روداد سرور دو سرا مصدر ہدا ۱۳۰۵ء
	دیگر	
مداح سلام ہا کہ کردہ مسطور گر دو سرہ سال دور کردہ سر درد		دارد کرم و مہر محمد معمول احوال سر و سرور دلدار رسول ۱۳۱۹ء - ۴
	دیگر	
والد ماجد من حضرتِ اولاد حسین آن حسینی کہ چو زو یافتہ تشریف قبول آن حسینی کہ چو در نصرتِ او جان دادہ آن حسینی کہ اگر پاک نکردی بابش مصدرِ رحمت حق ہمچو رسول مدنی کرد الحال رقم در غم اسباط رسول ہمہ مملوست ز حال نبی و آل نبی نہ دران مدح ز سلطان و فلان و بہمان مقتبس جملہ کلامش ز کلام معصوم		آن کہ شیدای حسین ست ز دل ہمچو بریر ہمسر بو ذر و مقداد شدہ وہب و زہیر بنگر ذخفر ز حسرت بسوے ابن خفیر تمییز نہ شدی کعبۂ اسلام ز دیر مظہر شان خدا ہمچو خداوند نصیر این کتابیکہ بود مظہر حق مصدر خیر ہمہ خالی ست ز ذکر ہمہ بیگانہ و غیر نہ دران نام ز بکر و عمر و زید و زبیر ہمہ ز اخبار روات ثقہ چون ابن بکیر

دلکش آنسان کہ بماندست بہ شوقِ تمعش
پائے سیّار زسیر و پر طیّار ز طیر

آب از سیل بیاسودہ و باد از حرکت
فلک از دور بیازردہ و خورشید ز سیر

بر سرِ مردۂ صد سالہ گر این را خوانی
بجہان باز بگردد ز عدم مثلِ عزیر

جعفر از بینہ و زبر بہ جستمِ آغاز
سال اتمام رقم ساختہ تمت بالخیر
۱۹۰۲ع

قطعات تاریخ از طبع عالی خیال جناب سید غلام حسنین صاحب جعفری پہرسری ہمشیرزادۂ جناب قبلہ مداح مدظلہ

چو مداح خالم نوشت این کتاب
بذکرِ شہنشاہ جن و بشر

پئی سال حسنین کردم چو فکر
یکایک بگوشم رسید این خبر

اگر سال تصنیف وہم طبع خواہی
بگو سہ مآت الف و خمسہ عشر
۱۳۱۵ھ
۱۸۹۸ع

زصوری بہ ہجری عیان سال تصنیف
بود معنوی عیسوی سال دیگر

دیگر

کرد تصنیف چو خالم پئی تحصیل ثواب
حال مظلومی شبیر بصد شیون و شین

سال تصنیف بہ حسنین بگفت از سر درد
ہاتفی مرثیۂ ذکر امام کونین
۱۸۹۳ع + ۴

دیگر

چو حضرت خال من کہ از فضل اللہ
تا دیر بہ دہر با دو مسرور بباد

مجموعۂ درعزا رقم کرد کہ آن
مقبول حق و پسند جمہور بباد

ہاتف پئے سال آن بہ تکرار بگفت
ماشاءاللہ چشم بد دور بباد
۱۹۵۴ سمت
۹۷۷ + ۱۲

قطعات تاریخ از طبع سلیم وسیمی کلیم جناب سید آل موسی کاظم رضوی
پہرسری خلف جناب قبلہ مداح مدظلہ

ہی یہ مجموعۂ سلام وخمسہ کا
والد ماجد نے ہی اسکو لکھا
مین نے بھی چاہا لکھون تاریخ وسال
ناگہ ہاتف نے کہا موسی سے یہ

جسمین ہی احوال شاہ بیوطن
تاکہ پائین فیض اس سے مرد وزن
ہو اگر تائید روح پنجتن
لکھ سر احسان سے منظور حسن
۱+۱۳۱۴ھ

دیگر

والدم کرد چو این نسخہ رقم
گوئیا شمع برافروخت کزان
سال آن من بہ شنیدم موسی

کہ بہاری ست بہ باغ ایمان
میتوان یافت سراغ ایمان
بہ سر طور چراغ ایمان
۹+۱۳۰۶ھ

دیگر

گفت چون والدم این نظم بحال شبیر
چشم بد دور چہ خوش طرز ومرصع نظم ست
تا نویسم پی این نظم سن از فصلی
ہاتفی سال دعائیہ چنین با من گفت

حق ہمین ست عجب داد سخن گفتن داد
حافظش باد خداوند الی یوم تناد
خواستم از در شہ موسی کاظم امداد
نام مداح علی تا بہ قیامت ماناد
۱۳۰۱ف

قطعات تاریخ از تصنیف صاحب ذہن وذکا وطبع فلک رسا
جناب سید آل علی رضا صاحب رضوی پہرسری خلف

دلکش انسان کہ بماندست بہ شوق شمعش   پاے سیار ز سیر و پر طیار ز طیر
آب از سیل بیاسوده و باد از حرکت   فلک از دور بیاز رده و خورشید ز سیر
بر سر مردهٔ صد سالہ گر این را خوانی   بجہان باز بگردد ز عدم مثل عزیر
جعفر از بینہ و زبر بہ ختم آغاز   سال اتمام رقم ساختہ تمت بالخیر
۶۱۹۰+۷

قطعات تاریخ از طبع عالی خیال جناب سید غلام حسنین صاحب جعفری پہرسری ہمشیر زادۂ جناب قبلہ مداح مدظلہ

چو مداح خالم نوشت این کتاب   بذکر شہنشاہ جن و بشر
پی سال حسنین کردم چو فکر   یکایک بگوشم رسید این خبر
اگر سال تصنیف و ہم طبع خواہی   بگو سہ مآت الف و خمسہ عشر ۶۱۳۱۵ ۶۱۸۹۸
ز صوری بہ ہجری عیان سال تصنیف   بود معنوی عیسوی سال دیگر

دیگر

کرد تصنیف چو خالم پی تحصیل ثواب   حال مظلومی شبیر بصد شیون و شین
سال تصنیف بہ حسنین بگفت از سر درد   ہاتفی مرثیۂ ذکر امام کونین
۶۱۸۹۳+۴

دیگر

چو حضرت خال من کہ از فضل اللہ   تا دیر بہ دہر باد و مسرور بباد
مجموعۂ در عزا رقم کرد کہ آن   مقبول حق و پسند جمہور بباد
ہاتف پے سال آن بہ تکرار بگفت   ۱۹۵۴ ماشاءاللہ چشم بد دور بباد
۹۷۷+۱۲

قطعات تاریخ از طبع سلیم وسمی کلیم جناب سید آل موسی کاظم رضوی پہرسری خلف جناب قبلہ مداح مدظلہ

ہے یہ مجموعۂ سلام وخمسہ کا — جسمین ہے احوال شاہ بیوطن
والد ماجد نے ہے اسکو لکھا — تاکہ پائین فیض اس سے مرد وزن
مین نے بھی چاہا لکھون تاریخ وسال — ہو اگر تائید روح پنجتن
ناگہ ہاتف نے کہا موسی سے یہ — لکھ سر احسان سے منظور حسن
۱۳۱۴+۱ھ

دیگر

والدم کرد چو این نسخہ رقم — کہ بہاری ست بہ باغ ایمان
گوئیا شمع برافروخت کزان — بیتوان یافت سراغ ایمان
سال آن من بہ شنیدم موسی — بہ سر طور چراغ ایمان
۱۳۰۶+۹ھ

دیگر

گفت چون والدم این نظم بحال شبیر — حق ہمین ست عجب داد سخن گفتن داد
چشم بد دور چہ خوش طرز و مرصع نظم ست — حافظش باد خداوند الی یوم تناد
تا نویسم پی این نظم سن از فضلی — خواستم از در شہ موسی کاظم امداد
ہاتفی سال دعائیہ چنین بامن گفت — نام مداح علی تا بہ قیامت ماناد
۱۳۱۴ف

قطعات تاریخ از تصنیف صاحب ذہن وذکا وطبع فلک رسا جناب سید آل علی رضا صاحب رضوی پہرسری خلف

جناب قبلہ مداح مدظلہ

والدم در غم شبیر امیر ابن امیر	نظم فرمود با حال و حدیث جانکاہ
فکر تاریخ تمامش بدلم آل رضا	بود ہر لحظہ و ہر لمحہ و ہر شام و پگاہ
بی سر بحث ز من ہاتفی ناگہ فرمود	ہست سائش خط آزادی دوزخ باسہ ۱۳۱۷-۲ھ

دیگر

قبلہ و کعبہ جناب سید اولاد حسین	کرد چون تصنیف نظمی در غم شاہ زمان
صوری و ہم معنوی تاریخ آن آل رضا	سبع و تسعین و ثمانیہ مات والف دان ۱۱۸۹ء ۱۸۹۷ء
صوری اش آئینہ تصنیف یبا شد اگر	سال نظمش بشنو از معنوی بیشک عیان

دیگر

زہی کتاب شرف انتساب والد من	کہ مثل او نبود در جہان نافذ نظم
بدل چو خواہش تاریخ آن رضا کردم	صحیفۃ العمل من بگفت شاہد نظم ۱۳۱۵ھ

قطعات تاریخ نتیجہ طبع صاحب ذکا وجودت جناب سید آل محمد تقی صاحب رضوی پہر سری خلف جناب مداح مدظلہ

یہ کیا ہی پر ضیا ہی نظم مداح	لکھا ہی جسمین حال شاہ دلگیر
کہا ہاتف نے یون ازروے الہام	تقی کہ سال تو اخبار شبیر ۱۳۱۶-۱ھ

دیگر

چون جناب قبلہ و کعبہ پے کسب ثواب	نظم فرمودند حال خامسہ رب مجید

فکر تاریخش بہ یک ناگاہ آمد در دلم — بود آن لیکن زعقل و فہم من از بس بعید
یک بیک ہاتف بمن فرمود اے آل تقی — از سر دعوی ست سالش ذکر الامام شہید
۱۳۱۱ھ + ۲

دیگر

لکھی جس دم جناب والد نے — مدحت بادشاہِ انس و جن
یعنی مولا مرے امام حسین — جو کہ شیعو نکے ہین بڑے محسن
فکر تاریخ کی تقی سب نے — جتنے یان گھر مین تھے جوان و مسن
میرے دلمین بھی ولولہ اُٹھا — پر سمجھتا تھا اسکو ناممکن
کہ بھلا مین کہان کہان تاریخ — مبتدی اک تو اور پھر کم سن
مین تو ان باتون کو سمجھتا تھا — دل مرا مانتا نہ تھا لیکن
اور کہتا تھا آپ کچھ کہیے — مین نہین ماننے کا کچھ کہے بن
نہ بنا کچھ تو اپنے پڑھنے کا — لیکے قرآن بیٹھا مین اکدن
پڑھ کے الحمد اور قل دلمین — اور کرکے توجہ باطن
کھولتا ہون جو کر کے یہ نیت — کیجے امداد حضرت ثامن
نکلی بے جد و جہد یہ آیت — اِنَّ فِیْ ذَالِکَ لَآیَاتٍ
۱۹-۱۳۴۴ھ
سن نکلتا ہی اس سے گن لیجے — غلطی ہو کہین تو مین ضامن

قطعۂ تاریخ پیرو آل نبی جناب سید آل علی تقی صاحب رضوی
بہرسری سلمہ العلی خلف جناب قبلہ مداح مدظلہ

این کتابی بذکر شاه شهید — چون مرتب بشد بصد کوشش
از تصانیف والدم مداح — بامید نجات و آمرزش
سال او را نتیجی ز ختم کتاب — خوش نوشته وسیلۂ بخشش
۱۳۱۳+۲ھ

قطعۂ تاریخ شیفتۂ آل علی جناب سید آل حسن عسکری صاحب رضوی
پہرسری خلف جناب قبلہ مداح مدظلہ

چون والدم بحسن عقیدت پی نجات — نظمی بحال سید مظلوم خوش نوشت
ہاتف بگفت بے سر الہام عسکری — سالش چہ خوش ترست بجو از خط بہشت
۱-۱۳۱۶ھ

قطعۂ تاریخ نتیجہ طبع بلند و فکر ارجمند جناب سید محمد صالح صاحب
بی۔اے۔ رضوی پہرسری نبیرۂ جناب قبلہ مداح مدظلہ

نظم فرمود چو مداح سلام و خمسہ — در بیان شہ دین کشتۂ دشت کربلا
سال ہندیش چنین گفت محمد صالح — بے سر و ہم بود حال شہید غربت
۶-۱۹۶۰ سمت

قطعۂ تاریخ مقبول رب صمد جناب سید افتخار احمد صاحب رضوی
پہرسری نبیرۂ جناب قبلہ مداح مدظلہ

جد ما مداح عالی مرتبت — خوش نوشتہ این کتاب تابدار
در بیان سر در تشنہ دہن — فدیۂ حق عاشق پروردگار
چون نمودم فکر بہر سال او — در دل خود روز و شب ای افتخار
گفت از ردی بشارت ہاتفی — سالش از من خوش کلام و باوقار
۱۳۱۳+۲ھ

قطعات تاریخ از جانب خادمان سبطین المدعو جناب سید آل حسن مثنیٰ و آل علی حیدر و آل حسین رضوی پہر سری سلمہم رب الکونین بہ طفیل رسول الثقلین من اسباط جناب قبلہ مداح مدظلہ

لکھے ہین مداح نے جتنے سلام و خمسہ مین ۔۔۔ بہر نذر ہدیہ درگاہ باری ہین یہ بیت
ہی بیان ان سب مین حال کشتگان کربلا ۔۔۔ مومنونکو اشتعال اشکباری ہین یہ بیت
کوشش مداح ہی یہ سب برائے مغفرت ۔۔۔ نار سے الحق برات رستگاری ہین یہ بیت
ہوچکا مجموعہ یکجا جس گھڑی سب نے کہا ۔۔۔ حلۂ تاریخ سے کیا وجہ عاری ہین یہ بیت
بولے یہ سنکر مثنیٰ حیدر اور آل حسین ۔۔۔ ہم سبب کہتے ہین سن لو سب ہمارے ہین یہ بیت
حاجت زیور ہی کیا جرم قمر کو سوچو تو ۔۔۔ شاہ نے اپنے کرم سے سب سنوارے ہین یہ بیت
سال کی خواہش اگر ہی کہتے ہین ہم برملا ۔۔۔ کیا ہمارے باباجان کی پیاری پیاری ہین یہ بیت

۱۳۱۵ھ

دیگر

اے عقدہ کشائے ہر دو عالم ۔۔۔ داماد رسول و زوج زہرا
طاقت مری سلب ہوگئی ہی ۔۔۔ مدت سے مریض مین ہون شاہا
یہ عبد ضعیف و ناتوان ہی ۔۔۔ مداح حضور کا نبیرہ
جس نے کہ رقم کیا ہی فی الحال ۔۔۔ حال شہ کربلا مین نسخہ
آگاہ ہی اُس سے ذات باری ۔۔۔ مداح کو جو صلہ ملیگا
کیونکہ کہ بیان آل احمد ۔۔۔ ہر ماحی فکر دین و دنیا

پر ہنیر و دوات تنگ اگر	کرتا ہی غلام عرض مونا
از بہر قبول و بہر حسنین	از بہر حبیب رب یکتا
صحت ہو طفیل نظم مداح	تاریخ ہو نسخہ متنی ۱۳۱۵ھ

دیگر

قبلہ والا تبارم از برائے فیض عام	چون رقم فرمود این مجموعۂ بازیب و زین
سال تاریخش شنی گفت با وجہ حسن	ہدیۂ آل محمد نظم اولاد حسین ۱۳۱۵ھ

قطعۂ تاریخ تیشفتہ آل محمد جناب سید علی محمد سلمہ جعفری پہر سری خلف جناب محمود الحسن صاحب اسسٹنٹ سٹلمنٹ افسر و نبیرۂ جناب قبلہ مداح مدظلہ

ہین عجب شاعر بمثل مرے جد بزرگ	ڈھونڈھنے پر بھی نہ جنکی ملی امثال مجھے
نالطفے بندہین سن سن کے فصاحت انکی	نظر آتی ہی فصیحون کی زبان لال مجھے
انکی توصیف کی تفصیل کہان ممکن ہی	لکھون تاریخ کہ منظور رہی اجمال مجھے
ذکر نانا نے نبی کے جو نواسون کا لکھا ۱۳۱۵ = ۱۱۹ - ۱۴۳۴ھ	سنکے آنسو نکل آئے تو ملا سال مجھے ۱۱۹

قطعۂ تاریخ نتیجہ طبع عالی جناب سید مہدی حسن صاحب نقوی ساکن قصبۂ اول ضلع متھرا

یعقوب کی طرح سے نہ کیون شوق دید ہو	حسن ملیح یوسف کنعان یہ نظم ہی
ظلمات مین ملی ہی سکندر کو ابس سے راہ	کہتے ہین خضر چشمۂ حیوان یہ نظم ہی

شہرہ ہے شہر شہر تو چرچہ ہے ملک ملک ‏— رشک کلام دعبل و حسان یہ نظم ہے

سن لے اگر تو مردۂ صد سالہ جی اٹھے ‏— اعجاز ہے کہ عیسی دوران یہ نظم ہے

الماس و لعل روبرو اسکے ہین جون خذف ‏— وہ بیمثال لولؤ و مرجان یہ نظم ہے

قندیل ماہ کیون نہ چراغ سحر بنے ‏— صد نور طور شمع شبستان یہ نظم ہے

کہتے ہین شاعران زمان اسکو دیکھکر ‏— ہان غیرت بلاغت حسان یہ نظم ہے

ہر مجلس حسین کی رونق ہے یہ کلام ‏— ہر معرکہ مین رستم دستان یہ نظم ہے

مجموعہ ایسا ہے نہ ہوا ہے نہ ہوگا اب ‏— منظور خاص شاہ شہیدان یہ نظم ہے

مداح کے سخن کا ہے سکہ جہان مین ‏— ملک کلام مدح کا سلطان یہ نظم ہے

مقبول ہو یہ ہدیہ مداح یار سول ‏— تحفہ براے ہادی دوران یہ نظم ہے

مہدی ہے سال ختم کا بے عیب (۸۲) مادہ ‏— نقش نگین مہر سلیمان یہ نظم ہے

سمت ۱۹۵۴ = ۲۰۳۶ − ۸۲

تقریظ از نتائج طبع جناب فاضل اجل عالم اکمل ماہر علوم عقلیہ و نقلیہ افصح الفصحا شمس العلما مولوی حافظ نذیر احمد صاحب دہلوی مصنف مرآۃ العروس و توبۃ النصوح وغیرہ

وہ بھی کیسے خوش نصیب بندے ہین جنکو خدا محض اپنے فضل و کرم سے (کیونکہ اُسپر کسی کا کچھ حق تو ہے نہین) ایک نعمت دے اور نعمت کے ساتھ شکر کی توفیق - کہ ادا ے شکر سے ایک طرف فرض انسانیت ادا کرین - الانسان عبید الاحسان[۱] - اور دوسری

[۱] آدمی پر احسان کیا جاے تو وہ اپنے محسن کا غلام بن جاتا ہے -

طرف مزید نعمت کے مستحق ہون۔ وللئن شکرتم لازیدنکم[۱]۔ بندون پر خدا کے بیشمار احسانات ہین۔ وان تعدوا نعمۃ اللہ لاتحصوہا[۲] مگر ہمکو جس سے اِس جگہ بحث ہی گویائی ہی جسکی وجہ سے انسان نے برتری پائی ہی۔ خلق الانسان[۳] علمہ البیان۔ پھر شکر نعمت اُسی نعمت کے پیرایہ مین ہونا چاہیے۔ ہل جزاء[۴] الاحسان الا الاحسان۔ نقد کی زکوٰۃ نقد جنس کی جنس۔ تندرستی کی اپاہجون کی خدمت۔ علم کی درس وتدریس۔ بھلا تو گویائی کا شکر گویائی سے کیسے ادا ہو۔ ہان تو ادا ہو۔ ذکروا اللہ کثیرا[۵] پر عمل کرنے سے اور یہی وہ پیرایہ ہی جو ہمارے خان بہادر نے اختیار کیا ہی کہ وہ امامیہ مذہب کے رُکن رکین ہین۔ اُنکو خدا نے نظم پر بڑی قدرت دی ہی اور اِس قدرت کو انھون نے مصائب اہل بیت علیہم السلام کے بیان کرنے مین صرف کیا ہی

[۱] اور اگر (ہمارا) شکر کروگے تو ہم تمکو (اور زیادہ (نعمتین) دینگے۔
[۲] اور اگر خدا کی نعمتون کو گننا چاہو تو اُن کو پورا پورا گن نہ سکو۔
[۳] انسان کو پیدا کیا (پھر) اُسکو بولنا سکھایا۔
[۴] بھلا نیکی کے سوا نیکی کا بدلا کچھ اور بھی ہو سکتا ہی۔
[۵] یہ ایک لنبی آیت کا ٹکڑا ہی جو سورۂ شعراء کی آخری آیت ہی۔ پوری آیت کا ترجمہ یہ ہی (پیغمبر شاعر بھی نہین کیونکہ) شاعر (خود گمراہ ہوتے ہین اور گمراہی کی تعلیم کرتے ہین اور) اُنکی پیروی (بھی) گمراہ (ہی) کرتے ہین (اے مخاطب) کیا تو نے اِس بات پر نظر نہین کی کہ یہ (شاعر لوگ خیالی باتون کے) ہر ایک میدان مین سرگردان پھرا کرتے ہین جو خود نہین کرتے مگر (ہان) جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل (بھی) کیے اور (اپنے اشعار مین) کثرت سے خدا کا ذکر کیا اور (کسی کی ہجو بھی کی تو پہلے خود) اُنپر ظلم ہولیا ہی اِسکے بعد اُنھون نے بدلا لیا (تو ایسی شاعری کا مضائقہ نہین)

اہل بیت

اہلبیت کا ذکر انکی محبت کی دلیل ہی۔ من[1] احب شیأ اکثر ذکرہ۔ اور اہلبیت
کی محبت رسول خدا کی محبت کی۔ لا[2] اسألکم اجرا الا المودۃ فی القربیٰ۔ رسولخدا
کی محبت عین خدا کی محبت کی۔ ان[3] کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ محبت
لا یزید و لا ینقص کی قسم کی چیز تو ہی نہیں۔ وہ یادگاری سے بڑھتی ہی اور
بھلا دینے سے گھٹتی ہی۔ یہ ہی اصل ماخذ مراثی اور مجالس عزا کا۔ اگرچہ لوگونکی
افراط تفریط نے جس سے کسی فرقے کی کوئی مذہبی رسم محفوظ نہین اسکی شان
بہت کچھ بدل دی ہی مگر اس سے نفس مراثی اور نفس عزاداری کے عمل
صالح ہونے مین کوئی فرق نہین آتا۔ مرثیہ گوئی کوئی بدعت نہین ہی خود جناب
رسالت مآب صلعم کے مرثیے سلف سے منقول ہین۔ مجھ سے تو ایک مسلمان نے
نقل کیا مگر این تیر از کمان دگرست۔ مسلمان تو ایسی بات کیون کہنے لگا تھا
اُسنے کسی غیر مذہب والے سے سنا ہوگا کہ ملایم و نا ملائم اتفاق زمانہ مین سبھی کو
پیش آئے ہین و کذالک مسلمانون کو بھی۔ اور دن نے خوشی کی یادگارین
قائم کین تو مسلمانون نے رنج و الم کی۔ مصرعہ۔ بہ بین تفاوت رہ از کجاست
تا بہ کجا۔ معترض نے فی زعمہ لاجواب اعتراض وارد کیا مگر یہ نہ سمجھا کہ دنیا مین
ہمیشہ بڑے کامون کو تحمل مصائب لازم رہا ہی فکیف لا۔ نئے مذہب کا رواج

---

[1] جسکو کوئی چیز پیاری ہوتی ہی وہ اکثر اُسکا تذکرہ کرتا رہتا ہی۔
[2] مین تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر کوئی مزدوری تو مانگتا نہین مگر رشتے ناتے کی محبت تو قائم رکھو۔
[3] اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو کہ اللہ بھی تم کو دوست رکھے۔

دینا کہ یہ بڑی سی بڑی سلطنت کے قائم کرنے سے بھی دشوار تر ہی۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حالات پڑھو تو ہر ایک کی تاریخ کو داستان مصیبت پاؤ گے اور یہ حال نہ صرف پیغمبرون کا ہی بلکہ ہر شخص کا جس نے دنیا یا دین مین یادگار کے قابل کوئی کار نمایان کیا ہی مصیبتین جو اہل بیت علیہم السلام پر نازل ہوئین اور جو سختی اور ایذا دہی مین آپ ہی اپنی نظیر ہین حقیقت مین ضمیمہ اور تتمہ ہین اُن تکالیف کا جو جناب رسالت مآب صلعم زندگی بھر کافرون اور منافقون کے ہاتھون سے جھیلتے رہے جسطرح سنار سونے کو تپا کر میل کچیل سے صاف کرتا ہی بعینہ اسیطرح خدا اپنے مقبول اور مقرب بندون کو مبتلا ے مصائب رکھکر لوث دنیا سے پاک کرتا رہا ہی۔ دنیا دارون کی نظر مین مصیبت مصیبت ہی مگر خدا شناس کے نزدیک نعمت اور رحمت ؎

تشکی المحبون الصبابۃ لیتنی فکانت لنفسی لذۃ الحب کلہا	تحملت ما یلقون من بینہم وحدی ولم یلقہا قبلی محب ولا بعدی

جن لوگون کی نظر سے یہ تحریر گذریگی وہ دو وجہ سے بہت ہی متعجب ہونگے اول یہ کہ مین اہل السنۃ والجماعت مین سے ہوکر مرثیون کا استحسان ظاہر کر رہا ہون وہ کہینگے (مصرعہ) چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ‌؀ لیکن مرثیہ

؎ عشق پیشہ لوگ مصائب عشق کی شکایتین کیا کرتے ہین اور میرا حال یہ ہی کہ جو مصیبتین اُنکو پیش آتی ہین ای کاش سب کی سب مجھپر ہون تو اس صورت مین عشق کی لذت تمام وکمال مجھکو ملے جو مجھ سے پہلے کسی عاشق کو نہ ملی ہو اور نہ میرے بعد کسی کو ملے۔

کرنا۔ پڑھنا۔ سننا بیش برین نیست کہ اہل بیت علیہم السلام کی عزاداری ہو
اور اہل بیت کی عزاداری بیش برین نیست کہ انکی محبت کا اظہار ہو اور انکی
محبت بیش برین نیست کہ رسول کی محبت ہو اور رسول کی محبت بیش برین
نیست کہ عین خدا کی محبت ہو جو نہ صرف اسلام کا بلکہ کل ادیان کا لب لباب ہے
تو وہ فعل جسکا آخری نتیجہ ہو خدا کی محبت اور وہ ہو کفر تو مین ایسے کفر کو
بے تامل اور طوعاً او بطیب خاطر قبول کرتا اور کل مسلمان بھائیون کو اُسکے
اختیار کرنے کی صلاح دیتا ہون جیساکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرما گئے ہین ؎[۱]

ان کان رفضاً حب آل محمد		فلیشہد الثقلان انی رافض	

دوسری وجہ تعجب لوگون کو یہ ہوگی کہ یہ تحریر کہلائی جائیگی۔ تقریظ۔ حالانکہ
تقریظ متعارف کی اسمین کوئی سی بھی ادا نہین نہ تقریظ نویسی اپنا شیوہ اور
نہ ایسے پاکیزہ اور فصیح اور بلیغ کلام کو تقریظ کی ضرورت۔ مگر یہ خیالات مدت
سے میرے سر مین گونج رہے تھے۔ اور مجھکو اُنکے اظہار کا موقع نہین ملتا تھا
اب جو مین نے اس مجموعے کا مرتب ہونا سُنا مجھ سے نہ رہا گیا اور بے اسکے کہ مین
کلام کو دیکھون بانسون یہ چند سطرین لکھ مارین۔ خان بہادر نے سرسید کی
وفات کی تاریخ کہی اور وہ مجھ تک پہونچی۔ مشتے نمونہ از خروارے۔ اُسی
تاریخ سے مین نے جان لیا کہ شاعری کے اعتبار سے بھی ہمارے خان بہادر

---

[۱] اگر پیغمبر صاحب کی اولاد سے محبت کرنا داخل رفض ہو تو دنیا جہان کے لوگ گواہ رہین کہ مین رافضی ہون۔

معتنمات روزگار سے ہین - جوارادت خان بہادر کے ساتھ کیا بہ حیثیت حب اہلبیت اور کیا بحیثیت شاعری مجھکو اسوقت ہو اگر انکا کلام کثرت سے پڑھنے کا اتفاق ہوا تاہم وہ ارادت اتنی ہی ہوتی جتنی کہ اب ہو - لوکشف الغطار لما ازددت یقینا مرثیہ کا نام آیا تو محاسن لفظی کا دیکھنا کیا شعر

	فریاد کی کوئی لَے نہین ہو		نالہ پابند نَے نہین ہو

اگر خود بخود آنکھون مین گھسین تو آنکھون پر ٹھیکری بھی ہین رکھی جاتی - خان بہادر نے اس مجموعے کا تاریخی نام رکھا ہو زادسبیل آخرت - اگر یہ نام مجھکو سوجھا ہوتا تو مین سبیل زاد آخرت رکھتا - خان بہادر کے نام مین سبیل بمعنی طریق ہو اور میرے نام مین وہ سبیل جو ماہ محرم الحرام مین لگائی جاتی ہین کہ اُسکو مرثیہ سے ایک خاص مناسبت ہو

	خاتمۃ الطبع ازجانب کارپردازان مطبع	

بعد حمد و نعت تماشقان جناب خامس آل عبا سید الشہدا علیہ السلام کہان ہین تشریف لائین اس نظم لطیف کو ملاحظہ فرمائین اعنی رونق منبر عزا وسیلۂ نوحہ و بکا مجموعۂ فصاحت و بلاغت موسوم بہ زادسبیل آخرت جسکو سلامون کا دیوان کہنا بجا ہو اور اس کلام پاکیزہ کی جسقدر قدر کیجائے زیبا ہو مصنفہ غواص قلزم سخنوری زیب دہ وسادۂ بزم معنی پروری المتمسک بحدیث الثقلین جناب خان بہادر ڈپٹی سید اولاد حسین صاحب رضوی الملقب بہ مشیر قیصر ہند دا المتخلص بہ مداح عم فیضہ مطبع نامی و گرامی منشی نولکشور واقع لکھنو مین بعالی ہمتی جناب منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع موصوف ۱۸۹۹ء مین حلیۂ طبع سے محلّی ہو کر حمائل گلوے مشتاقان ہوا

نام کتاب	قیمت
مجموعہ مرثیہ ضمیر۔ جلد اول مصنفہ	
سید مظفر حسین۔ بہ ضمیر۔ نہایت	
عمدگی سے یہ مجموعہ نوادر مرثیون	
کوشش وافر سے فراہم ہوا۔	۱۲/
کلیات مراثی۔ ورباعیات وسلام	
از میر نواب صاحب متخلص بہ مونس	
کامل تین جلدین۔	سے/
(جلد اول) کاغذ حنائی وسفید۔	عہ/
(جلد دوم) کاغذ سفید۔	عصہ/
(جلد سوم) کاغذ سفید۔	عصہ/
مرقع غم۔ جلد سوم۔ از محمد رضا خان	
بہادر متخلص بہ رضا۔ کاغذ سفید۔	۶/
مجموعہ مراثی۔ ورباعیات وسلام از	
مرزا دبیر صاحب یہ کلام قدیم استاد	
مرثیہ گو کا ہی جو استاد بے مثل گذرا ہے	
تفحص سے یہ ذخیرہ دستیاب ہوا ہے	

نام کتاب	قیمت
چھ جلدون مین کامل ہی۔	سے ۱۲/
مجموعہ مراثی جلد اول کاغذ سفید۔	عصہ/
(جلد چہارم) کاغذ حنائی وسفید۔	عیہ/
(جلد پنجم) کاغذ حنائی۔	عیہ/
(جلد ششتم) ...نائی۔	۱۲/
مرثیہ ہاے اویس۔ بلگرامی مصنفہ	
میر ناصر علی صاحب یہ مجموعہ بھی نادر	
مرثیون کا ایک بے مثل ذخیرہ ہی۔ اگر	
سوگواران ماتم جناب سید الشہدا	
اسکو ملاحظہ مین لائینگے تو ایک مجموعہ	
سوز وگداز اور نوحہ وبکا پائینگے۔	
سبحان اللہ کیا بلیغ کلام ہی اس مجموعہ	
کے آخر مین کچھ سلام اور رباعیات	
بھی ہین۔	۱۲/
کلیات مراثی۔ ورباعیات وسلام	
از سید حسین مرزا متخلص بہ عشق	

نام کتاب	قیمت
کامل دو جلدین ـ	عکا ۲ر
کلیات مراثی جلد اول مسمّےٰ بہ گلزار غم کاغذ سفید ـ	عمر
(جلد دوم مسمّےٰ بہ برہان غم کاغذ حنائی و سفید ـ	عہ ۳ر
انارۃ البصائر و کشف السرائر ـ یہ کتاب عجیب رتبہ کی ہی جسمین اصول دین مذہب اثنا عشری کا بیان نہایت تفصیل و توضیح سے بدلائل و براہین بزبان اُردو عام فہم تحریر کیا گیا ہی مصنف اسکے عالم المعی فاضل لوذعی جناب شفاء الدولہ ذکاء الملک حکیم سید افضل علی خان بہادر مدبر جنگ ہین یہ کتاب چار جلد مین کامل واضح و خوشخط بہ تصحیح مصنف علام چھپی نہایت عمدہ کتاب ہی حسب تفصیل ذیل کاغذ سفید	للعہ ۳ر پ

نام کتاب	قیمت
انارۃ البصائر و کشف السرائر ـ جلد اول ـ بیان توحید ہین ـ	عہ پ
ایضاً ـ جلد دوم ـ بیان نبوت ہین	عہ ۳ر پ
ایضاً ـ جلد سوم ـ بیان امامت ہین	عہ پ
ایضاً ـ جلد چہارم ـ بیان ثبوت امامت ہین ـ	عہ ۳ر پ
چہاردہ مجلس ـ مسمّی بہ تاریخ الائمہ بنابر روایات مذہب امامیہ از سید وزیر حسین خان صاحب ـ	۱۲ر
چہل مجلس شبیر مسمّےٰ بہ ذائقہ ماتم از سید وزیر حسین رضوی ـ	عہ ۳ر
لسان المتقین ـ عربی ـ فارسی اُردو نثر مولفہ سید محمد نقی صاحب نقوی کتب معتبرہ فقہ مذہب امامیہ سے خلاصہ روایات مستند کا ذخیرہ ـ	۶ر

